

شامیر رضا بیگ کو تمہاری بیٹی پسند آگئی ہے جاوید _____ بتاؤ کیا قیمت
"کوگے اس کی۔۔۔؟"

سربراہی کرسی پر بیٹھا وہ ہاتھ میں تھامی گن کو شہادت کی انگلی میں گھماتا وہ
اطمینان سے بولا تھا۔

جیسے وہ کسی بے جان کھلونے کی بات کر رہا ہو۔۔۔

وہ میری بیٹی ہے صاحب۔۔۔" گھٹنوں کے بل جھکا وہ شخص روتے ہوئے بولا تھا۔

شرمندگی سے کندھے ڈھلے ہوئے تھے۔

وہ امیر نواب زادہ سامنے دیوار پر لگی اس بڑی سی ایل سی سی ڈی میں نظر آتی ایزل جاوید اختر کی تصویروں کو زوم کرتا دیکھ رہا تھا۔

"کبھی اس کی آنکھوں کو تو کبھی اسکی ہونٹوں کو۔۔۔"

آنکھوں میں ایک عجب سانشہ تھا۔ جیسے وہ اسے حاصل کرنا چاہ رہا ہو۔

شامیر رضا بیگ کوناں سننے کی عادت نہیں جاوید۔۔۔۔۔۔ کہاناں کہ وہ
لڑکی مجھے پسند ہے۔۔ اگر خود دو گے تو ٹھیک ہے ورنہ چھین لوں گا
"اسے۔۔۔۔"

وہ سفاکی سے اسکے پاس جاتا۔۔۔ جاوید کے ماتھے پر لوڈو گن رکھتا غرایا تھا۔۔۔

پورے پبلس میں اسکی گرج دار آواز گونج رہی تھی۔

وہ امیر ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا۔ اچھا برا صحیح غلط اس کے نزدیک کچھ بھی نہیں تھا۔

وہ جس بھی چیز پر نظر اٹھاتا وہ اسکے کمرے میں ہوا کرتی تھی۔

"شامیر کیا ہوا ہے ایزل کہاں ہے۔۔۔۔؟

رضا جیسے تیسے میڈیا کو ہینڈل کرتے باہر آئے تھے۔

مین گیٹ سے نکلتے آدمیوں کی پشت کو دیکھ انہوں نے متفکر سے لہجے میں
پوچھا۔۔

ڈیڈ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ سب ٹھیک ہے آپ ری لیکس رہیں۔۔۔۔۔ بس
"ایزل تھوڑا گھبرا رہی تھی تو اس لیے باہر نکل آئی۔۔۔۔

وہ ہر بار کی طرح مہارت سے جھوٹ بولتا مسکرا نے لگا۔۔

شکر ہے خدا کا، میں تو ڈر ہی گیا تھا۔۔

"یار آپ روم میں جا کر ریست کریں میں ہینڈل کر لوں گا سب کچھ۔۔۔

بیٹا میں ٹھیک ہوں تم کیوں کل سے بہکی ہوئی باتیں کر رہے ہو
!-----جانے کونسی میڈیسن اٹھالائے ہو۔۔۔۔۔

رضانے خفگی ظاہر کی تو شامیر مسکرایا۔۔
ڈیڈ بھروسہ رکھے ابھی آپ کی بہت ضرورت ہے۔۔ کچھ اچھا ہی کھلاؤں
"گا۔۔

وہ اپنی پرانی ٹون میں کہتا رضا کے گھورنے پر آنکھ ونک کر گیا۔۔

اچھا ٹھیک ہے دیکھ لینا سب کچھ۔۔۔۔۔ اور ہاں ایزل کو محبت سے سمجھاؤ
۔۔۔۔۔ اب سے اپنی نئی زندگی کی شروعات کرو۔۔۔ بیٹا اس بچی کو کوئی
"دکھ مت دینا۔۔۔۔۔؛

رضانے اسکے کندھے کو تھپتے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

"! آنٹی کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ وہ بس۔۔۔۔۔"

"امی آپ چاہتی ہیں کہ میں سفینہ سے شادی کروں۔۔۔؟

صمیر کے ہاتھ سے اپنا بازو آزاد کراتے یصال نے بے حد سنجیدگی سے کہا
تھا۔۔۔

اسکی سرخ آنکھیں اسکے اندر لگی آگ کی غمازی کر رہی تھی۔۔
بکھر اعلیہ شکست خوردگی کا سماں تھا۔۔ سفینہ جو کچن میں کھانا گرم کر
رہی تھی۔۔ یصال کے منہ سے یہ س سنتے اس نے ماتھے پر بل ڈالے۔۔

"!ہاں بیٹا چاہتی ہوں مگر۔۔۔

مگر کچھ نہیں۔۔۔ میں ابھی اور اسی وقت سفینہ سے شادی کرنا چاہتا
ہوں۔۔۔۔؛

یصال نے بالکل سرد لہجے میں کہا تھا۔۔
صمیر اور ذکیہ ہکا بکا سے سن سے رہ گئے۔۔۔

ارے کیا بکواس کر رہا ہے تُو۔۔۔۔ ایسے ہوتی ہے شادی۔۔۔ کیا آگے
! کم عزت مٹی میں ملی ہے جو رہتی سہتی کسر تم پوری کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔

پرویز صاحب جو کمرے سے باہر نکلے تھے۔۔

یصال کے آخری جملے پر وہ روعبدالر آواز میں بولے۔۔۔

اگر آپ نہیں چاہتے کہ میں یہ گھر چھوڑ کر جاؤں تو ابھی اور ایس وقت
"میرا نکاح سفینہ سے کروائیں۔۔

یصال کے تاثرات اب بھی ویسے ہی تھے۔۔

سنجیدگی بھرے سپاٹ۔۔۔۔۔

"لوسن لو اپنے بیٹے کی بکو اس۔۔۔۔۔

ارے کیا جو گیا ہے آپ کو اگر کہہ رہا ہے تو کیا خرچ ہے۔۔۔ جاؤ صمیر بیٹا
مولوی اور گواہان کا بند و ست کرو۔۔۔۔۔

اللہ اللہ کر کے تو میرا بچہ مانا ہے نکاح کو۔۔۔ میں آج ہی اسکا نکاح
"کرواں گی۔۔۔

سفینہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

یہ سب جو کچھ بھی ہو رہا تھا۔۔۔ بہت عجیب تھا۔۔۔ وہ یصال کے اس
اچانک سے لیے گئے فیصلے پر حیران تھی۔۔

مگر وہ انجان تھی کہ جس محبت کے پیچھے رہ خوار ہوتی رہی ہے۔۔۔ وہی
محبت اسکی نسوانیت کو کیسے نوچے گی۔۔۔۔

اسکی عزت نفس کو کیسے روندھ کر اسے جیتے جی زندہ لاش بنادی گی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

وہ سارا فنکشن اچھے سے اختتام تک پہنچائے اب سبھی کے چلے جانے کے
بعد تھکا ہارا روم میں آیا تھا۔۔

ایزل باہر نہیں آئی تھی دوبارہ۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے شامیر کو اس کی
طبیعت خرابی کا جھوٹ بولنا پڑا۔۔۔۔۔

وہ بے حد خوش دلی سے اس فنکشن کو سارٹ آؤٹ کرتا رہا تھا مگر ذہن
ابھی تک ایزل کی نم نگاہوں پر اٹکا تھا۔۔۔

جو محبت جو چاہت اس نے ان حسین غزالی آنکھوں میں یصال کے لئے
دیکھی تھی۔۔۔

ایسی چاہت اسے پہلے کبھی نہیں دکھی تھی۔ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے وہ
صوفے پر آڑا تر چھا گرا تھا۔۔۔

جب مسز مارگن کھانے کی ٹرے لیے روم میں آئیں۔۔۔

"آپ رکھ دیں میں کھلا دوں گا۔۔۔۔۔ ایزل۔ کو _____؛

وہ تھکے ہوئے لہجے میں آنکھیں موندے بولا۔

تو مسز مارگن روم سے نکل گئی۔۔

شامیر نے کوٹ اتار نیچے پھینکا۔۔۔۔۔ اور ایک گہری سانس فضا کے سپرد کرتے وہ ایزل کو ڈھونڈتا ہاتھ روم میں پہنچا۔

اسے وہاں ناں پاتے شامیر کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے تھے۔۔

اتنا تو وہ جانتا تھا وہ یہی کہیں تھی اسی روم میں۔۔۔ جبھی وہ سوئمنگ ایریا کی جانب گیا۔۔

دروازہ کھول جیسے ہی اسنے نگاہیں اٹھائے سامنے دیکھا۔۔

قدم ایک دم سے تھمے تھے۔

ایزل وہیں پول کے پاس بیٹھی تھی۔۔ تھوڑی دیر پہلے خجاب میں مقید
آبشار اس وقت اسکی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔

یقیناً وہ رور ہی تھی۔۔

شامیر نے تاسف سے سر کو نفی میں ہلایا اور چلتا اسکے قریب گیا۔۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔ میں نے کہا ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔"

شامیر نے جھکتے اسکی نازک کلائی کو دبوچے اسے ایک دم سے کھڑا کیا۔۔
ایزل کے سمجھنے سے پہلے ہی وہ اسے گھسیٹتے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

جب ایزل نفرت سے غرائی اپنی کلائی چھڑانے کو مچلنے لگی۔

جبکہ شامیر بنا اثر کیے اسے کھینچتا سیدھا واشروم میں گھسا۔۔

اب اسکا ہاتھ رگڑ رہا تھا۔۔

کیا کر رہے ہو چھوڑو میرا ہاتھ شامیر_____؛ وہ پانی سے ایزل کے ہاتھ کو
دھو رہا تھا جب ایزل نے ماتھے پر بل ڈالے نفرت سے اپنا ہاتھ کھینچنے کی
کوشش کرتے کہا۔

"شٹ اپ خاموش رہو۔۔۔۔۔؛

شامیر نہایت بد تمیزی سے اسکے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے دھاڑا تھا۔۔

ایزل خوفزدہ سی ایک دم سے جگہ سے اچھلی تھی۔

آنسوؤں ایک بار پھر سے اسکی حسین آنکھوں سے بہتے جارہے تھے۔۔

مجھے بالکل پسند نہیں کہ تم کسی کو ٹچ کرو، ایزل آئندہ خیال رہے
"۔۔۔۔؛

اسکے آنسوؤں دیکھ وہ لمحوں میں نرم پڑا ایزل کے ہاتھ کو سہلاتے سنجیدگی
سے بولا۔۔۔۔

ایزل نے خفا نگاہوں سے اسے دیکھ لب بھینچ لئے۔۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے شامیر۔۔۔۔ تم مجرم ہو قاتل ہو میری
"خوشیوں کے ___؛

اسکے سینے پر اپنے نازک ہاتھ مارتی وہ چلائی تھی۔۔

ناں تم میری زندگی میں آتے ناں یہ سب کچھ ہوتا۔

تمہاری وجہ سے یصال نے مجھے جھوٹا کہا۔۔

میری محبت کو گالی دی۔۔ میں نے کبھی اپنی محبت میں بے ایمانی نہیں
کی۔۔۔

بچپن سے اسے چاہا، بنا کسی غرض سے۔۔۔۔ اور اب جب میری محبت کو
منزل ملنے والی تھی۔۔ تم نے سب تباہ کر دیا۔۔

"سب کچھ چھین لیا مجھ سے۔۔۔۔"

شامیر سپاٹ چہرے سے ایزل کے رونے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ
رہا تھا۔۔

ایزل اسے پیش کرتی جا رہی تھی۔۔
اپنا غصہ اسکے سینے پر مکے برسا کر نکال رہی تھی۔۔

اور شامیر بس خاموش سرخ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

جانے کیوں مگر ایزل کا اظہار محبت وہ بھی یصال کے لئے اسکے سینے میں
دبکتی آگ جھلسا گیا۔۔

اسکا دل چاہا کہ وہ ابھی اس یصال کو جان سے مار دے۔۔
ایزل میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ کیا لگتا ہے تمہیں کہ وہ گھٹیا انسان تم
"سے سچی محبت کرتا ہے۔۔؟
محبت کرنے والے الزام تراشی نہیں کرتے۔۔۔ وہ اپنی محبت پر یقین
رکھتے ہیں۔۔

"!ناں کی آنکھوں دیکھے کوچمان لیتے ہیں۔۔۔۔
دور رہو مجھ سے۔۔۔۔ میری نفرت آج بڑھ گئی ہے تمہارے لئے،،
تم کسی کی ہمدردی کسی کے ساتھ تک کے قابل نہیں ہو شامیر رضا
'بیگ۔۔۔۔

تم دیکھنا کیسے ذلیل و رسوا ہو گے تم۔۔۔
وہ غصے میں پھر سے اسے کوسنے لگی تھی

شامیر جبرے بھینجے ایک دم سے خاموش رہ گیا۔۔
میں ہوں ہی گھٹیا، کمینہ، خونی، درندہ مگر ایک بات یاد رکھو ایزل شامیر
بیگ۔۔۔ تمہاری قسمت میں یہی درندہ لکھا گیا ہے۔۔

اور میرے سوا کوئی دوسرا مرد تمہیں چھونا تو دور دیکھنے تک کی گستاخی
_____ کرے گا تو اسکی کھال ادھیڑ دے گا یہ شامیر رضا بیگ

ایک دم سے اپنا بھاری ہاتھ ایزل کی نازک کمر کے گرد جمائل کیے اسنے
جھٹکے سے اس نازک سی لڑکی کو اپنے قریب کیا۔۔

ایزل کی آنکھوں میں اپنی نیلی نگاہیں گاڑھے وہ جنون بھرے لہجے میں
گو یا ہوا تھا۔۔

"تج چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

اپنی کمر پر مزید مضبوط ہوتی شامیر کی گرفت پر وہ تلملائی،،، خود کو
چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

جب شامیر نے اسے ایک دم سے اسے بانہوں میں بھرا۔۔۔

ایزل نے غصے سے اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھا۔۔۔

جس کے چہرے کے ساتھ ساتھ گردن کی رگیں اُبھری ہوئی تھی۔

وہ یقیناً غصہ قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

ایزل ناچاہتے ہوئے بھی خاموش رہ گئی۔۔

ایک بار پھر سے دونوں میں گہری خاموشی چھائی تھی۔۔

شامیر اسے بانہوں میں بھرے بیڈ پر لایا۔۔

اور نرمی سے اسے بیڈ پر لٹائے اپنے دونوں ہاتھ اسکے دائیں بائیں رکھے
سنجیدگی سے ایزل کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

جس کا دوپٹے سے عاجز نازک سر اُپا اسے کب سے بے چین کیے ہوئے
تھا۔۔

"اب کیا ہے جان چھوڑو میری،،، پیچھے ہٹو۔۔۔"

ایزل نے رخ موڑتے انتہائی بد تمیزی سے کہا تھا۔۔

شامیر نے ابروا چکائے اپنی شیو کو انگوٹھے سے مسلا۔۔۔۔

یُونو واٹ ڈیڈ نے ہم دونوں کو بہت سی دعائیں دی ہیں۔۔۔ جس میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہم دونوں سب کچھ بھلا کر اپنی زندگی کی نئی "شروعات کریں۔۔

ایزل کی دودھیا گردن کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتے وہ مخمور صلح جو لہجے میں بولا۔۔

نبلی آنکھوں میں حرارت سے ابھری تھی۔۔

موڈ ایک دم سے فریش ہوا۔۔

"شش شامیر دور رہو۔۔۔۔۔؛

شامیر نے اپنے دھکتے لب ایزل کی دودھیا گردن پر رکھے تو وہ مچل اٹھی

اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی وہ اپنی کمر کے گرد لپٹے اسکے ہاتھ کو کھولنے لگی۔۔

دل ایک دم سے نئے خوف کے زیر اثر دھڑک رہا تھا۔

وہ مر کر بھی شامیر کو اپنے قریب ناں آنے دیتی۔۔ اور یہاں وہ خود اسکے قریب تر ہو تا جا رہا تھا۔۔۔

ششششش۔۔۔ جو کچھ بھی ہوا میں اس کے لئے برا فیل کرتا ہوں۔۔ یار مگر
میں سیریمس ہوں تمہارے لئے۔۔ اپنی زندگی تمہارے ساتھ اچھے
سے گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔

شامیر نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے سچے دل سے کہا تھا۔

ایزل ایک پل کو خاموش سی رہ گئی۔۔۔۔۔ وہ کسی بھی طرح اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی۔۔

وگرنہ جو جذبات وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ چکی تھی۔

وہ کبھی بھی اسے خود سے دور ناں کر پاتی۔۔۔

آئی نیڈیو ایزل _____ "اسکے بے حد قریب ہوتے شامیر نے گہری خاموشی کرتے اپنے لب ایزل کی پیشانی پر رکھے۔

ایزل نے ایک دم سے خوف سے آنکھیں مضبوطی سے بند کر لی۔۔

"شش شامیر نو۔۔۔۔۔"

ایزل نے ایک دم سے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کیا تو شامیر ایک دم غصے سے اٹھ اٹھا۔۔۔

میز پر رکھے واس کو ایک دم سے آپے سے باہر ہوتے غصے سے نیچے پھینکا۔۔۔

ایزل اسکے اس قدر سخت ری ایکشن پر سہم سی گئی تھی۔۔

وہ غصے سے پاگل ہوتا ایک کے بعد ایک روم کا سارا سامان توڑتا جا رہا تھا۔۔

ایزل نے روتے ہوئے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

اسے خوف آنے لگا تھا شامیر سے۔۔۔۔،، شامیر بری طرح سے چیختا چلاتا اپنی شرٹ کو پھاڑ نیچے پٹھک گیا۔

"سٹاپ اٹ ایزل۔۔۔۔ کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔"

وہ غصے سے بھر اچھے مڑا تو ایزل کو بھاگتا دیکھ وہ دانت پیستے سرخ چہرے سے اسکی جانب بڑھا۔۔

"شش شامیر نہیں چھوڑو مجھے،،،،"

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔ بتاؤ کیا کمی ہے مجھ میں۔۔۔۔۔"

وہ اسے کندھوں پر لادھے دوبارہ سے بیڈ پر پٹکھتا بکھرے ہوئے سے
حلیے میں استفسار کرنے لگا۔۔

_____!" شش شامیر دردیکھو ہم صبح برب بات کریں گے

ایزل کو وہ اس وقت کوئی پاگل مجنوں لگا تھا۔۔

اسنے تیزی سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔

خوبصورت ہوں،،،، پڑھا لکھا ہوں،،،، وہ مقام وہ جگہ دی تمہیں جس کے
"لیے ایک دنیا مرقی ہے۔۔"

وہ گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھا اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی آہنی
گرفت میں لیے دھاڑ رہا تھا۔۔

اسکی بھاری انگلیاں ایزل کے بازوؤں میں بری طرح سے پیوست ہو رہی
تھی۔۔

آنکھوں میں خوف کے ساتھ ساتھ اب نمی بھی تیر رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ شامیر اس قدر جذباتی کیونکر ہو رہا تھا۔

وہ اسے کسی بھی طور سمجھانا چاہتی تھی جو کہ فل حال ناممکن ہی تھا۔

میں نے سب کچھ بھلا کر تمہیں دل سے اپنا یا۔۔۔ بولو کیا کمی ہے مجھ میں
۔۔۔۔ دنیا کی لاکھوں لڑکیاں مجھے حاصل کرنے کے لیے۔۔۔ مجھے
پانے کو ترستی ہیں۔۔۔ مگر تم۔۔۔ تم کیوں بار بار میری تذلیل کرتی ہو
!"۔۔۔ بتاؤ مجھے کیا کمی ہے مجھ میں۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح اسے جھنجھوڑتا چلایا تھا۔۔۔

"ہے کمی تم میں۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔ ہے کمی تم میں۔۔۔۔۔"

ایزل ایک دم سے دھاڑی تھی۔۔۔

شامیر حیرت زدہ سا ساکت سا اپنی سرخ نیلی نگاہوں سے اسے دیکھنے
لگا۔۔۔

کیا ہے تمہارے پاس صرف پیسہ دولت۔۔۔۔۔ اس کے سوا کیا ہے
!"_____ تمہارے پاس

وہ اسے پیچھے کودھکے دیتی اب چلائی تھی۔۔۔

شامیر سوالیہ نگاہوں سے اس کے حسین چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔

جس کا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

ارے تم تو ایک مومن بھی نہیں ہو۔۔۔۔۔ جانتے بھی ہو ایک مومن
کون ہوتا ہے۔۔۔۔۔ چھوڑو تم کیا جانو۔۔۔۔۔ تم جاؤ جا کر شراب
!"_____ پیو_____، لڑکیوں کے ساتھ دل بہلاؤ

شامیر نے اپنے سرخ لبوں پر زبان پھیری۔۔۔ دو قدم اٹھائے مزید اسکے قریب ہوا۔۔۔

"اگر میں مومن بن جاؤں تو کیا تب تم اپنا لوگی مجھے۔۔۔؟

اسکے لہجے میں سوال سے زیادہ بے چینی پنہاں تھی۔۔۔

ایزل حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس حسین مرد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
جس کے منہ سے ادا ہوئے یہ الفاظ ایزل تو کیا کسی بھی لڑکی کو شکوہ کرنے کیلئے کافی تھے۔۔۔

"!۔۔۔ یہ ناممکن ہے شامیر

ایزل نے بے چینی سے کہتے نگاہیں پھیر لی۔۔۔ وہ مڑتی روم سے نکلنے لگی۔۔۔

جب شامیر نے اسے پھر سے بازو سے پکڑا۔۔۔

"میری بات کا جواب دو۔۔۔۔۔"

وہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا اور ایزل کو اب اسکے لہجے اسکی آنکھوں سے بھی خوف آرہا تھا۔۔

اگر تم سچ میں خود کو بدل پائے تو میں کوشش کروں گی تمہیں اپنانے
۔۔۔۔۔!"

کوشش نہیں ایزل۔۔۔۔۔ آئی وائٹ یو این ایوری کیس _____ میں
تمہیں حاصل کرنا چاہتا ہوں ایزل۔۔۔۔۔ ناں کہ اس وجود
"کو۔۔۔۔۔ میں اپنا ہر لمحہ تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔

شاید تم بھول چکے ہو شامیر کہ تم اسی وجود کی طلب میں یہاں تک پہنچے
"ہو۔۔۔؛

ایزل نے اسکی آنکھوں میں دیکھ مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔

شامیر نے بے بسی سے آنکھیں میچ لی۔

مگر اب سب بدل چکا ہے ایزل۔۔۔۔ میں سمجھا نہیں پاؤں گا مگر اتنا جان
"لو، کہ میں تمہاری خواہش کے مطابق ڈھل جاؤں گا۔۔۔

وہ پختہ یقین سے کہتا اسکے بازو کو نرمی سے چھوڑ گیا۔۔

تو ٹھیک ہے اگر تم ایک کامل مومن بن گئے شامیر تو میں ایزل جاوید تم
سے وعدہ کرتی ہوں میں سب کچھ بھلا کر تمہارے ساتھ اپنی نئی زندگی کا
"آغاز کروں گی۔۔۔"

ایزل نے سنجیدگی سے کہا تو شامیر کی آنکھیں ایک پل کو چمکی۔۔۔۔

وہ کافی دیر تک اس ساحرہ کی پشت کو آنکھوں سے او جھل ہونے تک
دیکھتا رہا تھا۔۔۔

جو بے چینی سے روم سے نکل گئی تھی۔

Z A I N A B R A J P O O T

"کس سے پوچھ کر تم سوئی ہو میرے بیڈ پر _____؟"

نکاح کی رسم یصال کی ضد کے سبب طے پائی گئی تھی۔

سفینہ توجوشی اس نکاح کے لیے رضامند ہو چکی تھی

یصال نکاح کے فوراً بعد گھر سے نکل گیا تھا۔

اور اب رات کے ڈیڑھ بجے وہ بکھرے حلیے میں لوٹا تو اپنے بستر پر کمبل اوڑھے لیٹی سفینہ کو دیکھ اسکے تن بدن میں آگ لگی۔۔۔

وہ جھپٹتے کمبل اس سے اتار فرش پر پھینکتا غصے سے دھاڑا تھا۔

سفینہ جو ساری رات اسکی واپسی کا انتظار کرتی ابھی ہی سوئی تھی۔۔

ایک دم سے ہڑبڑاتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔۔۔

"بی یصال میں بیوی ہوں آپ کی نکاح کیا ہے آپ نے۔۔۔"

نفیسہ نے اسے دیکھتے ہی صفائی دینا شروع کر دی۔۔۔

جس پر وہ بے زاری سے اپنی سرخ آنکھیں موندتا خود پر ضبط کرنے لگا،
نشے کے سبب اسکا سر چکرار ہاتھا۔۔

اسنے کنپٹی پر ہاتھ مارا۔۔ کیونہ اسے سفینہ دو سے چار ہوتی دکھائی دی۔۔

اییزل۔۔۔ وہ دھندلائی نگاہوں سے اپنے سامنے کھڑی سفینہ کو اییزل
تصور کیے آگے بڑھاتا تھا

"کک کہاں چلی گئی تم۔۔۔ مجھے پیچ چھوڑ کر۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔"

سفینہ اسکے منہ سے اپنے لئے ایزل کا نام سنتے ہی حیران ہوئی تھی۔۔۔
اپنے چہرے پر رکھے یصال کے ہاتھ کو پیچھے کرتی وہ سرخ ڈوریوں سے
لبریز نگاہوں سے اسے دیکھ اپنا دوپٹہ اٹھائے باہر جانے لگی۔۔۔

کیونکہ یصال سے آتی بدبو سے وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ شراب جیسی حرام
شے کو منہ لگا کر آیا ہے۔۔۔

اور اس وقت اسے ایزل تصور کر رہا ہے۔

"نن نہیں اس بار نہیں جانے دوں گام میں۔۔۔"

یصال نے اسے پیچھے سے کمر سے دبوچتے ضدی لہجے میں کہا تھا۔۔

سفینہ کا دل خوف سے تیز تیز دھڑکنے لگا۔۔

وہ ہر طرح سے مزاحمت کرتی خود کو آزاد کروانے لگی۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس وقت یصال اپنے نشے میں کچھ الٹا سیدھا کرتا۔۔۔

"ننن نہیں یصال۔۔۔۔"

سفینہ اسکی بڑھتی حرکتوں پر ایک دم سے خوفزدہ ہوتے بمشکل سے بولی
تھی۔۔

جبکہ وہ سنی ان سنی کرتے اسے بیڈ پر دھکے دیے، اسکے ہاتھوں کو مضبوطی
سے تھام گیا۔

"یصال پپ پلیم مت کریں میری محبت کو رسوا۔۔۔۔۔؛

سفینہ کسی بچے کی طرح بلبلائی تھی۔ وہ خود کو چھڑانے کی ہر کوشش میں
ناکام ہوتی گئی تھی۔۔

اور یصال نشے میں دھت اسے ایزل تصور کیے اپنی ہر حد پار کرتا چلا گیا

اس گزرتی رات نے سفینہ سے اسکامان اسکی عزت کا غرور اسکی محبت کا
بھرم سب کچھ لوٹ لیا تھا۔۔

وہ شخص ساری رات اسکے کان میں مدہوشی بھری محبت کی سرگوشیاں
کرتا رہا۔۔۔ اسنے اتنی بار اسے ایزل کہا تھا کہ اب تو سفینہ کو اپنے نام سے
اپنی ذات تک سے نفرت ہو چکی تھی۔۔

وہ کسی زندہ لاش کی طرح ساکت سی پڑی تھی۔۔

اس گہری رات نے اس سے اسکی خوشیاں اسکی زندگی سب کچھ چھین لی
تھی۔۔

مگر وہ انجان تھی کہ اسکی ذات کے ساتھ ساتھ یصال اختر کی ذات بھی
تباہی کے نئے پائندے سے بندھ چکی تھی۔۔

جس کے آگے وہ بے بس ہونے والا تھا۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تم یہاں کیوں سوئی ہو۔۔۔۔؟"

کافی دیر تک ایزل کا انتظار کرنے کے بعد جب وہ واپس روم میں ناں آئی تو
شامیر خود ہی اسکے پیچھے نکلا۔

اسے لاونج میں صوفے پر لیٹا دیکھ وہ غصے سے ہاتھ سینے پر باندھے پوچھنے
لگا۔

ایزل جاگ رہی تھی مگر کہا کچھ نہیں۔

شامیر دانت پستے آگے بڑھا اور اسے بانہوں میں بھرتے دوبارہ سے روم
کی طرف جانے لگا۔

"میرا دماغ بہت گھوما ہوا شامیر خدا کیلئے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔"

ایزل سپاٹ لہجے میں گویا ہوئی۔

۔ مگر وہ بناکان دھرے اسے اٹھائے اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

دیکھو لڑائی اپنی جگہ۔۔۔۔۔ بیٹ اپنی جگہ۔۔۔۔۔ مگر تم سوگی بیڈ پر
۔۔۔۔۔"

"مگر مجھے نہیں سونا۔۔۔"

وہ بات کاٹتے تیزی سے چلائی۔۔۔۔

"میرا موڈ خراب مت کرو ایزل۔۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔

وہ نیلی سرخ نگاہوں سے اس نازک سی لڑکی کو دیکھ اپنے پاس لٹانے لگا۔۔
"مجھے معلوم تھا تم۔ ایک نمبر۔۔۔۔

ہاں پتہ ہے ایک نمبر کا گھٹیا اور کمینہ انسان ہوں۔۔۔۔ اب اپنے ان
حیسن لبوں کو بند کر دو ورنہ اگر میں نے کوئی گستاخی کی تو اچھا نہیں ہو
گا۔۔

وہ شیر نگاہوں سے اسکے لبوں کو دیکھ ہلکی سی مسکراہٹ سے مسکرانے
لگا۔۔۔

ایزل نے ماتھے پر بل ڈالے اس شخص کو گھورا۔۔۔

جو کمفرٹ اور ڈھتے ایزل کا سراپہ بنیں کندھے پر رکھتے ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیے دوسرے سے لائٹ آف کرتا،، اسکے بال سہلانے لگا

--

ایزل حیرت سے کنگ بس اس ڈھیٹ انسان کو گھور رہی تھی۔۔

جو اسے بانہوں میں بھرے سکون سے لیٹا تھا۔۔

'سو جاؤ جان۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔۔'

ایزل کو خود کو دیکھتا پاتے شامیر نے باری باری لب اسکی حسین آنکھوں پر رکھتے کہا۔۔

ایزل اسکے لمس پر تڑپ اٹھی۔۔۔

وہ ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے اسے پیچھے کرنے لگی۔۔ مگر شامیر نے اسکا سر سینے سے لگائے بالوں کو سہلانا شروع کر دیا۔

ایزل ناچاہتے ہوئے بھی اسکے نرم لمس پر نیند کی وادیوں میں اُترتی
گئی۔۔۔۔

اور اسکے سوتے شامیر نے پر حدت بھر لمس اسکی پیشانی پر چھوڑا۔
"ایڈیکٹ کر دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔ اب تمہارے بنا گزارنا ممکن ہے۔
وہ گھمبیر لہجے میں اسکے کان میں سرگوشی کرتا کان کی لو کو لبوں سے چھوتا
آنکھیں موند گیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

میر میری بات مانو بیٹا میں ساتھ چلتا ہوں،،، کچھ دن تمہارے ساتھ جاؤں
"گا تو سارا کام سمجھا دوں گا تمہیں۔۔۔۔۔

کھانے کے میز پر پانچ منٹ سے مسلسل بحث جاری تھی۔

ایزل بس ساکت نگاہوں سے کھانے کو گھور رہی تھی۔۔

جبکہ رضایگ تو شامیر کے نئے اعلان پر حیران تھے انہیں خوشی تھی کہ
شامیر آگ بزنس میں انٹر سٹ لے رہا ہے۔

مگر ایک ساتھ اتنی بڑی ذمہ داری وہ کیسے سنبھال پائے گا یہی سوچ کر
انہیں پریشانی ہو رہی تھی۔

ڈیڈ پریشان مت ہوں یار آپ گھر رہیں اب آرام کریں میں دیکھ لوں گا
"سب کچھ۔۔۔"

کافی کی سپ لیتے وہ خوبرونو جوان مسکرایا تو رضا کے چہرے پر بھی ایک
خوشی بھری مسکراہٹ ابھری۔

شامیر کی نیلی نگاہیں خود سے دو کر سیوں کے فاصلے پر بیٹھی ایزل پر تھیں۔

جو بس برتنوں کو گھور رہی تھی۔۔۔

بلیو شارٹ کرتے کے ساتھ وائٹ کیپری پہنے سر پر خوبصورتی سے دوپٹہ
ٹکائے وہ بنا کسی میک اپ کے بھی حسین لگ رہی تھی شامیر کی نگاہیں نا
چاہتے ہوئے بھی اس پر رک جاتی۔۔

اس لڑکی کا شامیر سے دور رہنا، اس کی ذات کی نفی کرنا، شامیر بیگ کو
انجانے میں ہی اس کے مزید قریب کرتا جا رہا تھا۔۔

"ارے مام آئیں جوائن کریں ہمیں۔۔۔۔"

بیک ڈور سے عجلت میں اندر آتی تمینہ بیگم کو دیکھ شامیر نے محبت سے
انہیں آفر کی۔۔

جو کل رات سے ہی گھر نہیں آئی تھی۔۔

"جب یہ لڑکی کھا رہی ہے تمہارے ساتھ میری کمی ہے کیا۔۔؟"

وہ کھا جانے والی نگاہوں سے ایزل کے وجود کو گھورتی نفرت سے بولی۔۔

شامیر نے گہری سانس فضا کے سپرد کی۔۔

اور جگہ سے اٹھتے وہ خفا کھڑی اپنی مام کے پاس گیا۔۔

"شامیر اتار مجھے، یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔؟"

شامیر نے بجائے سوال و جواب کے ڈائریکٹ انہیں گود میں اٹھایا۔۔

تمینہ۔ کو اس کی توقع ہر گز نہیں تھی۔۔۔

وہ ہر بڑا ہٹ سے کہتی اپنے شہزادوں سی آن بان والے بیٹے کو دیکھنے لگی۔۔

جوا نہیں اٹھائے سیدھا ڈاننگ ٹیبل پر گیا۔۔

اور اپنی کرسی پر انہیں آرام سے بٹھایا۔۔

مام آپ کو یاد ہے بچپن میں آپ مجھے ایسے ناشتہ کرواتی تھیں۔۔

"آج آپ کی باری۔۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

وائٹ شرٹ کے اوپر ٹائی پہنے گولڈن بال سلیقے سے پف سٹائل میں
کھڑے گئے۔

ہلکی سی بیئر ڈ میں اس کے گالوں پر ابھرتے وہ خوبصورت گڑھے،، حسین
نبیلی نگاہیں اس کے ہونٹوں کے ساتھ مسکرا رہی تھیں۔۔۔

ایک ہاتھ کرسی پر رکھے وہ دوسرے سے تمینہ کو کھانا سرو کرنے لگا۔۔

تمینہ بیگم نے ایک بھرپور نگاہ اپنے خوب رویے پر ڈالی۔۔

اور پھر اسکا ماتھا چومے ڈھیروں دعائیں دے ڈالی۔۔۔

رضابس خاموشی سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

شامیر میں آیا یہ ایک فیصد بدلاؤ ان کے دل کی دھڑکنوں کو بڑھا رہا تھا

وہ کوئی بھی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے اسی لئے بنا پلکیں جھپکے اس
حو بصورت منظر کو آنکھوں میں قید کرنے لگے۔۔

شامیر بیٹا ایسا کروتم بچی کے ساتھ یورپ گھوم آؤ۔۔۔۔۔ نئی نئی شادی
"ہوئی ہے۔۔۔ جب واپس آؤ گے تو پھر بزنس سنبھال لینا۔۔۔

رضانے گلا کھنکھارتے ہوئے تحمل سے بات کا آغاز کیا۔۔

شامیر کی نگاہیں بے ساختہ ہی اس حسین دلربا پرائیڈ کی۔۔

جو گلابی انگلیوں کو مروڑتی اپنی سرخ پنکھڑیوں کو دانتوں تلے دبا گئی۔۔

ایزل نے بے ساختہ نگاہیں اٹھائے اسے دیکھا جو دیدہ دلیری سے اسے ہی
گھور رہا تھا۔۔

ایک دم سے اسے ڈھیریوں شرم نے گھیر لیا۔۔

وہ بار بار کان کے پیچھے بال اڑنے لگی۔۔

اسکی حرکت شامیر کی شارپ نگاہوں میں سرخی دوڑا گئی۔۔

ڈیڈ میں اور ایزل ابھی نہیں جانا چاہتے ہماری رات کو بات ہوئی تھی اس
معاملے میں۔۔۔۔ ایزل ابھی میرے ساتھ یہیں رہنا چاہتی ہے۔۔۔۔

اور ویسے بھی ہنی مون پر آپ اور مام جا رہے ہیں۔۔۔

"یہ رہی آپ دونوں کی ٹکٹس۔۔۔۔"

اسنے کرسی پر رکھے اپنے کوٹ کی جیب سے دو ٹکٹس نکالتے میز پر
رکھی۔۔

ایزل تو ہکا بکا سی منہ کھولے حیرت سے اس جھوٹے انسان کو غصے سے دیکھ
رہی تھی۔۔

جبکہ رضا تو اسکی الٹی منتک پر حیران تھے۔۔۔

"بیٹا ہماری عمر ہو چکی ہے ہم کہاں جائیں گے ایسا کرو تم ہو آؤ۔۔۔۔"

رضانے شرم سے سرخ چہرے سے کہا تھا۔۔

جبکہ تمینہ بیگم کسی گہری سوچ میں تھی۔۔

ارے ڈیڈ شرمائیوں رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔ ہنی مون کا بھی کوئی ٹائم یا عمر ہوتی ہے۔۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ آپ اور مام ہنی مون پر جائیں تو "مطلب آپ جائیں گے۔۔"

شامیر نے لا پرواہی سے سر کو نفی میں جھٹکتے کہا تھا۔

جبکہ ایزل اس بے شرم شخص کو دل ہی دل گالیوں سے نواز رہی تھی۔

"شامیر ناں تو میں کہی جا رہی ہوں ناں ہی تم جاؤ گے ___؟

تمینہ کے سر دلچے میں کہنے پر، شامیر سمیت سبھی ٹھٹھکے۔۔

"!کیوں مام کیا کچھ خاص ہونے والا ہے۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے ان کی بات کو ہوا میں اڑانے لگا۔۔

"!ہاں بہت خاص ہونے والا ہے۔۔۔

تمینہ نے کہتے ایک نظر ایزل پر ڈالی۔۔

رباب آرہی ہے آج رات کی فلائٹ سے۔۔۔۔۔ تمہاری اور رباب کی
"شادی ہے اس ہفتے کی دس کو۔۔۔۔۔،

"!ممام۔۔۔۔۔

شامیر شکڈ کی کیفیت میں چلایا تھا۔

حیرت سے ایزل اور اپنے ڈیڈ کو دیکھا۔۔

ایزل نے طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔۔

اور بنا کچھ کہے ہی وہ اپنے روم کی جانب چلی گئی۔۔

"!مجھے ضروری کام بھی کرنے ہیں واپسی پر روبی کو پک کر لینا۔۔۔۔۔

تمینہ نے ایک کاٹ دار نظر رضا پر ڈالے شامیر کو حکم دیا۔۔

جولب بھینچ گیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"یصال سفینہ کیوں گئی ہے واپس کیا تم دونوں جھگڑے ہو۔۔۔؟"

آج دو ہفتے ہو چلے تھے اس واقعے کو۔۔۔ یصال نے بظاہر اس سارے
حادثے کا الزام سفینہ پر لگا دیا تھا مگر وہ خود بھی جانتا تھا۔۔

کہ نشے میں دھت وہ خود بہک چکا تھا۔۔

سفینہ بنا کچھ کہے اپنے گھر واپس چلی گئی تھی۔۔

اور اس سارے عرصے میں یصال آج ہفتے بعد گھر لوٹا تھا۔۔

"میرا اس سے ایسا کوئی رشتہ نہیں جو میں اس سے جھگڑوں گا۔۔

جو تے اتارتے وہ سخت بیزاری سے بولا تھا۔۔

ذکیہ نے ماتھے پر بل ڈالے اسے گھورا۔۔

کیسا تعلق ہے اس سے پھر تیرا۔۔ بتا مجھے۔۔۔۔ اسکی سوتیلی ماں صبح
سے دس فون کر چکی ہے کہ کیا کیا ہے اسے۔۔۔

"نکاح ہوا بھی ہے یا پھر ایسے ہی منہ کالا کر آئی ہے کسی کے ساتھ۔۔؟

ذکیہ نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا اور اپنی چادر نکال لائی۔۔۔

"کیا کہنا چاہتی ہیں آپ امی۔۔۔؟"

وہ باہر آئیں تو یصال ابھی تک الجھن سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

ماں بننے والی ہے سفینہ۔۔۔ اور آج بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔ دو ہفتے ہو گئے
"اسے گئے۔۔۔ تجھے شرم ناں آئی بیوی کو یوں چھوڑ دیا۔۔۔"

وہ اب اسکی اچھے سے کلاس لے رہی تھیں۔

جبکہ یصال انکے لفظوں پر ہی شاکڈ رہ گیا تھا۔۔۔

امی۔۔۔۔۔"اب منہ لٹکائے کیوں بیٹھے ہو، چپل پہن اور چل میرے
"ساتھ لے کر آئیں اسے گھر۔۔۔۔۔؛

ذکیہ بیگم سر کو جھٹکتے باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔

جبکہ یصال اس نئی مصیبت پر الگ متفکر ہوا تھا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

!"_____تجھے کیا ہوا ہے کیوں منہ لٹکائے بیٹھا ہے اب

روحان نے بڑی ہمت سے شامیر کو چھیڑا تھا۔

جو راکنگ چیئر پر سر گرائے بیٹھا تھا۔۔

سارا پلین فلاپ ہو گیا ہے کمینے اور تجھے اب بھی میرے منہ کی پڑی
"ہے۔۔"

شامیر نے کھینچ کر اسے ٹانگ ماری تھی جو اچھلتا اپنے ساتھ بیٹھے خمرزہ کی
گود میں چڑھا۔۔

"دور رہ مجھ سے۔۔؛

خمرزہ نے ناک چڑھائے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔

تو روحان بھی منہ ٹیڑھا کیے اس سے اٹھا۔۔

ایسا کر تُو ایزل کو لے کر کسی ہوٹل میں چلا جا اور وہاں اسے کوئی ڈرنک پلا دینا۔۔

پھر اسے باتوں میں الجھا کر اس سے رضا مندی مانگ لینا اور پھر جب ایک بار تُو نے اسے حاصل کر لیا پھر وہ کچھ نہیں کر پائے گی۔ پھر تُو کچھ وقت "اس کے ساتھ گزار لینا اور پھر فوراً رباب سے شادی۔۔۔"

روحان نے اسے محضانہ مشورہ دیا تھا۔۔۔

تُو پاگل ہو چکا ہے روحان۔۔۔ میں نے اسے کل رات ہی کہا ہے کہ میں مومن بن جاؤں گا۔۔

اور اب اگر اسے کوئی ڈرنک دوں گا تو بھی وہ باتیں سنائے گی۔ کچھ اور بتا۔۔۔"

شامیر نے ماتھے کو انگوٹھے اور انگلی سے مسلا۔۔

وہ ایزل کو حاصل کرنا چاہتا تھا مگر اس کی رضامندی سے۔۔۔۔۔ یہ اب اسکی ضد بن چکی تھی۔۔۔ اور اس کی رضامندی کیلئے وہ ہر حد پار کرتا جا رہا تھا۔۔

"شامیر تو غلط کر رہا ہے یہ سب۔۔۔۔"

"خمرزہ کی زباں میں کھجلی ہوئی تھی۔۔ وہ بولے بناناں رہ سکا۔۔

"کیا غلط کر رہا ہوں۔۔۔؟"

شامیر نے سپاٹ چہرے سے اسے گھورا تھا۔۔۔

دیکھ پہلے تو نے میڈیا کو بلایا پھر اس سے جھوٹ بولا اور اب اگر تو اسے ناں
"چھوڑ سکا تو کیا کرے گا۔۔؟"

خمنزہ کو شروع دن سے ہی اس سارے معاملے میں الجھن، بے چینی تھی۔

اور یہی بات شامیر کا موڈ آف کرتی تھی۔

"!___ اگر ناں چھوڑ سکا تو نہیں چھوڑوں گا۔ اور کچھ

وہ نہایت اکھڑے لہجے میں بولا تو خمنزہ لب بھینج گیا۔

"میں نے سوچ لیا ہے مجھے کیا کرنا ہے۔۔"

"کیا۔۔۔ کیا کرنے والا ہے تُو۔۔۔؟"

روحان نے بے چینی سے پوچھا۔۔

"!روبی سے ملنے جا رہا ہوں۔۔"

وہ کوٹ کے بٹن بند کرتا، آنکھ و نک کیے بولا تو روحان کا جاندار قہقہہ گونجا

--

"یہ پچھتائے گا۔۔"

خمرہ نے شامیر کی پشت کو دیکھ کر روحان سے کہا تھا۔۔ جو کندھے اچکا گیا۔۔

"مس روبی آپ کو کوئی بلا رہا ہے۔۔"

وہ ہوٹل میں کیتھیو کے ساتھ آئی تھی جو اسکا کافی کلوز فرینڈ تھا۔۔

جب مینیجر اسکے پاس آیا۔۔۔

"!او کے کہاں۔۔۔۔"

روبی نے تجسس سے پوچھا۔۔

تو مینیجر نے روم کی جانب اشارہ کیا۔۔

روبی ایک ادا سے چلتی روم تک پہنچی۔۔۔ اس سے پہلے وہ بیل دیتی۔

کسی نے تیزی سے اسے کھینچتے دروازہ لاک کیے اسے دروازے سے پن
کیا۔۔

"!میر۔۔۔۔۔

روبی اپنے بے انتہا قریب اس خوب رو جوان کو دیکھ حیرت اور جوش سے
بولی تھی۔۔

جو شرٹ لیس سالبوں پر کافی معنی خیز مسکراہٹ سجائے ہوئے تھا۔۔

"کیسا لگا سر پر انز۔۔۔۔؟

شامیر نے اسکے لبوں کو چومتے کمرے کی طرف اشارہ کیا جو کافی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔ اہمممم کچھ زیادہ ہی خاص لگ رہا ہے۔۔۔

روبی نے اسکے شفاف سینے پر اپنا نازک ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کیا اور ایک تتیہی نگاہ پورے کمرے پر ڈالی۔

جب شامیر نے اسے پیچھے سے بانہوں میں بھرا۔۔۔

تم یہاں کیسے۔۔۔؟ میں تو خود آنے والی تھی آنٹی شادی کا پلان کر رہی ہیں۔۔۔ اور اب تم خود آگئے۔۔۔

وہ نظریں پورے روم پر دوڑائے پوچھنے لگی۔

جبکہ شامیر بنا توجہ دیے اسکے کندھے سے بال سمیٹتا اپنے ہونٹ رکھتے
آنکھیں موند گیا۔۔

وہ پہلی بار اتنا قریب آیا تھا روبی کو عجیب لگا تھا مگر وہ اسکی محبت کے آگے
خاموش تھی۔۔

"مام تو بس یو نہی پلان بناتی ہیں۔

شامیر نے اسکا کورٹ اتار اسکی کمر کے گرد بازو جمائل کیا۔۔

"اوہ اچھا تو پھر تم نے کیا پلان کر کے میڈیا میں اپنی وائف شو کروائی۔۔

روبی نے اسکی گردن میں بائیں ڈالے ہنستے ہوئے پوچھا۔۔

شامیر بنا کچھ کہے ایک بار پھر اسکی سانسیں روک گیا۔۔

رباب کا سانس خوف سے تیز ہونے لگا۔۔ شامیر کا دوسرا ہاتھ رباب کی کمر پر حرکت کر رہا تھا۔۔

اور اسکی اگلی حرکت کا سوچتے ہی وہ وحشت زدہ ہوئی۔۔

تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔ ڈارلنگ۔۔ تم شامیر بیگ کی جان
"ہو۔۔۔"

شامیر نے اسکی صراحی دار گردن پر لب رکھتے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔

اور جھکتے اسے بانہوں میں بھرا۔۔

"شش شامیر ہم نے ڈیسا ئیڈ کیا تھا کہ شادی سے پہلے ہم یہ سب۔۔۔۔۔؛

رباب نے اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے محبت سے کہا تھا۔۔

"مجھے تمہاری ضرورت ہے روبی پلیز مجھے مت روکو۔۔

وہ سرگوشی نما آواز میں کہتا اسکی کمر کو مضبوطی سے دبوچ گیا۔۔

رباب کا سانس اکھڑنے لگا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے شامیر کچھ مزید کرتا

رباب نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کیا۔۔

"کیا ہوا۔۔؟

شامیر نے بے تاثر لہجے میں پوچھا۔۔

"___ مجھے جانا ہے سوری

وہ شرٹ ٹھیک کرتے فوراً سے بیڈ سے اتری تھی۔۔

اور بنا کچھ کہے کورٹ اٹھائے روم سے نکل گئی۔۔۔

شامیر کافی دیر تک دروازے کو گھورتا رہا۔۔ اور پھر سگریٹ نکال اس نے
لبوں سے لگایا۔۔

جب اسکا سیل رنگ ہوا۔۔۔

مخصوص میسج دیکھ شامیر نے مختصر جواب دیا۔۔۔ اور سیل فون آف کر
دیا۔۔

اب اسکی منزل ایزل تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

وہ تین گھنٹوں کے بعد سیدھا پاکستان آیا تھا۔

ایک دوسری کام نیٹائے وہ بنا کسی سے ملے سیدھا گھر لوٹا اپنے روم میں گیا۔۔

ایزل روم میں نہیں تھی۔۔

اور اسے ڈھونڈتا وہ پول ایریا میں جا پہنچا۔۔۔ جو آج کل ایزل کا مستقل ٹھکانہ تھا۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟"

شامیر کف فولڈ کیے اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا۔

ایزل چونکی نہیں۔۔۔

بس خاموشی سے اس پانی کو دیکھنے لگی۔۔۔

"پوچھو گی نہیں آج پہلا دن کیسا رہا۔۔۔"

بے تکلفی سے تھوڑی اسکے کندھے پر دھرے وہ دوستانہ انداز میں پوچھنے

لگا۔۔

یقیناً کافی اچھا گزرا ہو گا۔۔۔

'پرفیوم کی خوشبو سے پتہ چل رہا ہے۔

ایزل نے سیاہ آسمان کو دیکھ سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں کیا۔ بس دو سے چار ہگ کیے _____ دوبار کس کی، اور
"چیٹ سے پکڑا تھا۔۔۔ نتھنگ ایلز۔۔۔"

وہ دیدہ دلیری سے اسکی آنکھوں میں دیکھ اعتراف کرنے لگا۔۔

جبکہ ایزل کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا۔۔

وہ مارے ضبط کے دانت پیستی رہ گئی۔۔ تم کبھی نہیں بدل سکتے
"شامیر۔۔؟"

ایزل نے تاسف سے کہا تو وہ حسین مرد دو قدموں کا فاصلہ سمیٹتے اسے
پکڑتے خود سے مزید قریب کر گیا۔

"!جانتا ہوں اگر تم مل گئی تو بدل سکتا ہوں۔۔۔"

شامیر نے بے قرار نگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھتے جذب کے عالم
کہا۔۔۔

"بھول ہے تمہاری۔۔۔"

ایزل نفرت سے اسکی حسین آنکھوں میں دیکھ نفرت بھرے لہجے میں
غرائی تھی۔۔۔

شامیر کے ہاتھ جھٹکتے وہ جانے لگی۔۔

جب اسنے لمحوں میں ایزل کے دوپٹے کو پکڑے اسے اپنی طرف
کھینچا۔۔۔

اور خود بھی اسکے قریب تر ہوتے، دوپٹہ اسکے سر سے اتار۔۔۔ اسکی کمر
میں ڈالے اسے کھینچتے سینے سے لگایا۔۔۔

__ بات سنو ایک سر پرانز ہے تمہارے لئے __ صبح چلو گی ساتھ۔۔۔

وہ انگلی اسکی شفاف گردن پر پھیرتا آنچ دیتی نگاہوں سے اسے دیکھ پوچھنے
لگا۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا بس جان چھوڑ دو میری۔۔۔۔

وہ غرای تھی۔۔۔۔ جب کہ شامی برے سے منہ بناتا اس کی گردن پر
بنے اس سیاہ تل پر جھکا۔۔

ایزل کے الفاظ منہ میں ہی گڈ مڈ ہونے لگے۔۔

چہرہ پسینے سے تر ہوا تھا۔۔

تو تم ریڈی رہو گی صبح۔۔۔۔ سر پر انز پسند آئے گا تمہیں اور انعام میں
"خود لے لوں گا۔۔"

اسکے سیل پر کال آرہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اسے مجبوراً ایزل سے دور ہونا پڑا مگر وہ اسے جانے کی تنبیہ کے ساتھ انعام کی دھمکی بھی دے گیا۔

"یہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔۔۔"

اسکی چوڑی پشت کو گھورتی ایزل بڑبڑائی۔

Z A I N A B R A J P O O T

کام ہوا یا نہیں _____؟ "اسنے جیسے ہی کال یس کرتے موبائل کان سے لگایا آگے سے متفکر سی آواز سنائی دی۔۔۔"

ہو گیا ہے،،، آپ کا کام۔۔۔۔، کوئی سینس ہوتا ہے بات کرنے کا
"۔۔۔۔ مگر آپ تو ہمیشہ ہی بد لحاظی سے بولتے ہیں۔۔

مقابل کا اتنے کھر درے لہجے میں پوچھنا شامیر کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا
تھا۔۔

جبھی منہ بگاڑتے وہ تند ہی سے گویا ہوا۔۔

میں انسان کو اس کی اوقات میں رکھنا اچھے سے جانتا ہوں مسٹر میر
؛ _____

اسپیکر سے وہی بھاری مگر ٹھنڈے ٹھار لہجہ ابھرا۔۔

شامیر کے چہرے کی رنگت لمحوں میں سرخ پڑی تھی۔۔

وہ ایک ہاتھ پینٹ پاکٹ میں ڈالے سپاٹ چہرے سے بادلوں کی اوٹ
میں ہوئے اس چاند کو دیکھنے لگا۔

"اب بولور باب آرہی ہے پاکستان _____؟

"مقابل نے پھر سے نرم لہجہ اپنایا۔۔۔۔

میں آپ کا غلام نہیں یا پھر کوئی کمانڈو جو نوکروں کی طرح ہر حکم بجالائے
۔۔۔ میں شامیر بیگ ہوں۔۔ جس کے اپنے قاعدے قانون
ہیں۔۔ وہ شامیر بیگ جو اپنے باپ کی بھی نہیں سنتا تو آپ کی کیوں سننے
!_____ لگا میں

اس بار شامیر کے لہجے میں کوئی بھی لحاظ اور عزت سرے سے نہیں
تھی۔۔

_____ میجر شاویز راکنگ چمیر سے اچھلتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

"تم سہی نہیں کر رہے یہ سب شامیر زبان سنبھال کر بولو _____؛

میجر کا چہرہ لمحوں میں سرخ پڑا تھا۔۔

ایک دنیا ان سے ڈرتی تھی، وہ لوگوں کو انگلیوں پر نچانے کے عادی تھے،
مگر یہاں، یہاں تو وہ خود شامیر بیگ کی انگلیوں پر پچھلے ایک سال سے ناچ
رہے تھے۔۔

شروعات آپ نے کی ہے مسٹر میجر۔۔۔ اب اختتام میں کروں
"گا۔۔۔"

وہ اطمینان بھرے لہجے میں بولا۔۔

پھر سے اپنی دھن میں واپس لوٹا۔۔

"اچھا سوری مجھے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔"

میجر شاویز جانتے تھے اس کے سوا ان کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا۔

وہ کسی بھی طرح سے شامیر سے بات اگلوانا چاہتے تھے۔

"لاسٹ بار معاف کیا آئندہ خیال رہے۔۔۔؛"

اسکے لہجے میں وار ننگ تھی۔۔ میجر نے رومال نکالتے ماتھے پر چمکتے ننھے
پسینے کے قطروں کو صاف کیا۔۔

شامیر بولو بھی کیا بات ہوئی رباب سے _____: "اسکی خاموشی میجر کو
اپنے بال نوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔

بتاتا ہوں اتنے غصہ مت ہوا کریں اور اپنا لہجہ درست کریں۔۔
وہ ناک چڑھائے وار ننگ سے بولا۔۔ اور پول کے پاس رکھے ایک بیچ پر
لیٹ گیا۔

"او کے اب نہیں کروں گا تم بتاؤ پلیز کیا بات ہوئی _____؟

میجر نے گہری سانس بھرتے کہا۔۔

زیادہ کچھ نہیں میں اسکے ساتھ ایک رومانٹک نائٹ گزارنا چاہتا تھا مگر اسنے
"دو کسز سے آگے کام جانے ہی نہیں دیا۔۔۔"؛

وہ لا پرواہی سے کندھے جھٹکتے بولا تو میجر شاوینز جا پارہ چڑھا۔۔۔

"کیا کیا کہا تم نے۔۔۔؟" کیا تم اس سب کیلئے گئے تھے وہاں؟

میجر نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

انہیں جھٹکا لگا تھا شامیر ایسا کچھ کرے گا یہ ان کے وہم و گمان میں بھی
نہیں تھا۔

آپ نے کہا تھا کہ آپ کو ایک ہفتہ چاہیے، رباب کسی بھی طرح پاک
ناں آئے تاکہ آپ اس لڑکی کو ڈھونڈ سکے۔۔۔ اب وہ نہیں آرہی آپ
!"_____پتہ کرے وہ لڑکی کون ہے

شامیر نے سنجیدگی سے کہا تو میجر ایک پل کو خاموش ہو گئے۔۔

کچھ وقت چاہیے شامیر،، میں ڈھونڈ لوں گا اس لڑکی کو۔۔۔ وہ تمہارے
شہر کی ہے۔۔ بس ایک بار مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ معصوم کون ہے اس
کے بعد میں رباب اور اسکے ساتھیوں کو پکڑنے میں کامیاب ہو جاؤں گا
!"_____

میں آپ کے ساتھ ہوں سر_____ڈونٹ وری جب تک آپ اس
کیس کو سالو نہیں کریں گے میں رباب کو ہینڈل کرنے میں آپ کے ساتھ
"ہوں۔۔۔"

شامیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر بھی مسکرائے۔۔۔

ہاں پچھلے ایک سال سے تمہاری مدد کی وجہ سے ہی ہم اس کیس کو سلجھا پائے ہیں۔ ورنہ پاکستان سے گمشدہ ہونے والی ان معصوم لڑکیوں کے اغواء ہونے کے پیچھے ایک لڑکی کا دماغ ہو گا یہ ہم سب سوچ بھی نہیں "سکتے تھے۔۔"

میجر شاویز نے دل سے کہا تھا واقعی میں شامیر کے سپورٹ اور رباب سے انگیجمنٹ کرنے کے سبب وہ رباب پر نظر رکھ پائے تھے۔

آپ کو کوئی بھی معلومات ملے تو مجھے ضرور آگاہ کیجیے گا گا ابھی میں فون "رکھتا ہوں۔۔"

او کے گاڈ بلیس یو_____ "مہجر نے شائستگی سے کہتے کال کٹ کی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر یہ کہاں لے آئے ہو تم۔۔۔۔ مجھے تمہارے حوالے سے کسی سے
"بھی نہیں ملنا۔۔

وہ گاڑی سے اترتے وقت سنجیدگی سے اسے دیکھ بولی تھی۔

"شامیر بنا کچھ کہے اسے بازو سے تھامے کھڑا کیا۔۔

جان اپنا موڈ فریش کرو،، ڈیفینیشنلی تم خوش ہو جاؤ گی ان سے مل کر

_____!"

شامیر نے ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیے دوسرے سے ایزل کی
تھوڑی پکڑتے چہرہ اونچا کیا۔

"اپنی چھچھوری حرکتیں بند کرو اور مجھ سے پانچ فٹ دور رہا کرو _____؛

ایزل نے دانت پیستے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکتے اسے خود سے دور کیا۔

تو شامیر نے منہ بگاڑا۔

شامیر اسے لیے اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا۔

ایزل غصے سے پہلوں بدل رہی تھی۔

وائٹ شارٹ فرائڈ پہنے وائٹ دوپٹے کو سر تا پیر خود پر اوڑھے وہ سادگی
میں بھی غضب ڈھا رہی تھی۔۔

شامیر کی شارپ نگاہیں ایزل کے وجود پر اٹکی تھی۔۔

وہ دروازے سے ٹیک لگائے نیلی گہری نگاہوں سے ایزل کا جائزہ لے رہا
تھا۔۔

جس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔

"آنٹی گھر ہیں۔۔۔؛

دروازہ ملازمہ نے کھولا تھا۔ شامیر نے آگے بڑھتے پوچھا اور ایک نظر
پورے ہال میں دوڑائی۔۔

آپی _____! "ایزل سخت جھنجھلاہٹ سے کھڑی اپنا دوپٹہ درست کر رہی تھی۔ جب اسے ہنزہ کی آواز سنائی دی۔۔

ایک پل کو وہ چونکی،، حیرت سے مڑتے اس نے آگے پیچھے دیکھا۔۔۔

ہنزہ دیوانہ وار بھاگتی اسکے سینے سے آ لگی تھی۔۔

ایزل کا سانس سینے میں اٹک گیا۔۔۔

دھڑکنوں کا شور اسکے کانوں میں کہرام برپا کر رہا تھا۔۔

اسے لگا جیسے وہ جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ رہی ہو۔۔

کپکپاتے موم سے نازک ہاتھ اپنی چھوٹی گڑیا کے گرد باندھتے وہ نم ساحرہ
نگاہوں سے اپنی امی کو اپنی طرف آتا دیکھ، جیسے پتھر کی ہو گئی تھی۔۔۔

خوف و وحشت سے پورا وجود کپکپانے لگا۔۔۔

زرگس بیگم نے جیسے ہی اسے سینے سے لگایا، آنسوؤں روانی سے ایزل کی
آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔۔

وہ اب ہچکیوں سے برابر رو رہی تھی۔۔۔

اسکار ونا شا میر بیگ کے دل میں بے چینی بڑھا رہا تھا۔۔

وہ بنا کچھ کہے ایک گہری نگاہ ایزل کے سرخ چہرے پر ڈالے اپار ٹمنٹ
سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

جس یونیورسٹی میں شامیر زیر تعلیم تھا رباب وہی پڑھتی تھی،

شامیر کے غیر معمولی حسن اور پاکستان میں ایک مقام ہونے کی وجہ سے
رباب نے شامیر کو مہرہ بنایا تھا۔۔۔

اس سارے منصوبے میں اسکا فیائیسی کیت تھیو اسکے ساتھ تھا جس نے
رباب کو شامیر کی ساری معلومات دی تھی،،

وہ پچھلے پانچ سال سے بہت سے ممالک سے صرف گنی چنی حسین لڑکیوں
کو اغواء کرتے آرہے تھے۔۔

یہ بزنس رباب کے باپ آرچرڈ کا تھا جسے ایکس عرف رباب نے سنبھالا
تھا۔۔

وہ دنیا کے سامنے رباب تھی کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ ایک عام سی زندگی
گزارنے والی معصوم سی لڑکی ایک گینک کی مالک ہے۔۔

شامیر سے اسکی دوستی کافی آسانی سے ہوئی تھی۔۔

پہلے چھ ماہ تک وہ دونوں اس رشتے میں کافی آگے نکل چکے تھے۔۔ جس
میں زیادہ تر ہاتھ شامیر کے فرینک رویے اور رباب کا تھا۔۔

پھر ایک دن شامیر اسے بنا اطلاع کے ملنے رباب کے اپارٹمنٹ میں پہنچا
تھا۔

جہاں وہ اپنے بوائے فرینڈ کیتھیو کے ساتھ ڈرنک انجوائے کر رہی تھی۔

اپنے نام کی پکار پر شامیر چونک گیا۔۔۔ وہ اندر جانے کی بجائے دروازے کے قریب رک گیا۔۔

کیتھیو شاید واپس جانا چاہ رہا تھا مگر رباب اسے آج رات اپنے ساتھ رہنے کی دعوت دے رہی تھی۔۔

اور وہ دونوں دروازے کے قریب تھے۔۔

جس کے سبب شامیر ان کی ساری باتیں باآسانی سن پا رہا تھا۔۔

کیتھیو اسے بتا رہا تھا کہ آج ایک بہت بڑی شپ پہنچی ہے اسے لڑکیوں کو اڈے تک سہی سلامت لے جانا ہے جبکہ رباب اسے منع کر رہی تھی۔۔

شامیر کو کچھ خاص سمجھ نہیں آئی تھی مگر وہ الجھن کے سبب وہیں سے
واپس مڑ گیا۔۔

اگلے ہفتے وہ پاکستان واپس گیا۔۔

چھٹیاں گزارنے پہلے اسکا پلان نہیں تھا مگر اب رباب کی وجہ سے وہ کافی
ڈسٹرب تھا۔۔

جی بھی وہ پاکستان واپس چلا گیا۔۔۔

وہاں ایک دن اسکی ملاقات اسکے ڈیڈ کے دوست میجر شاویز سے
ہوئی۔۔۔۔

ان سے رسمی سلام دعا کے بعد میجر وہاں سے چلے گئے ان کا موبائل وہیں
رہ گیا تھا میز پر۔۔

رضانے جب شامیر کو موبائل دیا، تو شامیر میجر کو فون دینے باہر نکلا۔

تبھی میجر شاویز کے فون پر رنگ ہوئی۔۔۔۔۔ سامنے ایک تصویر تھی جو
ایک سیکنڈ کے لیے دکھی تھی مگر فون لاکڈ تھا۔

وہ دوبارہ دیکھ نہیں پایا۔

وہ تصویر رباب کے بوائے فرینڈ کی تھی۔۔

بہت اصرار کے بعد جب میجر نے اسے اس تصویر کے متعلق کچھ ناں بتایا
تب شامیر نے انہیں بتایا کہ وہ اس شخص کو جانتا ہے۔۔

جس کے بعد میجر کو سب کچھ بتانا پڑا۔

اور پھر میجر نے شامیر کو کیتھیو پر نظر رکھنے کا کہا تھا۔

اور اسی دوران اسے رباب اور کیتھیو کی اصلیت معلوم ہوئی۔

رباب سال میں کافی مرتبہ پاکستان گئی تھی وزٹ کے بہانے۔۔۔۔

شامیر نے اسے جان بوجھ کر پرپوز کیا۔۔۔ رباب اپنا پلان کامیاب
ہونے پر کافی خوش تھی۔

فوراً اسے اسکے پرپوزل کو قبول کر لیا۔

اسکے بعد شامیر کے لئے رباب پر نظر رکھنا آسان تھا۔

"اور رباب کے لئے بہانے سے پاکستان جانا۔۔۔"

رباب انجان تھی کہ وہ جس شخص کو بڑی چالاکی سے استعمال کر رہی ہے
درحقیقت وہ اسکی اصلیت سے واقف ہے۔۔

میجر شادیز شامیر سے صرف فون پر رابطے میں تھے۔

کیونکہ اس سے ملنا یقیناً دونوں کو خطرے میں ڈال دیتا۔۔

کیونکہ رباب کی نظر چوبیس گھنٹے شامیر پر تھی۔

جسے وہ گیم سمجھ رہی تھی شامیر اسے انجوائے کر رہا تھا۔۔

اسنے کافی مہارت سے رباب کو مٹھی میں قید کیا ہوا تھا۔

اور اب آگے کیا ہونے والا تھا یہ تو آنے والا وقت ہی بتانے والا تھا۔

Z A I N A B R A J P O O T

امی آپ لوگ یہاں کیسے _____؟ "وہ کافی دیر ان کے سینے سے لگی اپنا غم غلط کرتی رہی تھی۔۔۔"

بیٹا تمہارے بابا کے جانے کے بعد تمہاری تائی نے گھر سے نکال دیا۔۔۔
ممائی نے بھی زندگی محال کر دی تھی۔

بھائی چاہے جتنے بھی اچھے ہوں شادی کے بعد وہ بھی مجبور ہو جاتے ہیں۔۔

اور پھر ایک دن تنگ آ کر میں چھوٹی کو لے کر وہاں سے نکل آئی۔۔ اور
شامیر راستے میں کھڑا تھا۔۔

اسنے کہا کہ وہ تمہارا شوہر ہے اور مجھے لینے آیا ہے۔۔

پہلے بہت سوچا مگر پھر اسکے سوا کوئی آسرا بھی نہیں تھا تو اس کے ساتھ آ
گئی۔۔۔۔

"ایک ہفتے سے میں اور ہنزہ یہیں ہیں اس کے گھر _____؛

نرگس بیٹی کے بال سہلاتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔
اتنے لمبے عرصے کے بعد وہ اس سے ملی تھیں۔۔۔

کہاں سوچا تھا کہ وہ دوبارہ اپنی بیٹی سے مل پائیں گی۔۔

امی شامیر اچھا انسان نہیں ہے بابا اسکی وجہ سے مرے ہیں۔۔۔ اس نے مجھے زبردستی کڈنیپ کیا ہے۔۔۔ ہم بھاگ جاتے ہیں یہاں سے۔۔۔۔
"پلیز امی میں آپ اور ہنزہ دونوں کو سنبھال لوں گی۔۔

ایزل نے منت بھرے لہجے میں انکے ہاتھ تھام لیے وہ انکی آنکھوں میں دیکھتے التجائیہ بولی تھی۔۔

جب نرگس بیگم نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔
بیٹا تمہارے بابا کی موت کی وجہ شامیر نہیں ہے میری
"جان۔۔۔۔۔۔۔۔"

نرگس بیگم نے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے جھوٹ
بولی۔

امی میں جانتی ہوں سب شامیر کی وجہ سے ہوا ہے آپ اسکی طرف داری
"مت کریں۔۔"

ایزل نے کرخت لہجے میں کہتے انکا ہاتھ چہرے سے جھٹک دیا۔
میں اس کی طرف داری نہیں کر رہی ایزل۔۔۔۔۔ تمہارے گھر سے
لاپتہ ہونے کی خبر ہمیں اس وقت ملی تھی جب تمہارے بابا چھت سے گر
"چکے تھے۔۔"

نرگس بیگم نے اپنی آنکھیں موندتے ضبط سے کہا تھا۔ انکی بھی آنکھیں
اشک بار تھیں۔۔

کیسی قیامت تھی جس نے ان کا ہنستا بستا گھر اجاڑ دیا تھا۔

آپ چاہے کچھ بھی کہہ لیں مگر میری نظر سے شامیر بیگ میری خوشیوں کا قاتل ہے۔

وہ انسان نہیں ہے امی وہ ایک درندہ ہے۔۔۔ میرے وجود کو حاصل کرنے کے لیے وہ اب تک مجھے اپنے پاس رکھے ہوئے ہے۔۔۔
"_____ جس دن یہ طلب پوری ہو گئی مجھے بھی چھوڑ دے گا وہ وہ کھڑکی سے باہر اس ویران سڑک کو دیکھ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔۔۔"

اچھا تو اتنے وقت سے تم اسکے پاس ہو،، پوری نہیں ہوئی اس کی طلب
"_____"

نرگس بیگم نے اسے بازو سے پکڑتے چہرہ روبرو کرتے سوال کیا۔۔

نہیں ہوئی کیونکہ میں نے اسے اپنے نزدیک نہیں آنے دیا آج تک۔۔۔
"ناں ہی کبھی آنے دوں گی آپ دیکھ لیجئے گا _____؛

ایزل انکی آنکھوں میں دیکھ نڈر پن سے بولی۔۔۔

تو نرگس بیگم ہلکا سا مسکرائی۔۔

مرد عورت سے زیادہ طاقت ور ہوتا ہے میری جان۔۔۔ اور جہاں بات
عورت کے وجود کو حاصل کرنے کی ہو تو وہ اپنی ضد کے آگے اسکی انا کو
بھی روند دیتا ہے اسکی نسوانیت کے بت کو پاش پاش کر دیتا ہے۔

اگر شامیر بیگ نے ایسا کچھ نہیں کیا تو اس کا مطلب وہ درندہ نہیں وہ محافظ
"_____! ہے تمہارا

نرگس بیگم کے لہجے میں شامیر کے لیے جو عزت جو مان تھا اسنے ایزل کے
دل کو عجیب سی لرزش میں ڈال دیا۔۔۔

وہ اپنی ہی ماں کے منہ سے اس شخص کی تعریف سن بالکل ساکت ہو چکی
تھی جس سے اسے بے حد نفرت تھی۔

_____ایزل"

"امی مجھے فلحال اکیلا چھوڑ دیں۔۔

وہ کھڑکی سے باہر کی طرف رخ کرتی،، بالکل سپاٹ لہجے میں بولی
تھی۔۔۔

نرگس بیگم نے ایک اداس نظر اپنی بیٹی پر ڈالی اور پھر بنا کچھ کہے وہ خود
"بھی روم سے نکل گئی۔"

Z A I N A B R A J P O O T

اسکا وجود آگ کی لپیٹ میں تھا،،،، چاروں اطراف سے بڑھکتی آگ نے
ایزل کے حسین وجود کے گرد دائرہ تنگ کر دیا تھا۔۔

وہ چیخنا چلانا چاہتی تھی مگر آواز جیسے حلق میں دب گئی تھی۔۔

آگ کی زرد لپیٹیں اسکے صبح چہرے کو پسینے سے عرق آلود کیے ہوئے
تھیں۔۔۔

ایک دم سے اسکا سانس بھاری پڑا۔۔۔۔
ایک بڑی سے لکڑی اسکے اوپر گری تھی۔۔
ایزل ایک دم سے چیختی اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

اس کا پورا وجود پسینے سے تر تھا۔۔ اس نے تیزی سے خود کو چھوا۔۔۔۔
خوفزدہ نگاہوں سے اپنے آس پاس دیکھا۔۔ تو خود کو کسی کے حصار میں
پاتے وہ سہم گئی۔۔۔

"شش شامیر۔۔۔۔"

اس نے شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔۔ آنسوؤں روانی سے اس کی آنکھوں سے
بہتے جا رہے تھے۔۔۔۔

وہ ایک خواب کے سبب ڈر چکی تھی۔۔
جگہ وقت انسان کسی بھی چیز کا اسے اندازہ نہیں تھا۔

_____ "ششششش ٹھیک ہے سب میں ہوں پاس"

شامیر نے اسکی پشت کو رب کرتے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں
کہا۔۔۔

مگر وہ خاموش ہونے کی بجائے مزید رونے لگی تھی۔۔۔

شامیر دن کے بعد ابھی واپس آیا تھا۔۔۔ نرگس بیگم نے اسے ایزل کی
طبیعت خرابی کا بتایا تھا۔۔۔ جبھی وہ بنا آواز کیے خاموشی سے اسکے پاس لیٹ
گیا۔ جب وہ ایک دم سے خوفزدہ سی چیختے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

ووو وہ آگ _____ "وہ ہچکیاں بھرتی بستمکل سے اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔

_____ شامیر نے کراؤن سے ٹیک لگائے ایزل کا سر اپنے سینے سے لگایا

"کچھ نہیں ہے ایزل میں ہوں پاس _____؛

شامیر نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔۔۔۔۔
تھوڑی دیر تک وہ ری لیکس ہو چکی تھی۔۔

مگر بخارا بھی بھی تھا۔۔۔۔۔
"_____ گھر چلیں

شامیر نے نرمی سے اسکے گال کو چومتے استفسار کیا۔
ایزل آنکھیں موندے سر اسکے سینے سے ٹکائے لیٹی تھی۔۔

"جواب کچھ نہیں دیا۔۔۔۔۔ میں گھر جمائی بن کر نہیں رہوں گا۔۔
ابکی بار اسنے نیلی آنکھوں میں شریر سی چمک لیے شرارت سے کہا تو بے
ساختہ ہی ایزل کے لب مسکرائے وہ ہنستے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔

جو مبہوت نگاہوں سے اس مدہم سی روشنی میں اس حسین لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔

ایزل نے مسکراتے ہوئے سر کو نفی میں جھٹکا۔۔ جب ایک دم اچانک سے شامیر نے اسکی کمر پر دباؤ بڑھاتے اسکا چہرہ قریب تر کیا۔۔

اور لمحوں میں اسکے ہونٹوں پر جھکا۔۔

میری وجہ سے تمہارے ہونٹوں پر آئی اس پہلی مسکراہٹ کو قید کرنا تو بنتا
!"_____ تھاناں مسز بیگ

وہ پیچھے ہوا ایزل کی شرربار نگاہوں کو خود پر اٹکا دیکھ معصومیت سے
آنکھیں مٹکاتے کہا۔۔

"میں باہر ویٹ کر رہا ہوں تم آ جاؤ _____؛

ایزل کی پیشانی پر اپنا اپنا پر حدت بھرا لمس چھوڑتے شامیر اٹھنے لگا جب
ایزل نے بے ساختہ اسکا ہاتھ تھاما۔۔

شامیر کا دل تیزی سے دھڑکا۔۔

اسنے آنچ دیتی نگاہوں سے اس ساحرہ کے حسین چہرے کو دیکھا۔۔

"میں کچھ دن امی کے پاس رہ لوں۔۔۔۔

ایزل نے التجائیہ کہا تھا۔۔

شامیر نے سرد سانس فضا کے سپرد کی اور پھر ایک دم سے جھکتے اسکے

چہرے کو ہاتھ میں بھرا۔

میں کچھ دن تو کیا، کچھ لمحے بھی تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتا، اتنا وقت

"دے دیا تھا مہربانی سمجھو۔۔۔۔

وہ سحر انگیز لہجے میں کہتا اسکے گال کو تھپکتا لمحوں میں کمرے سے نکلا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایک منٹ رک جاؤ وہیں شامیر_____ "وہ پیلس میں داخل ہونے لگے
جب تمینہ بیگم کی سنجیدہ آواز پر شامیر اور ایزل دونوں ہی رک گئے۔۔

مام کیا ہوا۔۔۔۔۔ کچھ ہوا ہے کیا_____؟ "شامیر نے حیرانگی سے انہیں
دیکھتے استفسار کیا۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ اسکی مام ابھی تک کوئی بات دل سے لگائے بیٹھی
ہوئی۔۔

آج یا تو یہ لڑکی اس گھر میں آئے گی یا پھر میں رہوں گی اس گھر میں
"۔۔۔۔۔ فیصلہ تمہارا ہے۔۔۔ کیا کرنا چاہتے ہو تم_____؛

تمینہ بیگم نے قہر بھری نگاہوں سے ایزل کے وجود کو دیکھتے نفرت سے کہا تھا۔۔

شامیر بے تاثر چہرے سے اپنی مام کو دیکھ رہا تھا۔۔

اس وقت اس کا بالکل بھی موڈ نہیں تھا کسی بھی قسم کی بحث کا۔۔۔

"مام ہم صبح بات کریں گے اس بارے میں _____؛

شامیر نے ابکی بار ایزل کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے سپاٹ لہجے میں کہا

نہیں بات ابھی ہوگی اور اسی وقت _____؛ "ایزل کا ہاتھ تھامنا تمینہ کو آگ لگانے کے مترادف تھا۔۔

وہ نفرت بھرے لہجے میں بولتی آگے بڑھی تھی۔

شامیر کے ہاتھ سے ایزل کے ہاتھ کو چھڑائے انہوں نے ایک دم سے
ایزل کو پوری قوت سے پیچھے دھک دیا۔

ایزل منہ کے بل پیچھے کو گری تھی۔۔

ایزل۔۔۔۔۔ شامیر حیرت زدہ سا چیتا ایزل کی جانب بڑھا تھا۔

جو بہت بری طرح سے گری تھی،،

""مام یہ سب کیا ہے آپ نے کیسے ہرٹ کیا ایزل کو۔۔۔۔۔

شامیر کا چہرہ لمحوں میں خون چھلکانے لگا وہ بنا کسی لحاظ کے طیش کے عالم
میں پھنکارا۔۔۔۔

ہے کیا یہ لڑکی جس کے لئے تم ماں سے بد تمیزی کرنے لگے ہو،،"

بھولو مت شامیر ماں ہوں میں تمہاری _____ اور یہ دو ٹکے کی لڑکی
_____!"

"مام یہ لڑکی میری بیوی ہے۔۔۔

وہ ایزل کی جانب جھکا تھا، اسے سہارہ دینے کیلئے۔۔۔۔ جس کی نم
آنکھیں تذلیل کے سبب سرخ ہو چکی تھی۔۔

ارے ایسی بھی کیا دیوانگی۔۔۔ ختم کرو یہ سب ڈرامہ۔۔۔ میں اپنے گھر
"میں اس ناپاک غلیظ لڑکی کا وجود اب مزید برداشت نہیں کر سکتی۔۔"

وہ انتہائی بد لحاظی سے ایزل کے وجود کو گھورتے مسلسل بول رہی تھی۔

"جتنی راتیں گزاری ہیں اس کے پیسے دے کر فارغ کرو اسے۔۔۔"

یہ آخری الفاظ تھے جن پر ایزل کا ضبط ٹوٹ گیا۔۔۔

وہ معصوم لڑکی جسے باپ نے شہزادیوں کی طرح پالا تھا دنیا کے سرد و گرم
تو کیا اسنے تو کبھی گالی لفظ بھی نہیں سنا تھا۔۔

آج اسکے وجود کو، ایک گالی کہا جا رہا تھا۔۔

صرف اور صرف اس وجہ سے کہ اسکے سر پر سایہ کرنے والا اسکا باپ
اس دنیا میں نہیں رہا تھا۔

"مام فار گاڈ سیک بس کر دیں _____؟

شامیر نے ضبط کی انتہا پر پہنچتے اپنے بالوں کو نوچا تھا۔

"جبرے اس قدر سختی سے میچ لیے جیسے وہ کچھ کر دینے کو ہو۔۔۔

ایزل اندھا دھند انہی قدموں سے باہر کو بھاگی تھی۔

شامیر مٹھیاں بھینچے فرش کو گھور رہا تھا۔

وہ بد لحاظ، بد تمیز ضرور تھا مگر ماں کے سامنے وہ کبھی بے عزتی سے نہیں
بولا تھا۔۔۔

تمینہ بیگم کے کہے الفاظ کسی چابک کی طرح اس کے وجود کو جھلنی کر رہے
تھے۔۔۔

خوبصورت چہرہ لہو چھلکا رہا تھا۔۔

شامیر نے ایک دم پیچھے مڑتے دیکھا،، تو ایزل کو وہاں ناں پاتے جیسے
سانس سینے میں اٹک گیا تھا۔۔

اسکی آنکھیں باہر کو ابل گئیں،، وہ شدید غصے میں اپنے نچلے ہونٹ کو
دانتوں تلے کچلتے دیوانہ وار باہر کو بھاگا۔۔۔

سڑک پر چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔

وہ سڑک کے بیچوں بیچ کھڑا ان دونوں راستوں کو دیکھ رہا تھا۔

اس سے پہلے وہ کبھی اتنا بے بس نہیں ہوا تھا جتنا اس وقت وہ ہو چکا تھا۔

اسنے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی اپنی ہی ماں ایزل کیلئے ایسے الفاظ استعمال کرے گی۔

وہ بے قراری سے اس راستے پر بھاگنے لگا۔

اسکی جیب میں پڑا موبائل فون رنگ ہوا۔۔۔ مخصوص بیل بجنے کے
سبب شامیر نے بھاگتے ہوئے بھی سیل کو نکالا تھا۔۔۔

آنکھوں میں آتی نمی کو بازو سے صاف کرتے وہ مسلسل سڑک پر بھاگ
رہا تھا۔۔۔

اسنے سیل فون دیکھا۔۔۔ جہاں ایک تصویر کے ساتھ میجر شاویز کے کچھ
مسیحز اور ہائی الرٹ تھا۔۔۔

وہ لڑکی کوئی اور نہیں ایزل تھی جس کی تصویر میجر شاویز نے شامیر کو
بھیجی تھی۔

اور وہ ابھی اور اسی وقت شامیر کو ایزل انکے حوالے کرنے کا حکم دے
رہے تھے۔۔۔

غالباً وہ ایزل کو میڈیا میں دیکھ چکے تھے۔۔

شامیر کے قدم ایک دم سے تھم گئے۔۔

ٹانگیں بے جان ہو گئی۔۔ تو چھ ماہ سے وہ جس لڑکی کو ڈھونڈ رہا تھا وہ کوئی اور نہیں ایزل تھی۔۔۔

ایزل جاوید اختر جسے دیکھتے ہی شامیر بیگ کا دل پاگل ہو چکا تھا۔۔

اور پھر صحیح غلط ہر چیز کو بھلائے وہ اپنے نام کر چکا تھا۔۔

شامیر نے کپکپاتے ہاتھوں سے فون کو ایس کیا۔۔

ہیلو شامیر وہ لڑکی ایزل ہے جسے تم نے کڈنیپ کیا تھا۔ دیکھو وہ لڑکی
خطرے میں ہے۔۔۔ اسے جلد از جلد میرے پاس لے آؤ میں اسے کسی
"مخفوظ جگہ لے جاؤں گا۔۔۔"

میجر کچھ اور بھی کہہ رہے تھے مگر شامیر نے کال کٹ کر دی تھی۔۔

اسنے سیل کو کپکپاتے ہاتھوں سے جیب میں ڈالا۔۔۔

اور گھٹنوں کے بل بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔

ایزل۔۔۔ "اسکے حسین لب بے قراری سے اس دشمن جاں کو پکارنے
لگے۔۔۔"

جو ہر بار کی طرح اس سے بھاگنے کی کوشش میں خود کو خطرے میں۔ ڈال
چکی تھی۔۔

شامیر نے ایک نگاہ اس سیاہ آسمان پر ڈالی اور پھر ایک دم سے کھڑا
ہوا۔۔۔۔۔

وہ واپس مڑا جب اسے درخت کے پیچھے ہلچل محسوس ہوئی۔۔۔

شامیر نے آواز کو باریکی سے سنا۔۔ اور پھر اسکا ذہن تیزی سے بیدار ہوا
تھا۔۔

وہ بنا وقت ضائع کیے اس درخت کی جانب بڑھا۔۔۔

"ایزل۔۔۔۔۔"

وہ گھٹنوں میں منہ دیے اس درخت سے ٹیک لگائے بیٹھی رو رہی تھی۔۔

شامیر کی پکار پر رونے سے لرزتا وہ نازک وجود ایک پل کو بے حس و حرکت ہوا۔۔ اور پھر سے وہی لرزش ہوئی تھی۔۔

وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی بنا اسے دیکھے تیزی سے بھاگنے لگی۔۔

شامیر ایک ہی جست میں اسکے قریب پہنچتے اسے بازو سے دبوچ گیا۔۔

رونے سے سرخ ہو چکا چہرہ، غضب کا حسن بکھرا تھا اسکے معصوم چہرے پر۔۔۔ دوپٹے سے بیگانہ وہ نازک سی لڑکی، ناچاہتے ہوئے بھی اپنی غذائی آنکھوں میں شکوہ سموئے اس نیلی آنکھوں والے شہزادے کو دیکھنے لگی۔۔۔

شامیر نے ایک دم سے اسے قریب کرتے سینے سے لگایا۔۔

تو ایزل نے جھپٹتے اپنا آپ اسکی قید سے آزاد کرانا چاہا۔

"تج چھوڑ مجھے میں نہیں جج جاؤں گی۔۔۔"

وہ روتی ہکلاتی اپنی نازک کمر کے گرد بندھے اسکے تنگ حصار کو کھولنے کی
کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔

شامیر نے سپاٹ چہرے سے ایزل کے چہرے کو دیکھا اور پھر اسے کسی
بوری کی طرح اٹھائے کندھے پر لادھا۔۔۔

میں کوئی طوائف نہیں ہوں شامیر بیگ۔۔۔۔۔ ناں ہی دل بہلانے کا
سامان۔۔۔ اب بس بہت ہو گیا۔۔۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں
مگر کوئی میرے کرا در پر انگلی اٹھائے یہ ایزل جاوید اختر کبھی بھی
برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔

"دروازہ کھولو مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔"

شامیر اسے سیدھا فارم ہاؤس لایا تھا۔۔۔

روم میں جاتے جیسے ہی شامیر نے اسے اتارا وہ ہتھ سے اکھڑ گئی۔۔۔۔۔

شامیر سنجیدگی

سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

جو آج حد سے زیادہ غصے میں تھی۔۔

ہوتی بھی کیوں ناں جب کوئی عورت ہی اٹھ کر ایک عورت کی نسوانیت کو
ٹھیس پہنچائے تو کوئی بھی عورت یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔۔

دروازہ کھولو _____! "وہ آنسو صاف کرتی نم آواز میں پھکناری
تھی۔۔۔

جبکہ شامیر سینے پر ہاتھ باندھے خاموش نگاہوں سے اسکے لرزتے وجود کو
دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں نے کہا دروازہ کھولو۔۔۔

ایزل اسے یو نہی کھڑا دیکھ، وہ غصے سے دانت پیستے آگے بڑھی تھی۔

اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرتے وہ خود دروازے کی جانب لپکی۔۔۔

جب شامیر نے اسے کمر سے تھامے اوپر اٹھایا۔۔

اور بنا اسکی چیخوں کی پرواہ کیے اسے جھٹکے سے بیڈ پر پٹھکا۔۔

شش شامیر اگر تم تمہیں لگتا ہے کہ تم یہ سب کچھ کر کے مجھے ڈرا دو گے تو
"تم غلط ہو۔۔ میں نہیں ڈرتی تم سے۔۔۔"

شامیر کو اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا دیکھ ایزل کا دل خوف سے کانپنے لگا۔۔

وہ بمشکل سے لہجے پر قابو پاتے اونچی آواز میں غرائی تھی۔

!"___ میں نہیں ڈرا رہا۔۔۔۔۔ بس حق جتا رہا ہوں

وہ بالکل سپاٹ لہجے میں کہتا شرٹ نیچے پھینک گیا۔

ایزل کا سانس رکنے لگا تھا آج سے پہلے اس نے کبھی شامیر کو اتنا سنجیدہ نہیں دیکھا تھا۔ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا بے تاثر، ہر تاثر سے عاری،،،

ایزل کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا۔۔۔

وہ بمشکل سے پھر سے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرتے بھاگنے لگی، جب شامیر نے اسے پاؤں سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

"شامیر چھوڑو پلیز خدا کیلئے مت کرو ایسا،،، پلیز چھوڑو مجھے _____؛

اسکی بانہوں میں قید وہ بن پانی مچھلی کی طرح پھڑپھڑائی تھی۔۔

شامیر کے ارادوں سے وہ خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔ وہ کسی بھی طرح اسے روکنا چاہتی تھی۔

جو اسکے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو قید کر چکا تھا۔۔

"دیکھو میں نہیں بھاگتی کہیں نہیں جاؤں گی پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔

وہ اب باقاعدہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔

شامیر کی قربت کا خوف ایزل کے وجود کو سرد کر چکا تھا مگر آج شامیر کسی
بھی طور اپنے ارادوں سے ہٹنے والا نہیں تھا۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھاتے سائیڈ لیمپ آف کیا۔۔ ایزل کے نازک وجود پر اپنی
گرفت مضبوط کرتے اسنے لب اسکی گردن پر رکھے تھے۔

ایزل کی آنکھیں سے بہتا گرم سیال وہ اپنے ہونٹوں سے چٹنا اسے اپنی
روح میں اتار تا چلا گیا۔

ڈھلتی رات میں وہ اسے پوری طرح سے خود میں قید کر تا چلا گیا۔۔

ایزل کی ہر مزاحمت دم توڑ گئی تھی۔۔۔ وہ مسلسل اسے گالیوں، بدعاؤں
اور برے القابات سے نوازتی رہی۔۔

اسکے لہجے میں نفرت حقارت شامیر واضح محسوس کر سکتا تھا۔۔

اسنے باری باری اسکے نقوش کو چوما۔۔۔۔۔ پیشانی پر گہرہ لمس چھوڑتے وہ
سرتکے پر گرا گیا۔۔۔

ایزل اسے گالیاں دیتی اب رونے لگی تھی۔۔۔

اسکے وجود کی لرزش محسوس کرتے شامیر نے ایک نظر اسکی شفاف گردن
پر ڈالی۔۔

اسکی کمر کے گرد حصار باندھے اسنے ہونٹ اسی سیاہ تل پر رکھے۔۔۔

ایزل ایک بار پھر سے اسکے جان لیوا لمس پر تڑپتے مچل اٹھی، اسکے ہاتھوں
کو ناخنوں سے زخمی کر دیا۔۔

مگر وہ ڈھیٹ بنا چہرہ اسکے بالوں میں دیے آنکھیں موندے لیٹا رہا۔

میں نفرت کرتی ہوں تم سے شامیر،، دیکھنا خدا کا قہر نازل ہو گا تم
"پر۔۔۔؛

وہ پھر سے غرائی تھی۔۔۔ اپنی عزت کا حصارہ اسکی آنکھوں کو سوکھنے
نہیں دے پار ہا تھا۔۔۔

رورو کر آواز بیٹھ چکی تھی۔۔۔

پوری رات وہ اس ظالم شخص کی قید میں پھڑ پھڑاتی رہی تھی۔۔۔

جو ظالم بے حس بنا رہا تھا۔۔۔

شامیر نے اس کا رخ اپنی سمت کیا۔۔۔

تو ایزل آنکھیں موند گئی۔۔ مگر آنسو اب بھی ویسے ہی بہہ رہے تھے،،

شامیر نے سر دنگا ہوں سے اس نازک سراپے کو دیکھا۔۔

جس کے پور پور پر شامیر بیگ کی شدت کے نشانات تھے۔۔

مجھے لگتا ہے تمہیں اندازہ ہو چکا ہو گا کہ تمہارا آج، تمہارا آنے والا کل
"شامیر بیگ سے شروع اسی پر ختم ہوتا ہے۔۔

"____ آج کے بعد مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت

وہ اسکا سر اپنے بازو پر رکھے اسکے سرخ گال کو انگلیوں کے پوروں سے
سہلاتا، سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

ایزل خود میں سمٹی آنکھیں مضبوطی سے میچے بری طرح سے کپکپا رہی
تھی۔۔

شامیر نے مخمور نگاہیں اسکے سرخ لرزتے لبوں پر ڈالی۔۔

اور ایک بار پھر سے اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھائے وہ کافی دیر
بعد اس سے دور ہوا۔۔

اپنی شرٹ اٹھائے اسکے قریب رکھے وہ خود کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

دھیان رہے گھر میں کوئی بھی میری اجازت کے بغیر داخل نہیں ہونا
"چاہیے،، سمجھ گئے،،"

گاڑی سے نکلتے وہ سن گلاسز اتارتے چوکیدار کو دیکھ سنجیدگی سے بولا۔

چوکیدار نے فوراً سے سر کو خم دیا۔۔۔۔

شامیر نے ایک سپاٹ نظر پورے فارم ہاؤس پر دوڑائی، اور گاڑی سے
سامان نکالتے وہ اندر داخل ہوا۔

دروازے کو لاک کرتے وہ کھانے کیلئے لائے کچھ ضروری سامان کو پکچن
میں رکھتا باقی کے بیگن ہاتھ میں تھا مے سیڑھیاں عبور کرنے لگا۔۔

دن کے گیارہ بج چکے تھے۔

وہ صبح سے گیا اب واپس لوٹا تھا جانتا تھا ایزل ٹھیک نہیں تھی مگر اس وقت وہ اسے کوئی بھی جھوٹا دلا سہ نہیں دے سکتا تھا۔

دماغ خود اس وقت بہت سی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا،

کمرے کے باہر رکتے شامیر نے ایک گہری سانس خود میں اتاری، دروازہ کی ناب گھمائے، دروازہ کھولے وہ اندر داخل ہوا۔

حسبِ توقع کمرے میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

شامیر جبرے بھینچے اندر داخل ہوا،

بیگز صوفے پر رکھتے وہ بیڈ کے قریب گھٹنوں میں منہ دیے روتی ایزل کے قریب گیا۔

ہاتھ پینٹ کی پاکٹس میں ڈالے وہ کافی دیر تک بے تاثر نگاہوں سے اس کے
لرزتے نازک وجود کو دیکھتا رہا۔۔

جو رورو کے اپنی حالت خراب کر چکی تھی۔

"کچھ ڈریس لایا ہوں اٹھ کے چنچ کرو، پھر ناشتہ کرتے ہیں۔۔"

شامیر نے پاکٹ سے بجتے موبائل کو نکالا اور سنجیدگی سے اس کی پشت کو
گھورتے کہا۔۔

جوٹس سے مس ناں ہوئی۔

ایزل۔۔۔"وہ انہی قدموں سے مڑا، ابروا چکائے ذرا کرخت لہجے میں
کہا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں،،، کر تولی اپنی من مانی _____ اب کیا چاہتے ہو مجھ
!" _____ سے _____ جان چھوڑ دو میری یا پھر ابھی تک دل نہیں بھرا

وہ نفرت سے پھنکارتی سو جھے نین کٹوروں میں بلا کی نفرت سموئے اسکے
رو برو آتے بولی تھی۔

شامیر کی نیلی نگاہیں اپنی شرٹ میں ملبوس اس حسین دوشیزہ کے مبہوت
کرتے سراہے پرائٹکی۔۔۔

آنکھوں میں ایک دم سے حرارت ابھری۔۔۔

جاؤ چینیج کر لو _____ سرخ لبوں پر زبان پھیرتے اس نے سینے میں اٹھتے
جذبات پر بندھ باندھنے کی ناکام سی کوشش کرتے وہ نظروں کا رخ پھیر
گیا۔

اگلے پانچ منٹ میں تم اگر نیچے نہیں آئی تو میں خود اپنے ہاتھوں سے چینیج
"_____ کرواں گا۔ اور تم جانتی ہو کہ یہ دھمکی تو ہر گز نہیں

اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ سنجیدگی سے گویا ہوا لٹے قدموں سے روم
سے نکلا۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تم نے مجھے نہیں بتایا _____؟

وہ کمرے میں آیا تو سفینہ بستر درست کر رہی تھی۔۔

گھر واپس آنے کے بعد وہ جلے پاؤں کی بلی بنے گھومتا رہا۔

اب جب ذکیہ بیگم کمرے سے گئیں تو وہ ہاتھ پشت پر باندھے حیرت سے
سفینہ سے سوال گو ہوا۔۔

!"___ کیا بتاتی آپ کو

آج پہلی باریصال کو اسکا لہجہ اکھڑا اور کھر درہ لگا۔

وہ نظریں اسکے مرجھائے چہرے سے پھیر گیا۔۔

مگر بولا کچھ نہیں۔۔۔۔

فکر مت کریں، میں آپ پر اس بچے کی ذمہ داری نہیں لادھوں گی بہت
"_____ جلد میں اس سے آپ کو چھٹکارا دلا دوں گی

"_____ کیا بکو اس کری ہے ابھی _____ پھر سے بولا

وہ ایک دم سے بچہ طیش میں آگے بڑھا سفینہ کے جبرے کو مٹھی میں
دبوچ گیا۔۔

سفینہ نے نم نگاہوں سے اس شتمگر کو دیکھا۔۔

جو جانے کس بات پر اس قدر خفا ہو رہا تھا۔

یہ بچہ میرا ہے اگر اسے کچھ بھی ہوا تو تمہارے لئے اچھا نہیں ہو گا۔۔ یاد
"۔ _____ رکھنا سفینہ

اسکی نازک حالت کے سبب وہ فوراً سے پیچھے ہٹا، مگر پھر بھی سخت لہجے میں
اسے وارن کرتا وہ بیڈ پر کروٹ کے بل لیٹ گئا۔۔

سفینہ نے اس بے حس شخص کی پشت کو گھورتے اپنے آنسوؤں کو صاف
کیا۔۔

"_____ چپ چاپ بستر پر لیٹ جاؤ،،، نہیں کھاتا تمہیں

اب کی بار آواز پہلے سے بھی زیادہ سخت تھی۔۔

سفینہ نے لب میچ لیے آنسو صاف کرتے وہ چار و ناچار خود میں سمٹی بیڈ
کے ایک کونے میں لیٹ گئی۔

Z A I N A B R A J P O O T

!"____ چلی جاؤ یہاں سے روبی مجھے تم سے بات نہیں کرنی

کیستھیو جم ایریا میں تھا جب اسے روبی اپنی طرف آتی دکھائی دی،،

وہ بے حد سنجیدگی سے کہتا ڈمبل چھوڑ سیدھا ہوا۔

اور تو لیے سے چہرے کو خشک کرنے لگا۔

کیتھو تم جانتے ہو کہ میں اس شامیر کے ساتھ انوالو نہیں ہوں تم یقین
!!"____ کیوں نہیں کر لیتے

روبی نے اسے پھر سے یقین دہانی کروائی، جو بالکل سپاٹ چہرے سے ایک
____ نظر اسے دیکھے، پھر سے انور کرتا اپنے کام میں مصروف ہوا

مجھے یقین دہانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے روبی۔۔۔۔ میں نے خود دیکھا
تھا اس دن،، وہ لڑکا ہوٹل روم میں تمہارے ساتھ تھا اور جب۔ باہر نکلی تو
"تمہاری کنڈیشن کیسی تھی۔۔

کیتھو کا سرخ چہرہ لہو چھلکا رہا تھا اس کا بس نہیں چل پارہا تھا ورنہ وہ
شامیر کو جان سے مار دیتا۔۔

کیتھیو میں پچھلے دس سال سے تمہارے ساتھ ہوں کیا اپنی محبت پر اتنا
"ہی یقین ہے ___؟

روبی نے آنسوؤں بھری نگاہوں سے است دیکھتے پوچھا تو کیتھیو نگاہیں چرا
گیا۔۔۔

"وہ بس مجھ سے پوچھنے آیا تھا کہ میں پاک جا رہی ہوں یا نہیں ___؛

"تو تم نے کیا کہا ___؟

___ کیتھیو نے اب کی بار سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ پوچھا

"! ___ میں نے اس سے کہا کہ میں نہیں جا رہی

روبی ایک غیر مری نقطے کو دیکھ سنجیدگی سے بولی تو کیتھیو چونکا۔

!"____ مگر کیوں تم تو جا رہی تھی اب کیوں

کیتھیو حیرت سے استفسار کرتا اس کے پاس کھڑا ہوا۔

ہاں میں جا رہی ہوں،، کیونکہ وہ لڑکی شامیر کے پاس ہے جس کی تلاش میں سارا پاک گھوم چکی ہے اور تمہارے لگائے وہ پانچ آدمی کسی کام کے نہیں۔۔۔۔۔ وہ کب سے جان چکے ہیں کہ وہ لڑکی شامیر کے پاس ہے مگر "وہ اسے کڈنیپ نہیں کر پائے____؛

اور اب میں خود جاؤں گی پاک____ اس بار وہ لڑکی روبی کی گرفت میں ہو گی،،،"

روبی کیا تم سچ میں یہ سب کرو گی؟ کیونکہ اس میں خطرہ بہت زیادہ ہے اور
"ہو سکتا ہے کہ وہ شامیر تمہاری سچائی سے واقف ہو جائے _____؛

کیتھو اسکی آنکھوں میں جنون دیکھ چو نکا تھا۔

اپنے دل میں اٹھتے خدشات کو زبان پر لائے وہ اب گہری نگاہوں سے
اسے دیکھنے لگا۔

جو حد سے زیادہ سنجیدہ تھی۔

تم جانتے ہو اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے میں اس شامیر تو کیا کسی سے
بھی نہیں ڈروں گی۔۔۔ ویسے بھی اگر وہ لڑکی اس سال نیویارک میں ہونے
والی پارٹی کی زینت بنی، تو سمجھ جاؤ ہماری آج تک سب سے بڑی
"انویسٹمنٹ ہو گی _____؛

اسکی آنکھوں میں ایک الگ سی شاطرانہ چمک آباد تھی۔

ایزل کے حسن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی اور اتنا تو وہ جان چکی تھی کہ اس پارٹی میں پیش ہونے والی لڑکیوں میں سے کوئی ایک بھی اس کے مقابلے کی نہیں ہوگی۔

!"____ لیٹس گوفارپاک

ایک ادا سے اپنے بالوں کو۔ کندھے سے جھٹکتے وہ مسکراتی آنکھ و نک کیے
سنجیدگی سے بولی تھی۔

Z A I N A B R A J P O O T

یس ڈیڈ کیسے ہیں آپ _____؛ "سینڈ وچز کو ٹرے میں رکھتے اسنے
محبت پاش لہجے میں استفسار کیا تھا۔

۔ اسکے لہجے میں امڈتی فکر، محبت پر رضا چاہ کر بھی اس پر غصہ ناں ہو سکے

"کہاں ہو تم _____؟

گلا کھنکھارتے ہوئے انہوں نے ایک نظر روتی ہوئی بیوی پر ڈالی،،، جو
شامیر کے رویے پر رو رہی تھی۔۔

میں اپنی بیوی کے ساتھ ہوں کیوں سب کچھ ٹھیک ہے آپ کی طبیعت
"ٹھیک ہے ناں ڈیڈ _____؛

ماینیز اور کیچپ ٹرے میں رکھتے وہ نہایت فکر مندی سے پوچھنے لگا۔

رضانے سرد سانس فضا کے سپرد کی۔

ایک وقت تھا جب وہ فون اٹھاتے ہی بنا توقف کے اسے گالیوں سے نوازتے تھے۔۔ اور وہ سر خم کیے انہیں عزاز کی طرح سنتا تھا۔

مگر آج زندگی میں پہلی بار وہ سمجھنا پائے کہ وہ اسے کیا کہیں۔۔۔

تمہاری مام پریشان ہیں بیٹا تم نے کیا کہا کہ تم ہر تعلق ختم کر رہے ہو ان سے! _____ ایسا کیسے ہو سکتا ہے شامیر، بیٹا گھر آ جاؤ

شامیر نے لب بھینچ لیے _____ فون کو کندھے اور کان کے درمیان رکھتے وہ ٹرے اٹھائے میز پر رکھتا وہیں کھڑا ہوا۔۔۔

میرا آپ کی بیوی یا پھر دنیا کے کسی بھی ایسے انسان سے کوئی تعلق نہیں
"ہو سکتا جو میری بیوی کو گھٹیا اور بد کردار کہے۔۔۔"

اسکے الفاظ دو ٹوک اور لہجہ اتنا ہی مضبوط تھا کہ سیرِ ھیوں سے اترتی ایزل
ایک دم سے ٹھٹکی۔۔

ہاتھ پاؤں ایک دم سے سرد پڑے تھے۔۔ وہ سرخ لبوں کو ہونٹوں تلے
کچلتی اس وجہہ مرد کی چوڑی پشت کو حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

آنکھوں میں حیرت در حیرت تھی۔۔

بیٹا تم جانتے ہو، اسے وہ بس زبان کی تیز ہے۔۔ اور ویسے بھی جس
طرح سے تم نے ایزل سے تعلق جوڑا ہے تمہینہ کیا ہر دوسرا شخص اس
"تعلق پر باتیں بنائے گا، تم کس کس کا منہ بند کرو گے۔۔"

رضانے اسے حقیقت بتائی تھی جسے وہ سرے سے مانتا ہی نہیں تھا۔

مام چاہے جیسے بھی بات کریں ڈیڈ مجھے برا نہیں لگتا، مگر اس بار جو الفاظ انہوں نے ایزل کے لئے استعمال کیے ہیں، وہ ان کا بیٹا تو سن سکتا ہے مگر ایک شوہر کبھی نہیں سن سکتا۔۔۔ اور جہاں تک بات میرے اور ایزل کے تعلق کی ہے تو میں کسی کو صفائی نہیں دوں گا،

کون کیا سوچتا ہے مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔؟ کیونکہ میرے لئے یہ رشتہ اتنا ہی پاک اور صاف ہے جتنا ایک میاں بیوی کا ہونا چاہیے

!"

ایزل حیرت سے کنگ اسکی پشت کو دیکھ رہی تھی۔

شامیر بیگ کے منہ سے ایسے الفاظ کی اسے ہر گز بھی توقع نہیں تھی۔۔

آخر وہ کیا ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ کیوں کر رہا تھا یہ سب۔۔۔

ایزل کا دل بے چین ہونے لگا۔۔ وہ ایک دم سے پلٹی، دوڑتے کمرے کی جانب بھاگی۔۔

بیٹا اچھا گھر مت آؤ، شادیز کی کال آئی تھی وہ کہہ رہا تھا کہ کچھ ضروری
_____ بات کرنی ہے اسے تم سے

_____!" اور تم اس کا فون ریسیو نہیں کر رہے

شامیر کی آنکھیں ایک دم سے سرخ ہوئیں۔۔۔

لب میچے وہ دیوار کو گھورنے لگا۔

آپ ان سے کہہ دیں کہ میں اپنی وائف کے ساتھ ہنی مون پر گیا ہوں،
"_____! تو ابھی مجھے ڈسٹرب مت کریں

"!شامیر ایزل۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ وہ خوش ہے اور بالکل ٹھیک بھی،،، آپ اسکی فکر مت کریں اپنی
"صحت کا خیال رکھیں بس _____؛

"!اچھا بیٹا مجھے یقین ہے تم اسکا خیال رکھو گے اب رکھتا ہوں خدا حافظ

خدا حافظ کہتے شامیر نے موبائل آف کرتے جیب میں ڈالا۔

ایک نظر سیڑھیوں پر ڈالی،،

ایزل کوناں پاتے وہ سر کو نفی میں ہلاتے خود اسے بلانے روم کی طرف
بڑھا۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل آجاؤ باہر _____؛ "وہ دروازے سے اندر جھانکے، کھڑکی کے
قریب کھڑی ایزل سے مخاطب ہوا۔۔۔

جو بے حسی حرکت کھڑی تھی۔۔

"ایزل۔۔۔۔

شامیر نے ابکی بار سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا۔۔

_____ وہ پلٹی نہیں، تو مجبوراً شامیر کو آگے بڑھنا پڑا

ایزل۔۔۔۔۔"وہ جانتا تھا کل رات کی، کی اس کی گستاخی نے ایزل کے دل میں اسکے لیے مزید نفرت بھر دی ہوگی۔۔

مگر وہ کسی بھی طور اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔

شاید وہ ایزل کے معاملے میں خود غرض ہو چکا تھا۔

!"شامیر مجھے طلاق چاہیے تم سے _____ ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتی وہ بالکل سرد لہجے میں چٹانوں سے سخت
تاثرات سے بولی تھی۔۔

شامیر کو لگا جیسے اسے سننے میں غلطی ہوئی ہو۔۔۔۔۔

اسکی نیلی آنکھوں میں آگ کے شعلے ابلنے لگے،

اسنے بے دردی سے اس نازک سی لڑکی کے بازو کو اپنی جار خانہ گرفت
میں لیتے ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا۔۔

"کیا کہا _____؟

آگ برساتی نگاہوں سے اسکے چہرے کو دیکھتا وہ دھاڑا تھا۔

ایزل کا دل خوف سے کپکپایا، مگر وہ اس عذاب بھری زندگی سے نجات
چاہتی تھی۔

وہی جو تم نے سنا _____! تم نے کئی بار کہا تھا مجھ سے،، کہ تم مجھے حاصل
کرنا چاہتے ہو، اور اب تو تم اپنی من مانی کر چکے ہو،، حاصل کر لیا
مجھے _____ کر لی اپنی انا کی تسکین _____ اب چھوڑ دو مجھے _____ میں اس
"نام نہاد کے رشتے سے نجات چاہتی ہوں۔۔۔"

ایزل نے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ایک ایک لفظ پر زور
_____ ڈالے کہا تھا

بھول جاؤ ان سب کو _____ اور ایسا کچھ بھی نہیں ہو سکتا جیسا تم چاہتی
"_____ ہو!"

وہ ذرا لچکدار لہجے میں بولتا اسکے بازو کو چھوڑ گیا۔۔۔

ایزل نے نم نگاہوں سے اسے نفرت سے دیکھ اپنا بازو سہلایا۔۔

باتیں بھول جاتی ہیں کردار پر لگے داغ نہیں۔۔۔۔۔ شامیر بیگ،،، جس طرح منہ سے نکلا الفاظ کسی بھی طور واپس منہ میں نہیں پڑ سکتا، اسی طرح "سے دل پر لگے گھاؤ کبھی نہیں بھر سکتے۔۔۔

اسکے خوب رو چہرے کو دیکھتی وہ نفرت غم و غصے سے پھنکاری تھی۔

اسکے لفظوں میں درد تھا کرب کا وہ جہاں آباد تھا جو اس نے اتنے دنوں سے اپنے سینے میں اتارا تھا۔۔۔

میں بھلا دوں گا سب _____ "وہ بے بسی سے اسے قریب کرتا تھا اسکی
پیشانی سے ٹکائے بولا تھا۔۔

ایزل اپنی چہرے پر پڑتی اس ستمگر کی گرم سانسوں کو محسوس کرتی
آنسوؤں اپنے اندر اتارنے لگی۔۔

وگر نہ دل تو پھوٹ پھوٹ کر رونے کا تھا۔۔

_____ "تمہیں بخار تھا تم نے بتایا نہیں مجھے

وہ اب بے چینی سے اسکے ماتھے، گردن کو ہاتھوں سے چھوتا پوچھ رہا تھا۔

اسکے انگ انگ سے فکر پریشانی جھلک رہی تھی۔

"گالوں پر ابھرتے گڑھے اس بار غمگین لگے تھے ایزل کو۔۔

ہے تو تمہیں کیا.....؟" وہ نگاہیں چرائے اپنے چہرے پر سے اسکے ہاتھ
ہٹائے انتہائی چڑچڑے پن سے بولی تھی۔

"ایزل۔۔۔۔۔

شامیر نے اسے بے بسی سے پکارا تھا۔۔

جو اپنے نفرت بھرے رویے سے اسے تکلیف پہنچا رہی تھی۔۔

مرگئی ہے ایزل۔۔۔ تم نے مار ڈالا ہے اسے کل رات وہ اپنی نسوانیت،
اپنی عزت کو بچاتے بچاتے مر گئی ہے۔۔۔۔۔ اب یہاں کچھ نہیں ملے گا
"تمہیں، سوائے اس حالی وجود سے۔۔۔۔۔

منہ دھو کر آؤ میں کھانا اوپر ہی لے کر آتا ہوں، ایک ساتھ لپچ کریں
"گے"۔

شامیر اسکی بات کو انور کیے، سنجیدگی سے کہتا روم سے نکل گیا۔

ایزل غم و غصے سے اسکی پشت کو گھورتی بے بسی سے گہرے سانس
بھرتے رہ گئی۔

Z A I N A B R A J P O O T

"ہم آج سوئٹزر لینڈ جا رہے ہیں

سینڈوچ کی بائٹ لیتے وہ ایزل کے بے تاثر چہرے کو دیکھتا اسے بتا رہا تھا۔
جو بالکل سپاٹ چہرے سے زار سی بیٹھی تھی۔

پیننگ کر لینا اگر کچھ لے کر جانا چاہتی ہو تو ورنہ وہاں سے ہی خرید لیں
"گے ضروری سامان۔۔۔۔۔"

"کس خوشی میں _____؟"

اپنی غذائی ساحرہ آنکھوں میں نفرت بھرے وہ چٹختے ہوئے لہجے میں
انتہائی بد لحاظی سے بولی،،

شامیر نے لب میچ لیے،، نیلی آنکھوں میں عجیب سے تاثرات تھے۔۔
وہ ہاتھ کھانے سے کھینچتا دونوں ہاتھ مٹھی کی شکل دیے اپنی تھوڑی کے
نیچے رکھے ایزل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"!_____ کیوں جاتے ہیں ہنی مون پر

شامیر کا لہجہ بالکل عام اور اتنا ہی بے باک تھا۔

ایزل نے ناچاہتے ہوئے بھی نظروں کا رخ بدل ڈالا۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا شامیر بیگ _____ تو ایسا کرو اپنے ہنی مون کے لیے اپنی

"منگیتر رباب کو لے جانا۔۔۔۔۔؛

ایزل نے سر دپن سے اسکی آنکھوں میں دیکھے بے لچک لہجے میں کہا
تھا۔۔

شامیر کی آنکھوں میں حرارت ابھری،،
خوبصورت ہونٹوں پر جان لیوا مسکراہٹ ابھری۔۔

وہ اپنے پہلوں میں بیٹھی اس حسین دوشیزہ کو دیکھتا اسکے سحر میں جکڑ گیا تھا
جیسے۔۔۔۔۔ جو نشا تمہاری قربت میں ہے وہ دنیا کی کسی بھی لڑکی کی سنگت
"_____ شامیر بیگ کو نہیں دے سکتی۔ جانِ جاناں

شامیر نے اسکے قریب ہوتے معنی خیز گھمبیر لہجے میں کہتے ایزل کے
ہونٹ کو انگوٹھے سے صاف کیا۔۔

ایزل کا چہرہ لہو چھلکانے لگا۔۔

وہ اٹھتی اس سے پہلے ہی مقابل نے اسے بازو سے تھامے اپنی گود میں
گرایا۔

میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دنیا کو یہ دنیا دکھاؤں _____ اور تم راضی ہو یا
"_____! نہیں جانا تو ہر حال میں پڑے گامائی بیڑہالف
اسکے سرخ گال کو اپنے پوروں سے سہلاتا وہ آنچ دیتے گھمبیر لہجے میں بولا
تھا۔۔

شامیر کی معنی خیز بے قرار نگاہیں اپنے چہرے پر ٹکی پاتے ایزل کا دل
تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔

وہ ایک دم سے اسکے کشادہ سینے پر اپنے ہاتھ رکھے، اسے پیچھے کودھکے
دیے فوراً اسے اٹھتے تیزی سے بھاگی تھی۔

Z A I N A B R A J P O O T

"میر میری جان پلیر گھر واپس آ جاؤ _____؛
تمینہ بیگم کا وائس نوٹ سنتے ہی شامیر نے اپنی نیلی نگاہیں میچ لیں۔۔۔
سرد ہوائیں اسکے وجود سے ٹکراتی آر پار ہو رہی تھیں۔۔

مگر وہ اس تخیل بستہ ٹھنڈ میں ساکت سا کھڑا گہرے بادلوں کی اوٹ میں چھپے
اس حسین چاند کو دیکھ رہا تھا۔۔

جو پوری آب و تاب سے چمگا رہا تھا۔

شامیر نے بنا جواب دیے سیل آف کر دیا۔ میجر شاویز کے سیکڑوں میسجز
اور کالز آئی تھیں جنہیں وہ انکور کر چکا تھا۔۔ اور وجہ ان پر آیا غصہ تھا۔۔
جنہوں نے بڑی چالاکی سے شامیر کا ملک سے باہر نکلنا بند کر دیا تھا۔۔
ایزل تو کافی پر سکون ہوئی تھی اس نیوز سے۔۔۔ مگر شامیر اتنا ہی ٹینس
اور بے چین تھا۔۔

وہ جانتا تھا پاکستان میں رہتے ہوئے ذہن ل کبھی بھی محفوظ نہیں ہو سکتی۔۔
اور اسی وجہ سے وہ اسے یہاں سے لے جانا چاہتا تھا مگر اب ایسا بھی ممکن
نہیں لگ پارہا تھا۔۔

شامیر مڑا جب ایک دم سے اسے کچھ کھٹکا۔۔۔

اسکے ماتھے پر ایک دم سے ہزاروں بل نمایاں ہوئے۔۔۔۔

سر سے خون پھوارے کی صورت بہتا جا رہا تھا۔۔

وہ لوگ اسے اٹھائے ہال میں لائے اور ایک دم سے اسے پھٹکا۔۔۔۔۔

"ارے دھیان سے۔۔۔۔۔ چوٹ ناں آئے میری جان کو____؛
ستارہ بائی کی آواز شامیر کے کانوں میں گونجی تو ایک جھٹکے سے اسنے نیلی
سرخ آنکھوں کو کھولا۔۔۔۔۔

ارے ارے اتنا غصہ مت کرو جان۔۔۔۔۔ دیکھو تم نے تو منہ لگایا
!____ نہیں۔۔۔۔۔ میں خود ہی منہ لگنے چلی آئی

وہ اپنی ساڑھی کے پلوں کو اٹھاتی پنچوں کے بل شامیر کے قریب بیٹھی
تھی۔۔

"اففف میری جان کا اتنا خون بہا دیا۔۔۔

انگوٹھا اسکے ماتھے سے بہتے خون پر پھیرتے وہ خباثت سے ہنسی۔۔

آں آں۔۔۔ کیا ہو گیا ہے جناب۔۔۔۔۔ آپ کی ہی بیوی ہے۔۔۔
"_____! ویسے ہے بڑا مست پیس

شامیر کی نگاہیں جیسے ہی پیچھے کھڑے اس موٹے سے بھدے آدمی پر
پڑی جس کی گرفت میں ایزل کے بال تھے۔۔
اسے لگا جیسے کسی نے اسکی روح نوچ لی ہو۔۔۔
وہ اپنے ہاتھ پیر چلاتا آگے بڑھنے لگا مگر پاس کھڑے ان ہٹے کٹے آدمیوں
نے شامیر کے پاؤں اور ہاتھوں پر اپنے پیر رکھتے اسکی حرکت کو روک
دیا۔۔۔

"س ستارہ اسے پیچ چھوڑ _____؛
وہ شرر بار نگاہوں سے اسکے چہرے کو دیکھ کر ب سے بولا تھا۔۔
ایزل کا دوپٹہ اسکے کندھے پر جھول رہا تھا۔۔

دائی طرف سے رخسار پھٹ چکا تھا جس سے بہتا خون ایزل کی تھوڑی اور
شفاف گردن پر ٹپک رہا تھا۔۔

وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی مگر اسے اس حال میں دیکھ شامیر بیگ
کی روح جیسے فنا ہونے کو تھی۔۔

ایسے کیسے چھوڑ دوں۔۔۔۔ تم اس لڑکی کے ساتھ راتیں گزارتے رہے
ہو،، میرے وجود کو گندہ بولا تم نے۔۔۔۔ پہلی بار کوئی مرد ستارہ بانی
کے کمرے سے اسے کی تذلیل کر کے نکلا۔۔

"تجھے کیا لگا تھا۔ کہ میں تجھے اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گی۔۔

وہ نفرت سے شامیر کے بالوں کو دبوچے غرائی تھی۔

شامیر نے جبرے بھینچ لیے۔۔۔

سر میں آئی چوٹ کے سبب اسے درد ہو رہا تھا۔

دیکھ آج تیری اس معشوقہ کے سامنے میں تیرے ساتھ رات گزاروں

گی۔۔ اور اسے بھی اس قابل نہیں چھوڑوں گی کہ یہ کسی کو اپنا منہ

"دکھائے۔۔۔۔

ستارہ بانی دھاڑی تھی ایک دم سے ایزل کے پاس جاتی وہ ایزل کے چہرے
پر ایک ساتھ جانے کتنے ہی تھپڑ جڑھ گئی۔۔
شامیر نفرت اور غصے سے کھولنے لگا۔۔۔ مگر درد کے سبب اس سے
بولنے نہیں ہو پارہا تھا۔۔

کیا ہوا درد ہو رہا ہے تجھے،،، تو جانتی ہے ان سب میں تیرا کیا قصور ہے

تیرا یہ حسن آڑے آگیا ہے میرے اور میرے پیار کے۔۔۔۔۔
ایزل نام ہے ناں تیرا _____ جانتی ہے جب سے یہ ستمگر تیرا نام لے کر
میرے پاس سے میری تذلیل کر کے بھاگا تھا۔
"اسی دن سے میرے تن بدن میں آگ لگی ہوئی ہے۔۔
"اور اب اس آگ میں تجھے جلاؤں گی میں۔۔

ستارہ نفرت بھرے لہجے میں پھنکاری، اور ایک دم سے ایزل کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا۔

ایزل کی دل دہلا دینے والی چیخیں شامیر کو بلبلائے لگی۔۔

وہ حسین مرد خون سے لت پت کسی بپھرے شیر کی طرح خود کو چھڑانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔

ایزل کا نازک تڑپتا وجود اسکے دل میں برچھیاں چلانے لگا۔۔

مگر وہ مجبور تھا کیونکہ اسکے ہاتھ اور پیران آدمیوں کی گرفت میں تھے جو ستارہ بائی کے ساتھ آئے تھے۔

سس ستارہ اسے چھوڑ دو _____! "شامیر دھاڑا تھا مگر درد کے سبب

الفاظ ٹھیک سے ادا نہیں ہو پائے تھے۔

ستارہ نے ابھرا چکائے _____ ایزل کے بالوں کو ایک دم سے چھوڑ دیا۔۔

وہ سہج سہج کر چلتی چند قدموں کے فاصلے زمین پر اوندھے منہ پڑے
شامیر کے پاس آئی۔۔

دیکھ شہزادے۔۔۔۔۔ یہ ستارہ تجھے جی جان سے چاہتی ہے۔۔۔ تو نہیں
جانتا کہ تجھے پانے کی خاطر میں کتنا تڑپی ہوں۔۔۔ میں تجھے معاف کر
دوں گی اپنی تذلیل۔۔۔ اس اس لڑکی کو بھی چھوڑ دوں گی۔۔۔ بس
"ایک بار ایک بار تو مجھے اپنالے۔۔۔۔۔"

وہ اپنے ہاتھوں سے شامیر کے خوب روچہرے کو چھوتی کسی پاگل کی طرح
کہہ رہی تھی۔۔

شامیر کی بے چین نگاہیں ایزل کے گھٹلی بنے وجود پر اٹکی تھیں۔۔
شفاف ہاتھ پر انگلیوں کے سرخ نشانات واضح تھے۔۔

شامیر نے جبرے بھینچ لیے۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو مضبوطی
سے پیسوت کرتے وہ ضبط کی آخری انتہاء پر تھا۔۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے لڑکیوں کی کمی نہیں جو تجھ جیسیوں کو منہ
"لگاؤں اور آج بھی وہی کہوں گا۔۔۔۔۔"

تو اس قابل ہی نہیں کہ شامیر بیگ تجھے چھو کر خود کو گندہ کرے
"_____؛

وہ مدہوشی میں شامیر کے لبوں کو انگلیوں سے سہلارہی تھی۔۔ جب
کانوں میں وہی نفرت آمیز پھنکار گونجی۔۔۔۔۔
ستارہ نے ایک دم سے حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس مرد کو دیکھا۔۔۔
جس کی نیلی آنکھوں میں سمندروں سا طوفان برپا تھا۔۔

"یہ حسن اس حسن کی وجہ سے تو مجھے انکار کر رہا ہے۔۔۔۔۔
وہ جانوروں کی طرح ایزل کو بالوں سے گھسیٹتے شامیر کے روبرو لائی
تھی۔۔"

ایزل درد کی شدت سے نیم بے ہوشی کی کیفیت میں چلی گئی۔۔
دوپٹے اسکے کندھے سے کہیں پیچھے ہی گر گیا تھا۔۔

شفاف گردن پر پڑی سلوٹیں اس نیم روشنی میں بھی شامیر کو واضح دکھی تھیں۔۔۔

!"_____ یہ حسن نہیں یہ نور ہے شامیر بیگ کی آنکھوں کا نور

شامیر نے دونوں ہتھیلیاں فرش پر رکھتے اٹھنے کی کوشش کرتے غراہٹ
بھرے سر دلچے میں کہا۔۔۔

وہ کھسکتا ایزل کی طرف بڑھا مگر پیچھے کھڑے ان ہٹے کٹے چیلوں نے اسکی
کمر کالاتوں سے خشر کر دیا۔۔۔

وہ آنکھیں میچیں ان کی مار کو سہہ رہا تھا۔۔

جبکہ ایزل کے حسین لب پھڑ پھڑا رہے تھے۔۔

حسین آنکھوں میں سے آنسوؤں بہتے جارہے تھے۔۔

وہ شامیر کے پاس ہونا چاہتی تھی مگر بدن میں اٹھتی ٹیسوں کے سبب یہ
ممکن نہیں تھا۔۔۔

لادے مجھے،، تیری آنکھوں کے نور کو کہیں چہرہ دکھانے کے قابل چھوڑا
"تو کہنا۔۔۔۔۔"

ستارہ بائی غصے سے کلستی آگے بڑھی اور موٹے سے بندے کے ہاتھ میں
موجود سفید شیشی چھین لی۔۔

شامیر کا دل پہلی بار اس قدر خوفزدہ ہوا تھا۔۔

اس نے گردن موڑے اپنی طرف بڑھتی ستارہ کو دیکھا۔۔ لمحوں میں وہ
سمجھ گیا کہ وہ شیطان صفت عورت کیا کرنے والی ہے۔۔۔

"آج کے بعد یہ لڑکی کسی کو چہرے دکھانے کے قابل نہیں رہے گی۔۔۔
ستارہ بائی نفرت سے پھنکاری اور اپنے غلیظ ارادے کو پورا کرنے کے سبب
وہ ایزل کے بالوں کو پکڑنے کو جھکی۔۔

جب ایک دم سے کسی آندھی طوفان کی طرح شامیر بیگ اس پر جھپٹا

۔۔۔۔

ایزل کی دل دہلا دینے والی چیخیں پورے فارم ہاؤس میں گونجنے لگیں۔۔۔
جب ایک دم سے اس پر شیر کی طرح جھپٹے شامیر نے ستارہ بائی کے ہاتھ
کے نیچے سے اسے پش کیا۔۔

اس شیشی میں موجود تیز* اب شامیر کے بازو اور ستارہ کے چہرے پر گرا
تھا۔۔۔

ستارہ بائی ایک دم سے بلبلا نے لگی۔۔۔۔ حسین چہرہ ایک دم سے مسخ ہوا
تھا۔۔

جبکہ ایزل کا چہرہ سفید پڑ گیا۔۔۔

وہ بکھرے سراپے سے ٹخنوں کے بل گری اس قیامت خیز منظر کو دیکھ
رہی تھی۔۔

بائی کے ساتھ آئے اسکے آدمی خوا اس بافتہ سے اسکے آگے پیچھے ہوئے
تھے۔۔

جب شامیر نے اپنی آہنی گرفت میں ایزل کے ہاتھ کو لیا۔۔۔ اور ایک
دم سے بھاگنے لگا۔۔۔

ایزل کسی کٹی پتنگ کی طرح اس کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی۔۔۔

جو پاگلوں کی طرح فارم ہاؤس سے نکلتا اس گھنے جنگل میں گم ہوا تھا۔۔۔

سیاہ بادلوں کے سبب ہر طرف گہرہ اندھیرا تھا۔۔
جانوروں کی خوفناک آوازیں چاروں اطراف سے گونج رہی تھی۔۔
شامیر کسی آوارہ مسافر کی طرح بس بھاگے جا رہا تھا۔۔
اسکا سانس بے حد تیز تھا۔۔۔ ماتھے اور سر سے بہتا خون اسکی سفید
گردن میں جذب ہوتا جا رہا تھا۔
مگر اس پرواہ تھی۔ تو صرف اپنے ساتھ موجود اس لڑکی کی۔۔۔
"کیا ہوا۔۔؟"

ایزل کے رکنے پر وہ گھبراہٹ سے مڑا اسکے چہرے کو دیکھ پوچھنے لگا۔۔
وہ بول نہیں پائی بس آنسوں بہے جا رہے تھے۔۔
شامیر نے آج سے پہلے اتنی بے بسی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔۔
اس لڑکی کے آنسوں اسے تکلیف سے بھی زیادہ اذیت دے رہے
تھے۔۔

شامیر نے ایک جھٹکے سے اسے کسی نازک سی گڑیا کی طرح گود میں
بھرا۔۔۔

اور پھر سے اس اونچے نیچے راستوں میں دوڑنے لگا۔۔۔

ایزل اسکے سینے میں سر دیے روئے جا رہی تھی۔۔۔

وہ کافی دور چلا آیا تھا مگر وہ جانتا تھا بائی کے کتے پیچھے ہی آتے ہونگے۔۔۔

اس کا۔ موبائل بھی گھر چھوٹ گیا تھا۔۔۔

ایک دم سے اسے تیز لائٹ اپنے آس پاس محسوس ہوئی۔۔۔

یقیناً وہ لوگ روشنی میں انہیں ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔

شامیر گہرے سانس بھرتے آگے پیچھے دیکھنے لگا۔۔۔۔

تھوڑی دور ہی ایک غار نما ڈھلوان تھی۔۔۔

وہ بجائے اسکی طرف جانے کے اس سے مخالف سمت گیا۔۔۔

جہاں اسے پتھروں کے پیچھے بنا ایک خول ساملا تھا۔۔ وہ اختیاط سے ایزل

کو وہاں بٹھائے۔۔۔۔

مٹی کھودنے لگا۔۔۔۔ تھوڑی مشقت کے بعد وہ جگہ ان دونوں کے بیٹھنے

کے قابل ہو گئی تھی۔۔۔۔

یہاں سے ان کا دکھ پانا کافی ناممکن تھا کیونکہ وہ ایک طرف سے اس
ڈھلوان کی دوسری سمت آگئے تھے۔۔۔

اَشَشَشَشَش_____سب ٹھیک ہو جائے گا میں ہوں ناں
"پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اپنی شارپ نگاہوں سے آس پاس کا جائزہ لیتے اسنے ایزل کے چہرے کو
ہاتھوں میں بھرتے نرمی سے کہا۔۔۔
ایزل مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

"!_____ہہہ ہاتھ جج جل لگ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خخخخخخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ایزل کی نگاہیں جیسے ہی شامیر کے ہاتھ پر پڑی اسے یکدم سے تیز* اب یاد
آیا تھا

اور پھر اسکے ماتھے سے بہتا خون دیکھ وہ آنکھیں پھیلائے بڑبڑانے
لگی۔۔۔۔۔

بکھرے سراہے میں وہ کوئی پاگل سی دکھ رہی تھی۔۔۔
شامیر نے نرمی سے اسکے چہرے کو ہاتھوں میں لیا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔ میں ٹھیک ہوں ایزل۔۔۔۔۔ سب کچھ ٹھیک ہے۔"

شامیر نے تیز ہوتی سانسوں سے کہا تھا۔۔۔
قدموں کی چاپ اب قریب سے سنائی دے رہی تھی۔
یقیناً وہ لوگ قریب ہی تھے۔۔۔
”ہہ ہا نتتھ۔۔۔۔۔“

ایزل اب بھی خوف سے اسکے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھ بڑبڑا رہی تھی۔۔
جب شامیر نے اسکی کمر کو تھامے اسکے گود میں بھرا۔۔۔
اور ایک ہاتھ اسکے سر کے پیچھے رکھتے وہ اسکے لبوں پر جھکتا اسکی آواز کا گلا
گھونٹ گیا۔۔۔۔

یہیں کہیں ہونگے _____ ڈھونڈو، کسی بھی حالت میں انہیں ڈھونڈنا ہوگا
"ورنہ بائی ہمیں نہیں چھوڑے گی۔۔"

ان میں سے ایک بڑبڑا رہا تھا۔۔۔

شامیر کا سانس ایک دم سے رک گیا۔۔۔

جب اپنے سر کے اوپر کسی کے قدموں کو دھمک محسوس ہوئی۔۔۔

ایزل اسکی گردن کو نوچتی اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی۔۔۔

شاید وہ چیخنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر شامیر نے اسکے لبوں پر گرفت مضبوط کر دی۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک کو خود میں اتار تا وہ ہر بار طرح مدہوش ہونے

لگا۔۔۔ ایزل اسکی گرفت میں مچل رہی تھی۔۔۔

مگر شامیر کا کمر سہلاتا بھاری ہاتھ ایزل کو پر سکون کرنے لگا۔۔۔

شامیر اسے نرمی سے چھو رہا تھا۔۔۔ اسے اپنے لمس میں غافل کر تا وہ اس

صورتحال اس

خوفناک سچویشن سے دور کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اور شاید وہ اس میں کامیاب

بھی ہوا تھا۔

ایزل اب نارمل ہوئی تھی اب اسے مچلنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

شامیر نے نرمی سے اسکے لبوں کو آزاد کرتے اسکی بہتی حسین آنکھوں کو
دیکھا۔۔۔

"ڈونٹ وری جب تک میں ہوں کوئی تمہیں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔
اپنی نیلی نگاہیں اس کی حسین آنکھوں میں گاڑھے وہ مضبوط لہجے میں
بولا۔۔۔

توایزل تھوڑی ری لیکس ہوئی۔۔۔

شامیر کی نگاہیں اسکے لرزتے سرخ ہونٹوں پر اٹکی۔۔۔
اور ایک بار پھر سے وہ بے خود ہوتے اسکی سانسوں کو خود میں اتارنے
لگا۔۔۔

"_____ ہم بچ جائیں گے شش شامیر

اپنی من مانی کرنے کے بعد وہ پیچھے ہوا ایزل کے وجود کے گرد مضبوط
حصار باندھے اسکا سر سینے سے لگایا۔۔
"جب وہ بمشکل سے روتے ہوئے بولی۔۔۔

"ڈونٹ وری ہمیں کچھ نہیں ہوگا۔۔۔
شامیر نے اسکی پیٹھ تھکتے اسے دلا سہ دیا اور لب اسکی شفاف گردن پر
رکھے۔۔۔

ایزل اسکے لمس پر جی جان سے لرزی تھی۔
ابھی وہ پرسکون ہوتے کہ ایک تیز روشنی نے ان دونوں کے وجود کا احاطہ
کیا۔۔۔

شامیر، اور ایزل ایک دم سے وحشت زدہ ہوئے،، ڈر سے ان کے وجود
سرد پڑ گئے۔۔۔۔

"_____ بھاگ کر آئے ہو دونوں

شامیر کے سر سے بہتے خون کو دیکھ وہ چلتا انکے قریب آتے پوچھنے لگا۔
ننن نہیں ہم اس وقت مصیبت میں ہیں _____! ہمیں مدد کی ضرورت
ہے۔۔۔ یہ میری بیوی ہے اور اسکی طبیعت بھی ٹھیک نہیں آپ پلیز ہمیں
_____ سیولی سڑک تک چھوڑ دیں

شامیر کو جب اندازہ ہوا کہ وہ بائی کا آدمی نہیں تو اسنے مؤدبانہ لہجے میں
گزارش کی۔

ایزل کا وجود بخار سے پھنک رہا تھا اور شاید کچھ ڈر کے سبب وہ بیمار پڑ رہی
تھی۔

سڑک تو کافی دور ہے اور جاتے جاتے صبح ہو جائے گی تم لوگ چلو میرے
"ساتھ آج رات میرے پاس رہنا۔۔۔۔۔؛

وہ بزرگ عورت ایزل کے وجود کو دیکھ متفکر سی بولی۔۔

وہ ایزل کے قریب ہوئی تو شامیر نے بلا ارادہ اپنا بازو حائل کرتے ایزل کو خود میں چھپایا۔۔۔

وہ عورت اسکی احتیاط پر گہرا مسکرائی۔۔

برخوردار نہیں کھاتی تمہاری گھر والی کو۔۔۔ بس بخار کی نوعیت دیکھنا "چاہتی ہوں ___؛

وہ قریب ہوئی تو شامیر کو اندازہ ہوا کہ وہ مرد نہیں عورت ہے۔۔۔ وہ شرمندہ سا ہوا۔ گھیرا ڈھیلا کر دیا۔۔

اس عورت نے ایزل کی کلائی کو ٹٹولا،

پھر اسکے ماتھے اور گردن کو چھوا۔۔

ہمممم ڈر گئی ہے بچی، اسی لئے بخار زور پکڑ گیا ہے۔

"خیر میری جھونپڑی پاس ہی ہے چلو میرے ساتھ۔۔۔۔

ایزل بدک کر شامیر کی گردن میں منہ چھپانے لگی۔۔۔،

شامیر کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے وہ خوف سے آنکھیں پھیلانے اس

عورت کے ساتھ چلنے سے انکار کرنے لگی۔۔

نن نہیں جانا _____؛ "وہ بمشکل سے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔
شامیر نے اسکی کمر کو سہلایا۔

"!_____ کچھ نہیں ہو گا ایزل۔۔۔۔۔ میں ہوں ناں ساتھ
اپنی نیلی نگاہیں اسکی خوفزدہ آنکھوں میں گاڑھے وہ یقین دہانی کروانے لگا
۔۔۔

ایزل نے لب بھینچ لیے، آنکھوں میں خوف تھا مگر وہ شامیر کے سوائے
اور کسی پر بھی اعتماد نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

جبھی اپنے نازک ہاتھ شامیر کے گرد پھیلانے وہ اپنی طرف سے حصار
بناتی اسکے سینے پر سر رکھ گئی،،

اسکی اس چھوٹی سی حرکت نے مقابل کے دل کی دھڑکنیں لمحوں میں منتشر
کیں۔۔۔

وہ ہونٹوں کو دانتوں تلے کچلتا اپنے منہ زور جذبات کو دبانے لگا۔
وہ عورت انہیں لیے، تھوڑی ہی دور موجود اپنی جھوپڑی میں گئی۔۔۔

ہمارے پیچھے کچھ آدمی لگے ہیں،، یقیناً وہ یہاں بھی آئیں گے ہمیں
"ڈھونڈتے _____؛

جھونپڑی میں قدم رکھتے ہی شامیر نے اس عورت کی پشت کو دیکھتے کہا تھا
--

جو جھونپڑی کے آخری کونے میں کھڑی کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔
"فکر مت کرو یہاں کوئی تمہیں ڈھونڈ نہیں پائے گا۔۔۔

اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک دم سے کوئی پتھر سا تھا جسے
اسنے دبایا۔۔۔۔۔ جھونپڑی میں ایک دم زوردار پتھروں کے گرنے کی
آواز گونجی۔۔۔۔۔

شامیر اور ایزل حیرت سے آگے پیچھے دیکھ رہے تھے۔۔۔
گھبراؤ نہیں۔۔۔۔۔ میں اکیلی عورت تم لوگوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی چلو
"اندر آ جاؤ _____؛

ان کے چہروں کا خوف بھانپ کر وہ گہرہ مسکرائی۔۔۔۔۔
شامیر نے ایزل کی طرف دیکھ، سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

اور اس عورت کے پیچھے ہی اس غار میں داخل ہوئے۔۔۔

وہ بالکل شاکڈ رہ گیا تھا اس چھوٹی سی جھونپڑی کے اندر ایک ایسی غار تھی جو کسی کشادہ کمرے کا سا گماں دے رہی تھی۔۔

وہ کئی لمحوں تک ساکت سے رہ گئے۔۔۔

بچی کو بٹھاؤ بستر پر۔۔۔۔۔ تمہاری بھی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگتی

!"

وہ عورت غار کے دروازے کو بند کرتی اب ایک طرف بنے چھوٹے سے پھٹے پر رکھی جڑی بوٹیوں کو ٹٹول رہی تھی۔

شامیر نے ایزل کو بستر پر بٹھایا اور احتیاط سے اسکے پاؤں اٹھائے بستر پر رکھتے، اسنے ایک نظر اپنے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھا۔۔

جو حد درجہ سرخ ہو چکا تھا۔۔

شاید چھالے بن رہے تھے۔۔

سر میں بھی درد سے ٹیسس اٹھ رہی تھیں۔

_____ لگتا ہے بھگا کر لائے ہو لڑکی کو

وہ سر کو دبار ہاتھ جب کانوں میں اس عورت کی بھاری آواز گونجی۔۔۔۔۔

"بیوی ہے میری، بھگا کر نہیں لایا میں،، اٹھا کر لایا ہوں۔۔۔۔۔

وہ خاصہ جتانے ہوئے انداز میں اپنی بھوری ابھرو کو اچکاتے تیکھی ناک
چڑھائے بولا۔۔

_____، سامنے بیٹھی عورت مسکرائی

اٹھا کر لائی ہوئی عورتوں کے پیچھے مرد اتنا خوار نہیں ہوا کرتے، کیا دل لگی
"کر رہے ہو۔۔۔۔۔

وہ اب جڑی بوٹیوں کو پیس رہی تھیں ساتھ ساتھ اس خوب رو لڑکے کو
نظروں کے حصار میں رکھتی وہ پہلی بار مسکرائی۔۔

وہ کوئی ایری غیر لڑکی نہیں شامیر بیگ کی بیوی ہے، کسی کی اتنی جرات
"_____! نہیں ہے کہ وہ میری بیوی کو ہاتھ تک لگائے

اتنا جنون اچھا نہیں ہوتا بر خوردار، تحمل سے کام لو، وہ بچی کہیں ڈر ہی ناں
جائے تم سے _____ "وہ زمانہ شناس خاتون تھیں۔۔"

مقابل کی آنکھوں میں موجود جنون کی بھڑکتی آگ کو دیکھ وہ تنبیہ کرنے
لگی۔

بچی سے کسے غرض ہے، مجھے بس وہ میرے پاس چاہیے، ہر حال میں،،
"بس اور کچھ نہیں _____؛

وہ بالکل سپاٹ لہجے میں بولا،، گردن ہلکی سے موڑے ایک نظر اس
ساحرہ کے حسین چہرے پر ڈالی،،

جس کے رخسار پر خراشیں اور خون جما ہوا تھا۔

حسین غزالی آنکھیں رونے کے سبب سو جھمی ہوئی تھی۔

شامیر نے بے ساختہ اپنے ہاتھ کی پشت سے ایزل کے نرم و ملائم گال کو
صاف کیا۔۔۔

آنکھوں میں یکدم سے سرخی تیرنے لگی۔۔۔

اسکا بس نہیں تھا کہ وہ ابھی ستارہ بائی کی کھال ادھیڑ دیتا۔۔۔

اسکی آنکھوں کے سوجھے پوٹوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتے وہ بے ساختہ جھکتے اپنے ہونٹ اسکی آنکھوں پر رکھتے بوسہ دیے پیچھے ہٹا۔

خاصے بے شرم ہو ویسے میاں _____ "وہ عورت ہاتھ میں تھامے جڑی بوٹیوں کے چھوٹے سے ڈبے کو پکڑے شامیر کو گھورتے بولی تھی۔ کوئی شک نہیں آپ کی بات میں،، مگر آپ کو ایسے دیکھنا نہیں چاہیے تھا _____ آپ آنکھیں بند کر لیتیں

وہ ناک سکوڑے گردن کو نفی میں جھٹکتے بدلنا ظی سے بولا۔۔۔ وہ عورت تلملا اٹھی۔

ارے حیاتم میں نہیں،، یہ نہیں کہ پاس میں بزرگ عورت بیٹھی ہے کوئی "شرم و لحاظ کر لوں،،، سیدھا چمٹ گئے بیوی کے ساتھ _____؛

وہ ذرا تیکھے لہجے میں اسے شرم دلانے والے انداز میں بولی اور ڈبے کو تھامے بستر کے قریب آئیں۔۔۔

اپنی بیوی کو کس کی ہے آپ کو تو نہیں کی۔۔۔۔ پھر آپ کیوں غصہ ہو
"رہی ہیں _____؟

نبیلی آنکھوں کو چھوٹا کیے، وہ اس عورت کو گھورتا ایزل کے نرم و ملائم ہاتھ
کو تھامے اپنے ہونٹوں سے لگا گیا۔۔

لاحول ولاقوت _____ لگتا ہے شرم ختم ہو گئی ہے تم میں۔۔۔۔ جو اپنی
"دادی کی عمر کی عورت سے ایسی واہیات باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔۔
وہ سخت تلملائی، آج تک بہت سے بے شرم انسان دیکھے تھے انہوں نے
مگر سامنے بیٹھا شخص لاجواب لگا انہیں اس معاملے میں۔۔۔۔۔۔۔
شرم ختم نہیں ہوئی مجھ میں _____ کیونکہ شروع دن سے ہی ناپید ہے مجھ
میں۔۔۔ اور آپ کو اگر اتنی ہی جلن ہو رہی ہے تو آئیں آپ کو بھی فار
ہیڈ کس دے دیتا ہوں۔۔ جانتا ہوں کافی خوبصورت ہوں میں اور زیادہ
"_____ کچھ نہیں تو آپ کو دادی تو بنا ہی سکتا ہوں

وہ کندھے اچکائے، نیلی آنکھوں میں بلا کی لا پرواہی سمیٹے بڑے دل سے
پیش کش کر رہا تھا۔۔۔

توبہ توبہ، یا اللہ کیا دن دیکھنے پڑ رہے ہیں، اگر اس معصوم بچی کا خیال ناں
ہوتا تو اسی وقت تم جیسے بے حیا کو دھکے دے کر نکال دیتی یہاں
"سے _____؛

وہ کہاں کم تھیں،،، بنا لگی لپٹی کے وہ اسے ٹھیک سے جھاڑ پلانے لگی۔۔۔
مجھے بھی کوئی شوق نہیں،، وہ تو بس مجبوری ہے یہاں رہنا۔۔۔۔۔ کیونکہ
"_____ میری بیوی کی طبیعت ٹھیک نہیں

وہ بجائے احسان ماننے کے، الٹا احسان جتا تا ماتھے کو انگلی سے دبائے
لگا۔۔۔

سامنے کھڑی عورت نے سر کو تاسف سے نفی میں ہلایا۔۔
گھاؤ زیادہ گہرا نہیں۔۔۔۔۔ بس تین سے چار بار لپ کرنا پڑے گا آرام مل
"جائے گا۔۔۔۔۔

اپنے جلے ہوئے بازو پر ٹھنڈک محسوس کرتے شامیر نے ایک دم سے
جب آنکھیں کھولی،،،

تو وہ بھوڑی عورت اسکے بازو پر اپنی بنائی دوا لگار ہی تھیں۔۔
شامیر ماتھے پر بل ڈالے انہیں دیکھے گیا۔

شامیر منہ کے زاویے بناتا اپنے سفید دودھیا بازو پر لگے، اس ہرے سے
لیپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"یہ ایسڈ سے جلا ہے ایسے ٹھیک نہیں ہو گا۔۔

ناک چڑھائے کہتے اسے ہاتھ پیچھے کھینچا۔۔

"جس سے بھی جلا ہوا تھوڑی دیر میں درد ختم ہو جائے گا۔۔

شامیر بس انہیں دیکھتا رہ گیا۔۔

"ویسے ایک بات بتاؤ کیا کھاتے ہو _____؟

وہ اب اسکے ماتھے اور سر کرز خم پر مرمر لگار ہی تھیں۔۔

"مطلب _____؟

آنکھیں چھوٹی کیے اس نے جھنجھلاہٹ سے پوچھا۔۔

مطلب یہ کہ اتنی چوٹیں آئی ہیں اور تم بنار کے تقریر کیے جا رہے ہو،،
"کوئی اور ہوتا تو بے ہوش تو ضرور ہو چکا ہوتا۔۔۔"

وہ بات کرتے اس کے خوب روچہرے کو دیکھ ٹونٹ کرنے لگی۔

"آپ سیدھے سے بھی کہہ سکتی ہیں کہ میں کافی ڈھیٹ ہوں۔۔۔۔"

شامیر نے انہیں گھورتے ہوئے جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

جیسے بتا رہا ہو کہ وہ ان کے کہے بغیر بھی ان کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔
"کافی سمجھدار ہو۔۔۔۔"

وہ پھر سے ذرا سی مسکائی۔۔۔۔۔

"اسے میں لگا دوں گا اب آپ آرام کریں۔۔۔۔۔"

وہ ایزل کے چہرے کی طرف جاتے انکے ہاتھ کو تھامے آنکھیں چھوٹی
کیے بولا۔۔۔

تو وہ گہرہ سانس بھرتے ہاتھ پیچھے کھینچ گئی۔۔۔

"اگر کچھ چاہیے ہو تو بتا دینا۔۔۔۔ اور بچی کا خیال رکھنا۔۔۔"

وہ ہدایت کرتی وہاں سے باہر نکل گئی۔۔۔

شامیر نے ایک نظر بند ہوئے غار کے اس دروازے پر ڈالی۔۔
 اور پھر خود کو خاموش نگاہوں سے گھورتی اس دلربا کو دیکھا۔۔
 "کیا ہوا۔۔۔؟"

وہ شرارت سے مسکراتے ہاتھ ایزل کے دونوں اطراف رکھے، اسنے
 ناک ایزل کی چھوٹی سے سرخ ناک سے مس کی۔۔
 ایزل نے لب بھینچ لیے۔۔۔
 وہ جتنا اس شخص کو سمجھنے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی الجھتا جا رہا تھا۔۔
 "درد تو نہیں ہو رہا کہیں۔۔۔۔"

وہ نظریں اسکے حسین وجود پر گھمائے، متفکرانہ لہجے میں پوچھتے ایزل
 کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔
 شامیر کی بھاری انگلیوں کی سرسراہٹ اپنے بالوں میں محسوس کرتے وہ
 جی جان سے لرزئی۔۔۔

حلق ایک دم سے خشک پڑنے لگا۔

"ایزل نے اسکے ہاتھ کو تھاما۔۔۔ مم میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

شامیر نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر رکھے اس مومی کلائی کو گھورا اور پھر ایزل کی شفاف گردن سے سرکتی نگاہیں اسکے خدو خال میں اٹکی۔۔۔۔

شش شامیر پیلز

ایزل جی جان سے لرزی۔۔۔۔۔ مقابل۔ کی آنکھوں کی تپش اسکے وجود کو
پینے سے شرابور کرنے لگی۔۔۔

وہ فوراً سے رخ موڑے گھٹنے پیٹ سے لگائے خود میں سمٹ گئی۔۔

شامیر کو اسکی حرکت سخت ناگوار لگی۔۔۔

ایک نظر نیچے پڑے مرہم پر ڈالے۔۔۔۔۔ اسنے جھکتے مرہم انگلی سے اپنے
گال پر لگایا۔۔

پھر اسی ہاتھ کو ایزل کی نازک کمر کے گرد باندھے، وہ اسے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ گیا۔۔۔

ششام

اشششش مرہم لگانے دو____؛ "اسکی آنکھوں میں اترتا خمار ایزل کی
ریڑھ کی ہڈی میں سر سر اہٹ دوڑا گیا۔۔

ایزل نے دفاع کے طور پر اپنے نازک ہاتھ مقابل کے کشادہ سینے پر رکھے
۔۔۔

جنہیں وہ چومتے پیچھے کر گیا۔۔۔

ایزل کی دھڑکنیں ایک دم سے بے ترتیب ہوئی، جب مقابل نے اپنا ہلکی
بڑھی بئیرڈ والا گال اسکے نازک گال سے رگڑا۔۔

وہ اسے دور کرنا چاہتی تھی مگر ہر بار کی طرح الفاظ جیسے گلے میں پھنس
گئے تھے۔۔

کہیں اور چوٹ تو نہیں آئی____! "وہ اسکے گال پر مرہم اپنے
طریقے سے لگاتا مخمور لہجے میں پوچھنے لگا۔۔

ایزل نے مصنوعی غصے سے اسے پیچھے کرتے گھورا۔۔

وہ اسے اپنا ڈرد کھانا نہیں چاہتی تھی جیہی نڈر بننے کی کوشش کی۔۔

"کیوں وہاں بھی گال سے مرہم لگاؤ گے۔۔۔؟

وہ برہمی سے کہتی رخ پھیر گئی۔۔

نہیں لبوں سے لگاؤں گا۔۔ ویسے بھی یہ بے باکیاں ان ہونٹوں سے
"ہوں تو روح تک سرشاری اترے گی۔۔

وہ بھاری لہجے میں گھبیر سرگوشی کرتے ایزل کی گردن پر جھکا اپنے
ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا۔۔

اسکے بے باک جواب پر وہ سرتاپیر سرخ انگارہ ہوئی تھی۔۔
اسکی بڑھتی قربت سے سانسیں بھاری ہونے لگی۔

جبکہ وہ وقت، جگہ حالات ہر چیز سے بیگانہ اپنی تشنگی مٹا رہا تھا۔۔
ششش شامیر۔۔۔" اپنے کندھے سے سرکتے مقابل کے ہونٹوں کے
لمس نے اسے تڑپا دیا تھا۔۔۔

وہ خوف سے اسے پکارتی ہاتھ پھر سے اسکے کشادہ سینے پر رکھ گئی۔۔
شامیر نے جن نگاہوں سے اسے دیکھا تھا ایزل کا وجود لرز کے رہ
گیا۔۔۔۔

وہ فوراً سے آنکھیں میچ گئی۔

اسکے حرکت پر شامیر کے ہونٹوں پر جاندار سی مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔۔

ایک نظر ان لرزتی گلابی پنکھڑیوں پر ڈالے،، وہ کسی پیاسے مسافر کی طرح جھکا اسکے ہونٹوں سے اپنی تشنگی مٹانے لگا۔۔

تمہیں کھودینے کا خوف میرے دل کی دھڑکنوں کو ابھی تک نارمل نہیں ہونے دے رہا ایزل شامیر بیگ_____ تم تک پہنچتی ہر تکلیف کو شامیر بیگ سے گزر کر تم تک جانا ہو گا۔ تمہارے دل و دماغ تمہارے اس وجود "پر صرف میرا حق ہے، صرف اور صرف شامیر بیگ کا۔۔۔۔۔"

اسکے چہرے پر جا بجا اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے اسنے سرد لہجے میں ایزل کے کان میں سرگوشی کی۔۔

جیسے وہ اسے باور کروا رہا ہو، اسے جتا رہا ہو کہ وہ کس کی ملکیت ہے۔۔۔۔۔ ایزل آنکھیں میچے گہرے سانس بھر رہی تھی۔۔۔

خود سے بھوج ہوتا محسوس کرتے وہ فوراً سے رخ پھیر گئی۔۔۔ شامیر نے ایک نظر اپنے بائیں ہاتھ پر ڈالی۔۔۔

زخم سُن ہو رہا تھا۔۔ اسنے فوراسے ایزل کی نازک کمر کے گرد اپنا ہاتھ
حائل کرتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔

جو آنکھیں پھیلائے اسے گھورنے لگی۔۔
" گھورنا بند کرو

[illegible]

وہ چادر اسکے ہاتھ سے لیتے ایک بھرپور نگاہ اس دلکش وجود پر ڈالتا معنی
خیزی سے بولا۔۔

ایزل کا چہرہ شرم سے لال پڑ گیا۔۔۔

وہ ابھی اس حادثے سے ٹھیک سے سنبھلی تک نہیں تھی اور یہاں یہ شخص اسکی جان کا عذاب بنا بیٹھا تھا۔

شامیر نے چادر اسکے ہاتھ سے لیتے دونوں پر ڈالی اور ایزل کے سر کو کندھے پر رکھتے وہ نرمی سے اسکے بالوں کو سہلانے لگا۔

سو جاؤ اجازت ہے۔۔۔! "اسکے کان میں سرگوشی کرتا وہ ماتھے پر اپنا لمس چھوڑتے اسے پھر سے اپنے تنگ حصار میں قید کرتا آنکھیں موند گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے شامیر کے ہاتھ کو گھور رہی تھی۔۔۔
چند گھنٹے پہلے خود پر گزری قیامت کسی فلم کی طرح اسکی آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔

اگر شامیر اسے ناں بچاتا تو اس وقت اسکا چہرہ,,, وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

مگر اس خوبرو مرد کا ہر بار اسے بچانا کسی ڈھال کی طرح اسکے سامنے آنا ایزل کے دل و دماغ میں ایک نئی ہلچل برپا کر رہا تھا۔
اگر وہ صرف اسے استعمال کر رہا تھا تو پھر کیوں بچایا اسے۔۔۔۔۔ کیوں اس پر آئی مصیبت کو خود پر لے لیا۔۔

وہ سو رہا تھا، سوتے وقت بھی حسین نقوش تنے ہوئے تھے،،
مگر اسکا سونا ہی ایزل کے لئے غنیمت تھا۔۔
اپنے پیٹ پر رکھے اسکے ہاتھ کو احتیاط سے خود سے ہٹاتی وہ بنا آہٹ کیے بستر سے اتری۔۔

ایک نگاہ اس سوئے ہوئے شہزادوں جیسے حسیں مرد پر ڈالے وہ اس دروازے سے باہر نکلی۔۔

"سوئی نہیں تم۔۔۔۔۔"

"جج جی نیند نہیں آرہی ___؛

وہ انگلیاں چٹختے اس عورت کی پشت کو دیکھ بولی۔۔

"ادھر آو میرے پاس۔۔۔۔"

وہ کوئی قہوہ بنا رہی تھی۔۔ لکڑیوں کی آگ پر۔۔۔۔۔ فوراً سے گردن

موڑے اس معصوم گڑیا کو دیکھ کہا۔

ایزل ہولے سے قدم اٹھاتی ان کے پاس گئی اور چھوٹے سے گدے پر

ان کے پاس بیٹھی اپنے گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھ گئی۔۔

"لو اسے پی لو طاقت ملے گی۔۔۔"

وہ ایزل کے حسین چہرے کو دیکھ بولی تو ایزل نے ایک نظر ان کے

چہرے پر ڈالی اور پھر احتیاط سے قہوہ تھام لیا۔۔

"بہت محبت کرتا ہے تمہارا شوہر تم سے،،،، بالکل پاگل ہے۔۔۔"

وہ عورت ہنستے ہوئے شامیر کو یاد کرتے بولی۔۔

تو ایزل جو قہوے کا گھونٹ بھر رہی تھی اسے لگا کہ اسکا منہ کڑوا ہو گیا ہو
،،،

محبت ___ وہ زیر لب بڑبڑاتی تلخی سے ہنسی۔۔۔۔۔ تو اسکی آنکھوں میں
اڈتی اذیت دیکھ، وہ عورت چونکی۔

"محبت تو وہ بہت کرتا ہے مگر مجھ سے نہیں اپنی منگیتر سے ___ ؛
ایزل نے قہوے کا پیالہ اپنی ٹانگوں کے درمیان رکھتے لبوں پر مدہم سی
مسکراہٹ سجائے سر جھکائے ہی کہا تھا۔۔

وہ عورت حیرت زدہ ہوئیں۔۔۔

اچھا اگر اس کی زندگی میں کوئی اور عورت ہے تو اس نے تم سے شادی
"کیوں کی۔۔۔

وہ گہری نگاہوں سے اس حسیں لڑکی کو دیکھتے پوچھنے لگی۔۔

گزرے وقت کے تلخ لمحات ایزل کی آنکھوں کے سامنے گزرنے لگے

"میرے حسن کو حاصل کرنے کی طلب میں اس نے یہ شادی کی۔۔
وہ جھوٹ نہیں بول رہی تھی کیونکہ وہ اپنے اور شامیر کے رشتے کی
حقیقت یہی تصور کرتی تھی۔

"تو کیا طلب پوری نہیں ہوئی اس کی۔۔۔۔۔

وہ اب اٹھتی ایزل کے پاس بیٹھ گئی۔
ایزل کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔ وہ نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے کچلتی
آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرنے لگی۔

شاید ابھی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ یا پھر شاید اسکی ضد پوری نہیں ہوئی۔۔۔
"خیر جلد ہی چھوڑ دے گا۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے آنکھوں میں آئی نمی کو بازو سے رگڑتے اس خاتون کو دیکھتے
بولی۔۔۔

جو سنجیدگی سے ایزل کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔

میرا نام مریم ہے۔۔۔ پچھلے دس سالوں سے اس جگہ رہتی ہوں۔۔۔۔۔
شوہر مر گیا تو اولاد نے اکیلا کر دیاتب سے ہی یہ جگہ میرا ٹھکانہ ہے۔۔۔

میں نے دنیا دیکھی ہے بیٹی، انسان کا چہرہ دیکھ کر اس کی نیت بتا دیتی ہوں۔۔۔ وہ لمحے کور کی۔۔

ایزل یک ٹک انکے چہرے کو دیکھے گئی۔۔

وہ اندر لیٹا لڑکا، دیوانہ ہے تمہارا،، تم شاید مانو نہیں،، مگر اسکی آنکھوں میں محبت نہیں جنون دیکھا ہے میں نے۔۔۔۔۔ اور

"میں دعویٰ سے کہتی ہوں وہ کبھی نہیں چھوڑے گا تمہیں۔۔۔۔۔

وہ مضبوط لہجے میں بولی اور ہاتھ ایزل کے کندھے پر رکھا۔۔۔۔۔

ایزل حیرت سے انہیں دیکھتی رہی اور پھر سرد سانس فضا کے سپرد کرتے وہ رخ پھیر گئی۔۔

میں نے آج تک اس جیسا تیز دماغ اور بے باک انسان نہیں دیکھا۔۔

جانتی ہو،،، اسکا ہاتھ جس نوعیت سے جلا ہے اور جس نوعیت کی اسکے سر پر چوٹ آئی ہے اسکی جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو درد کی تاب ناں لاتے بے ہوش ہو چکا ہوتا۔۔۔۔۔

مگر یہ۔۔۔۔۔ "ایزل نگاہیں چراگئی۔۔

جانتی تھی وہ سچ ہی کہہ رہی ہیں۔

مگر یہ لڑکا جانے کتنی دیر سے ہوش و حواس میں بھی رہا اور یہاں آتے ہی مجھ سے اچھا خاصہ جھگڑا بھی مول لیا۔۔

مجھے لگا تھا کہ وہ لڑکھڑائے گا، اگر بے ہوش نہیں ہوا تو کم از کم۔۔۔۔۔ وہ

تکلیف کے سبب جواب نہیں دے پائے گا۔۔ مگر میں حیران ہو گئی یہ

"دیکھ کر کہ وہ ناصر ف جواب دیتا رہا بلکہ مجھے لا جواب بھی کرتا رہا۔۔۔

ایزل کو وہ عورت بھی شامیر سے متاثر لگی۔۔

"جانتی ہوں میں۔۔۔ وہ ایسا ہی ہے۔۔

وہ پہلوں بدلتے بولی مطلب اسکا دل اچاٹ ہو چکا تھا وہ اب مزید شامیر

نامہ نہیں سن سکتی تھی۔۔

بہت طاقتور جڑی بوٹی دی ہے اسے۔۔۔۔۔ صبح تک سوئے گا ایسا مجھے لگتا

"ہے۔۔۔

وہ ایزل کی سر دنگا ہوں کو دیکھ ہنسی۔۔۔

تمہیں اسی لئے بتا رہی ہوں۔۔۔۔ کیونکہ تم یہ جان لو کہ وہ لڑکا تمہیں
کسی بھی صورت نہیں چھوڑے گا۔۔۔ اسے چوٹ میں بھی تمہارا خیال
تھا۔۔

اور وہ تمہارے لئے لڑتا رہا مجھ سے۔۔۔۔ "حالانکہ میں ایک عورت
ہوں۔۔۔"

وہ سر کو نفی میں جھٹکتے شامیر کو یاد کرتے ہنسی۔۔۔۔

وہ ایک برا انسان ہے اماں۔۔۔۔ شراب پیتا ہے، لڑکیوں کے ساتھ
راتیں گزارتا ہے، نماز، قرآن دین ان سب سے وہ دور ہے۔۔۔۔ مجھے
وہ میری شادی سے اٹھا کر لے آیا میرا باپ مر گیا اسی صدمے سے۔۔۔۔
مجھے حاصل کرنے کے لئے اسنے مجھ سے شادی کر لی۔۔۔ آپ کیسے کہہ
"سکتی ہیں کہ وہ ایک اچھا انسان ہے۔۔۔۔"

ایزل کا صبر ٹوٹ گیا۔۔۔ وہ ایک دم سے تیز لہجے میں غراتے ہوئے بولی
۔۔

تو اماں ہنسنے لگی۔

دیکھو بیٹا۔۔۔ وہ برا انسان ہے یا اچھا مجھے اس کا علم نہیں،، مگر میں اتنا ضرور جانتی ہوں۔۔۔

کہ جوڑے آسمان سے بنتے ہیں اگر وہ تمہیں اٹھا کر ناں لاتا تو بھی تم کسی ناں کسی وسیلے سے اسکی زندگی میں داخل ہو جاتی۔۔۔

تمہارے باپ مرا۔۔۔ تو یہ جان لو ان کی موت کا وقت مقرر تھا وجہ چاہے شامیر ہو گا۔۔۔ مگر جو وقت اللہ نے مقرر کر دیا ہے انسان تو کیا ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا۔۔۔ اسکی مرضی کے بغیر۔۔۔۔۔

اگر خدا نے اسے تمہارے مقدر میں لکھا ہے تو شاید وہ اسے راہ راست پر لانا چاہتا ہو۔۔۔۔۔ اور تمہیں وسیلہ بنایا گیا ہو۔۔۔ کہ تم اسے سدھارو۔۔۔۔۔ "میری باتوں پر غور ضرور کرنا میری بچی۔۔۔

اب جاؤ جا کر سو جاؤ،،، تمہیں پاس ناں پاتے وہ بے چین ہو جائے گا۔۔۔۔۔

اسے الجھن میں ڈالے وہ سر کو تھپکتے جگہ سے اٹھ گئی

جبکہ ایزل حالی نظروں سے فرش کو گھورنے لگی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تھوڑی دیر رک جاتے تم لوگ _____؛

صبح کی پہلی کرن جیسے ہی آسمان پر اپنی روشنی بکھیرنے کو نکلی،، ویسے ہی
شامیر ایزل کو لیے اس عورت سے، وہاں سے جانے کی اجازت مانگنے کھڑا
تھا۔۔

"رک جاتے مگر اس وقت جانا ضروری ہے۔۔۔

نبلی آنکھوں میں سنجیدگی سموئے اسنے بے حد سختی سے کہتے انگلیاں ایزل
کی نازک انگلیوں میں الجھائی۔۔
وہ کافی دیر سے خاموش تھی۔۔

"_____ اور وجہ شامیر جانتا تھا شاید

سر۔۔۔۔"وہ جیسے ہی وہاں سے باہر نکلے،، اس کے باڈی گارڈز کا عملہ سانس روکے باہر کھڑا ملا۔۔

شامیر نے ایک دم سے ایزل کے ہاتھ سے گرفت ڈھیلی کی۔۔۔
اور جھپٹتے ہوئے کسی چیل کی طرح وہ وقاص کو گریبان سے تھام گیا۔۔
کہاں مر گئے تھے تم۔۔۔۔ جب کہا تھا کہ ایک منٹ کیلئے بھی غائب مت
۔"ہونا۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر مکے جھڑتا وہ غراتے ہوئے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

بے ساختہ ہی ایزل کی چیخ نکلی تھی۔
شامیر پاگلوں کی طرح وقاص کو مار رہا تھا۔۔
ایزل کا سانس حلق میں ہی دب گیا۔۔۔
شامیر کا یہ وحشی روپ اس کے رونگٹے کھڑے کر گیا تھا۔۔

وقاص کے منہ سے خون بہنے لگا تھا مگر وہ بنا رکے اسے لاتوں ملکوں سے
پیٹ رہا تھا۔

شامیر چھوڑ اسے _____ "روحان سے رہاناں گیا تو وہ وقاص کے بچاؤ
کو بیچ میں کودا۔۔۔

سالے اب تجھے یاد آئی۔۔۔۔۔

تب کہاں تھا جب وہ عورت میری بیوی کو مارنا چاہ رہی تھی۔۔

"ہاں کہاں مرے تھے تم سب کے سب _____؟

وہ وقاص کو چھوڑا اب روحان کو سیدھا ہوا۔۔

روحان کا چہرہ زرد پڑ گیا۔۔

_____ جب مقابل کی غصے بھری نیلی نگاہیں اپنے وجود پر ٹکی پائیں

"درد دیکھ موم میں تت تجھ سے مملنے آیا تھا۔۔

!_____ وووہ دیکھ بببائی کو پکڑ لیا ہے میں نے

اس سے پہلے کہ شامیر کا بھاری ہاتھ اسکے جبرے کو توڑتا وہ دبی دبی آواز
میں بول ستارہ بائی کی طرف اشارہ کر گیا۔۔۔

جو خون سے لت پت ہتھکڑی سے بندھی گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔۔
اسکا چہرہ تیزاب سے بد شکل ہو چکا تھا۔۔

شامیر قہر برپا ہوتی نگاہوں سے بائی کے وجود کو گھورتا آگے بڑھا۔۔
"بیب بچاؤ"۔۔۔۔۔

بائی اسے اپنی طرف آتا دیکھ خوف سے کانپتے چلائی تھی۔۔
جبکہ ایزل تو بس آنسوؤں بھری نگاہوں سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔
مریم اماں کی دی بڑی سی شال کے سبب اسکا نازک لرزتا وجود سب کی
نظروں سے بچا ضرور تھا مگر سب کی نگاہیں اس بڑی سے چادر میں چھپی
لڑکی پر ٹکی تھی۔

جس کی وجہ سے شامیر بیگ اس قدر بے قابو ہو رہا تھا۔۔
"میں نے کہا تھا تم سے۔۔۔۔۔ کہ میں تم جیسیوں کو منہ نہیں لگاتا۔۔

اب شامیر بھی اسکی طرح پنجنوں کے بل اسکی طرف جھکا تھا۔۔۔
 نیلی آنکھوں میں نفرت غصہ تھا،
 "شش شامیر دیکھو۔۔۔۔۔؛

اسنے لمحوں میں پاس کھڑے گارڈ کے ہاتھ سے لوڈو گن چھینے بائی کے ماتھے کے بیچو بیچ رکھی،،

"! شامیر ڈونٹ ڈو دس۔۔۔۔۔ چھوڑ واسے

میجر شاویز اسے نشانے میں لیے غراتے ہوئے بولے تھے۔

ایزل ایک دم سے اتنے زیادہ بندوں کو دیکھ گھبرا گئی۔۔

مریم اماں بھی جھونپڑی سے باہر آئی تھیں۔۔۔

ایزل کے کپکپاتے وجود کو سہارہ دیتے وہ خود بھی تشویش سے سارا منظر
دیکھنے لگیں۔۔۔

اوہ،،، واٹ آپلیزینٹ سرپرائز،،، "یار آئیے آئیے آپ کی ہی کمی
"_____ تھی،،، ویلکم باس

وہ ہنستے ہوئے طنز کرنے لگا۔۔

شاویز کی نظریں اسکے ہاتھ پر تھی۔۔۔

جو تیزی سے ٹریگر چڑھا گئے۔۔۔

"_____ نوشامیر رک جاو

وہ دھاڑے تھے مگر اسکی آنکھوں میں خون دیکھ انہیں اتنا اندازہ ضرور

ہوا تھا کہ وہ لڑکار کنے والا نہیں۔۔۔۔

توروک لیں _____ "وہ کندھے لا پرواہی سے اچکا تا ہنستا ہوا آنکھ و نک کر
گیا۔۔۔

فضا میں ایک دم سے گولی کی آواز گونجی۔۔

شامیر _____ روحان دھڑکتے دل سے اسکے کندھے سے ابلتے خون کو

دیکھ چلایا۔۔۔

جبکہ شامیر نے جبرے مضبوطی سے بھینچے ایک ساتھ جانے کتنے ہی فائر
"ستارہ بانی پر کیے۔۔۔"

جو دم توڑتی ایک طرف ڈھلک گئی۔۔

ڈونٹ موو میجر۔۔۔۔۔ جو کرنا تھا تم نے کر دیا۔۔ اب اگر سر کو کچھ ہوا تو
"تمہارا سراڑا دوں گا۔۔۔"

وقاص جو نیچے گرا ہوا تھا۔۔

میجر شاویز کو آگے بڑھتا دیکھ اسنے پھرتی سے اٹھتے گن میجر کی کن پٹی پر
رکھی۔

شامیر گن کو بیلٹ میں لگائے،، سردنگا ہوں سے میجر کو دیکھتا آگے بڑھا
اور اماں کے سینے سے لگی روتی ہوئی ایزل کو دور کیا۔۔۔

اششش ڈونٹ کرائے،،،، "وہ اسکے آنسوؤں انگوٹھوں سے صاف کرتا
دھڑکتے دل سے بولا۔۔

ایزل ایک دم سے خوفزدہ سی ہوتے اس سے دور ہوئی۔۔

"ایزل واپس آؤ۔۔۔۔۔"

اسے پیچھے کی طرف قدم اٹھاتا دیکھ شامیر دھاڑا تھا۔۔۔۔۔
مگر تب تک میجر شاو یز بڑی چالاکی سے وقاص کو مارتے ایزل کو پکڑ چکے
تھے۔۔

میں نے کہا تھا شامیر تمہارے ساتھ اس کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔۔
"... اور اب میں اسے لے جا رہا ہوں۔"

تم نے آج تک اس کیس میں میری بہت مدد کی ہے اس لئے تمہیں زندہ
چھوڑ رہا ہوں۔۔۔۔۔

ایزل کے بازو کو پکڑے وہ گن کارخ ایزل پر کئے بولے۔۔۔۔۔

شامیر کسی وحشی کی طرح ان پر لپکا۔۔۔ مگر تب تک روحان نے تیزی
سے اسکی گردن میں کوئی انجیکشن لگایا۔۔۔

شامیر سرخ خون آلود نگاہوں سے مڑا، غصے، حیرت سے روحان کو دیکھنے
لگا۔۔

جو اسے سوری کر رہا تھا۔

شامیر ایک دم سے بے ہوش ہوتے اس کی طرف جھول گیا۔۔۔

!" ___ اسے حفاظت سے گھر لے جاؤ،،، چلو بیٹا

ایک نظر شامیر کے بے ہوش وجود پر ڈالے۔ میجر ایزل سے مخاطب
"ہوئے۔۔۔"

جوا بھی تک شامیر کو دیکھ رہی تھی۔۔

ہم تمہیں حفاظت سے اپنے پاس رکھیں گے ڈونٹ وری میں آرمی میں
" ہوں۔۔۔ چلو

میجر کے بلانے پر وہ فوراً سے ہوش کی دنیا میں لوٹی سر کوہاں میں ہلاتی ان
کے پیچھے ہی گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

مجھے دے دو یہ لگ جائے گی تمہیں ___؛ "وہ بڑے سے چاقو کو دائیں
بائیں بڑی مہارت سے گھمار ہی تھی،

جبکہ نگاہیں ایل ای ڈی پر چلتے مناظر پر تھیں۔

جہاں کوئی مارشل آرٹ کے متعلق فلم چل رہی تھی۔

شامیر تیزی سے آگے بڑھا اس سے چاقو چھیننے لگا مگر وہ بضد تھی اور غصہ
بھی،،

فوراً سے ہاتھ پیچھے کیا۔

"مجھے پریکٹس کرنی ہے چھوڑو اسے ___ ورنہ یہ لگ جائے گا۔۔۔"

وہ بے چین ہوئی، جب شامیر کا ہاتھ اس چاقو کی نوک پر ٹکا۔۔

"نہیں تم کسی اور چیز سے پریکٹس کر سکتی ہو مگر اس سے نہیں ___؛

وہ سرد لہجے میں بولتا چاقو چھیننے لگا، جب ایزل نے اپنے ہاتھوں میں چاقو کو

جکڑا

شامیر کی آنکھیں حیرت سے پھیلی،، جب اسکے ہاتھ سے بہتے خون کو
دیکھا۔۔

شامیر میر_____ "وہ کسی برے خواب کے زیر اثر تھا، جب روحان نے
اسے دونوں کندھوں سے تھامے ہلایا۔۔۔
وہ یکدم سے چیختا فوراً سے اٹھ بیٹھا۔۔۔
"_____ کیا ہوا تم ٹھیک ہو

روحان کے چہرے پر واضح پریشانی تھی۔۔
شامیر گہرے سانس بھرتے آنکھیں میچ گیا۔۔
اسکا ذہن ہر سوچ سے مفلوج تھا۔۔

اپنے بازو پر کچھ سخت محسوس ہوا تو اسنے نیلی نگاہوں سے اپنے ہاتھ کو دیکھا
۔۔۔

جہاں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔

ایک ایک کرتے سارے مناظر سے دھند جھٹ گئی۔۔

ایزل کہاں ہے۔۔۔؟" اسنے خونخوار لہجے میں دھاڑتے روحان کی گردن
"کو گدی سے دبو چا۔۔۔

روحان کی آنکھیں باہر کو ابلی،،،،

روحان کو لگا تھا کہ شاید وہ اتنی جلدی اس لڑکی کو یادناں کرے مگر وہ غلط
ثابت ہوا تھا۔۔۔

وہ ہوش میں۔۔ لوٹا پھر سے ایزل کا پوچھنے لگا۔۔

غغغغ۔۔۔۔۔"روحان کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔۔۔ جسم ڈھیلا پڑنے
لگا تھا۔۔۔۔ جبکہ شامیر سرد نگاہوں سے اسے آخری سانسیں بھرتا دیکھ
رہا تھا۔۔۔

شامیر۔۔۔۔۔ چھوڑو اسے۔۔۔۔۔"خمرزہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔۔
سامنے کا دل دہلا دینے والا منظر دیکھ وہ تڑپ اٹھا۔

شامیر کی گرفت سے روحان کو آزاد کروانے کی بھرپور کوشش کرتا بالآخر وہ تھوڑی دیر تک کامیاب ہو گیا۔۔۔

!"_____ وہ مر جائے گا میر بس کرو

اسے پھر سے روحان پر حملہ کرتے دیکھ خمزہ چلایا تھا۔۔۔

تو مر جائے،، بس مجھے ایزل چاہیے بول اسے بتائے کہ اس میجر کے ساتھ "مل کر کہاں چھپایا ہے اس نے میری ایزل کو۔۔۔۔۔

وہ کوئی مجنوں لگا تھا خمزہ کو۔۔۔۔۔ روحان نے اپنی گردن کو سہلاتا لمبے لمبے سانس بھرتے نم نگاہوں سے اس بپھرے شیر کو دیکھا۔

مم نن نہیں جانتا _____!" روحان نے فوراً سے اپنی صفائی دی،،،، جس پر شامیر کو رتی برابر بھروسہ نہیں تھا۔

"میر میری جان _____؛ کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو۔۔۔۔۔؟

تمینہ بیگم متفکر سی اسکے کمرے میں شور سنتے آئی تھیں۔

اب دیوار سے لگے روحان، اور کمرے کی بکھری حالت انہیں شامیر کے موڈ کا کافی اچھے سے بتا گیا۔۔

جی وہ ہونٹوں پر پیاری سی مسکراہٹ سجائے آگے بڑھی،،،

!" _____ مجھے کسی سے بات نہیں کرنی،، جائیں یہاں سے سب

وہ خود پر ضبط کرتا چلا یا تھا۔۔۔

تمینہ بیگم آگے بڑھی، مگر خنزہ نے انہیں اشارے سے روک لیا۔۔

_____ چار ونا چار وہ غمزہ سی کیفیت میں کمرے سے نکل آئیں

Z A I N A B R A J P O O T

”یصال کیا چل رہا ہے یہ سب ___؟“

کیا امی کیا چل رہا ہے؟“ وہ سامان پیک کر رہا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اسکی ملتان کی فلائٹ تھی۔۔

بزنس ڈیل کے سلسلے میں وہ ایک ہفتے کیلئے جانے والا تھا جب ذکیہ بیگم اسکے کمرے میں آئی۔۔۔

سفینہ تمہارے کمرے میں کیوں نہیں رہتی،، دو ہفتے ہو چکے ہیں اسے آئے ہوئے اور وہ کنواری لڑکیوں کی طرح الگ سے کمرہ پکڑ کر بیٹھی ہے۔۔۔

”میں نے کہا تھا تم سے کہ بہتر کرو اپنے تعلقات۔۔۔۔“؛

وہ برہمی سے بولیں ___ یصال اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو گھورنے لگا۔
امی اس کی اپنی زندگی ہے وہ جیسے مرضی رہے مجھے فرق نہیں پڑتا اور آپ
”!___ بھی پلیز مجھے پریشان مت کریں اس حوالے سے
وہ اکھڑے ہوئے لہجے میں کہتا سامان پیک کرنے لگا۔

"___ کیوں کیوں فرق نہیں پڑتا تمہیں

اسکا کھرا جواب ذکیہ کو آگ لگا گیا تھا۔۔

سنو لڑکے یہ سب چونچلے مجھے نہیں پسند،،، شادی تمہاری مرضی سے
کری ہے میں نے۔۔۔۔۔ اس وقت شوق چڑھا ہوا تھا بہت تو اب رہو گھر
اور اپنی بیوی کو سنبھالو۔۔۔۔۔

ذرا جو فکر ہو تمہاری اولاد پیدا کرنے والی ہے۔۔۔۔۔ پورا پورا دن الٹیاں
کرتی رہتی ہے بچی، حالت دیکھو سوکھ کر کانٹا ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ اور تم،
تمہیں تو دیو داس بننے سے فرصت نہیں۔۔۔۔۔

"___ امی ایسی کوئی بات نہیں پلیر

یصال انہیں ٹاپک سے ہٹا دیکھ جھنجھلاہٹ سے بولا تھا۔۔

کیا امی۔۔۔۔۔ ارے سب جانتی ہوں، تیرے دماغ سے ابھی تک وہ
فتورن لڑکی نہیں اتری ناں۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں تجھے ماں ہو تیری

"

"امی،،،،، امی کیا کر رہی ہیں آپ پلیز میرا سامان واپس کریں۔۔۔۔۔"
ذکیہ اسکا بیگ اٹھائے غصے سے لال بھبھو کا ہوئی کمرے سے ہی نکل گئی
تھی۔۔

جبکہ یصال اکتائے ہوئے موڈ سے ان کے پیچھے ان کی منت سماجت کرتا
پھر رہا تھا۔

"چل رک اپنی بیوی کے پاس،، آج سے تم اس کے پاس رہو گے۔۔۔۔۔"
یصال نے حیرت سے ذکیہ اور پھر بیڈ پر سیدھے ہوتے بیٹھتی سفینہ کو
دیکھا۔۔

امی مجھے ملتان جانا ہے آفس کے کام سے۔۔۔۔۔ میں واپس آؤں گا تو
_____ "یہیں رہ لوں گا مگر ابھی کیلئے مجھے بیگ دیں

وہ جانتا تھا غصے اور جھگڑے سے کام نہیں بنے گا جبھی نرم لہجے میں کہا۔

اگر تم جاؤ گے تو سفینہ بھی ساتھ چلے گی اٹھو سامان باندھو اپنا سفینہ

"

وہ حکمیہ لہجے میں بول سفینہ کو دیکھنے لگی۔۔

امی یہ کیا کرے گی میرے ساتھ _____!" یصال حیرت زدہ سا آنکھیں

پھیلانے بولا۔۔

جبکہ سفینہ خود حیران و پریشان تھی۔

کیوں نہیں جاسکتی،،؟ ارے بڑھی ہوئی گئی ہوں میں۔۔۔۔ مجھ سے

نہیں سنبھالا جاتا اسے۔۔۔۔ پورا دن الٹیاں کر کر ہلکان ہوتی ہے اور مجھے

بھی کرتی ہے۔۔۔۔ تمہاری بیوی ہے تمہاری اولاد ہے۔۔۔۔۔ سنبھالو

"اسے۔۔۔۔

وہ ہاتھ جھاڑتے بولی۔

تو یصال نے آنکھیں پھیلانی۔۔

"امی۔۔۔۔

منہ بند رکھو تم تو۔۔۔۔۔ چلو اٹھو اور سامان باندھو ورنہ مجھ سے برا اور
کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

وہ سفینہ کو اچھے سے جھاڑ پلاتی کمرے سے ہی نکل گئی۔۔

!"___ اسی میں رکھ لو اپنا ضروری سامان اور باہر آؤ مجھے نکلنا ہے

یصال نے ایک نظر اسکی زرد رنگت پر ڈالے بیگ فرش سے اٹھائے بیڈ پر
رکھتے کہا۔۔

جبکہ سفینہ بس سرد نگاہوں سے اسکی چوڑی پشت کو دیکھتی رہ گئی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

!"___ ڈیڈ"

"میر تم،، بیٹا میری جان یہاں کیا کر رہے ہو،،، تمہیں ہوش کب آیا؟

شامیر جو سب کے روکنے کے باوجود بھی میٹنگ روم میں جا پہنچا تھا۔

اسے وہاں دیکھ رضا ایک پل میں زرد پڑ گئے۔۔

تڑپتے اسکے قریب آئے وہ اسے کاندھوں سے تھامے کرسی پر بٹھائے
اسکے خوب رو چہرے کو ہاتھ سے چھونے لگے۔

"!میری جان تم، تم ٹھیک ہو، یہاں کیا کر رہے ہو، تمہاری طبیعت۔۔۔
وہ باپ تھے پچھلے سات دنوں سے اسکی حالت دیکھ وہ اندر ہی اندر تڑپ
رہے تھے۔۔

ایک ہفتے سے ڈاکٹر زاسے میڈیسن کے زیر اثر بے ہوش رکھے ہوئے
تھے،

اور اب زیادہ دیر اسے بے ہوش رکھنا اس کی جان پر خطرہ تھا جی کل
رات سے اسے کوئی دوا یا انجکشن نہیں لگایا گیا۔۔

اور نتیجہ اس وقت رضا کے سامنے تھا۔۔

ڈیڈ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ جانتے ہیں وہ آپ کا دوست مم میجر وہ
میری ایزل کو لے گیا۔۔

ڈیڈ مجھے وہ چاہیے۔۔۔۔" آپ فون کریں انہیں بولیں کہ شرافت سے
"میری بیوی کو گھر چھوڑ کر جائیں۔۔۔۔"

وہ مجنوں بنا آنکھوں میں، جنون، تڑپ لیے بڑی امید سے رضا کو دیکھ بولا
تھا۔۔

رضانے لب بھینچے اپنی خوب رویے کو دیکھا جس کی حسین آنکھوں کے
نیچے حلقے پڑ رہے تھے۔۔

انہیں وہ شامیر بیگ نہیں کوئی عاشق لگا تھا۔۔

"آپ سب لوگ جائیں میٹنگ کل ہوگی۔

رضانے خود پر گڑھی نگاہوں کے تعاقب میں وہاں کھڑے کلائنٹ سے
کہا جو کندھے اچکاتے وہاں سے نکل گئے۔

خود کرسی کھینچتے وہ اسکے قریب بیٹھے۔۔

ایزل اپنی مرضی سے گئی پیے۔۔۔۔ میر_____!

اسکا سفید ہاتھ تھا مے وہ اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتے سنجیدگی سے گویا
ہوئے۔۔۔۔

شامیر کی نگاہیں ساکت رہ گئی،

وہ بس حیرت و صدمے سے اپنے ڈیڈ کو دیکھتا رہا۔۔۔

ہاتھ کی انگلیوں میں لرزش تھی جنہیں وہ چھپانے کی کوشش کرتا ہاتھ کھینچ
گیا۔۔۔

یہ یہ جھوٹ ہے۔۔۔ "دماغ کہہ رہا تھا کہ ہاں یہ سب سچ ہی تو تھا وہ تو

آگے ہی اس سے فرار چاہتی تھی۔۔۔

مگر دل۔۔۔۔؟ اس دل کا کیا کرتا جو اس لڑکی مخض ایک لڑکی کو سامنے

ناں پاتے بے قرار تھا اتنا کہ اگر وہ شامیر بیگ کو ناں ملتی تو دنیا کو تباہ کر

دینے کا جنون رکھتا تھا۔۔۔

!"_____ یہ سچ ہے اور تم بھی جانتے ہو

رضانے اسکے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھا، گالوں پر ابھرتے حسین
گڑھے مزید گہرے ہوئے جب اسنے لبوں کو دانتوں تلے کچلا۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتا ڈیڈ۔۔۔۔۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ وہ ایزل شامیر
بیگ پیے۔۔۔۔۔ میری بیوی،، صرف میرا، شامیر بیگ کا حق ہے اس پر
۔۔۔۔۔ اور اسکی مرضی ہو یا پھر نہیں، وہ رہے گی تو میرے ساتھ
!"_____ ہی۔۔۔۔۔ وہ بھی تا عمر

اسکی آنکھوں میں ابلتا جنون دیکھ رضا بالکل سن سے رہ گئے،،
وہ جواب دینا چاہتے تھے مگر الفاظ جیسے گڈمڈ ہو گئے۔۔۔
!"شامیر یہ پاگل پن ہے۔۔۔

وہ کرسی کو لات مارتا بپھرے ہوئے شیر کی طرح اٹھا۔۔۔
رضا کی آواز پر اسکے بھاری قدم تھمے۔۔۔

نہیں ڈیڈ یہ پاگل پن نہیں، یہ ضد ہے یہ جنون ہے،، اور وہ بھی کسی عام
انسان کا نہیں،، شامیر رضا بیگ کا جنون،، ایزل جاوید اختر۔۔۔۔۔ وہ تو تب

بھی میرے پاس تھی ڈیڈ جب وہ آنا نہیں چاہتی تھی اور اب جب وہ میری
ہے پوری طرح سے، تو پھر بھلا میں اسے کیسے چھوڑ دوں۔۔۔۔
"امبا سیبل۔۔۔۔"

وہ نچلے سرخ ہونٹ کو دانتوں تلے کچلتا جنون خیزی سے بولا۔۔۔۔
ہاتھ کی مٹھی کو مضبوطی سے جکڑ گیا۔۔۔

رضادم سادھے اسکی باتیں سنتے سناٹوں کی ضد میں چلے گئے۔
آپ گھر جائیں ریٹ کریں۔۔۔ اب میں تبھی واپس آؤں گا جب ایزل
"میرے ساتھ ہوگی۔۔۔"

وہ انہیں اچانک سے ہگ کرتا بولا۔
تو رضانے بے بسی سے آنکھیں موندی۔۔۔
"تم نے قسم کھائی ہے میرا بڑھا پا خراب کرنے کی۔۔۔
وہ آنسوؤں کو حلق سے نگلتے بولے۔۔۔۔"

تو شامیر کی حسین آنکھوں میں شرارت ابھری۔۔۔
ڈونٹ وری ڈیڈ آپ کو بھی پورا موقع دوں گا۔

بہت جلد آپ بھی اپنے گرینڈ سن یا گرینڈ ڈاٹر کے ساتھ مل کر میری
"زندگی کو خراب کر سکیں گے۔"

وہ ہنستے ہوئے بے باکی سے بولا۔۔۔

تو رضا کا چہرہ سرخ پڑا۔

بے شرم انسان۔۔۔ "انہوں نے دانت پیستے اسکی کمر پر مکہ چڑھا۔۔۔ تو
ناچاہتے ہوئے بھی وہ مسکرایا۔۔۔

"لو یو اینڈ ٹیک کئیر۔۔۔"

وہ لمحوں میں رضا کی آنکھوں سے او جھل ہوا تھا۔

اور رضا اب بس اسکی سلامتی کیلئے دعا گو تھے۔

Z A I N A B R A J P O O T

"ایزل بیٹا کیا سوچ رہی ہو _____؟"

وہ کب سے ننگے پاؤں لان میں کھڑی کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی۔

شاویز اسے کب سے نوٹ کر رہے تھے۔۔

اب جب رہاناں گیا تو خود ہی نیچے اسکے پاس چلے آئے،،

ایزل ان کی آواز پر ایک دم سے چونکی۔۔۔۔

جج جی انکل کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔، "وہ ایک دم سے نظریں چڑا گئی

۔۔۔

شاویز نے گہری نظروں سے اسے دیکھا یقیناً وہ کچھ چھپا رہی تھی مگر

انہوں نے کریدنا مناسب نہیں سمجھا۔

"تو باہر کیوں کھڑی ہو ٹھنڈ لگ جائے گی چلو میرا بچہ روم میں چلو۔۔۔

انہوں نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تو ایزل مسکرا بھی ناں

سکی۔۔

وہ ایک ہفتے سے میجر شاویز اور ان کی بیوی کے ساتھ تھی۔۔

جو ایزل کا بہت اچھے سے خیال رکھ رہے تھے۔۔

مگر جانے کیوں دل اُچاٹ سا تھا،،

وہ اداس تو تھی ہی اب بے زار بھی ہونے لگی۔۔۔
"جی انکل گڈ نائٹ۔۔۔۔۔"

وہ واپس سے اپنے روم میں چلی آئی۔۔۔۔۔

روم کو لاک کرتے وہ بیڈ کو گھورنے لگی۔۔۔

اور پھر گہرے سانس بھرتے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔

تمہیں کھودینے کا خوف میرے دل کی دھڑکنوں کو ابھی تک نارمل نہیں

ہونے دے رہا ایزل شامیر بیگ_____ تم تک پہنچتی ہر تکلیف کو شامیر

بیگ سے گزر کر تم تک جانا ہو گا۔ تمہارے دل و دماغ تمہارے اس وجود

"پر صرف میرا حق ہے، صرف اور صرف شامیر بیگ کا۔۔۔۔۔"

کانوں میں شامیر بیگ کی وہیں سرگوشیاں گونج رہی تھی۔۔

جو ایک ہفتے سے اسکا چین سکون غرق کیے ہوئے تھیں۔۔۔

وہ آنکھوں کو اور بھی مضبوطی سے بند کرتے لیٹی رہی۔۔۔۔۔

مگر دماغ اور دل تو اسی۔ بے مہر پراٹکا ہوا تھا جو ہوا میں بکھری آکسیجن کی

طرح اتنا عرصہ اسکی سانسوں سے بھی قریب تر رہا تھا۔۔

اور اب ایسا گم ہوا کہ واپس تک ناں پلٹا۔۔۔۔

وہ لاشعوری طور پر شامیر کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔

مگر انا آڑے آرہی تھی۔۔۔

کیسے زبان سے اقرار کر لیتی۔۔۔۔

وہ کیوں آئے گا،، اسکی طلب تو پوری ہو گئی۔۔۔

"اب تک تو بھول بھی گیا ہو گا کہ کوئی ایزل بھی ہے۔۔

دماغ نے پھر سے دلیل دی تو دل بو جھل پڑ گیا۔۔۔

وہ حسین غذائی نگاہیں بستر پر ڈالے بس گم سم سی لیٹی رہی۔۔۔

کبھی جو بانہوں کا گھیرا اسے عذاب لگتا تھا۔۔۔

اب اسکی قربت اسکا ناں ہونا بھی ایک عذاب لگ رہا تھا۔۔۔

وہ تھا تو اسے کوئی ڈر نہیں تھا اسکی بانہوں میں چھپی وہ شیرنی بنی رہتی تھی

اور اب ڈر اس قدر حاوی رہتا کہ سکون سے سو پانا بھی محال تھا۔۔

اللہ پوچھے تمہیں شامیر۔۔۔۔۔ اب کبھی شکل نہیں دکھاؤں گی۔۔۔ تم

"ہو ہی گھٹیا انسان۔۔۔۔۔ اتنی جلدی بھول بھی گئے۔۔۔

وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے، دیوار پر نصب بڑی سے گھڑی کی سوئیوں کو
گھور رہا تھا۔۔۔

"ارے واہ پہچان لیا آپ نے تو _____؛

وہ داد دینے والے انداز میں بولا تو شاویز نے چشمہ اتارا۔۔

دیکھو شامیر،،، تم ایک اچھے انسان ہو، اب یہ فضول کی ضد چھوڑ دو،، تم
جانتے ہو کہ ایزل میرے پاس محفوظ ہے تو پھر اسے یہیں سکون سے
"ارہنے دو،،

میجر اس کی ضد سے کافی اچھے سے واقف تھے فوراً سے کہا۔ تو مقابل
جبرے بھینج گیا۔

آپ نے مجھے بہت ہلکے میں لے لیا ہے میجر شاویز۔۔۔۔۔ شاید آپ
جانتے نہیں کہ شامیر بیگ کیا چیز ہے، ڈونٹ وری بہت جلد معلوم ہو
"جائے گا۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا،،

جبکہ میجر شاویز کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے،،
تم کبھی بھی ایزل تک نہیں پہنچ سکتے تو فضول کی بحث اور ضد چھوڑ
"دو۔۔۔۔"

وہ تنبیہی لہجے میں بولے۔۔

جب کہ شامیر نے انکی بات سنتے ابھرا اچکایا۔۔
چیلنج مت کریں میجر_____؛ "شامیر نے ٹوکا۔۔۔"

کیوں ہو کیا تم،،؟ کر رہا ہوں چیلنج۔۔۔۔۔ تم ساری زندگی بھی لگا دو گے تو
بھی ایزل تک نہیں پہنچ سکتے شامیر رضا بیگ،، یہ اپنے پیسے کا دھونس کسی
اور پر جمانا۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں۔

"کہ اب کیسے تم ایزل تک پہنچتے ہو،،،،؟"

شاویز غصے سے جگہ سے کھڑے ہوتے چلائے تھے۔۔۔

! جبکہ شامیر ان کی باتوں پر بے اختیار ہنسا۔۔۔۔

یہ دھونس پیسے کی نہیں ہے،، میجر یہ ضد یہ جنون ہے شامیر بیگ کا
۔۔۔۔۔ اب آپ سے اگلی ملاقات آپ کے گھر پر ہوگی،، وہ بھی آمنے

!"_____ سامنے،، تب تک کیلئے خدا حافظ

وہ مسکراتا ہوا گویا ہوا۔۔۔۔

ساتھ ہی کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔

"بی یہ اسے کیسے پتہ کہ میں نے ایزل کو اپنے گھر رکھا ہے _____؟

میجر نے سوالیہ نگاہوں سے موبائل کی اسکرین کو دیکھتے خود کلامی

"کی۔۔۔۔

"اس کا مطلب وہ یہاں آتا ہو گا۔۔۔۔

گارڈز۔۔۔۔۔!" وہ حواس باختگی کی کیفیت سے چلائے تھے۔۔۔۔

انہیں فوری طور پر ایزل کو ساتھ لئے یہ جگہ چھوڑنی تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

گاڑی نکال۔۔۔۔۔!“چابی روحان کی طرف اچھالتے وہ ذرا سخت لہجے
”میں بولا۔۔۔۔۔

یار مجھے بخش دے،، دیکھ کچھ دنوں میں میری شادی ہے۔۔۔
”!منہ سجھا دیا ہے تُو نے _____ مطلب تم نے۔۔۔

شامیر کے گھورنے پر روحان نے فوراً سے تصحیح کی۔۔
تیری وجہ سے وہ میجر میری ایزل کو مجھ سے چھین کر لے گیا تھا اور اب تُو
”ہی اسے واپس لانے میں میری مدد کرے گا۔۔۔۔

کک کیا مطلب _____؟“روحان نے حیرت سے فق چہرے سے استفسار
کیا۔

تو شامیر مسکرایا۔۔

!"_____ مطلب کو چھوڑ تو بس گاڑی سٹارٹ کر

شامیر نے زور سے اسکا گال کھینچتے کہا اور پھر اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ
گاڑی کا ڈور کھولے اندر بیٹھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

انگل ہم اتنی ایمر جنسی میں کہاں جا رہے ہیں۔۔۔ پلیز کچھ بتائیے تو
!"_____ سہی

ایزل کو گھبراہٹ ہو رہی تھی،، وہ کب سے میجر شاویز سے پوچھ رہی تھی
۔۔

جو بس خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے۔۔

۔ "بیٹا شامیر نے فون کیا تھا۔

وہ مر رہے اسے دیکھتے پریشانی سے گویا ہوئے۔۔۔۔

تو ایزل کا دل تیزی سے دھڑکا۔۔۔ ماتھے پر بکھرے بل سمٹے۔۔۔

وہ نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے کچلتی میجر کو دیکھنے لگی۔۔

اسنے چیلنج کیا ہے کہ وہ آج رات تک تمہیں ڈھونڈ لے گا اور میں ایسا

۔ "ہر گز نہیں ہونے دوں گا۔۔۔

میجر مضبوط لہجے میں بولتے سیل فون نکال کسی کو کال کرنے لگے۔۔

جبکہ ایزل تو اس ستمگر کے چیلنج کا سنتے ہی اپنی بے قابو دھڑکنوں کو شمار کر

رہی تھی۔۔

اسے تو لگا تھا کہ وہ خوب رو شخص شاید بھول چکا ہے اسے۔۔۔ مگر اب جب

اسکے آنے کی خبر سنی تھی۔۔

دل تو جیسے قابو میں ہی نہیں رہا تھا۔۔

وہ نچلے ہونٹ کو کچلتے انگلیاں چٹخانے لگی۔

اسے یاد تھا وہ منظر۔۔۔۔ جب وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا۔۔

مگر ایزل نے نہیں تھاما تھا۔۔۔

اس منظر کو سوچتے ہی ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے نمودار ہوئے۔۔۔
وہ گہرے سانس بھرتی خود کو نارمل کرنے لگی۔۔۔

"کیا وہ آئے گا۔۔۔"

ذہن نے سوال کیا، جب دل نے لہکتے حامی بھری تھی،
کیا وہ اتنے وقت میں اس کے پاگل پن سے واقف نہیں ہو پائی تھی،؟ کیا
اسکا آنا ایزل کی خواہش کے مطابق تھا۔

وہ سخت تذبذب میں گھری خود سے الجھی بیٹھی تھی۔۔

"حقیقتاً وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔؟"

ایزل نے گہرے سانس بھرتے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

تم ڈھونڈو گے کیسے،،؟ کیا میجر کے گھریا کسی اپارٹمنٹ کا پتہ معلوم ہے کیونکہ ان حالات میں وہ تمہاری بیوی کو کہیں اور تو رکھنے سے رہا۔
روحان نے گاڑی سیاہ تار کول سے بنی سڑک پر دوڑاتے سوال کیا۔
"تو اس کے گھر کون جا رہا ہے؟"

وہ کھڑکی سے باہر دیکھتا لا پرواہی سے ہنسا،
تو روحان چونک گیا۔

"کیا مطلب تو پھر ہم اسے ڈھونڈے گے کیسے۔۔۔؟"
روحان نے صدمے کی سی کیفیت میں اسے دیکھا۔
"وہ خود ہمیں اپنے پاس لے جائے گا۔۔۔"

اسکی نیلی آنکھوں میں عجیب سے چمک تھی، جسے روحان نہیں سمجھ پایا مگر
وہ اتنا ضرور جانتا تھا۔

کہ شامیر سے جیت پانا ناممکن ہی تھا مطلب اس نے ضرور کچھ سوچا ہو گا۔

شامیر نے سیل فون موبائل سے نکالا۔۔۔

روحان اسے ہی دیکھ رہا تھا مگر چپکے سے۔۔۔

"!___ کام کر اپنا، یہاں سے لیفٹ لے

شامیر نے اسے سختی سے جھاڑا تو وہ گلا کھنکھار تا گاڑی کو بائیں طرف موڑ
گیا۔۔۔

شامیر اسے ڈائریکشن بتا رہا تھا۔

اور روحان بس کسی روبوٹ کی طرح گاڑی کو دائیں سے بائیں موڑ رہا
تھا۔۔

"!___ بس یہیں روک دے

ایک نظر آسمان پر پھیلتی تاریکی پر ڈالے، شامیر نے چمکتی نگاہوں سے
کہا۔

"کیا یہاں کہاں، اور تجھے کیسے پتہ کہ میجر یہاں ہے ___؟

وہ تر چھی نگاہوں سے شامیر کو گھورتے پوچھنے لگا ایک نگاہ اس سنسان
سڑک پر ڈالی۔۔

تجھے یہ سب جاننے کی کوئی ضرورت نہیں تُو بس پیچھے سے کچھ ضروری
"سامان ہے وہ نکال لے،، تیری بھابھی کا ہے۔۔

روحان کے گال کو تھپکتے وہ نرمی سے کہتا گاڑی سے باہر نکلا۔۔

روحان منہ بنائے گاڑی سے نکلا۔۔

اور ایک نگاہ خود سے دو قدم آگے چلتے اس خوب رو شخص پر ڈالے کندھے
اچکا گیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

اسے آئے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی۔۔

موڈ بہتر کرنے کی غرض سے وہ ابھی شاور لیتے اپنے سیاہ گداز بالوں کو
جھاڑتی کمرے میں داخل ہوئی۔۔

سیاہ سوٹ میں اسکی سونے سے جگمگاتی رنگت بجلیاں گرا رہی تھی۔۔

وہ ٹاول سے بالوں کو خشک کرتی جیسے ہی روم کے وسط میں پہنچی۔۔

بالکونی کی طرف کھلتی کھڑکی پر کچھ کھٹکاسا محسوس ہوا۔۔

مگر وہ اپنا وہم گردانتے ٹاول کو صوفے پر پھینکتی دوپٹہ اٹھانے لگی۔۔

جب اس بار واضح دستک ہوئی تھی۔۔

ایزل ایک دم سے خوف سے اچھلی۔۔

غذائی بڑی بڑی آنکھوں کو حیرت سے پھیلائے وہ کھڑکی کو گھورنے لگی۔

پہلا خیال ہی اس ستمگر کا آیا تھا۔۔۔

مگر پھر اسے میجر کی کہی بات یاد آئی۔۔

کہ شامیر چاہ کر بھی اس جگہ نہیں پہنچ سکتا۔۔۔

وہ اب کی بار مزید خوفزدہ ہوئی۔۔

کھڑکی پر اب کی بار دستک آگے سے زیادہ تیزی سے جاری تھی۔

جس کے سبب وہ بنا آہٹ کیے،، بیڈ سے کانپتے ہاتھوں سے دوپٹہ اٹھائے

دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔

میجر شاویز نے اسے آگاہ کیا تھا کہ اس وقت وہ کسی بہت بڑے خطرے

میں ہے اسی لئے وہ اسے اپنے پاس حفاظت میں رکھ رہے ہیں۔۔

اور انہوں نے سختی سے تائید بھی کر لی تھی کہ کسی بھی قسم کی گڑبڑ
محسوس کرتے ہی وہ سب سے پہلے میجر کو آگاہ کرے گی۔۔۔
اسی لئے وہ دبے قدموں سے کمرے سے نکلنے لگی۔۔۔
اسنے جیسے ہی رخ دروازے کی سمت کرتے لاک کھولنا چاہا۔۔۔
کسی سائے نے اسے تیزی سے چھپٹا۔۔۔
اسے کمرے سے دبوچے وہ دروازے سے پن کر گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

افففف جانم _____ ابھی تو بھاگم بھاگ والا کھیل ختم کر
!" _____ دو

وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ ایزل کے حسین لبوں پر ہاتھ رکھے، دوسرا ہاتھ
اسکی نازک سی کمر میں حائل کیے،، ذرا شیر سے آنچ دیتے لہجے میں
بولا۔۔۔

تو ایزل کا سانس رک سا گیا۔۔۔

وہ حد سے زیادہ آنکھیں پھیلائے اپنے سامنے، بلکہ اپنے قریب موجود
شامیر کو دیکھنے لگی،،،

"کیا وہ سچ میں آیا تھا؟؟؟"

ایزل کو اپنے دل کی دھڑکنیں کانوں میں سنائی دینے لگیں۔۔۔

وہ پلکیں جھپکتی اس وجہہ مرد کو دیکھے گئی۔۔

جس کی بے قرار نگاہیں دلبرانہ انداز سے اس ساحرہ کے چہرے کا طواف
کر رہی تھیں۔۔

"اففف کافی ہاٹ لگ رہی ہو،، آج تو کس سے کام نہیں چلنے والا۔۔۔

وہ ہاتھ اسکے ہونٹوں سے ہٹائے ایک دم سے اسکے ہونٹوں کو چھوتا پیچھے

ہٹا اور ایزل کو کندھوں پر ڈالے واشروم میں گھسا۔۔

"شش شامیر چیچ چھوڑو۔۔۔۔؛

وہ ہوش میں لوٹی، خود کو اس پاگل شخص کے کندھوں پر پاتی خوف سے

بولی۔۔۔

نہیں جاناں،،،، پورا ایک ہفتہ سات گھنٹے اور چھبیس منٹ تم اس میجر

شاویز کے پاس رہی۔۔۔۔

!"____ یعنی مجھ سے دور

وہ اسے بولنے سے روکنا اب اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔

ایزل کا وجود کپکپا کے رہ گیا۔۔۔

وہ کیا کرتی، کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی تھی ایک آنسو بہانے کا کام تھا جو

وہ بھرپور دل جمعی سے کر رہی تھی۔۔۔

تمہیں کہا تھا میں نے، تم کسی چیز کو چھو مجھے برداشت نہیں۔۔۔۔ کیا

!"اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ سرد لہجے میں پھنکارتا اس کے دوپٹے کو اتار دوڑا اچھا لگ گیا۔

ایزل نے لب مضبوطی سے میچے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹا۔۔۔

تمہارے وجود پر صرف میرا دیا لباس ہونا چاہیے تو پھر انہیں پہننے کی کوئی

"ضرورت نہیں۔۔۔۔

وہ جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کرتا پھنکارہ ساتھ ہی شاویر آن کر دیا۔۔۔

ایزل حیرت سے کنگ اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتی رہ گئی۔۔

جو آج کافی خطرناک ارادوں سے آیا تھا۔۔۔

"مم میں چیخ کک۔۔۔۔۔"

"بولومت صرف سنو _____؛

میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ پکڑو یہ شرٹ،، اگلے دو منٹ میں ان

"پکڑوں کو اتار کر باہر آؤ۔۔۔۔۔"

وہ اپنی پہنی شرٹ اتارے ایزل کے سامنے کرتے حکمیہ انداز میں بولا

--

تو ایزل کا دل خوف سے دھڑکا۔۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

جو آج حد درجہ سرد مہر بنا تھا۔

"!۔۔۔۔۔ پہن لو گی یا پھر میں خود کروں یہ کام۔۔۔۔۔"

اسے روتا دیکھ، شامیر کا دماغ گھوما تھا وہ دانت پیستے تیزی سے اسکی طرف

جھکا استفسار کرنے لگا۔۔۔

تو ناچاہتے ہوئے بھی ایزل نے اسکی شرٹ کو تھاما۔۔۔۔

"دیٹس لائیک مائی گڈ گرل۔۔۔۔۔"

وہ شدت سے اسکے گال کو چومتا واشروم سے باہر نکلا۔۔۔۔

تو ایزل نے تیزی سے کانپتے ہاتھوں سے دروازے کو بند کیا۔۔

اسے اب پچھتاوا ہو رہا تھا اپنی سوچ پر،، آخر کیوں وہ شامیر کا سوچتی رہی

اس کا انتظار کرتی رہی،،۔

جبکہ اس ظالم کو تو سوائے حکم چلانے کے کچھ آتا ہی نہیں تھا۔۔

"میں باہر نہیں نکلوں گی۔۔۔"

وہ سرخ آنکھوں کو ہاتھ سے رگڑتی واشروم کے دروازے کو گھورتے

جیسے خود کو یقین دلارہی تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل اوپن دی ڈور _____؛ "وہ دروازے کے پاس کھڑا کب سے

اسکے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

مگر ایزل کو باہر ناں آتا دیکھ وہ بے چینی سے دروازہ ناک کرتے اسے
پکارنے لگا۔۔۔

ایزل جو گھٹنوں میں سر دیے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی
ایک دم سے چہرہ گھٹنوں سے اٹھائے دروازے کو گھورا۔۔۔
"ایزل باہر آؤ ورنہ میں اندر آ جاؤں گا۔۔۔"

جبرے بھینچے وہ دبے دبے لہجے میں پھنکارا، لہجے کو حتیٰ الامکان طور پر
"دھیمار کھاتا تھا اسنے۔۔۔"

"ایزل _____؛

وہ ایک بار پھر سے غصے سے دھاڑتا اس سے پہلے ہی دروازہ کھلا۔۔۔
"تم نے چینیج کیوں نہیں کیا۔۔۔"

اسے ابھی تک اسی لباس میں دیکھ وہ، ایزل کے بازو کو دبوچے غصے سے
پھنکارا۔۔۔

"ووومم میں یہی نہیں پپ پہنوں گی۔۔۔"

وہ نظریں جھکائے دھڑکتے دل کو قابو کرتے بولی تھی۔۔۔

شامیر نے ایک نگاہ اس حسین چہرے پر ڈالی، جو رونے کے سبب سرخ ہو چکا تھا۔۔

”_____ اوکے ویٹ

وہ سرد سانس فضا کے سپرد کرتے ایزل کے آنسوؤں کو انگوٹھے پر چنتے کھڑکی کی جانب بڑھ گیا۔۔

ایزل نے فوراً سے فرش پر پڑا دوپٹہ اٹھائے خود پر لپیٹا۔۔

”سامان دے _____؛

کھڑکی کے پاس رکتے شامیر نے سرد لہجے میں حکمیہ کہا۔۔

”ہیلو بھابھی _____؛

روحان ہاتھ میں ڈھیروں شاپنگ بیگز تھامے کھڑا ہوا۔

تو نگاہیں ایزل پر پڑی وہ بتیسی دکھاتا پوری طرح سے کھل کر مسکرایا،،،
اور ساتھ ہی ہیلو کہا۔

شامیر نے آنکھیں چھوٹی کیے،، ابرواچکایا۔۔۔۔

وہ وہ مطلب السلام علیکم بھابھی _____ "روحان نے فوراً سے بات بدلی،
ہوائیاں اڑے چہرے سے کہا۔۔

"سامان دے۔۔۔۔

شامیر نے سر کو تاسف سے نفی میں جھکٹتے کہا تو روحان نے بیگز اسے
تھمائے۔۔۔۔

_____ چل نکل یہاں سے نظر مت آنا یہاں _____؛

ایک نگاہ روحان کے اترے چہرے پر ڈالے، شامیر نے کہتے ساتھ ہی
کھڑکی زور سے بند کر دی۔۔۔۔

"_____ لو اس میں کچھ ڈریسز ہیں ایک پہنو اور باہر آؤ

وہ کپڑوں کا بیگ ایزل کے سامنے کرتے بولا۔۔۔

تو ایزل نے خفا نگاہوں سے اسے گھورا۔۔۔۔

لو۔۔۔" شامیر نے لفظوں پر زور ڈالا، تو ایزل نے مرتے دل سے اس بیگ کو تھام لیا۔۔

اس بار ناک نہیں کروں گا سیدھا اندر آؤں گا،، تو جلدی سے چیلنج کر لو "ورنہ، بعد میں اعتراض مت کرنا۔۔۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے،، پر شوق نگاہوں سے اس نازک وجود کو نہارتا بولا۔۔۔

تو ایزل نے دھاڑ کی آواز سے زور سے دروازہ بند کر دیا۔

Z A I N A B R A J P O O T

"!جی امی،، پہنچ چکا ہوں ہوٹل،، خیال رکھوں گا اسکا۔۔۔۔

وہ کافی بے زاریت سے بولا تھا،، کیونکہ ذکیہ بیگم اسے دس منٹ سے سفینہ کا خیال رکھنے کی تائید کئیے جا رہی تھیں۔۔

"اچھا ٹھیک ہے خدا حافظ بعد میں بات ہوگی۔۔۔۔ء

اسنے بیل دی مگر دروازہ ناں کھلا۔۔۔۔۔ یصال نے موبائل کو آف کرتے جیب میں ڈالا اور پھر ڈوبلیکیٹ کیز جو وہ ہوٹل کے اسٹاف سے لے چکا تھا۔۔

اس سے دروازہ کھول وہ کمرے میں داخل ہوا تو حالی کمرے کو دیکھ وہ چونک سا گیا۔۔۔۔

وہ دن کے وقت ملتان پہنچے تھے،

سفینہ کو ہوٹل میں چھوڑتا وہ ضروری میٹنگ کے سبب عجلت میں چلا گیا۔
اور اب جب واپس لوٹا تھا تو سفینہ روم میں کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہ اسے پکارتا ڈریسنگ روم میں داخل ہوا مگر وہ وہاں بھی نہیں تھی۔۔۔

"سفینہ۔۔۔۔۔"

واثر و م میں بے ہوش پڑی سفینہ کو دیکھ یصال ایک دم سے چیخا تھا۔
اسکا سر اٹھائے اپنی گود میں رکھے وہ اسکا چہرہ تھکنے لگا۔

جو ہوش و خرد سے بیگانہ تھی۔۔

"سفینہ آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔

وہ مسلسل اسکا چہرہ تھپکتا اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

جو بھگے لباس میں بخار سے تپ رہی تھی۔

اپنی لاپرواہی پر وہ دل ہی دل میں خود کو کوستا، اسے بانہوں میں اٹھائے

روم میں لایا۔۔۔۔

فوراً اسے اسکا بھگیا لباس تبدیل کرتے اسنے کمفرٹ اور ڈھائے،، ہوٹل کے

سٹاف ایریا میں کال کرتے ڈاکٹر کو بلانے کا کہا۔۔۔

اور خود بے چینی سے ٹھہلتا وہ بار بار سفینہ کے زرد چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

Z A I N A B R A J P O O T

"نو دور رہو تم ورنہ،،،،؛

ایزل چینیج کرنے کے بعد دروازہ کھول جیسے ہی روم میں آئی،، شامیر کو

اپنی طرف آتا دیکھ وہ غصے بھرے لہجے میں سختی سے بولی۔۔

شامیر نے آنکھیں پھیلائے، لال شارٹ فرائ میں دمکتی اس نازک سی
گڑیا کو دیکھا، اور پھر اسکی چھوٹی سی نازک انگلی کو۔۔۔۔۔۔ جو وہ
شامیر کی طرف اٹھائے ہوئے تھی،،

اِہہ یار میں تو ڈر گیا،،، یار پلیز مجھے مت مارنا دیکھو میں تم سے دور رہوں
 "گا ؛

وہ کمال مہارت سے اپنی نیلی آنکھوں میں شرارت لیے، ہاتھوں کو معافی کی طرح جوڑتا منہ معصومیت سے سجھائے بولا،

"!_____ میں مذاق نہیں کر رہی شامیر،، چلے جاؤ یہاں سے
ایزل اسکی اکیڈنگ پر سخت تلملاتے ہوئے غرائی،
"چلا جاؤں گا مگر تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔"

وہ ایک دم سے سنجیدگی سے بولتا اپنے قدم آگے بڑھانے لگا۔
 _____ جب ایزل اسے اپنی طرف آتا دیکھ پیچھے قدم اٹھانے لگی

"درد دیکھو۔۔۔۔۔"

"_____ دکھاؤ جانم

وہ پھرتی سے اسکے قریب ہوتا ایزل کی شہادت کی انگلی کو منہ میں ڈالے،
آنچ دیتی نگاہوں سے اس نازک سی لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔

تچ چھوڑو میری انگلی _____؛ "ایزل کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا جب
اس خوبرونو جوان کے منہ میں اپنی انگلی دبی پائی۔۔

شامیر نے اسکی کلائی کو جکڑتے گھومتے اسے کمر سے تھامے اوپر اٹھایا۔۔
"نونو شامیر چھوڑو پلیز نو۔۔۔۔۔"

ایزل ایک بار پھر سے خود کو اس ظالم کی گرفت میں پاتے اونچی آواز میں
چلانے لگی۔۔

جبکہ وہ بنادھیان دیے،، اسے یونہی اٹھائے وہ بیڈ پر پٹکھتا ایک پیر بیڈ پر
رکھ گیا۔۔۔

جانم یہ اپنا گھر نہیں،، جہاں ساؤنڈ پروف سسٹم کی وجہ سے کوئی تمہاری
چیخ و پکار سن ناں پائے۔۔۔ میجر سر آرام کر رہے ہوں گے،، ان کے
"آرام کا خیال کرنا چاہیے ہمیں۔۔۔۔"

_____ "تو اب نو شور او کے

وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا جھکتے ایزل کے قریب بیٹھا، اسکے بیڈ سے اترنے
سے پہلے ہی اسے کمر سے تھامے سینے سے لگا گیا۔

میں اچھے سے جانتی ہوں کہ تمہیں ان کے آرام کا کتنا خیال ہے،، مجھے
"چھوڑ دو شامیر ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

ایزل کمر پر بندھے اسکے ہاتھ کو کھولنے کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔
جب شامیر نے سر دنگا ہوں سے اسکے بالوں کو گھورتے جھٹکے سے اس کا رخ
اپنی طرف کیا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ایزل سنبھل پاتی،، مقابل اسکے لبوں کو قید کیے اپنی تشنگی
مٹانے لگا۔۔

_____ ایزل کا وجود اس اچانک افتاد پر بری طرح سے لرز پڑا
مگر شامیر کی گرفت سے نکل پانا کہاں ممکن تھا اس نازک سی جان کیلئے

وہ مدہوشی کے عالم میں اسکی سانسوں کی مہک کو خود میں اتار تا دینا جہاں
سے جیسے غافل ہونے لگا۔۔۔

مجھ سے دور جانے کی تمہاری ہر نئی کوشش تمہیں پہلے سے بھی زیادہ
"میرے نزدیک کر دے گی۔۔"

وہ ہاتھ اسکے دائیں بائیں رکھتے بے قرار نگاہوں سے اسکی زلفوں کو چھیڑتا
بہکے سے مخمور لہجے میں بولا،

کیا چاہتے ہو تم مجھ سے، چھوڑ دو میری جان_____ پہلے کیا کم اذیت ناک
"بنادی ہے تم نے،، جان چھوڑ کیوں نہیں دیتے میری_____؛

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے، زار و قطار رونے لگی۔

شامیر کی نیلی آنکھیں اسی پر ٹکی تھی۔ نازک وجود رونے کے سبب لرز رہا
تھا اور شامیر بیگ کا ضبط جواب دینے لگا۔۔

کیا اذیت دی ہے میں نے تمہیں،، کیوں جان چھوڑ دوں میں،، شادی کی
ہے تم سے۔۔۔ تمہارے بنا ایک منٹ سکون سے نہیں رہ سکتا،،
تمہیں آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں میں ہر پل ہر لمحہ،، اور تم ابھی
"بھی مجھ سے بھاگنا چاہتی ہو۔۔۔۔"

وہ طیش سے دھاڑتا ہاتھ کا مکہ بنائے بیڈ پر مارتا گھرے سانس بھرنے لگا
۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ مجھے کوئی شوق ہے جو بار بار تم سے ڈی گریٹ ہونے
کو پہنچ آتا ہوں۔۔۔۔ نہیں ایزل جاوید اختر مجھے کوئی شوق نہیں،، سنا تم
نے۔۔۔۔ بس ایڈیکٹ ہو چکا ہوں میں تمہارا،، تمہارا آنکھوں سے
او جھل رہنا، میری سانسوں کو روک دیتا ہے۔۔۔

آئی سویر میں چھوڑ دوں گا تمہیں، اسی وقت اسی گھڑی، جب یہ عادت
"چھوٹ گئی۔۔۔۔"

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا، کافی تیز لہجے میں بولا تھا۔۔ جب ایزل نے سرخ چہرے سے اسے نفرت سے دیکھ اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

اچھا اسی وقت چھوڑ دو گے تم مجھے،، ہاں بولو کیا میں کوئی کھلونا ہوں، کیا کوئی پتھر کی گڑیا ہوں جس کے کوئی احساسات نہیں، جسے درد تکلیف نہیں ہوتی،،

کیا سوچ کر تم میرے قریب آئے، کیوں بڑھائی یہ نزدیکیاں،، جب میں اسے ہوس کا نام دوں تو تمہیں لفظ بیوی یاد آ جاتا ہے۔۔

اور اب اب کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔ بولو شامیر بیگ۔۔۔

تم ایک نمبر کے دو غلے انسان ہو، جس کا کوئی کریکٹر، کوئی کردار نہیں،،،،، تم مجھے کیا چھوڑو گے،،

میں اب کسی بھی صورت تمہارے ساتھ ایک منٹ بھی نہیں رہنے والی
"۔۔۔۔۔ شاید تم نے غلط جانا ہے مجھے۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے بھری شیرنی بنے، لال انگارہ چہرے لیے، شامیر کے لہو
چھلکاتے چہرے کو دیکھ ہونٹوں کو مضبوطی سے بھینچتے اسے یکدم سے
پیچھے کودھک دے گئی۔۔

اس سے پہلے کہ شامیر سنبھلتا، وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول
کمرے سے باہر بھاگی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

آپ کی وائف ہیں یہ _____؛ "سفینہ کا چیک اپ کرنے کے بعد
ڈاکٹر سنجیدگی سے یصال کو سر تا پیر گھورتے استفسار کرنے لگی،،،،
جی ڈاکٹر کیا ہوا، ٹھیک تو ہے ناں یہ _____!" یصال خشک لبوں پر زبان
پھیرتا بے چینی سے پوچھنے لگا۔

شی از پریگنٹ _____ آپ کی مسز شدید ڈپریشن میں ہیں،، اور بخار
"دیکھیں ان کو۔۔۔۔۔ کیا کوئی پرابلم ہے۔۔۔؟

ڈاکٹر سوالیہ نگاہوں سے یصال کو گھورتے پوچھ رہی تھی۔
جس کا چہرہ لال بھبھوکا ہوا تھا۔

"سوری ڈاکٹر دراصل میں کام۔۔۔۔۔"

دیکھیے مسٹر یصال۔۔۔۔۔ کام تو ہر مرد کرتا ہے مگر اس کا مطلب ہر گز یہ
نہیں کہ آپ اپنی زندگی اپنے آنے والے بچے اپنی بیوی کو ہی بھول جائیں
۔۔"

ڈاکٹر نے اسے آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

جواب سر جھکائے کھڑا تھا۔ ابھی سٹارٹنگ پیریڈ ہے ابھی سے اپنی مسز کا
خیال رکھیں، انہیں ڈپریشن سے نکالیں،

_____ تاکہ آپ کا بچہ اور بیوی ہیلتھی رہیں

اور اگر ایسا ناں ہوا تو میں آپ کو پہلے ہی وارن کر رہی ہوں، آپ کے بے
"بی کا بیج پانا بے حد مشکل ہے۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے اسے حالات کی سنگینی سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔ تو یصال کا دل ایک
دم سے خوف سے دھڑکا۔۔۔۔۔

وہ بے چینی سے سفینہ کو دیکھنے لگا۔ جس کے چہرے پر زندگی کی کوئی
رمق باقی نہیں تھی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

وہ اندھا دھند تیزی سے سیڑھیوں کو عبور کرتی بھاگ رہی تھی۔

اندھیرے کے سبب اسے کچھ بھی خاص دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔

مگر وہ کسی بھی طرح شامیر سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ میجر شاویز کونسے کمرے میں ہونگے۔۔۔

اور اس وقت وہ انہیں بلانے کے لئے رک کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا
چاہتی تھی۔

یہ اس کی زندگی تھی، اپنا دفاع وہ خود کرنا چاہتی تھی اور یہی ایزل کی سب
سے بڑی غلطی تھی۔

وہ بیرونی گیٹ عبور کرتی اس اپارٹمنٹ سے باہر نکل آئی تھی۔۔

دائیں بائیں دیکھنے پر اسے سوائے سنسان سڑک کے اور کچھ ناں دکھاتا
--

جب لبوں کو مضبوطی سے میچے وہ دائی طرف جاتی سڑک پر ننگے پاؤں
دوڑنے لگی۔۔۔

وہ بار بار مڑتی پیچھے دیکھ رہی تھی کہ کہیں شامیر بیگ اسکا پیچھاناں کر رہا ہو
۔۔۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور پہنچی تھی جب وہ کسی چٹان سی مضبوط شے سے
ٹکرائی۔۔۔۔

دماغ ایک پل کو چکرا کر رہ گیا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتی مقابل نے اسے مضبوطی سے کمر سے دبوچے
گھیرا تنگ کر دیا۔۔۔

ایزل نے خوف پر قابو پاتے جیسے کی آنکھیں کھولے سامنے دیکھا۔۔
اپنے سامنے سرد تاثرات سے کھڑے اس خوب رو شخص کو دیکھ اس کے
اوسان خطا ہو گئے۔۔

وہ بے یقینی حیرت سے سر کو نفی میں ہلانے لگی۔۔

جبکہ مقابل اسے بانہوں میں بھرے گہری مسکراہٹ سے مسکرایا، ایزل کے سمجھنے سے پہلے ہی اسنے گردن کی محسوس رگ کو دبایا، وہ نازک سی لڑکی ہوش کھوتی مقابل کی بانہوں میں جھول گئی۔

Z A I N A B R A J P O O T

لیٹی رہو،،، "وہ اٹھنے کی کوشش کرتے حیرانگی کے عالم میں ماتھے پر بل ڈالے ارد گرد دیکھ رہی تھی، جب اپنے قریب سے آواز آئی،، سفینہ نے گردن موڑے اس خبر و شخص کو دیکھا۔

جو بظاہر لیپ ٹاپ میں مصروف تھا۔۔
وجود میں نقاہت سی چھائی تھی،، وہ بے حد ہمت سے اٹھ بیٹھی،،
سر میں عجیب قسم کا بھاری پن محسوس ہو رہا تھا،،

اسنے سر کروان سے لگائے، انگلیوں سے دبایا۔۔

"میں نے کہا تھا کہ لیٹی رہو،،

وہ اب لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کرتے سینے پر ایک ہاتھ لیپٹے اسے ترچھی
نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

سفینہ کو حیرت ہوئی،، کہاں توقع تھی کہ وہ اسے مخاطب کرے گا اتنا
عرصہ گزر چکا تھا مگر بلانا تو دور وہ تو ایک غلط نگاہ تک نہیں ڈالتا تھا۔
"وہ وہ پیاس لگی ہے،،

اسنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے جواز پیش کیا۔۔

یصال نے ایک نظر ڈارک چاکلیٹ کلر میں ملبوس اس سوگوار حسن پر
ڈالی،، ممتا کی الوہی چمک تھی،،

جو یصال اختر کی نگاہیں اس نازک سی لڑکی کے وجود پر چمٹ کر رہ گئی۔۔
"مم میں پی لیتی ہوں۔۔

سفینہ اپنے آپ پر اس کی تیز نگاہوں کو محسوس کرتے چڑسی گئی،،
فوراسے کہتے وہ خود ہی پانی پینے کو اٹھنے لگی،

جب مقابل بیٹھے اس حسین شخص نے فوراً سے کلائی سے تھاما۔
سفینہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔۔

وہ کئی لمحوں تک حیرت، سے اپنے سانولے ہاتھ کو اس کے سفید ہاتھ میں
چھپا دیکھتی رہی،،

"میں لاتا ہوں۔۔۔"

یصال نے کہتے ساتھ ہی لیپ ٹاپ اٹھایا اور خود بھی جگہ سے اٹھا۔
وہ میز کی طرف بڑھا،،

لیپ ٹاپ ایک سائنڈ پر رکھتے وہ پانی گلاس میں بھرنے لگا۔

سفینہ نے گھڑی پر نظر ڈالی،، جو رات کے دس بجارہی تھی،

اسے حیرت ہوئی،، بھلا اتنا وقت گزر گیا اور وہ واشروم میں گئی تھی، پھر
کیا ہوا تھا۔۔۔۔

"پانی،،"

وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم سم تھی کہ کب وہ اسکے پاس آیا وہ محسوس
ہی ناں کر سکی۔۔

”_____شکریہ

سفینہ نے پانی ایک ہی گھونٹ میں ختم کرتے اسے پانی کا گلاس تھما دیا۔۔
جسے وہ تھامتے ایک سنجیدہ نگاہ سفینہ پر ڈالے گلاس میز پر رکھتے واپس بیڈ
پر آتے لیٹ گیا۔۔

یہیصال_____”تھوڑی دیر بعد یصال نے اسے کمر سے تھامے اپنی
طرف کھینچا، جو کسی کٹی شاخ کی طرح اسکی بانہوں میں جھول گئی۔
_____”

یصال نے بہکی نگاہیں سفینہ کے سرخ چہرے پر ڈالے، اسکی پیشانی پر
، ہونٹ رکھے

سفینہ آنکھیں مضبوطی سے میچ گئی،،،

”_____یہیصال پلیر

وہ ایک دم سے اس پر حاوی ہوا، دوپٹہ اسکی گردن سے اتارتے جھکتے اپنے
تشنہ لب اسکی گردن پر رکھے،،
جب وہ مچلتی ہوئی خوف سے منمنائی،،،،

جبکہ مقابل مدہوشی کے عالم میں اسکی سانسوں کو قید کرتے اسے بنا کچھ
بولنے کا موقع دیے آج پورے ہوش و حواس میں اسکی روح تک قابض
ہوتا، اپنے اور اسکے درمیان حائل اس دیوار کو گرانے لگا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

آنکھوں میں پڑتی تیز روشنی کے سبب،، وہ بے چین ہوتی کسمساتے
ہوئے آنکھیں کھول گئی۔۔۔
کئی لمحوں تک غائب دماغی سے وہ چھت کو گھورتی رہی،،، جب گزری
رات کا ایک ایک لمحہ اسکی غزالی آنکھوں کے سامنے لہرایا،
اور پھر گردن پر اسکا ہاتھ،،
وہ گہرے سانس بھرتی،، ایک دم سے اٹھ بیٹھی۔

آں آں ری لیکس _____؛ "ایزل یک دم سے بیڈ سے اتری جب اپنی
پشت سے مقابل کی مسرور سی آواز گونجی،،،
وہ خونخوار تیور لیے _____ جھٹکے سے مڑی،

دروازہ کھولو،،، "وہ سرد نگاہوں سے بپھری شیرنی بنی غرائی تھی۔۔
جبکہ مقابل پر سکون سے انداز میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے ہاتھ میں
پکڑے کولڈ ڈرنک کے گلاس سے سپ لے رہا تھا۔
کیا ہوا کچھ کہا جانم؟" وہ کان کھجاتا اداکاری کرنے کی کوشش کرنے
لگا۔۔

جس پر ایزل کو مزید غصہ آیا تھا۔
دیکھو شامیر جو بھی ہوا، میں سب کچھ یہیں ختم کر دوں گی، ناں تو تم مجھے
یاد کرنا اور ناں ہی میں تمہیں۔۔۔۔۔ اب دروازہ کھولو۔۔۔۔۔ مجھے
"جانا ہے۔۔۔

اپنے سرخ لبوں پر زبان پھیرتی وہ بمشکل سے اپنے غصے پر قابو پانے کی
کوشش کرتے صلح جو انداز میں بولی۔۔۔

یہ تو ناممکن ہے جان بہار _____؛ "وہ گلاس کو پاس پڑے میز پر رکھتے
ایک دم سے کھڑا ہوا،

دونوں پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا آگے بڑھتے ہوئے بولا۔
جب وہ لڑکی پیچھے کو قدم اٹھائے غصے سے اسے گھورنے لگی۔
سرخ رنگ کی شارٹ فرائز زیب تن کیے، گھنے سیاہ بال جو دونوں
کندھوں پر بکھیرے،
وہ خود سے لا پرواہ مقابل کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔

جانتی ہو کتنا ضبط کیے رکھا پوری رات، جب حق ہوتے ہوئے بھی خود کو
تمہیں چھونے سے باز رکھنا پڑا۔۔۔
وہ قدم در قدم اٹھائے اسکے قریب تر ہوتا گیا تھا۔
اسکے لہجے میں پنہاں بے قراری پر ایزل کی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ
سی دوڑی،،
وہ مضبوطی سے مٹھیاں بھینچ گئی۔۔۔

ویسے مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی جانم_____ کہتے ساتھ ہی
اسنے ہاتھ ایزل کے دائیں بائیں رکھے،، اسکے چہرے پر پھونک ماری
۔۔۔ ایزل نے غصے سے اسے گھورا۔۔

جب تم مجھے چھوڑ ہی دینا چاہتی ہو تو میرے الفاظ،، مطلب میرا یہ کہنا کہ
میں دل بھرتے ہی تمہیں چھوڑ دوں گا کیوں اذیت دیتا ہے تمہیں
۔۔۔۔"

ایزل جو غصے سے کھڑی تھی،، اس کے اچانک سے ایسے سوال پر ایزل
حیرت سے اس حسین مرد کو دیکھنے لگی۔
جس کی سانسیں ایزل کے چہرے کو جھلسا رہی تھی۔
وہ سرخ انگارہ ہوئی رخ موڑ گئی۔۔ جب شامیر نے نرمی سے اسکے چہرے
کو ہاتھ میں بھرتے رخ اپنی طرف کیا۔
"کیونکہ تم خود مجھ سے دور نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔"

وہ مخمور سے لہجے میں کہتا ایزل کی تھوڑی کو ہونٹوں سے چھوتا اسکے گال
پر لب رکھ گیا۔

"نن نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔ تم دد دور رہو۔۔۔۔۔"

وہ گھبراہٹ پر قابو پاتی اپنا چہرہ اسکا ہاتھ سے چھڑائے بولی۔۔۔۔۔

جانتی ہو مجھے کریکٹر لیس، دوغلا، اور گھٹیا انسان یہ سب کہنے کی ہمت اگر کسی نے کی ہے وہ بھی بار بار، ایک بار نہیں، تو وہ صرف تم ہو،،، اور

تمہارے منہ سے نکلے یہ الفاظ مجھے تکلیف سے زیادہ لطف دینے لگے ہیں
"اب۔۔۔۔۔ تو دور ہونے یا دور جانے کی تو بات ہی نہیں اٹھتی۔۔۔۔۔"

شامیر کہتے ساتھ ہی خود ہی دو قدم پیچھے ہٹا، ایک بھرپور نگاہ اس نازک سی
لڑکی پر ڈال اسنے ماتھے کو انگلی سے کھجایا۔۔۔۔۔

اگر تو تمہیں لگتا ہے کہ تم ایسی حرکتوں سے مجھے مار چر کر لو گے تو تمہاری

بھول ہے۔۔۔ مجھے نا تو تمہاری ایڈیکشن بننا ہے، اور ناں ہی تمہاری

ضرورت کا سامان۔۔۔۔۔ جو جب دل بھرا کوڑے کی طرح اٹھا کر پھینک

"دیا۔۔۔۔۔"

وہ لال بھبھو کا چہرہ لیے پھنکاری، آنسوؤں کا پھندا گلے سے نکلنے کو گہرے
سانس بھرنے لگی۔۔ حقیقتاً اسے ہر بار کی طرح شامیر کے کہے یہ الفاظ
اذیت دے رہے تھے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہہ پاتی شامیر نے جھٹکے سے کمر سے تھامے
اپنے نزدیک کیا۔۔۔

اگر تو تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری زندگی میں شامیر بیگ کے سوا کوئی اور مرد
آسکتا ہے تو میں تمہیں بتا دوں،، شامیر بیگ تمہاری زندگی میں آنے والا
پہلا اور آخری مرد ہے۔۔

"جو تمہارے وجود سے لے کر تمہاری روح تک کا مالک ہے۔۔۔

آج کل، یا پھر بعد میں کبھی۔۔۔۔۔ شامیر بیگ تمہیں کبھی بھی
نہیں چھوڑنے والا،،،،، ہاں مگر میرے لفظوں کے بعد جو ری ایکشن مجھے
"دیکھنے کو ملا۔۔۔ اس نے تو دل کو ایک نئی لہہ دے دی ہے۔۔۔

تمہارے بدن کی اس عجیب سے دلفریب سی خوشبو نے مجھے پاگل بنا دیا
"ہے۔ اتنا کہ اس خوشبو سے دور رہ پانا اب میرے لیے ناممکن ہے۔۔۔

وہ مخمور سے بہکے ہوئے سے لہجے میں اسکے کان میں سرگوشیاں کرتا
اپنے لفظوں کا سحر اس نازک کی لڑکی کے گرد کسی دھاگے کی طرح باندھ
رہا تھا۔۔۔۔

ایزل کے سفید نازک ہاتھ مقابل کے کشادہ سینے پر تھے۔

شامیر نے اسے نرمی سے بانہوں میں اٹھایا،

ایزل آنکھیں مضبوطی سے موند گئی۔۔۔

کیا کہتی،، کچھ کہنے کا موقع ہی کہاں دیتا تھا وہ ستمگر۔۔۔

اور اب تو یہ باغی دل، اس میں دھڑکتی بغاوت کرتی دھڑکنیں بھی اس کی

کہی ہر بات پر ایمان لانے کو بے تاب تھیں۔۔۔

وہ جا بجا اپنے لمس سے اسے مہکاتا،، دور ہوا۔۔۔

ایزل نے گہرے سانس بھرتے آنکھیں کھولی۔۔۔

تو بیڈ کے قریب کھڑا وہ خوب رو شخص معنی خیزی سے مسکرا رہا تھا۔۔

وہ سخت شرمندہ اور خجل سی ہوئی۔۔۔۔

ایک سر پرانز ہے تمہارے لئے، تم جلدی سے چینیج کر کے باہر آؤ،
"_____ آئیل بی ویٹنگ

ایک خوبصورت ساڈریس اسکے پاس بیڈ پر رکھتے وہ گھٹنہ بیڈ پر رکھتے جھکا
اور نرمی سے پیشانی پر اپنا لمس چھوڑتے روم سے نکلا۔۔۔
ایزل کافی دیر تک دروازے کو گھورتی اپنی پیشانی کو چھونے لگی۔۔
جہاں ابھی تک اسکے ہونٹوں کا لمس ویسے ہی مہک رہا تھا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"جی سر آپ نے بلایا۔۔۔۔
"ہاں سر تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔۔
مگر کیوں ابھی تو وقت ہے میں ایزل کو ڈھونڈ لوں گا۔۔" مقابل نے فوراً
سے کہا۔۔۔

اسے لگا شاید وہ اسے انکار کرنے والے تھے۔۔۔۔
جو بھی کہنا ہے سر سے کہنا۔۔۔

جاؤ اندر۔۔۔" کہتے ساتھ ہی سیکیورٹی گارڈ نے دروازہ کھولا۔

مقابل ماتھے پر بل ڈالے اس عالیشان سے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

"تو تم ہو جو اس لڑکی کو پیش کرنے والے تھے۔۔۔؟

مشروب پیتے کیتھو نے اسے سر تا پیر گھورا۔۔۔

"جی بہت جلد وہ آپ کی قید میں ہوگی۔۔۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ اب سے تم اس کیس سے آزاد ہو۔۔۔

وہ لڑکی اب ہماری ذمہ داری ہے۔۔۔

یہ لو پیسے۔۔۔۔" کیتھو نے پیسے اسکے پاؤں میں پھینکے۔۔۔

اٹھاؤ اور یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔ اب سے ناں تم مجھے جانتے ہوناں میں

"تمہیں۔۔۔۔

اسنے واٹن ایک ہی گھونٹ میں ختم کی۔۔۔

نشے سے سرخ نگاہوں سے اس کو گھورا۔۔۔

مگر میری مدد کے بغیر آپ لوگ ایزل تک نہیں پہنچ سکتے۔۔۔۔

مقابل نے اعتماد سے کہتے پیسے اٹھائے۔۔۔

"تمہیں منہ بند رکھنے کے پیسے مل چکے ہیں اب نکلتے بنو۔۔۔"

کیستھیونے اسے سر دنگا ہوں سے وارن کرتے دیکھتے کہا تو وہ پیسے جیب میں ڈالتا کمرے سے نکل گیا۔۔

"نظر رکھو اس پر،،، یہ ضرور کوئی گڑبڑ کرے گا۔۔۔۔"

Z A I N A B R A J P O O T

آپ کون ہیں _____؟ "بلیک کلر کے گاؤن کو زیب تن کیے وہ جیسے ہی

،، روم میں آئی،، ایک لڑکی کو اپنا منتظر پایا

وہ لڑکی ایزل کی آواز پر مڑی۔۔۔ اور کئی لمحوں تک اس حسن کی پری کو

حیرت و ستائش سے دیکھتی رہی۔۔۔

بلیک رنگ کا گاؤن جس کے گلے کے اگلے اور پچھلے حصے میں سفید نگینوں

کا خوبصورت کام ہوا تھا۔۔

کہنیوں تک جاتے بازو سے جھلکتے سفید دودھیا بازو، کھلے سیاہ آبشار وہ بنا
کسی ہار سنگھار کے بھی آسمان سے اتری پری دکھ رہی تھی۔۔۔
ماشاء اللہ۔۔۔۔۔ آپ کے ہر بینڈ ایسے ہی تو دیوانے نہیں آپ کے
۔۔۔۔۔"

وہ لڑکی ستائشی نگاہوں سے ایزل کو دیکھتے ہنستے ہوئے آگے بڑھی اور اسکا
ہاتھ تھامے اسے کرسی پر بٹھایا۔۔۔
ایزل حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔
وہ خاصی الجھی ہوئی تھی۔

"کہاں وہ رات کو اس سے بھاگ رہی تھی اور اب کہاں یہ سب۔۔۔۔۔
کیسے رنگ بدلتا تھا وہ شخص، وہ کس پر اور کیسے اعتماد کرتی۔۔۔۔۔
"مجھے جانا ہے آپ پلیز۔۔۔۔۔"

ڈونٹ وری میڈم آپ کے ہر بینڈ نے ہی مجھے بھیجا ہے، آپ کو ریڈی
"کرنے کیلئے۔۔۔۔۔"

بیوٹیشن نے اسے مسکراہٹ سے کہا۔۔۔ اور ساتھ ہی موبائل آن کر دیا

--

آپ کے ہر بینڈ نے مجھے ایک ایک چیز خود منگوا کر دی ہے۔۔۔ وہ بھی اعلیٰ کوالٹی کی۔۔ تاکہ کچھ بھی پرانا آپ کی سکن پر ایفیکٹ ناں کرے

وہ تیز تیز ہاتھ چلاتی، ساتھ ساتھ اسے آگاہ کر رہی تھی۔۔۔

وہ سچ میں متاثر لگی ایزل کو۔۔۔۔۔ شامیر سے۔۔۔۔۔، ایزل نے منہ

پھلایا۔۔۔۔

جیسے وہ جانتی نہیں تھی اس شخص کو۔۔۔

"آپ بال باندھ دیں پلینز مجھے عادت نہیں۔۔۔"

بیوٹیشن اسکے بالوں کو سٹریٹ کرتی کندھوں پر ڈال رہی تھی، جب ایزل

نے چڑتے ہوئے بال سمیٹتے پیچھے کرتے کہا۔۔

بیوٹیشن مسکرائی۔۔۔۔۔

آپ کے ہر بینڈ نے منع کیا ہے کہ بال کھلے چھوڑنے ہیں۔ اور جب میں نے ڈیزائنز دکھائے تو کہنے لگے کہ ویسے بھی مجھے بعد میں کھولنے ہی ہیں

"اور میں اپنا ٹائم ویسٹ نہیں کرنا چاہتا تو بال کھلے چھوڑ دینا۔۔۔۔"

بیوٹیشن بڑی خوشی سے اسے شامیر کی بے باکیاں سنارہی تھی جبکہ ایزل کو سنتے ہی شرمندگی اور خفت نے آن گھیرا،،

نہیں آپ باندھ دیں پلیرز _____؛ "ایزل نے شرم سے سرخ پڑتے چہرہ جھکائے کہا،

ایم سوسوری میم، مجھے سر نے آرڈر دے کر بھیجا ہے اور میں ان کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی _____؛

بیوٹیشن نے معذرت کی، تو ایزل کو جی بھر کر غصہ آیا تھا اس شخص پر

وہ دانت پیستی تلملاتی رہ گئی۔۔

"سنیں چیک کریں اس کا دوپٹہ ہو گا یہیں کہیں

بیوٹیشن اسے فائنل ٹچ دے رہی تھی،،

"_____ میم یہ گاؤن ہے اسکے ساتھ دوپٹہ نہیں ہوتا
ایزل کا دماغ گھوم کر رہ گیا، تو کیا وہ اس شخص کے سامنے ایسے جاتی، اسنے
حیرت سے آنکھیں پھیلائی۔۔۔

"_____ آپ بے حد پیاری دکھ رہی ہیں ماشاء اللہ
بیوٹیشن نے بے ساختہ ہی اسکی تعریف کی تھی۔
جو کہیں سے ایزل نہیں دکھ رہی تھی۔
"ایزل مسکرا بھی ناں سکی،،،،"

اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتی دروازے پر دستک ہوئی،، جس پر
ایزل کا دل بے حد زوروں سے دھڑکا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

سرویٹ کر رہے ہیں _____؛ "و قاص نے نظریں جھکائے کہا تھا۔۔
بس میم ریڈی ہیں.....؛ "بیوٹیشن نے مسکراتے ہوئے کہا،

تو وقاص نے سر کوہاں میں ہلایا اور پاس کھڑی دولیڈی گارڈز کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔

وہ دونوں اندر داخل ہوئی۔۔ اور ایزل کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔
ایزل نے گھبراہٹ سے بیوٹیشن کو دیکھا اور پھر وقاص کو۔۔۔۔ وقاص
کو وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔

اب تسلی ہوتے ہی وہ سر کوہاں میں جنبش دیتی اس بھاری گاؤن کو ایک
ہاتھ کی مدد سے تھامے کھڑی ہوئی۔۔

ہم سنبھال لیں گے میم آپ ایزلی چلیں۔۔۔ "ان میں سے ایک لیڈی
گارڈ نے مسکراتے ہوئے ایزل کے ہاتھوں سے گاؤن نیچے پھینکا،
اور پھر پیچھے سے اسے ایک سٹائل میں بکھیرتے تھام لیا۔۔

گھبراہٹ کے سبب ایزل سے چلنا محال ہو رہا تھا، ہائی سیلز میں وہ سہج سہج
کر قدم اٹھا رہی تھی۔

تھوڑی دیر میں وہ اس روم سے باہر تھی،،
"میم چلیں۔۔۔۔

سامنے کھڑی لیموزین کو دیکھ ایزل ٹھٹک گئی، یہ جگہ کچھ عجیب سی لگی تھی
اسے موسم بھی کافی سرد تھا۔

ایزل آگے بڑھی دروازہ خود بخود ہی کھلا تھا۔

ایزل دھیرے سے اندر بیٹھی، جب دروازہ آٹولاک ہوا۔۔۔

ایزل نے ماتھے پر چمکتے پسینے کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔۔۔ جب خود
پر کسی کی گہری نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔۔۔

وہ ایک دم سے مڑی، سامنے بیٹھا وہ خوب و شخص استحقاق بھری نگاہوں
سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بلیک ٹیکسیڈ میں ملبوس، اپنی چھا جانے والی پرسنالٹی سے براجمان وہ نیلی
آنکھوں والا شہزادہ کئی لمحوں تک ایزل کو حیرت میں ڈال گیا۔

اس سے پہلے ایزل نے اسے کبھی ایسے ڈریس میں نہیں دیکھا تھا۔

بھورے بال بڑی نفاست سے سیٹ کیے ہوئے تھے

"گالوں میں ابھرتے وہ دلکش گھڑے کسی کو بھی گھائل کر سکتے ہیں۔

"تم تو ایسے دیکھ رہی ہو جیسے پہلی بار کوئی اتنا خوبصورت مرد دیکھا ہو۔۔۔

وہ ذرا سے فاصلے کو سمیٹتا لمحوں میں ایزل کے قریب ہوا۔۔۔

اپنا بھاری ہاتھ ایزل کی گردن میں جمائل کرتے وہ بہکی بہکی نگاہوں سے اس حسینہ کے قاتل روپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

ایسے جیسے ہر نقش کو ازبر کر رہا ہو۔۔۔۔

نن نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔ "وہ ہوش میں لوٹی، اپنی گردن کے گرد حائل اسکے ہاتھ کو پیچھے کرتی نظریں چرائے بولی۔۔

ڈونٹ وری جانم تمہارا ہی ہوں، تمہارے پاس بندے کو دیکھنے کا لائسنس "موجود ہے،،

ایزل کا گھبراہٹا ہوا سا روپ اسے مزہ دے رہا تھا۔

جبھی بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ فراخ دلی سی بولا۔۔

"ویسے فٹنگ تو ایک دم پرفیکٹ ہے،،

اپنا ایک ہاتھ پیچھے سے اسکے کندھے پر رکھتے وہ معنی خیزی سے اسکے کان

میں سرگوشی کرتا اسے سہی معنوں میں شرمندہ کر گیا۔

ہم کہاں جا رہے ہیں؟" اسکا دھیان بھٹکانے کے لئے وہ گاڑی سے باہر دیکھتی انگلیاں مروڑتے ہوئے پوچھنے لگی۔

کچھ حسین یادیں بنانے۔۔۔۔۔" کہتے اسنے ایزل کے مومی دودھیانا زک ہاتھ کو تھامے اپنے پر حدت ہونٹ اسکی پشت پر رکھے۔

ایزل کا دل زوروں سے دھڑکا۔۔ وہ جھٹ سے ہاتھ کھینچ گئی۔

"اوہ ایک تو یہ تمہارے انکل _____؛

اسکا فون پھر سے بجا تھا، وہ منہ بگاڑتا فون نکال گیا۔

ہائے میجر کیسے ہیں۔۔۔" ایک ہاتھ کا فاصلہ مٹاتے اسنے ہاتھ ایزل کی پشت

کے گرد لپیٹے اسے سینے سے لگائے کہا۔

ایزل کہاں ہے۔۔۔؟" ہمیشہ کی طرح بے چین سی سرد آواز گونجی

میرے پہلوں میں، اپنے شوہر کے پاس _____" شامیر نے کہتے ایزل

کے چہرے کو نظروں کے حصار میں رکھا۔

جو منہ بسور رہی تھی۔ واٹ دا ہیل۔۔۔۔۔ شامیر یہ کیا بد تمیزی ہے، تم
جانتے ہوناں کہ وہ ایک وکٹم ہے اس کیس کی۔۔۔۔۔ اور سب سے بڑی
"بات اس کی جان خطرے میں ہے۔۔۔۔۔"

وہ دھاڑے تھے۔

آگے بڑھئے۔۔ نہایت سرد سالجہ تھا۔ جو میجر شاویز کو جبرے بھینخنے پر
مجبور کر گیا۔

"میں تمہیں اریسٹ بھی کر سکتا ہوں اسکے لئے۔۔۔۔۔"

میجر نے ڈرایا جس پر وہ گہرہ ہنسا۔۔۔۔۔

تو آپ بھی جان لیں میجر۔۔۔۔۔ جس لڑکی کی آپ بات کر رہے ہیں وہ
شامیر بیگ کی عزت ہے میری بیوی۔۔۔۔۔ شامیر بیگ اپنی کہی بات بار
دہرانے کا عادی نہیں۔۔۔۔۔ کہ

اب اگر آپ میں ہمت ہے تو میری بیوی کو مجھ سے دور کر لینا۔ یہ چیلنج
"نہیں دھمکی ہے۔۔۔۔۔"

وہ کافی بد تمیزی سے کہتا کال کٹ کر گیا۔۔۔۔۔

جبکہ میجر نے غصے سے فون کو ہاتھ میں دبوچا۔

ایزل بس ساکت سی بیٹھی انجان نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

جس کا موڈ ایزل کو سخت آف لگ رہا تھا۔

Z A I N A B R A J P O O T

ہم کہاں ہیں۔۔۔؟" وہ ناچاہتے ہوئے بھی بولی تھی۔

کھڑکی سے باہر نظر آتا موسم دیکھ ایزل کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔
حسین آنکھوں میں ستائش تھی،

جسے دیکھ مقابل بیٹھا شامیر، بے ساختہ مسکرایا۔

سر پر انزہ تھوڑی دیر میں پتہ چل جائے گا۔

وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی ایزل کے کندھے پر تھوڑی جمائے بولا۔

ایزل نے ایک نظر اس حسین مرد پر ڈالی، اور پھر سے نگاہیں چرا گئی۔

"میں آتا ہوں تم ویٹ کرو۔۔۔؛

گاڑی ایک بڑے سے بیک یارڈ میں رکی تھی۔ برف باری کے سبب موسم ابھی تک سرد تھا،

شامیر نے دھیرے سے ایزل کی پیشانی کو چھوتے کہا۔
تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی۔

تھوڑی دیر بعد پھر سے وہی گارڈز گاڑی کے پاس آئیں۔
میم چلیں ہمارے ساتھ، "دروازے کھولے مؤدب سے لہجے میں کہا۔
ایزل دھیمے سے باہر نکلی،

برف کو ڈھکے وہ سرخ پھولوں کی ایک راہ گزر پر کھڑی تھی۔
بادلوں کے سبب دن کا سماں بھی رات کا سا منظر پیش کر رہا تھا۔
ایزل کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

وہ سہج سہج کر قدم اٹھاتی اس پھولوں سے ڈھکے راستے پر چل رہی تھی۔
آنکھیں اس شخص کی منتظر تھی جبکہ دل کو زوروں سے دھڑک رہا تھا۔
یہ سب تو اسکے خواب تھے ایسے خواب جن کی تعبیر ہوگی اسکا تصور تک
ایزل جاوید کو نہیں تھا۔

وہ لپ اسٹک سے ڈھکے اپنے حسین ہونٹوں کو کچلتے آگے بڑھ رہی تھی۔۔
جب ایک طرف مڑتے ایک دم سے پھولوں کی تیز بو چھاڑنے کسی بارش
کی طرح اس پری کو گھیر لیا۔

یہ سب اتنا اچانک اور دلفریب تھا کہ وہ لڑکی اس منظر میں کھوئی اسی منظر
کا ایک خوبصورت حصہ دکھنے لگی۔۔۔

گارڈز ایزل کو وہیں چھوڑے جا چکی تھی۔۔

ایزل نے تیزی سے جھکتے پاؤں کو جوتے کی قید سے آزاد کیا۔

اور اب گول گول گھومتی وہ کھکھلاتی ان پھولوں کو اپنے چہرے پر گرتا
محسوس کرنے لگی۔۔

وہ اس قدر غافل ہو چکی تھی کہ اسے شامیر بیگ تک یاد نہیں رہا۔

اور جب ہوش سنبھلا تو نگاہیں سمندر کی تیز لہروں پر اٹکی۔۔

دل کی دھڑکنیں ایک بار پھر سے تیز ہوئی تھی۔

وہ پاگلوں کی طرح بھاگتی ان لہروں میں چلی گئی۔۔۔

ٹھنڈا پانی اسکے ٹخنوں سے ذرا اوپر تک آرہا تھا۔

کھلے آسمان تلے وہ خود سے بیگانہ، لا پرواہی سے کھکھلاتی جان لیوا حسن کے ساتھ شامیر بیگ کو نئے سرے سے گھائل کرتی جا رہی تھی۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ شامیر بیگ کے سامنے اس قدر ہنسی تھی مگر وہ کہاں جانتی تھی کہ اس منظر میں اسے ایسا حسین تصور دینے والا کب سے بے چین نگاہیں اسی پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔۔

شامیر کی آنکھوں میں حرارت تھی، ایک جنون تھا۔۔ جو ہر گزرتے لمحے ایزل کے لیے بڑھتا جا رہا تھا۔۔

کہاں سوچا تھا کہ وہ لڑکی جو ایڈوانچر کے طور پر اسکی زندگی میں آئی تھی

اسکا جنون اسکی ضد بن جائے گی۔

ایزل ہنستی کھکھلاتی دونوں بانہیں پھیلائے اس حسین منظر میں کھوسی گئی تھی۔

ایک سرشاری کی کیفیت تھی، جس میں ڈوبی وہ معصوم لڑکی کوئی ساحرہ دکھ رہی تھی۔۔

ایک دم سے آسمان پر تیزی سے بادل چھائے تھے،
بادلوں کی زوردار گرج کے ساتھ بارش برسنے لگی،
ایزل حیرانگی سے برستے آسمان کو دیکھنے لگی،

تھوڑی دیر پہلے برف باری تھی اور اب،،، "وہ کچھ ہی دیر میں ان سبھی
سوچوں کو جھٹکتی دونوں ہاتھ پھیلانے بارش کو انجوائے کر رہی تھی،،
"_____ ایزل کم ہیئر

اسے بارش میں بھگتا دیکھ، شامیر فوراً سے ہٹ سے باہر نکلا اسے اندر
بلانے لگا۔

جو سنی ان سنی کرتے اپنی ہی دھن میں مگن تھی۔

شامیر نے ایک نظر برستے آسمان پر ڈالی اور پھر بھاگتا ہوا باہر نکلا۔۔۔

ایزل چلو میرے ساتھ،،، "وہ ایک ہاتھ ماتھے کے قریب رکھتے ایزل کے
پاس جاتے بولا۔۔

"!_____ نہیں تم جاؤ مجھے بارش میں نہانا ہے

ایزل نے فوراً سے انکار کیا، اور گیلی ریت میں بھاگنے لگی۔۔

جب شامیر نے فوراً سے اسکا ہاتھ تھامے اسے تیزی سے اپنی طرف کھینچا

--

ایزل کٹی پتنگ کی طرح اسکے سینے سے آن لگی۔

میں نے یہ سب اس لئے پلان نہیں کیا کہ میری بیوٹیفل وائف اپنے

"ہزبینڈ کو بھول اس بارش میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرے۔۔

وہ لمحوں میں اسے قریب کرتا پر شوق نگاہیں ایزل کے بھیگے سراپے پر

ڈالے معنی خیزی سے بولا تھا۔

وہ جو اپنی ہی دھن میں مگن شامیر بیگ کی موجودگی تک سے غافل ہو چکی

تھی، لمحوں میں شامیر بیگ نے اسے حقیقت کی دنیا میں پٹکھا۔۔

وہ ہونٹ چباتی مقابل کے سینے پر رکھے اپنے ہاتھ ہٹائے پیچھے ہوئی۔۔

جب اسکے سنبھلنے سے پہلے ہی شامیر نے اسے گود میں بھرا۔۔

ری لیکس ____؛ "ایزل کے کھلے منہ کو دیکھ وہ نرمی سے بولا اور قدم

دوبارہ سے ہٹ کی طرف اٹھائے۔۔

ہٹ میں داخل ہوتے ہی شامیر نے اسے صوفے پر بٹھایا، جو بس گم سم سی بیٹھی تھی۔۔

شامیر نے سرد سانس فضا کے سپرد کرتے ریموٹ اٹھایا اور چاروں اطراف سے پردے گرائے،، وہ ہیٹر آن کر گیا۔
"مم میں کر لوں گی۔۔۔؛

شامیر کے ہاتھ میں ٹاول دیکھ ایزل منمنائی تھی۔۔
جبکہ وہ سنی ان سنی کرتا آگے بڑھا، ایک گھٹنہ فولڈ کیے ایزل کی پشت کے قریب جھکتا وہ ٹاول سے اسکے بال خشک کرنے لگا۔۔
ایزل دھنگ تھی اسکے ہر روپ پر، کبھی کبھار تو وہ ایک کیئرنگ محبت کرنے والا شوہر لگتا تھا اور کبھی کبھی کبھار تو وہ ایک سفاک اور جابر شخص "جسے اپنی ذات کے سوا کسی سے کوئی غرض نہیں۔۔۔

ویسے تم نے اچھا نہیں جانم _____ "وہ بال خشک کرتا کافی اداس لہجے میں بولا تو ایزل ایک دم سے چونکی۔۔

مگر پوچھا کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔ میرا سارا پلین خراب کر دیا تم نے

کتنی تیاری کی تھی میں نے،، اور تم بجائے مجھے ہگ کرنے کے اس بارش کو
"ہگ کرتی رہی۔۔۔"

وہ تیکھی ناک سکیڑتے، کافی ادا سی سے بولا تھا۔۔

اسکا بے باک لہجہ ایزل کے چہرے کو لمحوں میں تپا گیا۔۔۔

ویسے یہ خاموشی بھی کافی جان لیوا ہے،، اگر تم ایسے ہی خاموش رہو تو

" زندگی کتنی آسان ہو جائے گی ہماری

وہ ٹاول اپنی گردن میں ڈالتے ایزل کو پیچھے سے ہگ کرتے آس بھرے
لہجے میں بولا۔

"یہ صرف خواہش ہی رہے گی تمہاری۔۔۔۔"

وہ کہاں کم تھی فوراً سے کہتے اسکے بھاری ہاتھ اپنی کمر سے آزاد کرانا چاہے
جو کہ ناممکن ہی تھا۔

"شامیر یہ کون سی جگہ ہے اور ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔۔۔"

ایزل کو دم گھٹنے لگا تھا یہ سوچ ہی اسے بے بس کر رہی تھی کہ وہ صرف
"کچھ وقت مزید ہوگی اسکی زندگی میں۔۔۔۔۔"

"دل اچانک سے اٹھ گیا تھا اس ماحول سے، اس جگہ سے۔۔۔۔۔"

"یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم دونوں کے سوا کوئی تیسرا نہیں آسکتا۔۔۔"

گھمبیر لہجے میں کہتے شامیر نے ہونٹ اسی سیاہ تل پر رکھے۔

تو ایزل کا وجود بری طرح سے کپکپایا۔۔۔

"دیکھو پلینز بس کر دو یہ سب۔۔۔۔۔ مجھ میں اب مزید ہمت نہیں،

وہ ایک دم سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔ سانس بھاری ہو چکا تھا کچھ دل

میں اٹھتا طوفان تھا جس نے اسے مکمل طور پر بے بس کر رکھا تھا۔۔۔

"_____ کیا ہم سب کچھ بھلا کر ایک نئی زندگی نہیں شروع کر سکتے ایزل

شامیر کے لہجے میں بے قراری، بے چینی تھی۔۔۔

ایزل نے حیرت سے شامیر کے حسین چہرے کو دیکھا اور پھر طنزیہ
ہنسی۔۔۔۔۔

تم نے کچھ دن پہلے بھی کہا تھا کہ تم مومن بن جاؤ گے،، کیوں میرا مذاق
"بناتے ہو، اگر نہیں کر سکتے تو۔۔۔۔۔"

وہ بے بسی سے کہتی رخ پھیر گئی۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ایزل،، میں کوشش کرنا چاہتا ہوں، خود کو بدلنا چاہتا
ہوں،،

میں چاہتا ہوں کہ میری ایک خوبصورت سی پرسکون سی زندگی ہو جس
"میں تم ہو میں میں ڈیڈ اور مام۔۔۔۔۔"

وہ ایک آس بھری نگاہ اس حسینہ کے قاتل چہرے پر ڈالتا گہرے سانس
بھرنے لگا۔

کپڑے بھیک چکے ہیں تمہارے ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔ یہاں ساتھ ہی
روم میں میرے کچھ ڈریس پڑے ہیں، کچھ بھی پہن کر باہر آ

"جاؤ _____؛

"میں ویٹ کرتا ہوں _____؛

"وہ بظاہر موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔

ایزل نے ایک نظر اسکی چوڑی پشت پر ڈالی اور پھر ہٹ سے نکلتی وہ روم
میں داخل ہوئی۔۔۔

شامیر کی ایک وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے وہ انگلیاں چٹختی
دوبارہ سے روم میں آئی۔۔

شامیر ہٹ سے باہر تھا اور شاید فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔

ایزل کئی لمحوں تک اسے دیکھتی رہی، اسکا کہے الفاظ ایزل کے دل و دماغ
میں ایک نئی ہلچل برپا کر چکے تھے۔

عورت کا دل کسی معصوم پرندے کی طرح ہوتا ہے،، جسے ذرا سا نرمی،
کسی کا تھوڑا سا لاڈ پیار پلوں میں اس کے دل میں مقابل کے لئے گہرے
جذبات جگا دیتا ہے۔۔

اور ایسی ہی صورتحال سے ایزل گزر رہی تھی۔۔

وہ جتنا اس شخص سے جان چھڑا لیتی مگر دل و دماغ پر وہ ایسا حاوی ہو چکا تھا
کہ اب اس کا دور ہونا بھی انسان کو چبھتا ہے۔

وہ چلتی بیڈ پر آئی، پیاس سے گلا خشک تھا۔۔

اس نے پانی کی تلاش میں نگاہیں اٹھائی، تو سامنے ہی میز پر بوتل اور گلاس پڑا
تھا۔۔

ایزل اٹھتے میز کے پاس گئی۔۔

گلاس بھرتے جیسے ہی اس نے منہ سے لگایا۔۔۔

آمی عجیب سا ٹیسٹ تھا، جو ایک گھونٹ بھرتے ہی اسکی سر چکرانے لگا۔

ایزل نے اسے سونگھا مگر کوئی سمیل نہیں تھی۔۔

"لگتا ہے پانی کا ٹیسٹ ایسا ہے۔۔

وہ زیر لب بڑبڑاتے ایک ہی گھونٹ میں سارا گلاس ختم کر گئی۔

Z A I N A B R A J P O O T

شش شامیر اندر آؤ دیکھو یہ میں ہوا میں اڑ رہی ہوں۔۔۔۔۔ یا ہوں
۔۔۔۔۔"

وہ فون پر کسی سے اہم بات کر رہا تھا، جب اپنے پیچھے سے ایسے ایزل کی
اونچی آواز سنائی دی۔

وہ لمحوں میں چونکا، ایزل اتنی زور سے کبھی بھی نہیں بولتی تھی پھر آج
۔۔۔۔۔"

شفاف ماتھے پر بل ڈالے وہ فون کان سے دور کرتے مڑا، تو ہٹ سے باہر
نکلنے لگا ایزل کو دیکھ وہ چونک گیا۔

وہ ایک دم سے فون پاکٹ میں ڈالے بھاگتا ایزل کی طرف بڑھا۔
جو ہنستی آگے پیچھے جھول رہی تھی۔۔۔

لے جانے لگا جب ایزل نے منہ پھلائے ہاتھ چھڑایا۔
 نہیں جانا مجھے،، جب میں نے بلایا تھا تب تو نہیں آئے۔۔ اب جاؤ میں
 "ناراض ہوں۔۔۔"

وہ ہاتھ سینے پر باندھے چھوٹے بچوں کی طرح ناراضگی جتانے لگی۔۔۔
شامیر کو حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش ہوئی۔۔۔

_____ایزل"

نواہیزل نہیں جائے گی،، در دیکھو میں اڑ رہی ہوں۔۔۔ دیکھو یا
 “ہوں۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا

وہ بچوں کی طرح کھکھلاتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیے بولی،،
شامیر کی نیلی آنکھیں اپنے کپڑوں میں ملبوس اس دوشیزہ پر ٹھہری گئیں

سفید شرٹ جو کافی لوز ہونے کے سبب دونوں کندھوں سے ڈھلک رہی تھی،، دودھیار نگت میں ٹھنڈ کے سبب گھلی سرخی، تیکھے حسین نقوش،

اوپر سے کندھوں پر بکھری وہ حیسن ریشمی زلفیں لمحوں میں شامیر کا
حلق کڑوا ہوا تھا۔۔

سانس تو تب حلق میں اٹکا، جب سامنے کھڑی وہ حسین لڑکی دھڑلے سے اپنی نازک دودھیا ہاتھ اسکی گردن کے گرد لپیٹتے پیچھے کی طرف جھکتی، کھکھلانے لگی۔

دیکھو کتنا مزہ آرہا ہے،،“ شامیر کو لگا جیسے وقت لمحات سب کچھ تھم گیا
ہو۔۔۔۔۔

اس معصوم لڑکی کا خود سے چھونا ہی شامیر بیگ کے اوسان خطا کر گیا تھا

"_____ ایزل ایزل کیا ہوا ہے تم ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے
اسنے سہارے کے لئے اپنے ہاتھ ایزل کی کمر کے گرد لپیٹے اسے اپنی
طرف کھینچا۔۔

جو بند ہوتی نشیلی نگاہوں سے اسکے چہرے کو دیکھنے لگی۔

"ایزل۔۔۔"

ایزل کی نگاہیں اپنے چہرے پر پاتے ناچاہتے ہوئے بھی وہ گڑبڑایا۔۔۔
دیکھو ایسے مت دیکھو ایسے دیکھنے کا حق صرف میرا ہے،، تم کب سے
"ٹھکرک جھاڑنے لگی۔۔۔"

شامیر نے اسے جتنا ضروری سمجھا، ٹھکرک جھاڑنا تو اس کی خوبی تھی اب
ایزل کو ایسا کرتا دیکھ وہ گھبراہٹ کا شکار ہونے لگا تھا جی فوراً سے اسے
یاد دلایا۔۔۔

تمہیں بہتشتت پیارے ہو۔۔۔

ایزل جو کب سے اسے گھور رہی تھی جب بولی تو اس کے منہ سے نکلے الفاظ
نے بخبتہ ٹھنڈی ہواؤں میں بھی شامیر کے پسینے چھڑا دیے۔۔۔
دو دیکھو اگر ہمارے رشتے کی سچویشن اور ہوتی یا پھر اگر میں تمہیں جانتا
ناں ہوتا تو آئی سویر میں تمہارا منہ چوم لیتا اس بات پر۔۔۔۔

مگر چونکہ میں واقف ہوں ہر چیز سے تو ڈارلنگ مجھ شریف کی عزت پر
"_____ ہاتھ مت ڈالو"

وہ گھبراہٹ سے کہتا ایزل کے ہاتھ میں موجود اپنے کالر کو آزار کروا گیا۔
ایزل نے آنکھیں کھولنے کی سعی کرتے اسے دیکھا۔۔۔

"_____ نی دیکھو یہ ڈڈمیل

وہ انگلی اسکے دائیں گال پر رکھتی نشے سے چور اپنی بڑی بڑی آنکھیں
پھیلائے لبوں پر مدہم سی مسکراہٹ سمیٹے بولی،،
تو شامیر کا دل یکلخت تیزی سے دھڑکا۔۔

جب اس ساحرہ کی انگلی اپنے گال پر محسوس ہوئی۔۔۔

نی مجھے بہت پیارے لگتے ہیں۔۔۔۔۔" وہ انگلی اٹھائے، ایرٹھیوں کے بل
اوپر ہوئی تھی۔۔

شامیر کے سمجھنے سے پہلے ہی وہ اپنے ہونٹ اسکے رخسار پر رکھ چکی تھی۔۔
شامیر کا تو صدمے سے برا حال تھا۔۔

ایک دم سے جذبات کے طوفان نے سراٹھایا۔۔۔

وہ آنکھیں موندے ان حسین لمحات کو محسوس کرنے لگا۔

ایک سرور سا تھا جو اسکی رگ رگ میں دوڑتا جا رہا تھا۔

ان نازک لبوں کو اپنے رخسار پر محسوس کرنا ہی ایک عجب سانشہ برپا کر رہا

"تھا اس میں۔۔۔

شامیر نے فوری طور پر ایزل کے گرد حصار تنگ کرتے اسے کسی کانچ کی

گڑیا کی طرح بانہوں میں سمیٹا۔۔۔

یا ہوں۔۔۔۔۔ تم بھی اڑ رہے ہو۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا سب اڑ رہے ہیں

"_____ کتنا مزہ آرہا ہے دیکھو میں سپر مین ہوں۔۔۔۔۔ ڈشم ڈشم

ایزل خود کو ہوا میں پاتے پھر سے چہکتے ہوئے بولی تھی۔

ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں کو ہوا میں گھماتی وہ سپر مین بن چکی تھی۔

شامیر نے مسکراتی حرارت بھری نگاہوں سے اپنی متاع جاں کو دیکھا اور

ہٹ میں داخل ہوتے جھکتے اسے بیڈ پر ڈالا۔۔۔

جب ایزل نے اسکی گردن کے گرد بانہوں کا ہار ڈالے اسے بہکی نگاہوں سے دیکھا۔۔

اب کیا ہے محترمہ۔۔۔۔۔؟" وہ ہار ماننے والے انداز میں بولتا اسکے رخسار کو انگلیوں کے پوروں سے سہلانے لگا۔

تم جارہے ہو۔۔۔؛" وہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں پوچھنے لگی۔۔
شامیر چونکا۔۔۔ پھر سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اسنے ایک ہاتھ ایزل کی گردن کے گرد لپیٹے شدت بھرالمس اسکی پیشانی پر چھوڑا۔۔
"نہیں میں کہیں نہیں جارہا یہیں ہوں۔۔۔۔

کہتے اسکا لہجہ بوجھل ہوا تھا۔۔۔ وہ جھکتے اسکے قریب بیٹھ گیا۔۔
نہیں تم بھاگ جاؤ گے میں جانتی ہوں۔۔۔" وہ کسی ضدی بچے کی طرح بولی تھی۔

شامیر سمجھ گیا کچھ گڑبڑ تھی ورنہ اسکی بیوی کو اتنا لاڈ تو کبھی ناں آیا تھا اس غریب پر۔۔۔ جی تیزی سے نگاہیں پورے ہٹ پر دوڑائی۔۔

دور میز پر پڑے گلاس اور حالی بوتل کو دیکھ وہ سمجھ گیا محترمہ پانی سمجھ کر
وائن پی چکی تھی۔۔

اسنے سر تاسف سے نفی میں ہلایا۔۔

"ایزل سو جاؤ ورنہ بیمار پڑ جاؤ گی۔۔

وہ اپنے سینے سے لگی اس گڑیا کے بالوں کو سہلاتا متفکر لہجے میں بولا۔

تاکہ تم بھاگ جاؤ _____ "وہ فوری طور پر آنکھیں چھوٹی کیے سر اسکے

سینے سے اٹھائے بولی تو بے ساختہ شامیر کو ہنسی آئی۔۔۔

اگر میں کہوں کہ میں نہیں بھاگتا تو _____ "نیلی آنکھوں میں جذبات کی

شدت ہلکورے لے رہی تھی۔۔

وہ انگوٹھے سے اسکے رخسار کو سہلاتا گھمبیر لہجے میں پوچھنے لگا۔۔

ایزل یک ٹک اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

تو۔۔۔۔ "ایزل نے آنکھیں گھمائی۔۔

_____ "پھر میں بھاگ جاؤں گی ہا ہا ہا ہا ہا ہا

وہ ہاتھ شامیر کے گرد باندھے اپنی ہی کہی بات پر زور زور سے ہنسنے لگی۔۔

"_____ شششش آئندہ ایسی بات سوچنا بھی مت اوکے

شامیر نے فوراً سے اسکے لبوں پر انگلی رکھتے اسے خاموش کروایا تھا۔

ایزل نے نشے سے چورنگا ہوں سے اسے دیکھا اور پھر آنکھیں بند کرتے کھولتی وہ سر کو ہاں میں ہلانے لگی۔۔

"_____ اوکے

وہ ہنستے ہوئے کہتی فوراً سے اسکے سینے سے آن لگی۔۔۔

تو شامیر نے ہونٹ اسکے سر پر رکھے۔۔۔۔

گڈنائٹ _____ "وہ اسے بیڈ پر لٹائے کمفرٹ اور ڈھاتا ایزل کی آنکھوں

پر ہونٹ رکھے بولا۔۔۔

"اب کیا ہے۔۔۔

وہ پیچھے ہٹا جب ایزل نے اسے بازو سے تھاما۔۔

"تمہیں گڈنائٹ وش کرنا بھی نہیں آتا پاگل _____ ؛

وہ سر کو نفی میں ہلاتے تاسف سے بولی تو شامیر کی نیلی آنکھوں میں حیرت

در آئی۔۔

دھڑکنیں تو تیر کی جب وہ معصوم سی دکھنے والی شیرنی ایک دم سے اوپر
ہوتے اسکے ہونٹوں کو چھوتے دوبارہ سے لیٹی تھی۔۔

!" _____ ایسے کرتے ہیں گڈنائٹ

وہ بند ہوتی آنکھوں کو کھولتی کسی دانش مند کی طرح بولی، بنایہ جانے کہ
اسکی حرکت مقابل کے منہ زور جذبات کو دہکا چکی تھی۔۔

شامیر ایک دم سے جھکتے اس پر قابض ہوا تھا۔۔۔

اسکی سانسوں کو خود میں اتار تا وہ کافی دیر بعد اس سے دور ہوا۔۔۔۔۔

مخمور نگاہوں سے اس نازک لڑکی کو دیکھنے لگا جو گہرے سانس بھر رہی
تھی۔۔

سو جاؤ اس سے پہلے کہ میں خود پر سے کنٹرول کھودوں،،، اور صبح تم نے تو
معصوم بن کر سارا الزام مجھ پر لگا دینا ہے،، تو جانم بہتر یہی ہے کہ ابھی تم

" _____ سو جاؤ

وہ شدت بھرالمس اسکی تھوڑی پر چھوڑتے اسے بانہوں میں سمیٹے

سرگوشی میں بولا۔۔

تھوڑی سی دیر میں ہی وہ معصوم اسکی بانہوں میں قید گہری نیند میں چلی گئی۔۔

جسے دیکھتے ہی شامیر بیگ نے محبت سے اسکے نقش نقش کو چوما تھا۔۔
اور پھر شدت بھرالمس اسکی پیشانی پر چھوڑتے وہ چہرہ ایزل کے بالوں
میں چھپائے خود بھی نیند کی وادیوں میں اترتا گیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تیار ہو جاؤ، ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔"

وہ میٹنگ سے جلدی گھر لوٹا تھا، سب کچھ بھلا کر اسنے اپنے رشتے کو بہتر
کرنے کیلئے سفینہ کی طرف قدم اٹھایا تھا۔

"مگر ناں تو اسکے رویے میں فرق آیا تھا ناں ہی حالت میں۔۔۔۔۔"

یصال حیران تھا کہ آخر وہ لڑکی کس بات کو انا کا مسئلہ بنا رہی تھی۔

وہ جب بھی بات کرنے کی کوشش کرتا سامنے سے مکمل خاموشی ہی ملتی
تھی۔

جس کی وجہ سے اب یصال نے بھی اسے مخاطب کرنا چھوڑ دیا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں، کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا مجھے _____؛

وہ تیز لہجے میں بنالفاظ کے تڑخ کر بولی تھی۔

بازو پر گھڑی باندھتے یصال کے ہاتھ تھمے تھے اسنے مرر سے بغور سفینہ کی پشت کو گھورا۔

پوچھا نہیں تم سے، حکم دیا ہے میں نے _____ "وہ ایک دم سے مڑا، سرد نگاہوں سے اسکے الجھے بے ڈھنگے سراپے کو دیکھ بولا۔

کسی اور پر حکم چلائیں جا کر۔۔۔۔۔ میں نو کر نہیں ہوں آپ کی۔۔۔۔۔ ویسے بھی میری زندگی میری مرضی جب میں نہیں جانا _____ چاہتی تو آپ زبردستی نہیں کر سکتے وہ غصے سے اسے گھورتی دھاڑی تھی۔

فوراً اسے اسکی سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی جب یصال نے اسے بازو سے دبوچے روبرو کیا۔

"چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔"

سفینہ درد کے سبب چلائی تھی۔۔ ساتھ ساتھ خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے وہ ہلکان ہو رہی تھی۔

مجھے بھی کوئی شوق نہیں تمہیں لے جانے کا، مجھے اپنے بچے کی پرواہ ہے،
"اور اسی کی صحت کی بابت ہاسپٹل لے جا رہا ہوں۔۔"

اسکی زرد رنگت کو گھورتا وہ غصے سے چبا چبا کر بولا۔

بچہ۔۔۔۔۔ ہنہ کون سا بچہ۔۔۔ بڑی جلدی یاد آگئی آپ کو۔۔۔۔۔ کہ
"آپ کا کوئی بچہ بھی ہے۔۔۔۔۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اس خوب رو شخص کو گھورتی طنز کرنے لگی۔۔

جب یصال نے جبرے مضبوطی سے بھینچے اسے دبوچے قریب کیا۔۔

بات سنو میری،،، میں سب کچھ بھلا کر اس رشتے کو بہتر کرنا چاہتا ہوں،،

مگر تم،، تم آج بھی وہی اٹکی ہو۔۔ مجھے فکر ہے اپنے بچے کی، میں نہیں

"چاہتا کہ تمہاری اس فضول کی ضد کی وجہ سے اسے کچھ ہو۔۔"

اوہ۔۔۔۔۔ فضول کی ضد۔۔۔۔۔" اب سمجھ آئی، تو آپ یہ نالٹک صرف
اسی لئے کر رہے ہیں ناں کیونکہ آپ کے بچے کی صحت پر اثر ناں پڑے،
تو جان لیں آپ مسٹریصال اختر۔۔۔۔۔ یہ میرا بچہ ہے آپ کا نہیں

آپ کو تو یہ بھی یاد نہیں تھا کہ آپ کس کے ساتھ اور کیا کر رہے ہیں آج
" کیسے اپنا بچہ یاد آ گیا۔۔۔۔۔

یصال کا چہرہ لمحوں میں سرخ پڑا۔۔۔۔۔

جائیے اور جا کر اپنی ناکام محبت کا سوگ منائیں چھوڑ دیں مجھے میرے حال
"..... پر_____ میں رکھ لوں گی اپنا اور اپنے بچے کا خیال

اپنا ہاتھ مقابل کی آہنی گرفت سے آزاد کرواتے وہ غصے، نفرت کے ملے
جلے تاثرات سے بولی تھی۔

یصال نے دانت پیستے اسے لمحوں میں تھا مے روبرو کیا۔۔۔

میں تمہیں ڈھیل دے رہا تھا صرف یہ سوچ کر کہ تم بیمار ہو طبیعت
ٹھیک نہیں، اگر معلوم ہوتا کہ تمہارے دماغ میں یہ سب خرافات چل
رہی ہے۔

تو کب کا تمہارا دماغ ٹھکانے لگا دیتا _____ "پانچ منٹ دے رہا ہوں،"
فوراً سے تیار ہو اور باہر آ جاؤ ورنہ اسی حالت میں لے جاؤں گا پھر دیتی رہنا
"سب کو صفائیاں _____؛

وہ غصے سے وارننگ بھرے انداز میں کہتا کمرے سے نکلا تھا۔
سفینہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسکی پشت کو گھورتے بے بسی سے سر
کو تھاما۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر کی آنکھ خود پر کچھ بھاری پن محسوس کرتے کھلی تھی۔
نیند سے بوجھل سرخ آنکھیں کھولے، جیسے ہی اسنے اپنے اوپر نظر دوڑائی

نبلی آنکھوں میں ایک دم سے حرارت ابھری تھی۔
وہ فوراً سے گردن موڑے اپنے سینے سے لگی ایزل کو دیکھنے لگا۔
جو دونوں ہاتھ اسکے گرد باندھے، سر اسکے سینے میں دیے اپنی دونوں
ٹانگیں اسکے اوپر پھینکیں پر سکون سے سو رہی تھی۔

جانم_____ "بے اختیار جھکتے اسنے رخسار پر گہرہ لمس چھوڑتے کان
میں سرگوشی کی۔

ایزل کسمسائی اور پھر ہاتھ شامیر کی گردن کے گرد لپیٹے وہ سکون سے
لیٹی رہی۔۔

شامیر نے ایبر واچکایا۔۔

گہری نگاہوں سے اس حسین لڑکی کو دیکھتے وہ نرمی سے اسکے بالوں میں
ہاتھ چلانے لگا۔

ایزل_____ "اب کی بارشامیر نے ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھا
تھا،

انگلی کے پوروں پر اسکے سلکی بالوں کو گھماتے وہ پر حدت بھری نگاہوں
سے اس حسینہ کی خمدار سیاہ پلکوں کو دیکھنے لگا۔

کتنا سکون تھا ان لمحات میں، کتنی پاکیزگی تھی اس لمس میں
----- صرف چند ہفتوں میں اسکی زندگی پوری طرح سے
بدل چکی تھی۔

کہاں سوچا تھا کہ اسکے پہلوں میں لیٹی یہ نازک سی جان، کبھی اسکی زندگی
اسکی سانسوں کی ڈور بن جائے گی۔

ایک نیا رخ تھا زندگی کا۔۔۔۔۔ ایک نیا پہلوں،،،، جو شامیر بیگ کے
اوپر کھلا تھا ایزل کے روپ میں۔۔۔۔۔ وگرنہ وہ کہاں جان پاتا کہ زندگی
اس قدر حسین بھی ہوا کرتی ہے۔۔۔

"_____ میری زندگی کا قیمتی اثاثہ ہو تم جانم

اسکے مومی نازک ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں قید کرتے وہ گھمبیر لہجے میں
شدت سے کہتا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا گیا۔

گڈ مار ننگ جان _____ "ایزل کی آنکھ ایک دم سے کھلی تھی۔
وہ جیسے ہی جھٹکے سے اٹھی شامیر نے پیچھے ہوتے محبت سے کہا۔
"_____ مم میں یہاں کک کیسے اورر

وہ خود کو شامیر کے اس قدر قریب وہ بھی اس حالت میں دیکھ یک دم سے
گھبراہٹ سے بڑبڑائی۔

کیا ہوا ہے یار۔۔۔۔؟ ڈونٹ وری سب کچھ ٹھیک ہے _____ شامیر
فوراً سے بیٹھا تھا۔

اسکے ہاتھ کو تھامنے کی کوشش کرتا وہ نرم لہجے میں بولا۔
دورر ہو تم، ڈونٹ ٹچ می۔۔۔۔۔۔۔۔ "وہ گھٹنوں کے بل پیچھے ہوتے
چلائی۔۔۔۔

جب شامیر نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا _____؛

"کیا ہو گیا ہے ایزل ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہو،؟

میں جانتی ہوں ضرور تم نے ہی کچھ کیا ہو گا، پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے مجھے، جو ہر بار تم پر یقین کر لیتی ہوں،،

"تم تو ہو ہی نہیں اس قابل _____؛

وہ غصے سے سرخ انگارہ چہرہ لیے بولی تھی۔۔

شامیر نے تیکھی نظروں سے اسے گھورا جو تیز تیز سانس بھر رہی تھی۔

اور پھر تیزی سے اسکی پہنی سفید شرٹ کو گریبان سے دبوچا، وہ نازک

سی لڑکی لمحوں میں کٹی پتنگ کی طرح اسکے سینے سے آن لگی۔۔

غزالی بڑی بڑی جھیل سی آنکھوں میں پھیلانے لگی، جیسے ہی شامیر کو

دیکھا، شامیر نے ایک ہی جست میں اسے بیڈ پر گرایا۔۔

کیا کہہ رہی ہو تم۔۔ ہاں جانتی بھی ہو رات کو تم نے کیا کیا۔۔۔؟ جب

یہ نشہ اترتا میرے سامنے آنا اور یہی سب بولنا، پھر بتاؤں گا تمہیں،

ویسے مجھے تو بات بات پر گھٹیا بولتی رہتی ہو۔۔۔۔

اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔؟ کل رات تو خود سے تم نے مجھے کس کی
"۔۔۔ اور بھی بہت کچھ کرتی اگر میں اپنی عزت ناں بچاتا۔۔
وہ کہاں کم تھا شرر بار نگاہوں سے اسے گھورتے وہ نگاہیں اسکے نقش نقش
پر دوڑاتا، بولا۔

"_____ جھوٹ جھوٹے ہو تم۔۔ میں نہیں مانتی
وہ فوراً سے انکار کر گئی۔۔ جس پر ناچاہتے ہوئے بھی مقابل گہرہ ہنسا تو
گالوں پر ابھرتے ان قاتل گڑھوں نے اپنی چھپ دکھائی۔۔
جانم کہو تو ابھی یاد دلا دوں، گزری رات کے وہ حسین پل،، وہ تمہارا بہکی
نگاہوں سے مجھے دیکھنا، میرے گال پر اپنے خوبصورت ہونٹ
"_____ رکھنا۔۔۔۔۔ اففففف

وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے ارادے سے کہتا مزید قریب ہوا تھا
"ایزل کے۔۔۔۔۔

اہہہہ پیچھے رہو تم۔۔۔۔۔ "ایزل فوراً سے اسکے سینے پر ہاتھ فاصلہ بناتے
بولی۔۔۔۔۔

جانم کتنی بار کہہ تو چکا ہوں کہ اب یہ دوریاں بے کار ہیں۔۔۔۔۔ تو اب خاموشی سے یہ جھگڑا چھوڑو اور فریش ہو جاؤ، کیونکہ اب تھوڑی ہی دیر میں تمہارا سر شدید درد کرنے والا ہے۔۔۔ تو اس سے پہلے کہ یہ درد شروع ہو تم جلدی سے فریش ہو کر آؤ،

"میں تب تک اس درد کا کچھ علاج ڈھونڈتا ہوں۔۔۔۔۔؛

"او کے گیٹ اپ میری جان۔۔۔۔۔۔۔

وہ محبت بھرے لہجے میں کہتا ایزل کا گال تھکتے اسے لمحوں میں جگہ سے اٹھا گیا۔۔۔

جو منہ کھولے بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔!" وہ چینیج کرتے روم میں آئی، روم میں شامیر کوناں پاتے وہ بے چینی سے چکر کاٹنے لگی الفاظ بھی وہی کے وہی رہ گئے تھے۔

اب یہ سر درد کیوں ہونے لگا۔۔۔" اپنے بھاری ہوتے سر کو انگلیوں سے
دباتی وہ بے چینی سے پہلوں بدلتے بڑبڑائی۔۔
"لو اسے پی لو آرام ملے گا۔۔

تت تم کب آئے۔۔۔!" شامیر جو اسکے پیچھے ہی کھڑا تھا۔
ایک دم سے اسکی آواز پر وہ جھٹکے سے مڑی، اپنے پیچھے نیلی آنکھوں
والے بلے کو دیکھ وہ دانت پستے پوچھنے لگی۔۔
"میں تو بس یہی تھا۔۔۔ تمہارے دل میں۔۔۔

وہ شیر لہجے میں گویا ہوا ساتھ ہی گلاس ایزل کے ہونٹوں سے لگا دیا۔
"_____ لیموں پانی

"_____ وہ گلاس پیچھے کرتے بڑبڑائی

"یس جانم یہ نشہ اتار دے گا اب اسے جلدی سے پی لو۔۔۔۔
ایزل نے تیکھی نگاہوں سے اسے گھورتے گلاس کو ناک کے قریب
کیا۔۔

“!_____ میں پی لیتی ہوں پیچھے ہٹو

اسے پیچھے ہونے کا کہتی وہ خطرناک تیور لیے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔

شامیر نے بائیں فضا میں بلند کیے، ٹھنڈی آہ بھری اور ہاتھ سینے پر

باندھے وہ آرام سے اپنی بیوی کے دیدار کرنے لگا۔۔

کہیں باہر چلیں_____ "وہ ساتھ سینے پر لیٹے نیلی آنکھوں میں محبت

کی چمک لیے پر حدت بھرے لہجے میں بولا۔۔

کہ گلاس میز پر رکھتی ایزل ایک دم سے چونکی۔

کیوں کہاں۔۔۔۔؟" اسے سمجھنا آیا کہ وہ کیساری ایکشن دے۔۔

جی جی جو منہ میں آیا وہی بول دیا۔۔

جہاں میں لے جاؤں وہاں۔۔۔۔۔ اور اس لئے کیونکہ میں کہہ رہا

"ہوں۔۔؛

وہ لمحوں میں اسکے قریب ہوا، دودھیا مومی ہاتھ کو تھامے وہ لبوں سے

چھوتا مخمور نگاہوں سے اس نازک گڑیا کے حسین چہرے کو دیکھ بولا۔۔

ایزل کی نگاہیں اس حسین مرد کے سرخ و سفید ہاتھوں میں مقید اپنے
نازک پتلے سے ہاتھوں سے ہٹی اسکی نیلی آنکھوں میں محبتوں کا جہاں آباد
دیکھ وہ لمحوں میں نظریں پھیر گئی۔۔

زیادہ کچھ نہیں مانگ رہا یار صرف کچھ دن،، ایسے جن میں، میں تمہیں یہ
"یقین دلا سکوں کہ تم شامیر بیگ کیلئے کس قدر ضروری ہو چکی ہو۔۔۔۔۔"

وہ کہتا آخر میں ہنساتھا۔۔ اسکی ہنسی مغرور نہیں تھی۔ طنزیہ نہیں تھی مگر
کچھ عجیب سی تھی۔۔

ایزل کی نگاہیں اب کی بار اس حسین شخص کے خوبصورت موتیوں سے
دانتوں میں الجھی۔۔

دل تو جیسے آج دماغ کی سننے سے انکاری تھا۔۔

وہ لاکھ لعنت اپنے دل اور ابلتے جذبات پر ڈالے سرے سے نگاہیں ہی چرا
گئی۔۔

"آ جاؤ میں ویٹ کرتا ہوں۔۔۔"

وہ سرشاری سے کہتا فوراً سے اپنے بائیں ہاتھ میں ایزل کے چہرے کو بھرتا
اسکی پیشانی پر اپنے سلگتے ہونٹ رکھ گیا۔۔

"جلدی آنا۔۔۔۔۔"

دروازے سے نکلتے شامیر کی آواز اسکے کانوں میں گونجی۔۔

مگر وہ تو ابھی تک اس لمس کو محسوس کر رہی تھی۔

ماتھے پر اسکے ہمہ وقت مسکراتے شریر ہونٹ، گرم دہکتی حدت بھری
سانسیں۔۔۔ کچھ عجیب نہیں لگا تھا۔۔۔ کروت، نفرت، گھن کیوں نہیں
تھی ائی۔۔۔۔۔

وہ کم یا زیادہ نہیں وہ صحیح یا غلط کے بیچ اٹکی تھی۔۔

جہاں وہ شروع دن سے ہی اٹک جاتی تھی۔۔

نہی میری زندگی میں کیا کچھ نہیں ہوا۔۔۔ بابا کا چلے جانا۔۔ یہ سب

مصیبتیں اور تو اور مجھے کتنی بار وہ کہہ چکا ہے کہ وہ چھوڑ دے گا۔

"نہیں میں کمزور نہیں ہوں اب میں اسکی باتوں میں نہیں آنے والی۔۔

وہ خود سے عہد کرتی دوپٹہ اچھے سے لپیٹے روم سے نکلی تھی۔

"سامان پیک کر لو، ہم واپس جا رہے ہیں۔۔۔؟

سفینہ کی پشت کو دیکھ وہ تھکے سے لہجے میں بولا۔

کیا اس وقت _____؛ "وہ چونکی تھی حیرت سے پوچھتے وہ باقاعدہ اسے گھورنے لگی۔

جو فون پر مصروف تھا۔۔

ہاں اسی وقت۔۔۔" یصال نے مختصر سا جواب دیا۔۔۔ وور

سفینہ نے جبرے لیے۔۔۔ اس وقت تو میں کہیں نہیں جاسکتی، صبح چلیں گے۔۔

خاصا سر دلہجہ تھا جسے محسوس کرتے ناچاہتے ہوئے بھی مقابل نے نظریں اٹھائی۔۔

دیکھو سفینہ ڈاکٹر نے تمہاری صحت کا خیال رکھنے کو کہا ہے اور یہاں تو
میں پورا دن کام میں ہوتا ہوں، اس لیے ضروری ہے کہ ہم جلد از جلد
". واپس جائیں امی تمہارا خیال تو رکھیں گی۔۔

یصال نے موبائل جیب میں ڈالتے اسے سمجھایا۔۔
جو کافی اپ سیٹ دکھ رہی تھی۔

". یصال پلینز صبح چلیں گے اس وقت تو ویسے ہی دل متلا۔۔۔۔۔
وہ ابھی بات پوری بھی نہیں کر پائی تھی جب ایک دم سے وہ واشروم کی
جانب بھاگی۔۔

یصال حیرت سے اسے دیکھنے لگا اور پھر واشروم سے آتی آوازوں پر وہ
گھبراہٹ زدہ ساتیزی سے اندر داخل ہوا۔
"کیا ہوا ہے یار تم ٹھیک ہو۔۔۔

سفینہ الٹیاں کر کر کے بے حال ہو رہی تھی اور یصال کے سامنے یہ سب
پہلی بار تھا اسے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کرے۔۔
فوراً اسے اسے کمر سے تھامے پشت کو رب کیا۔۔

مگر کوئی فائدہ نہیں۔۔

بالآخر تھوڑی دیر بعد وہ پرسکون ہوئی تو یصال نے فوراً سے سرسینے سے لگایا۔۔

نہیں مت چلو گر جاؤ گی۔۔ "اسے باہر نکلتا دیکھ وہ متفکر سا بولا۔۔
فوراً سے اسے گود میں بھر گیا۔۔

سفینہ پریشانی سے اس حسین شخص کو گھورنے لگی۔۔
جو اس کے لئے حد سے زیادہ فکر مند تھا۔۔

ابھی ٹھیک ہو۔۔۔ "اسے بیڈ پر ڈالے فوراً سے ماتھا ٹٹولتے پاس بیٹھتے
پوچھا۔۔۔

سفینہ نے خفیف سا سر کو ہلایا۔۔

تم ٹھیک کہہ رہی تھی صبح چلیں گے رات کا معاملہ ہے اس وقت سفر کرنا
"تمہارے اور بے بی کیلئے ٹھیک نہیں۔۔

کمفرٹ برابر کرتا وہ فوراً سے اس کے پاس ہی لیٹ گیا۔۔

سفینہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جس کے انگ انگ سے بے چینی اور بے قراری عیاں ہو رہی تھی۔

سو جاؤ اوکے ___ "اب وہ اسکا سر اپنے کندھے پر رکھے تھپک رہا تھا۔۔
کہیں ناں کہیں اندازہ تھا کہ وہ شخص اپنے بچے کی وجہ سے خیال رکھ رہا
ہے مگر جانے کیوں اسکا خیال رکھنا،،

اپنے سینے سے لگانا۔۔ اب محبت سے سر تھپکنا اس معصوم لڑکی کے دل
میں جذبات کو آنچ دینے لگا تھا۔

عورت اتنی ہی نازک ہوتی ہے جب اسکا من پسند مرد اسے تھوڑی سی
توجہ، اپنائیت دکھاتا ہے تو پھول کی طرح کھل کر اپنی خوشبو سے اسے مہکا
دیتی ہے۔۔

وہ لمحوں میں سالوں، زمانوں کا حصارہ بے رخی سب کچھ بھول جاتی ہے۔۔
صرف اپنے من پسند شخص کی تھوڑی سی توجہ اور ساتھ کے خاطر۔۔
اس خوب رو شخص کی بند آنکھوں کو دیکھ جانے کب اسے نیند آئی تھی مگر یہ
نیند گزرے چند دنوں میں آئی نیندوں سے بہتر تھی۔۔

جب محبت پہلوں میں ہو تو سکون خود بخود ہی آ جاتا ہے۔۔ دماغ میں
لہراتے لفظوں نے ایک پل کو ہی سہی اسکے ہونٹوں پر مسکان بکھیری
تھی۔۔

وہ آنکھیں بند کرتی اس حسین شخص کی بانہوں کے حصار میں قید اسکی
خوشبو کی داصی بنی لمحوں میں نیند میں اتری۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

یہ کونسی جگہ ہے۔۔۔ ”دھند سے ڈھکے ان اونچے اونچے خوبصورت
پہاڑوں کو دیکھ ایزل ایک دم سے شامیر کے بازو سے چپکی تھی۔۔
قدرت کے حسین مناظر کا منہ بولتا ثبوت ان پہاڑوں کے نیچے سے بہتا
ایک خوبصورت چشمہ تھا۔۔

”ادھر آؤ تمہیں کچھ دکھاتا ہوں۔۔۔۔۔

سورج کی تروتازہ کرنیں ان دونوں کے وجود کا احاطہ کیے ہوئے تھیں۔۔

ایسے میں اسکا نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھا مے وہ اونچی نیچی
ڈھلوانوں سے گزرتے اسے آبادی سے دور لے جانے لگا۔

ششامیر_____ ”وہ مچلی اسکی گرفت میں،، جب وہ ایک اونچے ٹیلے پر ٹھہرا،
خود چھلانگ لگائے وہ نیچے اتر اور ہاتھ پھیلائے ایزل کی طرف کیے۔۔۔
آجاؤ_____ ”وہ اسے کودنے کا کہہ رہا تھا مگر ایزل نے فوراً سے سر نفی
میں ہلایا۔۔

تو شامیر نے خود سے ہی سر دسائس فضا کے سپرد کرتے اسکے بازو کو جھٹکے
سے کھینچا اور پھر اسکے گرنے سے پہلے ہی اسے بوری کی طرح کندھے پر
ڈالے وہ چشمے کے بالکل قریب پہنچا تھا۔
” یہ دیکھو میری فیورٹ پلیس

ایزل آنکھیں پھاڑے اس حسین منظر کو دیکھ رہی تھی۔۔
جہاں اونچے سے پہاڑ کے درمیان سے گرتا چشمہ زر اسانچے جانے پر
ایک ندی کا سا گمان دے رہا تھا۔

صاف ستھرا شفاف پانی جو جھرنے سے بہتا اس ندی میں گر رہا تھا۔ کئی پرندے کناروں پر بیٹھے اس میٹھے پانی کا لطف لوٹ رہے تھے۔۔۔

یہ سب کتنا پیارا ہے۔۔۔۔ "ایزل کے ہونٹوں سے پھسلتے الفاظ اسکے دل کی ترجمانی کر رہے تھے۔

شامیر یک دم سے اسکے پیچھے ہوتے سر پر لیٹا اسکا دوپٹہ کھولنے لگا۔
 " شش شامیر

ایزل چونکی فوراسے ہاتھ دوپٹے پر رکھا۔

"شش شش
کچھ مت بولو صرف محسوس کرو۔۔۔"

وہ گھمبیر تا سے کہتا اسکے کان کی لو پر لب رکھتے دوپٹہ اتار اپنی گردن پر لپیٹ گیا۔

ایزل حیرت سے مڑتی اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔

جس کی حسین آنکھیں اسی پر اٹکی تھیں۔۔

“مے آئی۔۔۔۔۔

اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھائے وہ جس لہجے میں استفسار کر رہا تھا۔ ایزل کے چہرے پر پسینے کے قطرے نمایاں ہوئے،،

کپکپاتا نازک ہاتھ مقابل کے بھاری ہاتھ پر رکھے وہ نگاہیں جھکا گئی۔۔
شامیر کے خوبصورت ہونٹوں پر ہنسی کی اک الگ دنیا آباد ہوئی تھی جیسے، وہ ساحر شخص اپنی محبت کے طلسم کی دھول اس معصوم دوشیزہ کے گرد بکھیرتے اپنے ہاتھ میں دیے اس نازک ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے اسے لمحوں میں قریب کر گیا۔۔

دوسرا ہاتھ استحقاق سے اسکی کمر کے گرد حائل کیے،، وہ مہارت سے آگے پیچھے حرکت کرتا اس معصوم لڑکی کو کسی گڑیا کی طرح اپنے ساتھ گھمانے لگا۔۔

وہ پیچھے ہوا ایزل کا ہاتھ ایک لمحے کو چھوٹا، مگر سیکنڈ کے بیسویں حصے میں ہاتھ کو تھامے اسنے کسی دھند کی طرح اسکے بندھے بالوں کی آبشار کو بکھیرا۔۔

جو جوڑے کی قید سے آزاد ہوتے ایک دم سے شامیر کے چہرے اور
کاندھوں پر بکھرے تھے۔۔

ایزل کا سر اسکے سینے سے آگے۔۔ اسکی تیز ہوتی سانسیں اپنے سینے پر وہ
بخوبی محسوس کر پارہا تھا۔

اگلے ہی لمحے اسے گھماتے اسنے پشت سینے سے لگائی،
اپنے ہاتھوں کی سخت انگلیوں سے ان ریشمی آبشار کو سمیٹتے اسنے احتیاط
سے ایزل کے کندھے پر آگے کو ڈالے۔۔ اور پھر بڑے دلبرانہ انداز
میں تھوڑی اسکے کندھے پر جمائی۔۔

ویسے ایک بات ہے جانم۔۔۔۔۔ "ایزل کے ماتھے پر بل سمٹے، تمام حس
وحیات اس خوب رو شخص کی جانب متوجہ تھیں۔

تمہارے جتنے لمبے بال تو میں نے صرف سنے تھے، مجھے کیا پتہ تھا کہ میری
بیگم کی حسین زلفیں ہونگی وہ بھی ایسی، جن کی خوشبو منٹوں میں اچھے
"خاصے بندے کے ہوش ٹھکانے لگانے کی صلاحیت رکھتی ہو۔۔۔

وہ مبہوت سے لہجے میں کہتا اپنی تیکھی ناک ایزل کے بالوں کے قریب لے جاتے گہری سانس بھرتا ان کی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔

ہاں تم نے سوچا نہیں تھا ناں،،، کیونکہ تمہاری شادی اس چڑیل سے جو
 “_____ ہونے والی تھی کیا نام ہے اس کا۔۔۔ روبی ڈارلنگ

ایزل جھٹ سے مڑی، سب یاد آنے پر اسکے سینے پر ہاتھوں سے دباؤ دے اسے پیچھے کود کھیل کر خاصے تیز لہجے میں طنز کیا۔

مگر اسکے طنز میں چھپی جلن کو مقابل لمحوں میں بھانپ گیا تھا۔

جبھی اسکے چلتے ہاتھوں کو تھامے منٹوں میں اسکی کمر سے لگائے وہ جھٹکے سے اسے قریب کرتا اپنی پر شوق نگاہوں سے اسے گھورنے لگا۔

جانتی ہو، موٹلی لڑکے لڑکی کی خوبصورتی، اسکی معصومیت پر فدا ہوتے ہیں اور ایک میں ہوں۔۔۔۔ جو اپنی جنگلی بلی پر مر مٹا ہوں۔۔۔ وہ بھی

“ اس کی شیرنی جیسے اداؤں سے

اسکے کان میں نیم سرگوشی نما آواز میں کہتے شامیر نے ہونٹ کان سے دوبارہ ایزل کے رخسار پر رکھے۔۔

تو ناچاہتے ہوئے بھی وہ خاموش سی رہ گئی۔۔۔

اسنے ہاتھ ایزل کی کمر کے وسط پر رکھتے اسے سینے میں بھینجا، اسکی جان
لیو امد ہوش کرتی خوشبو کو سانسوں میں انڈیلتے اسنے جھکتے اپنے تشنہ لب
اسکی شفاف گردن پر ثبت کیے۔۔

شش شامیر۔۔۔“ ایزل نے پھولتے سانسوں میں اسے بمشکل سے پکارا
تھا۔۔۔

”_____ہمممم

وہ آنکھیں بند کیے مدہوشی سے بولا۔

کوئی آرہا ہے۔۔۔!“ وہ تیزی سے پیچھے ہونے کی کوشش کرتے بولی

۔۔

تو شامیر صاحب کا سارا نشہ لمحوں میں اڑا۔۔

نبلی آنکھوں میں بیزاری سموئے اسنے مڑتے پیچھے دیکھا۔۔

جہاں ایک لڑکا اور لڑکی اپنی طرف آتے دکھائی دیے۔۔

ایک تو لوگوں کو سکون نہیں،، اچھا خاصا موڈ بگاڑ دیا۔۔۔

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے اپنے گولڈن بالوں میں ہاتھ چلانے لگا۔

ایزل اسکی شکل دیکھ بمشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول پائی تھی۔

”تم یہاں کیسے آئے شامیر مطلب یہ کونسی جگہ ہے۔۔۔؟“

وہ بے حد تعجب سے اس کے ساتھ ہمقدم ہوتے پوچھ رہی تھی۔۔۔

شامیر نے ایک نظر ان حسین وادی نظیر دلکش مناظر پر دوڑائی۔۔۔

یہ ہمارے آزاد کشمیر میں ایک خوبصورت وادی کا چھوٹا سا علاقہ ہے جس کو یہاں کے لوگ سماہنی کہتے ہیں۔۔۔

تو تم یہاں کیسے آئے۔۔۔ ایزل کو حیرت ہوئی اس جگہ کا نام سن کر۔۔۔
شاید وہ پہلی بار ایسی کوئی جگہ کا نام سن رہی تھی۔

میں یہاں پر دوستوں کے ساتھ آیا تھا۔۔۔ درحقیقت یہ ہمارے پاکستان سے بہت دور واقع ہے اور بہت سے لوگ تو اس خوبصورت جگہ کا نام تک نہیں جانتے۔۔۔۔۔

میں یہاں دو دن سٹے کرنے آیا تھا مگر ہم دو ہفتے یہاں رکے تھے۔

اور اتنا مزہ آیا تھا کہ وہ ٹور میری زندگی کا یادگار ٹور بن گیا۔۔ اور یہ جگہ
"میری زندگی کی سب سے حسین یادوں میں سے ایک۔۔۔۔
وہ اب واپس چل پڑے تھے۔

ان تنگ اونچے نیچے راستوں پر قدم رکھتے وہ ایک دوسرے کے سنگ
ایک نئی دنیا کے راہی معلوم ہوتے تھے۔۔

جو زندگی کی پریشانیوں سے کافی دور تھے ایک الگ محبتوں کے جہاں میں
"_____ قید

تم یہاں رکو، میں ابھی آتا ہوں۔۔" شامیر کو اچانک سے کچھ یاد آیا تھے
جیسے۔۔۔

فوراً سے اسکا دوپٹہ اسکا سر پر اوڑھتے اسنے چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھرتے
کہا۔۔

مگر کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟" ایزل نے فوراً سے اسکا ہاتھ تھاما۔۔
بے چینی اسکی آنکھوں سے عیاں تھی جسے دیکھنا چاہتے ہوئے بھی شامیر
کے ہونٹ مسکرائے۔۔

یہیں پاس میں ایک بابا جی رہتے ہیں،، جب بھی کوئی انہیں دیکھ سیٹی بجائے تو وہ غصے سے اسکے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں۔۔ تم یہیں رکو دیکھنا کتنا "مزرہ آتا ہے۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا اپنا محبت بھرا لمس اسکی پیشانی پر چھوڑتے وہ سامنے کی طرف جاتی ایک گلی کی طرف مڑا۔۔۔

شش شامیں رررر _____ ”وہ ابھی تھوڑی ہی آگے بڑھا تھا جب ایزل کی دل دہلا دینے والی چیخ اس کے کان میں گونجی وہ لمحوں میں مڑا۔۔۔
آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔

وہ دو آدمی تھے جو ایزل کو زبردستی تھامے اس بڑی سی وین میں دھکیل چکے تھے۔۔۔

شامیر کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔ وہ خوف سے دھڑکتے دل سے اندھا دھند پیچھے کو بھاگا تھا۔

بھاری قدموں کی چاپ تھی جو اسے اپنے آس پاس محسوس ہو رہی تھی
اور اسکے بعد ان ڈھیروں آوازوں میں سے ایک جانی پہچانی آواز۔۔۔
جس نے اس نیم بے ہوش وجود میں ہلچل سی برپا کی تھی۔۔۔
”_____ ہیلو بیٹا“

ایزل کے شفاف ماتھے پر بلوں کا جال ابھرا۔
مٹھی بھینچے وہ بے چینی سے آگے پیچھے ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔
جب ایک دم سے اسکے ہاتھ پر کسی نے اپنا بھاری پاؤں رکھا۔
وہ نازک سی لڑکی حلق کے بلائی چلائی تھی۔۔
ہاتھ اس ظالم کے پاؤں کے نیچے آیا بری طرح سے زخمی ہو چکا تھا۔
نتت تایا ابو_____: ”دھندلاتی نگاہوں کے سامنے سب سے پہلے جو
چہرہ لہرایا تھا، اسے دیکھ وہ نازک سی جان تڑپ اٹھی۔
بہتی نگاہوں سے اپنے باپ بجاتایا کو دیکھ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔
ابے چپ کون تایا شایا۔۔۔۔۔ بہت نچایا ہے تُو نے جانتی ہے کتنی
”_____ مشکل سے ہاتھ آئی ہے

تت تا۔۔۔۔۔ "کہاناں کوئی تایا نہیں میں تیرا۔۔۔۔۔ اتنی مشکل سے

_____ تیری بولی لگائی تھی اور تیرا باپ سالادہ جاوید

وہ غلیظ شخص غصے سے کھولتا جا رہا تھا۔۔

پاگلوں کی طرح آگے پیچھے چکر کاٹا وہ غصے اور طیش میں پھنکار رہا تھا۔

جبکہ اتنے سارے غیر مردوں کے بیچ وہ نازک سی لڑکی جو اپنے خون اپنے

باپ بجاتایا کو دیکھ دل سے خوش ہوئی تھی۔

اب انکے اس مکرو چہرے کو دیکھ ایزل کا دل و دماغ جیسے سناٹوں کی ضد

میں چلا گیا تھا۔۔

بے یقینی سے آنکھیں پھیلائے اسنے اپنے باپ کے بڑے بھائی کو دیکھا۔۔

جس کی گودوں میں وہ بچپن سے کھیلتی آرہی تھی۔

تت تایا ابو اپنن ناراض ہیں مم مجھ سے۔۔۔۔۔ ہیہ ہیں ناں اسی لئے ایسا

کہہ رہے ہیں۔۔۔

دد دیکھئے مم میں بب بھاگی نہیں تھی۔۔

اگلگ اگر اپپ کہو گے تو مم میں سب سے معافی بھی مانگ لوں گی۔۔

"مم مگر پپ آپ ایسے بات مت کریں۔۔۔۔

وہ ہچکیوں سے روتی بمشکل سے بول پائی تھی۔

گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسنے مٹی سے اٹے اپنے ہاتھ سے چہرے سے بہتے
آنسوؤں کو صاف کیا۔

وہ اٹھنے کی کوشش کرتے اپنے تایا کی طرف بڑھنے لگی۔

جب پاس کھڑے ایک آدمی نے زوردار طمانچہ اسکے نازک گال پر جھڑا
۔۔

ایزل منہ کے بل پیچھے کو گری تھی۔۔ منہ سے نکلتی کراہوں کے دوران
اسنے پہلی بار شامیر کو پکارا تھا۔۔

اسکا ہونٹ بری طرح سے پھٹ گیا تھا اور
سر میں درد کی ٹیسیس اٹھنے لگی۔

کون تایا بتایا ناں کہ تیرا کوئی رشتہ نہیں مجھ سے۔۔۔۔

ارے سوتیلا بھائی تھا تیرا باپ میرا۔۔۔ ساری عمر چاکری میں کرتا رہا

"اور زمین جائیداد کس کے نام نکلی۔۔ جاوید کے نام۔۔۔۔

پھر پھر میں نے اپنی زندگی بنانے کا سوچا۔۔۔۔۔

روز جو لڑکی میری گاڑی میں۔ آتی جاتی تھی۔۔

ان میں سے خوبصورت لڑکیوں کو میں نے پہچنا شروع کر دیا۔

اور پھر ایک دن جب تیری تصویر اس گورے نے دیکھی تو کہنے لگا

تیرے بدلے بہت مال دے گا۔۔۔۔

میں نے بہت سوچا اور پھر زندگی بدلنے کا یہی ایک راستہ نظر آیا مجھے

۔۔۔۔۔

وہ بچوں کے بل جھکا اسکے قریب بیٹھا۔۔۔

اپنا اصل شیطانی چہرہ اس معصوم پر پر ت در پر ت کھولتا جا رہا تھا۔۔

ایزل کا وجود درد سے چور تھا۔۔۔

دماغ کی رگیں جیسے پھٹنے کو تھیں۔۔ مگر وہ بے بس تھیں۔۔۔

اتنے زیادہ شیطانوں کے بیچ وہ جسے اپنا محافظ سمجھ رہی تھی۔۔

در حقیقت میں اصل شیطان ہی وہ نکلا تھا۔۔۔

پھر میں نے تیری اور یصال کی شادی کا منصوبہ بنایا۔۔۔۔۔

سب کچھ ٹھیک جا رہا تھا۔۔

ٹھیک شادی کے دو دن بعد تجھے اغوا کر دیتا میں۔۔۔۔۔

۔“ مگر سالے اس جاوید نے۔۔۔۔

وہ دانت پیستا بالوں کو مٹھیوں میں دبوچ گیا۔۔۔

سیاہ آنکھیں غصے سے باہر کو ابلی انتہائی خوفناک دکھ رہی تھیں۔۔

ساری باتیں سن لی تھیں۔۔۔ مجھے بڑے نیکی اور بدی کے لیکچر

جھاڑے تیرے باپ نے۔۔۔ مگر انجام دیکھ کیا ہوا اسکا۔۔۔ مار دیا ناں

“_____ میں نے اسے

”_____ نن ننن تنایا ابو بی جھوٹ

نہی ہے یہ جھوٹ وہ چھت سے تیرے بھاگنے کی وجہ سے نہیں کودا تھا۔

بلکہ اسے میں نے دھکا دیا تھا۔۔

“_____ بہت اکڑ رہا تھا ساری اکڑ نکال دی میں نے

اور الزام آیا اس شامیر پر۔۔۔۔۔۔۔“ مگر اس نے بہت غلط کیا جو تجھے

اٹھا کر لے گیا۔۔

میرا بنانا یا کھیل اس لڑکے نے خراب کر دیا۔۔۔ مگر اب وہی ہو گا جو میں
چاہتا ہوں۔۔۔

ی

تجھے خریدنے والے بڑے پھدک رہے تھے۔۔۔ اسنے کہتے ایزل کو بازو
سے دبو چا۔۔۔ جو نڈھال سی بے بس نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔
اب اب دیکھتا ہوں کہ کیسے تجھے ڈھونڈے گے۔ جب وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر
نڈھال ہو جائیں گے تب میں انہیں بتاؤں گا کہ تُو میرے پاس ہے
اور پھر تیری دگنی قیمت لوں گا میں ان گوروں سے،،،، بہت تیز سمجھتے ہیں
خود کو۔۔۔ وہ سارے۔۔۔

انہیں اب پتہ چلے گا کہ پرویز اختر کیا چیز ہے۔۔۔
لے جاؤ اسے اور بند کر دو اس کمرے میں۔۔۔ "اسے پاؤں سے ٹھوکر
مارتے وہ غراتے ہوئے بولا۔۔۔

پاس کھڑا ایک موٹا سا بھدا آدمی آگے بڑھا تھا اور گھسیٹتے ہوئے ایزل کو
وہاں سے لے جاتے ایک کمرے میں بند کر دیا۔

کہاں ہے ایزل _____؟“ وہ آندھی طوفان بنا کسی تباہی کی طرح

دھڑ سے دروازہ کھول یصال کے گھر میں داخل ہوا۔

یصال جو ابھی ابھی واپس آیا تھا۔

سفینہ کو کمرے میں لٹائے وہ خود آفس کے لئے نکل رہا تھا۔

اچانک سے شامیر بیگ کو اپنی بھاری نفری کے ساتھ گھر میں دیکھ وہ حیرت زدہ سارہ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، مقابل اسے گریبان سے دبوج چکا تھا۔

خونخوار نگاہوں سے اسے گھورتے وہ گن نکال اسکے ماتھے پر رکھ گیا۔

ایزل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ تو تمہارے پاس تھی ناں تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے

”_____ ہو

یصال ہکا بکا سا حیرانگی سے دیکھتا اپنا گریبان چھڑانے کی کوشش کرنے لگا

جب وہ تیز آواز میں دھاڑا۔

ہاں تھی وہ میرے پاس۔۔ میرے پاس ہی رہے گی وہ۔۔۔۔۔ تو نے

اسے جان بوجھ کر کڈنیپ کیا ہے اب بتاؤ کہاں ہے وہ ورنہ۔

----- اسے تو میں ڈھونڈ لوں گا،

” مگر تیری موت کے بعد

شامیر نے گن کا دباؤ بڑھاتے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جب اندر سے ذکیہ اور سفینہ بھی شور کی آواز پر تیزی سے باہر کو لپکی۔۔

مگر اپنے گھر میں اتنے سارے آدمیوں کو دیکھ اور وہ بھی اس گورے سے

لڑکے کو۔۔۔ جس نے بندوق ان نے بیٹے کے سر پر رکھی تھی۔۔

وہ یک دم سے خوفزدہ سی چمپی۔۔۔

"_____ بے بیٹا منہم۔ میرا بچہ ہائے چھوڑا سے میرا بیٹا

ابے چل بڑھیا۔۔۔ کیا میرا بیٹا میرا بیٹا لگا گیا ہے۔۔۔ نظر نہیں آ رہا بات

”کر رہا ہوں میں۔۔۔۔۔

شامیر جو آگے ہی غصے سے پاگل ہو چکا تھا۔

اب ذکیہ کا چیخنا چلانا اسکا دماغ مزید گھما گیا۔۔۔

وہ تیزی سے اسے ٹوکتا لمبے لمبے سانس بھرنے لگا۔۔۔

”_____ہاں تو تو نہیں بتائے گا مجھے کہ ایزل کہاں ہے

وہ بے چینی کی کیفیت میں ماتھے کو انگوٹھے سے کھرچتے ہوئے پوچھنے

لگا۔۔

دیکھو میں ابھی اپنی بیوی کے ساتھ ملتان سے آیا ہوں،، پچھلے سات

دنوں سے میں وہیں تھا اگر یقین نہیں آتا تو پتہ کروالو۔۔۔۔۔ مجھ پر

الزام لگانے سے ایزل نہیں مل جائے گی۔

۔"بہتر ہو گا اسے ڈھونڈو، ورنہ چھوڑو مجھے میں خود ڈھونڈ لوں گا۔۔۔

یصال گریبان چھڑاتے تیزی سے باہر کولپکا، جب شامیر نے اسے پیچھے

سے گریبان سے پکڑے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

میری بیوی ہے وہ،، اور میں اسے ڈھونڈ لوں گا تجھے فکر مند ہونے کی

ضرورت نہیں۔۔۔ اور اگر مجھے خبر لگی کہ اس میں تیرا ہاتھ تھا تو دیکھنا

____ تیرے پورے خاندان کو تیری ہڈیاں تک نہیں ملے گی۔۔ یہ شامیر
"____ بیگ کا وعدہ ہے،

شامیر اسے گھبمیر لہجے میں وارن کرتا جس طرح آیا تھا اسی طرح منٹوں
میں وہاں سے نکلا۔۔۔

سفینہ دروازے کے بیچ کھڑی وہاں سے جاتے یصال کو دیکھ رہی تھی۔۔
جو بے چینی میں جانے کہاں کے لئے نکلا تھا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ میری مایوں چل رہی ہے۔ اندر سبھی مہمان
اکٹھے ہیں۔ اور تو یہاں مجھے اپنے ساتھ لے جا رہا ہے کچھ تو خیال کریا
"____ پلیز

روحان منت بھرے لہجے میں کہتا اسکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔
جو اسے آنے کا کہتے خود گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

!"____ شامیر

وہ یک دم سے غصے سے لال پیلا ہوتا اونچی آواز میں چیخا۔

شامیر کے گارڈز جو دونوں اطراف سے اسے گھیرے ہوئے تھے۔ فوراً
سے لوڈڈ گنز روحان پر تان لی۔۔

روحان کا سانس سینے میں اٹک کر رہ گیا تھا۔۔ وہ ہاتھ اوپر اٹھائے کپکپاتی
ٹانگوں سے پسینے سے شرابور چہرہ لئے بڑی آس سے شامیر کو دیکھنے لگا۔۔
”کچھ کہاتو نے مجھے سنائی نہیں دیا ٹھیک سے۔۔۔۔

اپنی بھوری شیو کو کھجاتے اسنے نیلی آنکھوں میں لا پرواہی سموئے داہنی
ابرو اچکائی۔

می۔۔۔۔۔ ”روحان بولا تو آواز جیسے حلق میں دب سی گئی۔ گارڈز اسکی
باریک آواز پر ناچاہتے ہوئے بھی دبی دبی ہنسی ہنسے۔۔۔
جس پر شامیر نے سبھی کو گھورا تو فوراً سے چپ بھی ہو گئے۔

میں جاؤں گا ساتھ _____ ”ایک سرد سانس اپنے اندر کھینچتا وہ بے بسی
سے بولا تھا۔۔

! ”_____ گڈ ڈرائیو دی کار

شامیر نے سر دلہے میں کہتے گاڑی کی چابی اسکی جانب اچھالی۔۔

جسے تھامتا وہ بے بسی سے آسمان کو گھورنے لگا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر بنا کسی کو لیکشن اور ٹریسر کے یہ پتہ لگانا کہ ایزل کہاں ہے، کس

"حال میں ہے یہ سب ناممکن سی بات ہے۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھا ڈرائیو کرتا ساتھ ساتھ مرر سے پیچھے کی سیٹ پر بیٹھے

شامیر کو دیکھ جھنجھلاہٹ سے بولا۔

کیونکہ پچھلے دس منٹ سے شامیر لیپ ٹاپ پر بزی تھا۔۔

اور اب اسکی خاموشی اوپر سے اسے اسی کو اس کی شادی سے اٹھا کر لانا

روحان کے ضبط کے برخلاف تھا۔

ویسے تو تُو بڑا دماغ والا بنتا پھرتا ہے اپنی بیوی کو کوئی چپ وغیرہ ہی لگا

"دیتا۔۔۔۔ تاکہ اسے بچانے میں آسانی ہو جاتی۔۔۔

وہ سر کو تاسف سے نفی میں ہلاتے اس پر ٹونٹ کرنے لگا۔

"تو چپ چاپ ڈرائیو کرورنہ گاڑی سے اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔۔"

شامیر نے دانت پیستے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

تو خمزہ نے بھی اسے دیکھا۔۔۔

یار ویسے کہہ تو یہ ٹھیک رہا ہے۔۔۔ تجھے کچھ ناں کچھ تو کرنا ہی چاہیے تھا۔۔۔

"اب دیکھ اسے ڈھونڈنا کتنا مشکل ہو چکا ہے۔۔۔"

خمزہ اگر میں کوئی چپ وغیرہ لگاتا ایزل کو، تو وہ لوگ پاگل نہیں ہیں وہ جو

کوئی بھی ہے وہ سب سے پہلے اسکا فل چیک اپ ہی کریں گے۔

اور پھر کیا ہوتا وہ شاید اسے ٹارچر کرتے اور مارتے بھی۔۔۔ جو کہ میں

ہر گز نہیں چاہتا۔۔۔ میں پہلے سے ہی جانتا تھا کہ ایزل کو کڈنیپ کرنے

کی کوشش کی جائے گی۔۔۔

اور اسی لئے میں اسے شہر سے دور لے کر گیا تھا۔۔۔

اور ویسا ہی ہوا جیسا میں چاہتا تھا۔۔۔

خمزہ اور روحان حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھتے رہ گئے۔۔۔

وہ واقعی میں شارپ ماسنڈ ڈ تھا۔

"_____ مگر اب ایزل کو ڈھونڈے گے کیسے۔۔۔۔۔ مطلب بھابھی جی کو
روحان کی چلتی زبان خود پر اس جلاد کی خونخوار نگاہیں محسوس کرتے ہی
تھمی تھمی۔

اس گاڑی کا نمبر میں نے یاد کر لیا تھا۔۔۔ اور ابھی وہ ٹریس ہو جائے گا
"تھوڑی دیر میں۔۔۔۔۔"

اور پھر بہت جلد وہ انسان میرے سامنے ہو گا، جس نے ایزل کو بیچنے کا
"سودا طے کیا تھا۔۔۔"

کہتے شامیر کی نیلی آنکھوں میں چٹانوں سی سختی در آئی تھی۔۔ غصے سے
دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے اسنے خود پر ضبط کرتے سر سیٹ کی پشت
سے ٹکایا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تت تم سب کون ہو،؟" یہاں کیسے آئی؟

جس کمرے میں وہ آدمی ایزل کو چھوڑ کر گیا تھا۔۔

وہاں پہلے سے ہی کوئی دس سے بارہ لڑکیاں موجود تھیں۔۔

جن کی عمر انیس بیس کے درمیان ہی تھی۔

مگر ان کی حالت قابل رحم تھی۔۔

شاید انہیں چپ کروانے کیلئے انہیں مارا پیٹا گیا تھا۔۔

ایزل خوفزدہ سی ہوتے ان کے پاس گئی تھی۔۔

ہاتھ سے اور منہ سے بہتے خون کو نظر انداز کیے وہ وحشت زدہ سی ان کے

قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔

وہ سب شاید عادی تھیں۔ ایک دو کے سوا سبھی کسی بت کی طرح خاموش

بیٹھی تھیں۔۔

ایزل کو یکنخت ان سے خوف آنے لگا۔۔

ان معصوم لڑکیوں کا یہ حال اسکے تایا کی وجہ سے تھا، اور وہ سب جانتے

ہوئے بھی کچھ نہیں کر پار ہی تھی۔۔

نئی ہو اس لئے ایسے دیکھ رہی ہو،، کچھ دنوں میں عادت ہو جائے گی یہاں

کی۔۔۔۔ زیادہ شور کرنے والیوں کو یہ لوگ بہت مارتے پیٹتے ہیں۔۔

تو بہتر ہو گا کہ خاموشی سے رہنا۔۔۔ باقی کیا پتہ کب کوئی گاہک آکر خرید لے۔۔۔ تم تو ہو بھی کافی حسین۔۔۔

ان میں سے ایک لڑکی جو کافی بہتر حالت میں بیٹھی تھی۔۔۔ وہ اٹھتی ایزل کے پاس آئی اسکا سر تا پیر جائزہ لیتے اسے بتانے لگی۔۔۔
اسکی باتیں سنتی وہ معصوم سی لڑکی بھی حقیقتاً خود فرود ہو چکی تھی۔۔۔
اسکی آخری امید خدا کے سوا شامیر تھا۔۔۔

شش شامیر_____ "وہ اذیت سے ہونٹ سے بہتے خون کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے اس ستمگر کو یاد کرنے لگی۔۔۔

کتنے لمحات تھے۔۔۔ جو اسکی آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے۔۔۔
اسکا بائی سے بچانا۔۔۔ اسکے لئے اپنی ماں سے لڑنا۔۔۔ اسکا بار بار قاتل کہنے پر بھی خاموش رہنا۔۔۔ دھتکارنے کے باوجود بھی اسے بیوی ہونے کا ہر حق دینا۔۔۔

اسے آج احساس ہوا تھا۔۔۔ کہ وہ کتنی چھوٹی تھی اس شخص نے کے سامنے_____ "جو صرف کہتا ہی رہا کہ وہ اسے چھوڑ دے گا۔۔۔

مگر اسکا ہر عمل، ہر حرکت تو ایک با وفا شوہر کے جیسے ہی تھی۔۔
ایم سوری شش شامیر پلینز مم مجھے لے جج جاؤ،، مم میں کک کبھی
"_____ نہیں س بولوں گی تیج چھوڑنے کا پپ پلینز

اپنے ہاتھ گھٹنوں کے گرد لپیٹتے وہ معصوم سی لڑکی خوفزدہ سی حالت میں
روتے اسے پکار رہی تھی۔

جس کا روم روم بے چینی سے اسے ہی تلاش رہا تھا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

گاڑی ایک بڑے سے کھنڈر کے سامنے روکے روحان نے حیرانگی
سے گردن موڑے شامیر کو دیکھا۔

جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ وہ بنا کچھ کہے گود میں پڑا لپٹا پا اٹھائے
ایک طرف رکھتا گاڑی سے باہر نکلا۔۔

جس کے پیچھے ہی پیچھے روحان اور حمزہ بھی نکلے تھے

پکڑ لو، ضرورت پڑے گی تم دونوں کو اس کی۔۔۔۔۔" گنزا سکی جانب
اچھالتے وہ ایک گن اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھامے اس عمارت کی
طرف بڑھا۔۔۔

روحان نے آنکھیں پھاڑے خوف سے اسکی پشت کو دیکھا اور پھر خمزہ کو
۔۔۔۔۔"

کک کیا مطلب ہے تیرا۔۔۔۔۔ منم مجھے نہیں جانا۔۔ تم دونوں جاؤ اور
بھا بھی جی کو لے کر باہر آ جاؤ۔۔۔۔۔ میں گاڑی میں ویٹ کروں گا۔
"_____ اوکے

وہ جلدی سے کہتا گن خمزہ کے ہاتھ میں تھما گیا۔۔
خمزہ نے بے یقینی سے اسے گھورا، جب کہ شامیر واپس مڑتا منٹوں میں
اسے دبوج گیا۔۔

کیا ہاں کیا تماشہ کر رہا ہے تُو۔۔۔۔۔ چپ چاپ گن پکڑا اور اندر چل
"ہمارے ساتھ۔۔

اسکے اڑے چہرے کو دیکھ وہ دانت پیستے ہوئے دھیمی آواز میں غرایا۔۔

درد دیکھ یار میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔ میں کنوارہ نہیں مرننا چاہتا
"_____ پیپ پلینز"

روحان نے منت سماجت بھرے لہجے میں کہتے اسے دیکھا۔۔

جو بالکل سنجیدہ سا کھڑا اسے ہی گھور رہا تھا۔

اگر تو مر گیا تو شانزے کو میں یا پھر خمزہ اطلاع دے دیں گے۔۔ فکر

"مت کر اب آجا۔۔"

اس کا گال تھکتے وہ زخموں پر نمک چھڑکتے آگے بڑھا۔۔

تو خمزہ کو ناچاہتے ہوئے بھی اس معصوم پر ترس آیا۔۔

ایک بات بتا مجھے تو اگر اسکی بیوی کے ساتھ کچھ حادثہ پیش آجاتا ہے تو

اس میں ہمیں کیوں گھسیٹتا ہے یہ کمینہ۔۔۔ میں بتا رہا ہوں۔۔۔ مجھے ختم

"کرنی ہے اس کمینے سے دوستی۔۔"

رونے کے لئے درکار خمزہ کے کندھے پر سردھرے وہ ازلی بے بسی سے

چور لہجے میں بولا۔۔

تو خمزہ نے تسلی دیتے اسکی پشت کو سہلایا۔۔

تیری جان چھڑانے والی بات ناممکن ہے پیارے _____ اور اسکی بیوی کو
تُو نے ایک بار اس سے دور کیا تھا ناں، اب ساری عمر وہ جتنی بار اس سے
" _____ دور جائے گی۔۔۔ تجھے وہ گھسیٹے گا ہی۔۔۔۔ اب بھگت

اسکے بال بکھیرتے وہ جلے پر نمک چھڑکتے آگے بڑھ گیا۔۔۔
گارڈز نے چاروں اطراف سے گھیر اتنگ کرتے آہستگی سے اس کھنڈر پر
اپنا تسلط جمایا۔۔۔

اب ان میں کئی لوگ شامیر، روحان اور خنزہ کے ساتھ اندر کی جانب
مختلف راستوں سے داخل ہو رہے تھے۔
وہ جس بھی راستے سے گئے تھے بنا آواز کیے اپنے راستے میں آتے سبھی کو
ختم کرتے گئے۔۔۔۔۔

مگر اندر بیٹھا پرویز اور اسکے تین چچوں کو کچھ غیر معمولی محسوس ہو چکا
تھا۔۔۔

جبھی وہ چاروں فوراً سے اٹھے۔۔۔

گزر مضبوطی سے تھام لیں۔۔

"تم دونوں اندر جاؤ۔۔ اس طرف اور تم اس طرف جاؤ۔۔۔۔۔
ان تینوں کو الگ الگ راستے پر بھیجتا وہ خود اس کمرے کی طرف گیا
جہاں۔ اسنے ایزل اور باقی کی لڑکیوں کو رکھا تھا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

چل اٹھ آمیرے ساتھ۔۔۔۔۔" وہ اندھا دھند آگے بڑھا اور دھاڑ سے
دروازہ کھولے گن ایزل کی طرف کیے اسے اٹھنے کا کہا۔۔۔
اندر بیٹھی سبھی معصوم لڑکیاں سہم کا سانس تک روک گئی۔۔ کئی ایک نے
ڈر سے چیخنا شروع کر دیا۔۔

"ابے چُپ۔۔۔۔۔ شور مت کرو، اور تو اٹھ آ جا دھر.....؛
وہ ایزل کو ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف اشارہ کرتا غصے سے بولا تو
ناچاہتے ہوئے بھی وہ معصوم کانپتی ہوئی سی جگہ سے اٹھی،
جب کسی درندے کی طرح جھپٹتے پرویز نے اسے دبوچا اور بازو کو بے
دردی سے تھامے وہ اپنے ساتھ اسے گھسیٹتا باہر لے جانے لگا۔۔۔۔۔

اچانک سے باہر سی آتی تیز آوازوں میں گولیوں کی آواز سن وہ محتاط
ہوا۔۔۔ شششش آواز مت کرنا، ایزل کو تنبیہ کرتا وہ دیوار کی اوٹ
میں ہوا۔

تھوڑی ہی دیر میں شامیر بیگ اور اسکے پیچھے ہی روحان اور خمزہ اندر
”آتے دکھائی دیے“

شششش چل میرے ساتھ ”وہ فوراً سے پیچھے کو ہوا، ایزل کو
گردن سے دبوچے اسنے گن کینٹی پر رکھی، اور پھر پیچھے کو ہوتے وہ پچھلے
دروازے کی طرف بھاگا۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ شامیر بیگ اسکی بوسو نگھتا اتنی جلدی استک پہنچ
جائے گا ورنہ وہ کبھی بھی یہاں خود سے آنے کا خطرہ مول ناں لیتا۔
جیب میں پڑا اسکا موبائل بھی مسلسل بج رہا تھا۔۔

مگر اس وقت اسے اپنی جان کی پڑی تھی۔۔۔۔۔ س
”اے انکل جی کہاں جا رہے ہیں آپ

وہ اندھیرے کمرے سے شارٹ کٹ لیتا جیسے ہی دروازے کی دوسری طرف سے نکلا۔۔

ایک دم سے کسی بھوت کی طرح باہر نکلتے روحان نے بتیس دکھائے اسکا راستہ روک لیا۔۔۔

پرویز کا سانس حلق میں اٹک گیا۔۔۔ جسم پسینے سے شرابور ہو گیا۔۔۔
پپ پیچھے ہٹ۔۔۔ "وہ گن کا دباؤ ایزل کے سر پر بڑھاتے غرایا۔۔۔
اور فوراً سے پیچھے کو پلٹا مگر وہاں کھڑا خمزہ اطمینان سے ہاتھ سینے پر باندھے
کھڑا تھا۔

پرویز کے ہاتھ کانپنے لگے۔۔۔ ہاتھوں کی کپکپاہٹ کے سبب گن اسکے
ہاتھ میں جھولنے لگی۔۔۔

جب انسان کا نیکی کا بت پاش پاش ہو جائے تو پھر اپنی بدنامی اپنا اصل
سامنے آنے کا خوف انسان کو پاگل کر دیتا ہے۔۔
جیسا کہ اس وقت پرویز کے ساتھ ہو رہا تھا۔۔۔

ابے رک تو جا بھی تو باپ آنے والا ہے۔۔۔۔۔ بیب بابا _____ "وہ

بوکھلاہٹ میں روحان کا کہا۔ جملہ دہرانے لگا۔۔۔

مگر جیسے کی حواس بحال ہوئے اور سامنے سے آتے شامیر بیگ پر اسکی
نظر پڑی۔۔۔

حلق میں جیسے ایک ساتھ کانٹے اک آئے تھے۔۔۔
 "ششش شامی۔۔۔"

خبردار جو میرے کوئی بھی میرے نزدیک آیا ورنہ، میں مار دوں گا
"ایزل۔ کو۔۔۔"

اپنے پکڑے جانے کا خوف اسکے انگ انگ سے جھلک رہا تھا۔۔۔
ایزل خوف و دہشت سے مسلسل رونے لگی تھی۔۔۔

شامیر نے سر دنگا ہوں سے اسے دیکھا۔۔۔ پورے وجود کو ٹٹولنے پر اس کے ہاتھ اور ہونٹ پر آئے زخم کو دیکھ اس نے جبرے مضبوطی سے بھینچ لیے۔۔۔

شہر بارنگاہوں سے پرویز کو گھورتے اسنے انگلی سے خمزہ کو اشارہ کیا۔

جسنے سمجھتے فوراً سے ہی شرٹ کی اوپری پاکٹ میں موبائل کا کیمرہ آن کرتے رکھا۔

تو یہ سب تُو نے کیا تھا، ایزل تو تیری بھتیجی ہے پھر یہ سب کیوں کر رہا
"___ ہے، کیا اس کی وجہ سے تیرا بھائی مر گیا اس لیے
اسے سرد نگاہوں سے گھورتا وہ اب مدعے پر آرہا تھا۔
ارے کون بھائی،، اس سالے کو تو میں نے مارا تھا۔۔ کوئی سگا بھائی نہیں
ہے میرا۔۔۔ اگر تو بیچ میں ناں آتا تو کب کا اس ایزل کو بھی میں بیچ چکا
ہوتا مگر اب،،، اب بھی میں وہی کروں گا۔۔۔ اور اگر تُو مجھے روکنے کی
"کوشش کی تو ابھی اس لڑکی کو جان سے مار دوں گا میں۔۔
پرویز غصے میں سب اگلتا چلا گیا۔۔ اب وہ وہاں سے نکلنے کیلئے ایزل کو
استعمال کرنا چاہ رہا تھا۔

جو اذیت سے بے تحاشا رو رہی تھی۔

"ایزل کس نے ہاتھ اٹھایا تم پر ___؟

شامیر پرویز کو سرے سے اگنور کرتا ایزل سے مخاطب ہوا تھا۔۔
جو بری طرح سے ڈری سہمی اس تک جانے کو مچل رہی تھی۔۔

"!___ ہاتھ کس نے اٹھایا۔۔ اس نے

شامیر نے سنجیدگی سے اس کے ہونٹ کو دیکھتے پرویز کی طرف اشارہ کرتے
پوچھا۔۔

ایزل نے سر کو نفی میں ہلایا۔۔

"___ جاؤ سب کو لاؤ اندر

وہ پیچھے مڑا اور روحان کو حکم دیا۔۔ جو تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔۔
اے اے کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔ کیا کوئی فلم چل رہی ہے کس نے مارا،
کس نے مارا میں نے مارا ہے۔۔ کیا کر لے گا تُو۔۔۔ یہ دیکھ اس پاؤں
سے کچلا تھا اس کا ہاتھ۔۔۔ وہ دائے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے غصے
سے دھاڑا۔۔

شامیر نے سر دو سپاٹ چہرے سے اسے دیکھا۔۔

نبلی آنکھوں میں چٹانوں سی سختی تھی۔۔۔

ایزل کا دل خوف سے تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔

دل و دماغ ان چند گھنٹوں میں بری طرح سے متاثر ہوئے تھے۔

شامیر نے ایک نظر ایزل کے چہرے پر ڈالی اور پھر اگلے ہی لمحے لمحوں میں ٹھاہ سے آتی ایک تیز گولی ہوا کو چیرتی پرویز کے پیر کے آر پار ہوئی تھی۔۔

پرویز اچانک سے گولی لگنے سے بلبلا اٹھا۔۔۔

اسکی چیخ و پکار کے سبب پورا کمرہ وحشت ناک ماحول بن چکا تھا۔۔

ایزل پر سے اسکی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے میں شامیر بیگ کی بانہوں میں تھی۔۔

_____ شش شامیر

اپنے آپ کو اس ستمگر کے تحفظ بھرے مضبوط حصار میں پاتے وہ نئے

سرے سے اذیت زدہ ہوئی اسکے سینے سے لگی اور بھی تیزی سے رونے لگی تھی۔۔

شامیر نے خون آشام قہر برساتی نگاہوں سے زمیں پر بلبلا تے پرویز کو دیکھا۔۔۔ جس کا پاؤں خون سے لت پت تھا۔۔۔

روزی۔۔۔۔ "وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔"

فوراً سے ایک لڑکی بڑی سے چادر لیے اندر آئی۔۔۔

شامیر بیگ اپنی بیوی کے لئے پوری طرح سے تیار ہو کر آیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایزل جس خطرے میں تھی۔۔۔

وہاں کچھ بھی ہو سکتا تھا اور وہ پورے جگرے سے ہر صورت حال کا سامنا کرنے کو تیار آیا تھا۔۔۔

شامیر نے ہاتھ ہاتھ میں لیتے اپنی بیوی پر اچھے سے اڑھائی۔۔۔

جس کا نازک وجود ہچکولوں کی ضد میں تھا۔۔۔

پرویز کوئی حملہ ناں کر سکے اسی لئے خمزہ اس پر گن تانے کھڑا تھا۔۔۔

"_____ چلو سارے سنا نہیں

اتنی دیر میں روحان گارڈز کے ہمراہ ان تینوں چیلوں کو اندر لایا تھا جن

کے ہاتھ ہتھکڑی سے بندھے تھے۔۔۔

اور وہ بہت بری حالت میں تھے۔۔۔

"جانم۔۔۔۔"

شامیر نے قہر برساتی نیلی نگاہوں سے ان تینوں کو گھور، محبت سے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

ایزل جواب دینے کی بجائے کبوتر کی طرح آنکھیں موندے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ گئی۔۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو اسکی اتنی بڑی پیش قدمی پر شامیر بیگ صدقے داری جاتا مگر فل وقت اسے اپنے سامنے موجود ان کتوں سے بچنا تھا۔۔

جانم میں سارے انتظام سے آیا ہوں۔۔۔۔۔ پورا موقع دوں گا تمہیں پیار کرنے کا ڈونٹ وری۔۔۔۔۔ بس ابھی کے لئے یہ بتا دو کہ ان میں سے "کون ہے جس نے تم پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔۔"

وہ اتنی سنجیدہ صورتحال میں بھی اسکا ذہن اپنی طرف مائل کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔۔

سرخ ہونٹوں پر ایک شرنگی سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی۔۔

اسنے سر اسکے سینے سے اٹھائے باری باری ایک چور نظر ان تینوں پر
ڈالی۔۔۔

اور پھر ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔
اب شامیر کی شرربار نگاہیں اس موٹے سے بھدے سیاہ فام پرائٹ گئی
۔۔۔

"تم جا کر ریسٹ کرو، اور گھبرانا نہیں میں آتا ہوں۔۔۔ اوکے۔۔۔
"روزی میم کو لے جاؤ۔۔۔۔ ان کا خاص خیال رکھنا۔۔۔
اسکے ماتھے پر محبت بھرالمس چھوڑتے اسنے پیچھے کھڑی اپنی لیڈی گارڈز
سے کہا جس نے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔۔
مگر ایزل نے سر نفی میں ہلادیا۔ وہ کسی بھی صورت شامیر سے دور نہیں
ہونا چاہتی تھی۔۔۔

ایک خوف ڈرجو اسکے دل میں بیٹھ چکا تھا وہ کسی بھی صورت اسکا سامنا
نہیں کرنا چاہتی تھی۔

شامیر نے ایک سرد نگاہ پورے کمرے پر دوڑائی۔۔۔۔

جانم بات سمجھو،، اس وقت میں یہاں سے نہیں جاسکتا۔۔۔ تمہارے
بابا کے قاتل کو سزا دینا ضروری ہے ناں۔۔۔ کیا چاہتی ہو وہ بھاگ
"جائے۔۔۔"

شامیر نے اگلا خربہ آزمایا۔۔۔ محبت سے اس حسین چہرے کو ہاتھوں
کے پیالے میں بھرا۔۔۔ رونے سے نم نگاہوں میں ایک عجب سادکھ اٹھ
آیا تھا۔۔۔

ایزل نے نفرت سے زمیں پر روتے پرویز کو دیکھا اور پھر غصے و نفرت
سے جبرے بھینچے سر کو نفی میں ہلا دیا۔۔۔
"دیٹس لائنک مائی گرل، اب جاؤ تھوڑا آرام کرو، میں آتا ہوں۔۔۔
اسکے گال پر بنے انگلیوں کے نشان کو انگلی سے سہلاتے اسنے نرم لہجے میں
کہا۔۔۔ تو ایزل نے سر کو ہاں میں ہلا دیا۔۔۔
"ووویسی اوور ببل لٹڑکیاں۔۔۔"

ایزل نے اسے بتانا چاہا تھا کہ اس کہ سوا اور بھی کتنی لڑکیاں اس جگہ
پھنسی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ سب ٹھیک ہے اور سیو ہیں۔۔۔۔ تم جاؤ ابھی۔۔۔
شامیر نے اسے تسلی دی تو ایزل کو کچھ سکون ہوا۔۔۔
روزی آگے بڑھی تو ایزل نے ایک بار پھر سے اس نیلی آنکھوں والے
خوبرو شخص کو دیکھا۔۔۔

اور پھر روزی کے ساتھ وہ باہر کی طرف نکل گئی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

تجھے معلوم نہیں عورت پر ہاتھ مرد نہیں اٹھاتے نامرد اٹھاتے ہیں اور تو
"مجھے وہی لگ رہا ہے۔۔۔"
گھٹنوں کے بل بیٹھے ان تینوں میں سے ایک کے بالوں کو مٹھی میں دبوچے
وہ تیز لہجے میں دھاڑا۔۔۔
تو اس شخص نے حلق تر کیا۔۔۔
خوف و ڈر سے اس کا سارا وجود پسینے سے شرابور ہو گیا۔۔۔
"تجھے میں بتاتا ہوں کہ مرد کسے مارتے ہیں۔۔۔"

کہتے ساتھ ہی شامیر نے گن پاس کھڑے روحان کو تھمائی۔۔

اور جان بوجھ کر ایک پاؤں پرویز کے زخمی پیر پر رکھا۔۔

جو درد سے بلبلاتا چیخنے لگا۔۔

شامیر نے دباؤ بڑھایا اور پھر تیزی سے ایک زناٹے دار تھپڑ اس شخص کے چہرے پر جھڑا۔۔

جو منہ کے بل فرش پر گرا تھا۔۔

اسے سیدھے کرتے شامیر بیگ نے تھپڑوں سے اس کے منہ کا نقشہ بگاڑ دیا

غصے و جنون سے اسے پیٹتا وہ مسلسل ایک ہی بات بڑبڑا رہا تھا کہ تو نے میری ایزل کو ٹچ کیا۔۔

روحان نے جھر جھری لیتے آسمان کو دیکھ خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ اس ضدی شخص کا صرف دوست ہی تھا۔۔

اگر بات صرف میری بیوی کی ہوتی میں تب بھی تم میں سے کسی کو ناں
چھوڑتا۔۔۔ اور یہاں تو تم نے میرے ملک کی جانے کتنی ہی لڑکیوں کو بیچا
ہو گا ان کی زندگی تباہ کی۔۔۔۔

اس لئے تمہارا امر ناتوا ضروری ہے کہتے ساتھ ہی اس نے ایک ایک کرتے ان
تینوں کو سیدھا ماتھے کے درمیان فائر کرتے موقع پر ہلاک کر دیا۔۔۔
اسکے بعد وہ پرویز کی طرف بڑھا۔۔۔۔ اور اسکے دونوں ہاتھ پیچھے کو
باندھے۔۔۔

اور پھر اپنا بیلٹ اتار۔۔ جس بے دردی نے اس نے ان معصوم لڑکیوں پر
تشدد کیا تھا اسی بے دردی سے اسے پیٹا تھا۔۔

جس جگہ پر نا جانے کتنی ہی معصوم لڑکیوں کی آہ و پکار دبی تھی انہی چار دیواروں میں۔۔۔ اِج اسی جگہ اس بد ذات شخص کی زندگی کا مکافات عمل لکھا جا رہا تھا۔۔۔

اسے پیٹ پیٹ کر شامیر بیگ نے ادھ مرا کر دیا۔۔

اور پھر اپنے گارڈز کو اشارہ کیا۔۔۔ جنہوں نے آگے پیچھے سے اس خوں
سے لتھڑے شخص کو تھاما اور چھت پر لے گئے۔۔

شامیر بیگ نے ایک آخری نگاہ اس شخص پر ڈالی۔۔ ایزل کارو نابلکنا
۔۔۔ کیا کچھ یاد ناں آیا تھا۔۔۔

وہ آگے بڑھا اور خود سے اس کو دبوچ لیا۔۔

جو نیم بے ہوشگی سے جھول رہا تھا۔۔۔

میجر شاویز جنہیں خود شامیر نے ہی بلایا تھا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی وہاں پہنچے۔۔۔ صورتحال دیکھ ان کے ہاتھ پیر پھول گئے۔۔۔

شامیر مت گرانا اسے۔۔۔۔ وہ مجھے زندہ چاہیے۔۔۔۔۔ شامیر۔۔۔۔۔

ڈونٹ ڈو دز۔۔۔۔۔ وہ چلائے تو بلا آخر وہ برے سے منہ بناتا مڑا۔۔

اور پھر ایک دم سے دیکھتے ہی دیکھتے پرویز پر سے گرفت ڈھیلی کی۔۔

جو توازن کھوتا منہ کے بل فرش سے نیچے گرا تھا۔۔۔

اور گرتے ہی اسکی موت ہو گئی۔۔۔

خون کسی پھوارے کی مانند اسکے سر سے نکل رہا تھا۔۔۔

"اپس سوری سر۔۔۔۔۔ وہ خود گر گیا۔۔۔

شامیر پیچھے مڑا اور شک سے کھڑے میجر کو دیکھ ہاتھ اٹھائے ایکٹنگ کرتے اپنی بھوری ابھروا چکائی۔۔

میجر ابھی تک صدمے سے سن کھڑے تھے۔۔

شامیر نے خمزہ کو اشارہ کیا۔۔

جس نے ابھی تک آرام سے ویڈیو ایڈیٹ کر لی تھی۔۔

یہ لیں یہ ویڈیو ہے جس میں اس پرویز نے ایزل کے باپ کے قتل سے لے اسکی کڈنپنگ تک سارا سچ بتایا ہے اور اسکے چیلے بھی ریکارڈ ہیں۔۔ جنہوں نے بتایا کہ وہ کتنے سالوں سے جانے کتنی معصوم لڑکیوں کو اغوار کر چکے ہیں۔۔۔

ساری لڑکیاں محفوظ ہیں، میرے گارڈز ان کو چھوڑ آئیں گے آپ کے ساتھ جا کر۔۔۔ اور یہ ویڈیو آپ کے کام آئے گی۔۔

زیادہ نہیں تو ایک آدھا تمغہ تو مل ہی جائے گا۔۔۔ کہتے ساتھ ہی اس نے
میجر کا کندھا تھپکا۔۔

اب میں چلتا ہوں وہ کیا ہے ناں میری جانم میرا ویٹ کر رہی ہے۔۔ سی یو
سون میجر_____ "دوانگلیوں سے انہیں سلیوٹ کرتا وہ آنکھ و نک کیے
مسکراتا وہاں سے نکلا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"_____ تم دونوں گارڈز کے ساتھ آ جانا ابھی مجھے نکلنا ہے
وہ تینوں گارڈز کے ہمراہ باہر نکلے تھے۔۔ جب شامیر کی کہی بات پر
روحان اور خمزہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔
کیا مطلب گارڈز کے ساتھ ہم تیرے ساتھ آئے تھے۔۔ تو اب تیرے
"ساتھ ہی جائیں گے۔۔
روحان نے فوراً سے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتے پوچھا۔۔

جس پر مقابل کے گالوں میں ابھرتے گڑھے مزید گہرے ہوئے نیلی
آنکھوں میں ایک شریر سی چمک ابھری۔ وہ دو قدم اٹھائے روحان کے
قریب ہوا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں براہ راست دیکھا۔۔۔۔

تم لوگ میرے ساتھ نہیں جاسکتے کیونکہ میں اپنی وائف کے ساتھ واپس
""! جارہا ہوں،، تو تم لوگ گارڈز کے ساتھ آؤ گے
کندھے اچکاتے اسنے کافی نارمل انداز میں کہا تھا۔۔
جبکہ روحان نے دانت پیستے بے بسی سے خمزہ کو دیکھا۔
جو خود آگے سے کندھے اچکا گیا۔ بھلا میں کیا کہوں۔۔۔۔
تو جانتا ہے اچھے سے کہ گارڈز پہلے میجر کے ساتھ جائیں گے۔۔۔ اور کم از
کم پورا دن نکل جائے گا اس جھمیلے میں،، اور کل میری بارات ہے مجھے
”وقت پر گھر جانا ہے میرا“۔۔۔۔

بے بسی ہی بے بسی تھی۔۔ سب جاننے کے باوجود بھی وہ اسے پھر سے یاد
دلارہا تھا جو لمحوں میں سانپ کی طرح روپ بدل چکا تھا۔۔

تو کیا ہو گیا یا رکل تک تُو پہنچ جائے گا گھر،، اور میں اور ایزل بھی تو آنے
والے ہیں شادی میں۔۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اسے چڑا رہا تھا۔۔ اور اسکی توقع کے مطابق روحان چڑ رہا
تھا۔۔۔

شامیر اگر تو مجھے یہاں چھوڑ کر گیا،، ناں تو تُو یاد رکھنا تیرے لئے اچھا نہیں
"ہو گا۔۔۔

چیلنج کر رہا ہے؟" ابھر واچکائے اسنے پیچ میں ہی اسے ٹوکا۔۔
"نہیں بس ڈرا رہا ہوں۔۔۔

روحان انگلی نیچے کرتے بڑبڑایا تو شامیر اور خمنزہ کھل کر ہنسنے لگے۔۔۔
روحان منہ کھولے انہیں گھورے گیا۔ ان دونوں کا ہنسنا اسکی سمجھ سے
باہر تھا۔۔

یا ر مذاق تھا یہ سب۔۔۔۔ گاڑی موجود ہے یہاں۔۔۔ ہم آرام سے
سیدھا تیرے گھر جائیں گے۔۔ کل پورا دن ریسٹ کریں گے اور پرسوں
"تیری شادی انجوائے کریں گے۔۔

خمرہ نے اسکا کندھا تھکتے اسے آگاہ کیا۔۔ پہلی بات پر اسکی باچھیں
کھلی۔ مگر جلد ہی ہونٹ سمٹے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ پر سوں کیوں شادی تو کل ہے۔۔۔۔۔؟

روحان نے دھک دھک کرتے دل سے شامیر کی طرف سوالیہ نگاہوں
سے دیکھا۔۔

میں نے پوسٹ پون کرادی ہے۔۔۔ کیونکہ تیری بھابھی بھی تو شامل ہو
گی تیری شادی میں۔۔۔۔۔ اور ایک دن کاریسٹ تو سبھی کو ملنا چاہیے
۔۔۔"

شیو کھجاتے وہ آخر میں آنکھ ونک کرتے بولا۔

تو روحان بھاگتا اسکے سینے سے جا لگا۔

"تو اتنا برا بھی نہیں میر۔۔۔ جتنا میں سمجھتا ہوں۔۔۔"

کیا کہا۔۔۔؟ "شامیر نے غصے سے پوچھا۔۔۔"

"مذاق تھا یا رتو بہت اچھا ہے۔۔۔۔۔"

روحان نے ہنستے ہوئے کہا تو شامیر نے اسکی پیٹھ تھکتے اسے خود سے الگ کیا۔۔

"اب تم لوگ بھی نکلو اور مجھے بھی جانے دو پھر ملاقات ہوگی۔۔۔
خمرہ کے سینے سے لگتے وہ پر سکون سا ہوتے بولا۔۔
اور پھر ایک دوسرے کو خدا حافظ کہتے وہ اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھے۔

Z A I N A B R A J P O O T _

اسے آتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔۔ ذکیہ بیگم بی پی کی دوا لیتے سو چکی تھیں،

جبکہ سفینہ ابھی تک اسکے انتظار میں جاگ رہی تھی،
وہ بنا آہٹ کیے اندر آیا تو نگاہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں
موندے لیٹی سفینہ پر پڑی۔۔۔

بے اختیار گہری سانس کھینچتے سر کو تاسف سے نفی میں ہلائے وہ دروازہ
لاک کیے اندر آیا۔۔

آپ کب آئے؟" دروازہ بند ہونے کی آواز پر سفینہ چونکتے ہوئے اٹھی،
یصال کو دیکھ وہ پوچھتی دوپٹہ ٹھیک کرتے اٹھ بیٹھی۔۔
ابھی آیا ہوں۔۔۔۔۔" وہ تھکے ہارے لہجے میں بول بیڈ کی دوسری طرف
ٹانگیں لٹکائے بیٹھا۔۔

سفینہ ناچاہتے ہوئے بھی پریشان ہوتی جگہ سے اٹھی۔۔
اسکے پاس جاتے اسنے نرمی سے کندھا تھپکا۔۔

۔ جس پر مقابل ہوش کی دنیا میں لوٹا
آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے یصال۔۔۔۔۔ کیا ہوا ایزل کا کچھ پتہ
"چلا۔۔۔۔۔؟"

وہ متفکر سی اسکے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کرتے پوچھ رہی تھی۔
یصال نے کئی لمحے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔
سفینہ گھبراہٹ سے نظروں کا رخ پھیر گئی۔۔

اسکا شوہر ڈھونڈ لے گا اسے۔۔۔۔۔ تم اس کی فکر چھوڑو اور اپنا دھیان
رکھو۔۔۔۔۔

!"____ کھانا کھایا تم نے

غیر محسوس انداز میں اسکا ہاتھ اپنے سردی سے ٹھنڈے ہوئے ہاتھ میں لیتے وہ پشت کو سہلاتے پوچھنے لگا۔

سفینہ کا دل اسکی حرکت پر بے اختیار دھڑکا تھا۔

پلکیں ایک دم سے جھکی۔۔۔

وہ وہ بے بھوک نہیں تھی، وہ ناچاہتے ہوئے بھی لڑکھڑائی۔۔۔ تو یصال نے اسے بازو سے تھامے پاس بٹھایا

دیکھو سفینہ یہ زندگی ہے اس میں اتار چڑھاؤ آتے ہیں۔۔۔ مگر صحت سب

سے پہلے اور ضروری ہے وہ بھی تب جب تم جانتی ہو کہ تمہاری زندگی

کے ساتھ ایک اور زندگی جڑی ہے _____ تم سمجھ رہی ہو میری

!"____ بات

وہ بہت نرم اور دھیمے لہجے میں اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔ جو حلاء ان کے رشتے

میں تھا یصال اپنی تینیں اسے کم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔

مگر سفینہ کارویہ آج بھی اتنا ہی بدلہ اور سرد تھا۔
کہ یصال کو بے حد مشکل لگ رہا تھا اسے ذہنی دباؤ سے نکالنا۔۔

"ہاں میں کھالوں گی جب بھوک لگے گی۔۔

بے اختیار اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑاتے وہ تیزی سے گھبراہٹ پر قابو
پاتے بولی اور ایک دم سے جگہ سے اٹھی۔۔

یصال حیرت سے اسکی پشت کو دیکھتا رہا۔۔

جو بنا کچھ کہے، دوسری طرف جاتے بیڈ پر خاموشی سے کروٹ کے بل
لیٹ گئی۔۔

وہ لبوں کو دانتوں تلے کچلتا کافی تذبذب کا شکار تھا۔۔

وہ ابھی ہاسپٹل سے آرہا تھا _____ ڈاکٹر نے کچھ ضروری ٹیسٹ

بتائے تھے سفینہ کے۔۔ جن کی رپورٹس کلیکٹ کرنے یصال کو ملتان جانا

پڑا تھا۔۔

اور وہاں سے ڈاکٹر کے کئے انکشاف نے اسے پورا دن بے چین رکھا
تھا۔۔۔

وہ ایزل۔ کوڈھونڈنے نہیں گیا تھا کیونکہ اسکا ذہن مسلسل سفینہ کی وجہ
سے اپ سیٹ تھا۔۔

ڈاکٹر ز کے مطابق وہ ذہنی دباؤ کا شکار تھی۔۔۔ اپنے آپ میں ڈھیروں
سوچیں پال لینا اور اپنے اندر ہی گھٹ گھٹ کر رہنے کی وجہ سے وہ مینٹلی
سٹیبل نہیں تھی۔۔

ایک مہینے کی پریگننسی میں اسکا کیس سٹارٹنگ سے ہی کامپلیکیشن کا شکار
ہو چکا تھا۔۔

جس کا برا اثر نا صرف سفینہ پر بلکہ بچے پر بھی پڑ رہا تھا۔۔۔
یصال کو کوئی امید نہیں دکھ رہی تھی۔۔۔ انجانے میں کی ہوئی
حرکت..... کے سبب آج وہ ایک نہیں دو دوزندگیوں کا مجرم بن
چکا تھا۔۔۔

یصال نے بے بسی سے آنکھیں موندے سر ہاتھوں میں گرایا۔۔

وہ دروازہ کھول گاڑی میں بیٹھا، جب سینے پر ایک دم سے کچھ نرم سا
لمس محسوس ہوا۔۔۔

وہ چونکا نہیں تھا۔۔۔

بس ذرا سا جھکتے اپنے تشنہ لب اسکی ساحرہ کے سر پر رکھے ایک ہاتھ اسکی
نازک کمر کے گرد لپیٹے اسنے مضبوط حصار اسکے گرد باندھا۔۔

اور کئی لمحے اسکی حواسوں پر چھاتی مدہوش کن خوشبو کو سانسوں کے
ذریعے خود میں اتار تارہا۔

!" _____ سٹارٹ دی کار

شامیر نے گھمبیر لہجے میں تحکم بھرے لہجے میں کہا۔۔ اور پھر نرمی سے
آگے کو سرکتے وہ ٹھیک سے بیٹھا۔ سیٹ کی پشت سے ٹکتے اسنے، ایزل کا

_____ دوپٹہ اسکے سر سے ہلکا سا سر کائے، نرمی سے اسے گود میں بھرا

_____ شش شامیر "

وہ چونکی حیرت سے آنکھیں پھیلائے اسنے گردن موڑے ڈرائیونگ
سیٹ کی طرف دیکھا۔۔۔

مگر اسکا منہ حیرت سے تب کھلا جب سامنے والی سیٹ مکمل طور پر بند
تھی۔۔۔

درمیان میں کوئی وقفہ نہیں تھا۔۔۔ وہ دوسری طرف کون ڈرائیور کر رہا
ہے اس دیکھ نہیں پارہی تھی۔۔۔

۔" اور غالباً وہ بھی نہیں پارہے تھے ایزل اور شامیر کو۔۔۔

شامیر کے سلگتے لب اپنے گردن کے پچھلے حصے پر محسوس کیے وہ جی جان
سے لرزی لمحوں میں پلٹی تھی۔

اسکی حسین نیلی آنکھوں میں جذبات کا طوفان تھا۔۔۔

جو منہ زور ہو چکا تھا۔۔۔

اسنے شہادت کی انگلی ایزل کے ماتھے پر رکھے آہستگی سے سارے چہرے
پر گھمائی جو تیز تیز دھڑکتے دل سے لب دبائے، آنکھیں موندے بیٹھی
تھی۔

"اور کہاں چوٹ آئی ہے۔۔۔؟

اسکے لہجے میں عجب سی وحشت نمایاں ہوئی جس نے ایزل کو آنکھیں
کھولنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

وہ محویت سے سر دنگا ہوں سے ایزل کے ہونٹ پر آئے زخم کو چھوتا
پوچھ رہا تھا۔۔۔

ایزل نے آنکھیں جھپکتے اسے دیکھا۔

نو_____!" اس سے پہلے کہ وہ جھکتے اسکے ہونٹوں کو قید کرتا ایزل نے
تیزی سے اسکے بہکے لبوں پر ہاتھ رکھے غزالی بڑی بڑی آنکھوں پھیلائے
کہا۔

جس پر ناچاہتے ہوئے بھی شامیر کی مدہوش نگاہوں میں سرخی
تیری۔۔۔

وود درد ہے مم مجھے_____ "اسکی نگاہوں کی اگلی وار ننگ پر وہ ہلکی سی
آواز میں منمنائی تھی۔۔۔ گاڑی سڑک پر تیز رفتار سے دوڑ رہی تھی۔
مگر رستہ صاف ہونے کے سبب جمپ وغیرہ نہیں تھے فل وقت۔۔۔۔

ایزل کی بات سنتے اسکی تیوری اتری___ اعصاب ڈھیلے چھوڑ شامیر نے
نرمی سے اسکے لبوں پر گہرا لمس چھوڑا۔۔۔ اور پھر اسکے ہونٹ کے
قریب آئے زخم کو دو سے تین بار چوما۔۔۔

"تو ایسے بولو جانم کیوں اپنی جان کا وبال بنا رہی تھی۔۔۔۔
اسکی کمر کے گرد لپٹے ہاتھ کو دبائے اسنے لمحوں میں اسے خود میں بھینچے
کان میں جان لیوا سرگوشی کی تھی۔۔
ایزل اسکے جنون بھرے لمس کو ہونٹوں کے بعد اب اپنے کان کی لو پر
پاتے جھر جھری لیتے رہ گئی۔۔

""اب بتاؤ،،، کیا میں قاتل ہوں___؟

تھوڑی سے تھامے اسکا حسین چہرہ رو برولائے وہ آنکھیں چھوٹی کیے
پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھتے پوچھ رہا تھا۔
جس کا نظروں کے سامنے ہونا ہی شامیر بیگ کی دھڑکنوں کو الگ لے پر
دھڑکا دیتا تھا۔ جس کا حسین چہرہ اسکا کل اثناشہ بن چکا تھا۔۔

ایزل نے پلکیں عارضوں پر گرائے سر کو ہلکے سے نفی میں جنبش دی،،
سرخ لب کو دانتوں تلے دبائے وہ لال قندھاری چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔
"شامیر کے ہونٹ مسکائے،، کیا میں درندہ ہوں _____؟

گہری سانس بھرتے پوچھا گیا سوال ایزل کو مزید شرمندہ کر گیا۔
اسنے مرتے کیاناں کرتے کی مصداق کے تحت سر کو پھر سے نفی میں ہلا
دیا۔۔۔

اور کیا میں کمینہ ہوں _____!" یہ سوال پوچھتے اسکی آنکھوں میں کمینگی
بھری گہری مسکراہٹ رقصاں تھی۔
ایزل نے کچھ ثانیے اسکی آنکھوں میں جھانکا جہاں شرارت کا جہاں آباد
تھا،،

اور پھر ایک دم سے سر کو اثبات میں ہلاتی وہ فوراً اسے اسکے سینے سے لگی
خود کو اسی سے تحفظ دینے کو چھپنے لگی۔

ہاہا ہا پر اوڈ آف یو والٹنی _____ تم اپنے ہر بینڈ کو کافی اچھے سے جانتی
"_____ ہو،،،، ایم امپریسڈ بائے یو

شامیر کے جاندار قہقہے نے فضا کو رونق بخشی تھی۔ وہیں وہ محبت سے اسکی
زلفوں کو سہلاتا جان لیو اسرگوشیاں کر رہا تھا۔

ایزل بس کبوتر کی طرح آنکھیں موندے، لبوں پر آسودگی بھری
مسکراہٹ سمیٹے، اس تحفظ بھرے حصار کو محسوس کر رہی تھی۔

اور شامیر بیگ اس پر اپنی بے تابیاں، بے قراریاں عیاں کرتا محبت کے
الگ ہی جہاں میں پہنچ چکا تھا۔

ایک دوسرے کی سنگت میں وہ اس طویل سفر سے لوٹتے گزرے تلخ
لمحات کی قید سے بالکل آزاد تھے۔

دلوں میں پڑی دھند کسی بادل کی طرح جھٹ چکی تھی،

اب ایزل کے دل میں کوئی رنجش، کوئی نفرت و قدورت باقی نہیں رہی
تھی۔

مگر ابھی بہت کچھ باقی تھا جسے ٹھیک کرنا۔۔۔ اپنے رشتے کو ایک مثالی
رشتہ بنانا باقی تھا۔

اس سفر کی خوبصورتی کو ایک دوسرے کی سنگت میں ہر اچھے برے وقت
میں ایک دوسرے کی ڈھال بن کر گزرانا تھا۔

اور سب سے بڑھ کر وقت کی نئی آزمائشوں کو پار کر کے اس رشتے کو
کندن بنانا باقی تھا۔

بہت کچھ تھا جو اس وقت ایزل کے ذہن پر حاوی تھا۔

اسکی سوچوں سے غافل، شامیر بیگ بس ان لمحات کو جی رہا تھا۔

اپنے دن بدن بڑھتے جنون سے وہ ناواقف نہیں تھا۔

مگر جہاں بات ایزل جاوید اختر کی ہو وہاں وہ شروع دن سے ہی خود کو بے
بس محسوس کرتا آیا تھا۔

اور اب بھی اسے ماننے میں کوئی عار نہیں تھا کہ اس کی بانہوں میں موجود
لڑکی اسکی متاع حیات تھی،،

جس کی سنگت کیلئے وہ ہر ایک سے دشمنی مول لینے کا جذبہ رکھتا تھا اور
اسے خود تک محدود کرنے کے ہر ہنر سے وہ باخوبی واقف تھا۔

زندگی کا ایک نیا آغاز تھا ان دونوں کیلئے مگر وہ دونوں ہی آنے والی تباہیوں
سے بے بہرہ، انجان تھے کہ وصل کی حسین راتوں کے بعد ہجر کا ایک
کڑا کھراں دونوں کا انتظار کر رہا ہے۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر_____ "گاڑی ایس ایم پیلس کے گیٹ پر رکی تھی،"
اپنی آنکھوں کے سامنے اس محل نما گھر کے گیٹ کو دیکھ ایک لمحے میں
ایزل حراساں سی ہوئی، گھبراہٹ سے شامیر کے بازو کو دبوچے منمنائی

--

شامیر تمام تر حسیات سے اسی کی طرف متوجہ تھا، فوراً سے سرد سانس
فضا کے سپرد کرتے وہ ذرا سا جھکا اس حسیں چہرے کو تھوڑی سے تھامے
اپنی نگاہوں کے قریب تر کر گیا۔

ان حسین غزالی آنکھوں میں تیرتا خوف و خدشات پڑھ پانا شامیر بیگ
کے لئے بے حد آسان تھا۔

ڈر لگ رہا ہے۔۔۔! "اسکی آنکھوں میں جھانکتا وہ نیلی آنکھوں والا

شہزادہ لبوں پر مدہم سی مسکان سجائے پوچھ رہا تھا۔

ایزل نے پلکیں جھپکتے ان نیلی آنکھوں میں دیکھا اور پھر سر کو ہلکی سی ہاں
میں جنبش دی۔۔۔

میں تم پر پہلے ہی واضح کر چکا ہوں ایزل،،،،، کہ تم میرے لئے کیا
ہو۔۔۔ یہ رشتہ کتنا اہم ہے میرے لئے۔۔۔ اب تم اس گھر میں جاؤ گی
تو اپنے دل و دماغ سے یہ بات نکال باہر کرو کہ کوئی دوسرا تمہارا کچھ بگاڑ
سکتا ہے۔۔۔

اپنا دفاع خود کرو، غلط کو برادشت کرنا عقلمندی نہیں بے وقوفی ہے۔۔ میں
چاہے جتنی مرضی طرف داری کر لوں۔۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ جب تک
تم خود اپنے کردار پر اٹھنے والی انگلیوں کو نہیں روکو گی تب تک یہ ممکن
نہیں کہ کوئی تمہارے اوپر انگلیاں اٹھائے۔۔

وہ بے حد نرم لہجے میں اسکی آنکھوں میں دیکھ رسان سے اسے سمجھا رہا
تھا۔۔

ایزل ہر بار کی طرح اسکی باتوں سے مبہوت بس خاموش نگاہوں سے اس
حسین مرد کو دیکھ رہی تھی۔۔

جس کی ایک نگاہ ہی کسی بھی لڑکی کے دل کو دھڑکانے کو کافی تھی۔۔
ایزل کی محویت پر مقابل کے گالوں پر ابھرتے گڑھے گہرے ہوئے،،
موتیوں سے سفید دانت ہونٹوں کے بیچ سے نمایاں ہوتے بے انتہا
خوبصورت دکھ رہے تھے۔۔ اتنا کہ ایزل کو اس منظر سے حسیں کوئی
منظر نہیں لگا تھا۔

"آگے ہی گھائل کر رکھا ہے اب کیا جان لینے کا ارادہ ہے _____؛

ایزل کی محویت آنکھوں میں ابھرتی ستائش نے لمحوں میں شامیر بیگ کی
دھڑکنوں کو بے ہنگم کیا تھا۔

وہ اسکے کان میں جھکا معنی خیزی سے بولا تو ایزل کا چہرہ لمحوں میں سرخ
انگارہ ہوا۔۔۔

وہ شرم سے لال بھبھوکا ہوئی چہرہ جھکا گئی۔

تو کیا تم تیار ہو،،،؟" شامیر نے اپنا سرخ و سفید ہاتھ اسکے سامنے پھیلائے
پوچھا۔۔

ایزل نے ایک لمحے کو اس ہاتھ کو دیکھا، اور پھر اس نیلی آنکھوں والے
شہزادے کو۔۔۔۔۔ دل کی بات پر لبیک کہتے اگلے ہی لمحے اپنا نازک ہاتھ
اسکے ہاتھ میں دے دیا۔۔

اور سر اسکے سینے میں۔۔۔ یہ بھی خود کو چھپانے کا الگ ہی فن تھا۔۔ جو ہر
بار شامیر بیگ کے دل کو ایک نئے جنون سے روشناس کراتا تھا۔۔

شامیر نے اسکے ہاتھ کو ہونٹوں سے چھوتے ایس ایم پیلس کو گہری نگاہوں
سے گھورا۔۔۔

سفینہ _____ "وہ گہری نیند میں تھی،، جب کسی کے جھنجھوڑنے اور بلند آواز میں پکارنے کے سبب اس کی آنکھ کھلی،،

"کلک کیا ہوا _____؟

وہ خوا اس باخنگی کے عالم میں اٹھی،، حیرانگی سے یصال کو دیکھنے لگی۔

رات کے اس پہر وہ اس کے سر پر کھڑا سے جگا رہا تھا۔۔

"!کچھ خاص نہیں،، بس کھانا کھالو۔۔۔ پھر دوالینی ہے۔۔۔

وہ اسکے پاس بیٹھا گھٹنہ فولڈ کیے اسنے ہاتھ بڑھاتے قریب ہی میز پر رکھی

برایانی کی پلیٹ اٹھائی۔۔۔

مجھے بھوک نہیں یصال۔۔ آپ نے صرف کھانے کے لئے مجھے اٹھایا

"

وہ حیرت زدہ سے اس خوب رو مرد کو دیکھتی منہ کھولے رہ گئی۔۔

جو پلیٹ میں چمچ گھما رہا تھا۔۔

ہاں کیونکہ تم نے کھانا نہیں کھایا، اور میں باہر سے بریانی لایا ہوں ابھی جا
کر۔۔۔ مجھے پتہ ہے کہ بریانی تمہاری فیورٹ ہے۔۔۔ چلو ابھی کھاؤ
"جلدی سے۔۔۔"

وہ نگاہیں اس بجھے بجھے بے زار چہرے پر دوڑائے جلدی سے بولا۔۔
جبکہ سفینہ بس سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔
"آپ کو کیسے پتہ۔۔۔؟"
وہ اسکا ہاتھ روکتے پوچھ بیٹھی۔۔

یصال نے ان سیاہ آنکھوں میں تیرتی سرخی کو گہری نگاہوں سے دیکھا۔
اور پھر ہلکا سا ہنسا۔

"!۔۔ میں تو اور بھی بہت کچھ جانتا ہوں، کہو تو بتاؤں
وہ گہری پر شوق نگاہیں اس دوپٹے سے عاجز لڑکی کے وجود پر دوڑاتے
شریر لہجے میں بولا۔۔

تو سفینہ کو یکدم سے شرم نے آن گھیرا۔۔
وہ فوراً سے ہاتھ آگے پیچھے دوڑاتی دوپٹہ ڈھونڈنے لگی۔۔

"رہنے دو یار میں کونسا کوئی غیر ہوں۔۔۔"

یصال نے فوراً سے اسکے ہاتھ کو تھاما۔۔۔۔۔ اسکے لہجے میں اپنایت تھی۔۔

محبت سے گندھا لہجہ لمحوں میں سفینہ کے دل کو دھڑکا گیا تھا۔۔

مگر وہ کسی بھی قسم کی خوش فہمی نہیں پال سکتی تھی۔ جیسی چہرہ جھکائے

اسکے ہاتھ سے پلیٹ تھام لی۔۔

مجھے بھی بھوک لگی ہے۔۔۔!" وہ ابھی دو بائٹ ہی لے پائی تھی۔۔

جب یصال کی معصومانہ لہجے میں کہی بات پر وہ جی بھر کر شر مندہ

ہوئی۔۔ تیکھے نقوش میں دوڑتی سرخی نے لمحوں میں یصال اختر کے دل کو

بے قرار کیا تھا۔۔

اے ہنرمند "سفینہ کا سر ہنوز جھکے دیکھ اسنے گلا کھنکھارا۔۔

تو وہ جھٹکے سے سراٹھائے اسے دیکھنے لگی۔۔

مگر یہ تو میرا جو ٹھا ہے۔۔۔!" معصومیت سے کہی گئی اس کی بات پر

ناچاہتے ہوئے بھی یصال کے ہونٹ مسکرائے۔۔

وہ ذرا سا آگے سر کا اسکے قریب ہوا۔۔

سفینہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

جب وہ ہاتھ اسکی گردن میں لپیٹے مخمور نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

سفینہ کا سانس حلق میں ہی اٹک گیا۔۔ اس شخص کی بولتی نگاہوں میں جھلک رہے جذبات سفینہ کو لمحوں میں سہاگئے۔۔

_____ جب تمہیں چکھ لیا ہے تو تمہارا جو ٹھا کھانے سے کیسا پرہیز

وہ اسکے کان میں جھکا انتہائی بے باکی سے کہتا سفینہ کو لمحوں میں شرمندگی سے دوچار کر گیا۔۔

سفینہ کسی ساکت بت کی مانند تیزی سے دھڑکتے دل سے بیٹھی رہی۔۔
ویسے میں نے پورے ہوش و حواس میں چکھا ہے اور قسم سے نشہ اب تک
..... حواسوں پر طاری ہے۔۔۔ اور

وہ بہکے ہوئے سے لہجے میں بول ہونٹ سفینہ کے گال پر رکھتے بے باکی سے بولا۔

مگر اس سے مزید زیادہ سن پانا سفینہ کے بس سے باہر تھا۔۔

جبھی فوراسے پیچھے ہوتی وہ فوری طور پر آنکھیں پھیلائے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

یصال نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا اور پھر اپنے لبوں پر رکھے اسکے نازک سے ہاتھ کو۔۔۔

اگر اب آپ نے کوئی ایسی ویسی بات کی تو میں کمرے سے چلی جاؤں گی

اسکا اشارہ دیکھ سفینہ نے پسینے سے تر سرخ چہرے سے وارن کیا۔۔
نازک وجود ہولے سے لرز رہا تھا۔

جبکہ یصال کے بہکی نگاہیں ابھی تک اسی پر ٹکی تھیں۔۔

اب تمہیں عادت ڈال لینا چاہیے سویٹ ہارٹ کیونکہ تمہارا شوہر اس معاملے میں خاصہ بے باک ہے۔۔

ویسے بھی اب مجھے عقل آگئی ہے اور میں تم پر یہ کر صورت ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ میں ایک محبت کرنے والا اچھا شوہر ہوں۔۔

اور جب تک میں یہ بات ثابت ناں کر دوں میں تو چپ نہیں ہونے
"والا۔۔"

وہ اطمینان سے اپنی بات کہتے آخر میں کندھے اچکا گیا۔۔۔
جبکہ سفینہ آنکھیں پھیلانے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔
"کیا ہوا نہیں کھانی بریانی _____؛

وہ وہ آپ کھالیں مہم مجھے بھوک نہیں _____؛ "وہ متذبذب سی کہتی پلیٹ
اسکی جانب بڑھا گئی۔۔

جب یصال نے مسکراتے ہوئے پلیٹ تھامی۔۔ اور چیچ بھر کر اسکے سامنے
کی۔۔

۔ "_____ تم کھاؤ اچھے سے۔۔۔۔۔ میرا موڈ کچھ اور کھانے کا ہے
وہ آنچ دیتی بولتی نگاہوں سے گویا ہوا۔۔۔ تو سفینہ کے لئے نوالے حلق
سے اتارنا مشکل ہو گیا۔۔۔

اسکی حالت دیکھ یصال نے فوراً سے اسکے قریب ہوتے اسکے پیٹھ تھکی۔۔
جس پر وہ کھانستے ہوئے بمشکل سے نوالہ نگل پائی تھی۔

کیا ہوا؟" وہ انجان بننا اسکا سرخ انگارہ ہوا چہرہ دیکھ فکر مندی سے پوچھنے لگا۔۔

"___ کک کچھ نہیں بس مجھے نیند آئی ہے اب

وہ کہتے ساتھ فوراً سے رخ موڑے کمفرٹر سر تک تانے لیٹی۔۔۔

یصال نے منہ کھولے حیرت سے اسکی حرکت کو نوٹ کیا۔۔

اور پھر پلیٹ ایک طرف رکھتے وہ خود بھی اسکے پاس ہوتے کمفرٹر اس پر سے اتار گیا۔۔

سفینہ نے گردن موڑے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔

"کہاناں میرا کچھ اور کھانے کا موڈ ہے اور تم بننا سننے ہی سونے لگی۔۔۔

وہ اسکے پاس لیٹے سفینہ کا سر اٹھائے اپنے کندھے پر رکھے تاسف سے بولا

۔۔

سفینہ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔

"دیکھیں۔۔۔۔۔

[illegible]

میں جان چکا ہوں کہ اصل محبت وہ ہے جو ایک محرم حلال رشتے میں
بندھ کر تمہارے ساتھ جڑ کر مجھے تم سے ہوئی ناں کہ وہ جس کے میں گن
گان کرتا رہا۔

اپنے برے رویے پر بہت نادم ہوں میں۔۔۔۔ میں سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا ہوں سفینہ۔۔۔۔۔ اپنے رشتے کو ایک بہتر آج اور کل دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

"_____ کیا دوگی تم میرا ساتھ

وہ سنجیدگی سے اسکا چہرہ دیکھ اس سے استفسار کر رہا تھا۔۔۔ جو خود یک ٹک سی اس حسین مرد کو دیکھ اور سن رہی تھی۔۔

ناممکن ہی تو تھا اس کی باتوں پر یقین کر پانا کیا واقعی میں یصال اختر کو اس سے محبت ہوئی تھی۔۔

"بی یصال اگک اگر اب مجھے اذیت دی تو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ بے حد نزدیک تھا اسکے۔ اسکی سانسوں کو قید کئے وہ بہکتا جا رہا تھا۔۔ اور
سفینہ کا۔ ایک انجانے خوف سے ڈر رہا تھا۔۔

وہ اسکی پناہوں میں قید نم نگاہوں کو جھکائے لرزتے ہوئے بولی تھی۔
یصال اسکے ہر ڈر سے واقف تھا۔۔ وقت بہت جلد یہ ثابت کر دے گا کہ
یصال اختر تمہارے لئے کس حد تک مخلص ہے۔۔۔۔ اسکے کان میں
گھمبیر سرگوشی کرتے یصال نے اسے اپنی پناہوں میں چھپا لیا۔۔
جو خوفزدہ سی اسکے حصار میں قید تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھا مے وہ قدم در قدم چلتا پیلس میں داخل
ہوا۔۔۔

ایزل نے بے ساختہ ہی اسکے بازو کو مضبوطی سے جکڑا۔۔
جو اسے ساتھ لیے اب رضا بیگ کے کمرے میں جا رہا تھا۔
_ شامیر اسکے خوف سے بخوبی واقف تھا

مگر ان حالات کا سامنا کرنا بے حد ضروری تھا۔۔۔

!"_____ میر میری جان میر انچے

وہ دروازے پر رکے اس سے پہلے کہ وہ ناک کر تا تمینہ بیگم بے حال سی
باہر نکلی۔۔۔

آنکھوں کے سامنے اپنے بیٹے کو دیکھ وہ ممتا کی ماری تڑپتی اسکے سینے سے
آن لگی۔۔۔

شامیر نے ناچاہتے ہوئے بھی اپنا ہاتھ انکے گرد لپیٹا۔۔۔
جواب باقاعدہ رونے لگی تھیں۔۔۔

"مام۔۔۔۔

انکار و نا سے تکلیف دے رہا تھا وہ بے چینی سے گویا ہوا۔
تو وہ اس سے دور ہوتی آنکھیں صاف کرنے لگیں۔۔۔

کتنا یاد کیا میں نے تمہیں،، بھلا کوئی اپنی ماں سے بھی ایسے روٹھتا ہے۔۔۔

"_____ تم جانتے ہو ناں کہ میں نہیں رہ سکتی تمہارے بنا

خفا نگاہوں سے اپنے خوب رویے کو دیکھتی وہ اپنی دلی کیفیت اس پر آشکار کرنے لگیں۔۔

شامیر نے گہرہ سانس فضا کے سپرد کیا۔۔

مام ری لیکس ہو جائیں آگیا ہوں واپس اس بار میں کہی نہیں جاؤں
"گا۔۔۔"

وہ لہجے کو حتی الامکان طور پر مضبوط بناتے بولا۔

تو تمینہ کی نگاہیں ایزل پر اٹھی۔۔

وہ حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

جب شامیر نے ان کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے اپنا مضبوط

حصار ایزل کے گرد باندھا۔۔

اسے خود سے قریب کیا۔۔

"مام میری بیوی ایزل شامیر بیگ۔۔۔۔"

وہ لفظوں پر زور دیتا بنا کچھ کہے بھی اپنی نگاہوں میں ایزل کی حیثیت بالکل

واضح کر چکا تھا۔۔۔

تمینہ تو سانس روکے اسے ساکت نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔۔

ان کے دل میں موجود ایزل کے لیے نفرت مزید بڑھی۔۔

"آئیے ہم ڈیڈ سے مل لیں۔۔"

وہ دوسری طرف سے انہیں بھی ساتھ لگائے روم کی جانب بڑھا تھا۔۔

تمینہ بیڈ کی وجہ سے خاموشی سے اسکے ساتھ اندر چلی گئی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ڈیڈ _____ "وہ اندر داخل ہوا، بے قرار نگاہوں سے بیڈ پر لیٹے رضا

بیگ کو دیکھ اسکے ہونٹ ہلے تھے۔۔

وہ بے قراری سے انکی طرف بڑھا۔۔

رضا جو نڈھال سے دو الیتے ابھی لیٹے تھے، اتنے دنوں کے بعد شامیر کی

آواز پر وہ بے چین سے ہوئے۔۔

.. مم میر وہ آنکھیں جھپکتے بے یقینی سے بولے

شامیر لمحوں میں انکے پاس پہنچتے انکے سینے سے آن لگا۔۔۔

رضا صاحب کسی سکتے کے عالم میں اپنے سینے سے لگے اپنے بیٹے کو محسوس
_____ کر رہے تھے

میر_____!" اس کے پاس ہونے کا احساس ہوتے ہی وہ کپکپاتی آواز میں
اسے پکارا اٹھے،،

کہاں تھے تم_____؟ یاد نہیں آئی ہماری،، کیا ابھی سے بوجھ بن گئے ہیں
".....! ہم_____ جو مڑ کر دیکھا بھی نہیں

وہ افسردگی سے کہتے اسے خود میں بھینچ رہے تھے۔۔۔

"_____ شامیر کو شرمندگی نے آن گھیرا

ڈیڈ سوری آتو گیاناں۔۔۔۔۔ وہ ماحول میں چھائی خنکی کو دور کرنے کو

ہشاش ہشاش سے لہجے میں بولا۔۔۔

"_____! تم جانتے نہیں ہو کتنا مس کیا میں نے تمہیں

رضایگ نے سر کو تاسف سے نفی میں جنبش دی اور پھر سے اسے خود
میں بھینچ لیا۔۔

!"_____ ایزل بچے ادھر آؤ

رضا کی نظریں خود میں سمٹی خاموش کھڑی ایزل پر پڑی تو وہ محبت پاش
لہجے میں گویا ہوئے اسے پاس بلا بیٹھے۔۔۔

ایزل نے ایک سہمی سی نگاہ تمینہ بیگم پر ڈالی،
جو شامیر کے سبب ضبط کیے کھڑی تھیں۔

اور پھر اس نیلے بلے کو دیکھا۔۔ جس کی بہکی پر شوق نگاہیں اب اسی پر اٹکی
تھی۔۔

وہ دھیمے سے آگے بڑھی۔

اور سر جھکائے رضا سے پیار لیا۔۔

جیتی رہو میری بیٹی۔۔۔ ٹھیک ہو تم _____!" اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ
متفکر سے پوچھ بیٹھے۔۔

انکی فکر اور اندیشوں پر شامیر نے آنکھیں چھوٹی کیے انہیں گھورا۔۔

جسے رضا سرے سے اگنور کر گئے۔۔

تمینہ بیگم پیر پٹھکتی کمرے سے واک آؤٹ کر گئی۔۔

شامیر نے تنگ تو نہیں کیا ناں میرے بچے کو _____؛ "کمرے میں ایک دم سے خاموشی چھا گئی،،

جس کا اثر زائل کرنے کو محبت سے ایزل سے استفسار کرنے لگے۔

ایزل نے ایک نظر شامیر پر ڈالی، جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اور پھر نگاہیں چرائے وہ سر کو نفی میں ہلا گئی۔۔

رضانے سکون بھر اسانس لیتے ڈھیروں دعاؤں سے انہیں نوازا۔۔

ڈیڈ ڈنر کیا آپ نے _____ "شامیر ان کی مڈیسنز چیک کرتے سنجیدگی

سے پوچھ رہا تھا۔

رضا اسکی فکر پر ذرا سا مسکرائے۔۔ ہاں بیٹا کھا لیا ہے میں نے۔۔۔۔ یقیناً

تم دونوں نے ڈنر نہیں کیا۔۔۔

ویسے بھی کافی رات ہو چکی ہے،، ایسا کرو جاؤ تم دونوں ڈنر کر کے آرام

"کرو صبح ملاقات ہوگی۔۔۔

وہ پیار سے ایک بار پھر سے ایزل کے سر پر ہاتھ رکھتے بولے۔

تو شامیر نے فوراً سے سر کو ہاں میں ہلایا، جیسے وہ اسی انتظار میں تھا۔

”او کے گڈنائٹ ڈیڈ___ چلو ایزل ڈنر کر لیں.....؛

وہ رضا کو خدا حافظ کہتے ایزل کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ کھینچتے باہر

نکلا۔

Z A I N A B R A J P O O T

کیا ہوا کھانا کھاؤ___!“ وہ مسلسل کھانے کو گھور رہی تھی۔

شامیر اسے کھویا دیکھ ٹو کے بناناں رہ سکا۔

!“___ شامیر تمہاری ماما کو میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا

ایزل ہچکچاتے ہوئے بولی تھی۔

مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ اس بات کو دل سے نکال نہیں پارہی تھی۔

کہیں ناں کہیں اسے یہ خوف بھی تھا کہ کہیں شامیر بھی اسے چھوڑناں

دے___

شامیر نے سنجیدگی سے ایزل کے متفکر چہرے کو دیکھا۔

اور پھر دونوں ہاتھوں میں اسکے ہاتھ تھامے۔۔۔

اگر انہیں تمہارا آنا اچھا نہیں لگا تو کیا ہوا۔۔۔ میں جانتا ہوں میری جان
"سب کے دل میں جگہ بنا لے گی

شامیر کے لہجے میں اعتماد یقین تھا، جیسے وہ جانتا ہو کہ ایزل تمینہ بیگم کا دل
جیت لے گئی۔۔

فلحال کے لئے چھوڑ دو ان سب باتوں کو، اور مجھے یہ بتاؤ درد تو نہیں ناں
"اب

نیلی آنکھوں میں فکر کا جہاں سموئے وہ بے تابی سے اسے دیکھتا ایزل کے
ہونٹ کو چھوتے پوچھنے لگا۔

نن نہیں اب ٹھیک ہوں میں _____ "وہ نظریں جھکائے بولی شامیر نے
_____ بمشکل سے ہنسی ضبط کی

چلیں روم میں _____؛ "وہ شریر نگاہوں سے ایزل کو دیکھتے لب دبائے
پوچھنے لگا۔۔

و وہ شش شامیر کیا تم مجھے امی کے پاس لے جاؤ گے مجھے ان سے ملنا
_____ ہے۔"

اسکا دھیان خود پر سے بھٹکانے کی ایزل نے ایک ناکام سی کوشش کی
_____ تھی۔

انکورس جانم میں لے چلوں گا مگر اس وقت _____ وہ بات کرتے
ہوئے رکا، نیلی آنکھوں میں ایک عجب سی چمک تھی۔۔
اسکی معنی خیز بولتی نگاہیں ایزل کو گھبراہٹ زدہ کر رہی تھیں۔۔
وہ آنکھیں پھیلانے سے دیکھنے لگی۔۔

جو کرسی سے اٹھتا اب شاہانہ چال چلتا اسکے پاس آیا۔۔
مے آئی _____ "اسنے ہاتھ آگے بڑھاتے کہا۔۔

ایزل نے دھڑکتے دل سے اپنا نازک ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا۔
جسے ہونٹوں سے لگائے شامیر نے اسے کھڑا کیا۔

اور پھر کسی کانچ کی گڑیا کی طرح اسے بانہوں میں بھرا۔۔

شش شامیر _____ "وہ گھبرائی غزالی آنکھیں پھیلانے سے دیکھا۔۔

جس کے لبوں پر خوبصورت جان لیوا مسکراہٹ تھی۔۔ دونوں گالوں پر
ابھرتے وہ گڑھے، ایزل کو مبہوت کر رہے تھے۔۔

جن سے نگاہیں چراتی وہ ہاتھ اسکی گردن کے گرد لپیٹ گئی۔۔

شامیر اسے بانہوں میں بھرے اپنے روم تک پہنچا۔۔ "اور نرمی سے
اسے نیچے اتار وہ ایزل کی پشت پر کھڑا ہوا۔

اوپن دی ڈور۔۔ "اسکی آنکھوں پر اپنا ایک ہاتھ رکھتے اسنے حکمیہ کہا
جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل تھا۔

مگر تم ہمہ ہاتھ ہٹاؤ گے تو کھولوں گی۔۔ "ایزل نے بے چینی سے کہتے
اپنی آنکھوں پر رکھے اسکے ہاتھ کو ہٹانا چاہا۔

جسے شامیر بروقت تھام گیا۔

"شششش ڈونٹ ویسٹ ٹائم بے بی،، جیسٹ اوپن دی ڈور

گزر تے ہر لمحے کے ساتھ اسکا لہجہ گھمبیر ہوتا جا رہا تھا۔ ایزل کی ریڑھ کی
ہڈی میں سرسراہٹ سی ہوئی۔۔

اسنے کپکپاتے ہاتھ کو آگے بڑھایا۔۔۔ مگر دروازے کا لاک ڈھونڈ پانا
آسان نہیں تھا۔۔۔

شامیر نے اسکے نازک ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھامے دروازے کے لاک پر
رکھا۔

ایزل نے تھوک نگلتے ہینڈل کو گھمایا، تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔

شامیر نے خود میں بھینچے روم میں گیا۔ اور کمرے کے وسط میں جاتے اپنا
ہاتھ اسکی آنکھوں پر سے ہٹایا۔۔۔۔

ناؤ اوپن یور آئز۔۔۔۔ "اسکی بھاری جان لیو اسرگوشی پر ایزل نے آہستگی
سے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔

وہ مبہوت سی حیرت سے اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو پھیلانے آگے پیچھے
دیکھ رہی تھی۔

پورا کمرہ سرخ اور سفید غباروں سے بھرا پڑا تھا۔

خوبصورت لڑکیوں کے سہارے بیڈ کے عین اوپر کچھ فاصلے پر چھت سے
بندھی رنگین لڑکیوں پر ایزل اور شامیر کی تصاویریں تھیں

ایزل مبہوت سی کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتی بیڈ کی طرف بڑھی
تھی۔۔۔

نگاہیں ان گول گول گھومتی لڑیوں میں لگی ایک تصویر پر ٹھہری تھی یہ
تصویر اس رات کی تھی۔۔

جب وہ شراب کے نشے میں مدہوش شامیر بیگ کے ہی کپڑوں میں ملبوس
اسکی بانہوں میں جھول رہی تھی۔ اور ایک تصویر میں وہ شامیر بیگ کے
گال پر بوسہ دے رہی تھی۔۔

ایزل حیرت سے ان تصویروں کو دیکھ رہی تھی۔۔
وہ نہیں جانتی تھی کہ شامیر نے یہ ساری یادیں کیسے کس طرح سے قید کی
تھیں۔۔

مگر یہ تصویریں ایک مکمل محبت بھرا عکس پیش کر رہی تھیں۔
ایسا منظر جس میں قید وہ حسین ترین چہرے بے تحاشہ جان لیوا لگ رہے
تھے۔۔

ایک کی آنکھوں میں محویت کی سرخی تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں
"خمار۔۔۔۔۔؛

یہ سب _____!" وہ بولتے ہوئے رک گئی۔۔ آواز اچانک سے
بھیک گئی تھی۔۔

آنکھوں میں ایک دم سے موتیوں سے آنسوؤں تیرنے لگے۔
یہ سب میری زندگی کے وہ قیمتی لمحات ہیں جو تمہارے ہونے سے مجھے
"میسر ہوئے ہیں۔۔۔

اسکے لہجے کا بھیکا پن محسوس کرتے شامیر نے اپنے بازوؤں کا مضبوط حصار
اسکے اطراف میں باندھا، اپنے دھکتے پر حدت ہونٹ اسکے کندھے پر
رکھتے کہا۔۔

تو ایزل نے بمشکل سے آنسوؤں کے گولے کو حلق سے نگلا۔۔
مانا کہ یقین کر پانا مشکل تھا، مگر شامیر بیگ کے جنون اسکے ضد اور
خود سری کو دیکھ ایزل کیلئے یقین کر پانا اتنا مشکل نہیں رہا تھا کہ شامیر بیگ
اسے اپنی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ماننے لگا تھا۔۔

اگر تو یہ سب لمحوں کی قید تک ہے تو بہت پچھتاؤ گے تم،، کیونکہ میرے جذبات میری محبت کو روندھنے کے بعد میں کبھی بھی معاف نہیں کروں
"_____ گی تمہیں

وہ ایک دم سے مڑی،، اپنی نم ہوئی بڑی بڑی آنکھیں مقابل کی سمندر سی گہری نیلی نگاہوں میں ڈالے بولی۔

شامیر کئی لمحوں تک اسے دیکھتا رہا۔

اور پھر ایک دم سے اسے اپنے قریب تر کھینچا۔۔

اتنا کہ اسکی تیکھی ناک ایزل کی چھوٹی سی سرخ ہوئی ناک سے مس ہوئی تھی۔۔۔

اسکے نتھنوں سے نکلتی نرم گرم سانسیں ایزل جاوید اختر کے چہرے کو لمحوں میں لال قندھاری کر گئی۔۔

کہا تو ہے کہ جنون ہو تم میرا،، شامیر بیگ کا جنون میری ایڈکشن جوہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔ "اسکا لہجہ بے حد بو جھل تھا۔۔

سر سراتے ہونٹ ایزل کی کنپٹی سے اسکے کان کی لوتک سفر کرتے اسے
اندر تک لرزا گئے۔۔

جنون ختم بھی تو ہو سکتا ہے۔۔۔ عادتیں بدل جاتی ہیں شامیر بیگ
_____ اور اگر ایسا ہوا تو میں خود ہی تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔ "وہ
خفگی سے گویا ہوئی۔۔

اسے لگا تھا کہ وہ کہے گا کہ وہ محبت ہے اسکی۔۔۔۔۔ وہ چاہنے لگا ہے
اسے۔۔۔ جیسے ہر عورت اپنے شوہر سے محبت بھرے دو بول سننے کی
خواہش مند ہوتی ہے ویسے ہی ایزل بھی اسی محبت کے اظہار کی منتظر
تھی۔۔

مگر شامیر کا اظہار جنون اسے بالکل ناں بھایا۔۔
ایزل کا خفگی سے دیا گیا جواب،،،،، چہرے کا رخ پھیر لینا ایک دم سے شامیر
_____ کے ہونٹوں پر پر اسرار سی معنی خیز مسکراہٹ دوڑی

اسنے ہاتھ ایزل کی گردن پر رکھتے ایک دم سے اسکا رخ اپنی طرف کیا۔۔
اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی یا پھر کچھ ردِ عمل دکھاتی شامیر بیگ اسکی
سانسوں کو جار خانہ طریقے سے اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا۔۔۔
اسکی بڑھتی جنون خیز شدت بھری گرفت ایزل کو لمحوں میں بے جان کر
گئی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بے جان ہوتے گرتی۔۔۔
شامیر بیگ نے اپنا بھاری ہاتھ اسکی کمر کے گرد لپیٹا۔۔۔
اسے نرمی سے بیڈ پر لٹائے وہ بے حد سنجیدگی سے بے تاثر چہرے سے
ایزل کے سرخ انگارہ ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔
جو گہرے گہرے سانس بھرتی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی
۔

"When I am saying that you are only mine, then
where does this question of leaving come from?"

Azal Shamir Baig, remember one thing, if you ever try to go away from me, you will see the face of me that after seeing it. You will seek refuge from Shamir Baig. So, my dear, I am forgiving you for this last mistake. In the future, such words should not even come to your tongue"

جب میں کہہ رہا ہوں کہ تم صرف میری ہو تو پھر یہ چھوڑنے کا)"
سوال کہاں سے آیا ایزل شامیر بیگ، ایک بات یاد رکھنا تم، اگر کبھی مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی کی تو تم میرا وہ روپ دیکھو گی جسے دیکھنے کے بعد تم پناہ مانگو گی شامیر بیگ سے۔۔ تو میری جان یہ آخری غلطی سمجھ کر معاف کر رہا ہوں آئندہ ایسے الفاظ تمہاری زبان پر آنے بھی نہیں چاہیے۔)

وہ اسکا گال تھپکتا، اپنی بات کہتے،، ایک دم سے سیدھا ہوا۔ تو ایزل نے کب سے روکا اپنا سانس بحال کیا تھا۔۔۔

اپنی آنکھیں کھول وہ جیسے ہی شامیر کو دیکھنے لگی۔۔

اسکا سر ایک دم سے چکر اگیا۔۔ خوف سے آنکھیں پھیلائے وہ سر کو نفی میں جنبش دینے لگی۔۔

شامیر نے گردن موڑے اسے دیکھا۔ اسکی زرد رنگت دیکھ شامیر کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے۔۔۔

اسنے تیزی سے دانت پیستے شرٹ کے آخری بٹن کو کھینچا جو تیزی سے کھولنے کے سبب ٹوٹ کے کہیں دور جا گرا۔۔۔

ایزل جو بیڈ سے گرتی پڑتی اٹھی ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔
لمحوں میں شامیر بیگ نے اسے دبوج چہرہ اپنے سامنے کیا۔۔۔

"شش شامیر پلیز مت کرو مجھے ہرٹ ہو رہا ہے۔۔۔"

اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش ناکام ہوتی دیکھ وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔

شامیر نے گہرہ سانس بھرا۔۔۔ ایک نگاہ اسکی سرخ کلائی پر ڈالے اسنے ہاتھ کو چھوڑا۔۔۔

اور اسے جھٹکے سے کسی کاغذ کی گڑیا کی طرح کندھے پر لادھا۔۔۔

اور ایک دم سے بیڈ پر بچھے ان سرخ پھولوں پر پٹھکا۔۔۔

"شامیر۔۔۔۔۔"

اشششش جب جانتی ہو کہ بولنا بے کار ہے تو کیوں اپنی انرجی ویسٹ کر رہی ہو۔۔۔ "وہ انگلی اسکے ہونٹ پر رکھتے بالکل سرد سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ایزل کو ایک پل کو اس سے خوف سا آیا۔۔۔ کیسی زندگی تھی ان دونوں کی،، وہ چند منٹ بھی ایک ساتھ سکون سے نہیں رہ پاتے تھے۔۔۔ کہ پھر سے اختلاف شروع۔۔۔۔۔

"_____ تم مجھے میری اجازت کے بنا نہیں چھو سکتے

اسکے ارادے کو بھانپتے وہ تیز لہجے میں اسے ڈرانے لگے۔۔۔

شامیر کے گال پر یکلخت گڑھا نمایاں ہوا۔۔۔

اسنے جھکتے ایزل کا جبر اپنے ہاتھ میں دبوچا۔۔۔

تمہارے قریب آنے کیلئے مجھے کسی بھی قسم کے لائسنس یا پھر اجازت
نامے کی ضرورت بالکل بھی نہیں ڈار لنگ۔۔۔۔ پہلے بھی تو یہ دوریاں
"سمیٹ چکا ہوں اپنے انداز میں۔۔۔۔ اس بار پھر سہی۔۔

وہ ایزل کے ہاتھوں میں کو اپنے ایک ہاتھ میں دبوچے، اسکے کان میں جھکتا
معنی خیزی سے بولا۔۔

ایزل اپنی پوری قوت سے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی
۔۔

جواب مدہوشی میں اسکے چہرے کے ہر نقش کو اپنے بے قرار ہونٹوں
سے چوم رہا تھا۔۔

جانتی ہو کتنا تڑپا ہوں میں۔۔۔۔ کس قدر خوفزدہ رہا ہوں۔۔۔۔ یہ سوچ ہی
میری جان لے رہی تھی۔

کہ اگر _____ "وہ کہتے ہوئے ایک پل کو رکا۔۔۔
ایزل کا حرکت کرتا وجود سن سا پڑ گیا۔۔

اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ رو رہا ہو۔۔۔

کہ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں کیسے جیوں گا۔۔۔ کیسے معاف کروں گا خود کو۔۔۔ تم نہیں جانتی میری حالت، میرے پاگل پن کو کبھی جان نہیں سکتی تم ایزل۔۔۔۔ تمہارا پاس ہوتے ہوئے بھی دور رہنا مجھے مار رہا ہے

!" _____ اندر سے

میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا۔۔۔۔۔ آئی نیڈ یو ان ایوری کنڈیشن

_____ "

وہ آخری الفاظ پر زور دیتے جنون بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

ایزل کسی ساکت بت کی طرح اسے سن رہی تھی۔۔۔

تم بیوی ہو میری، اور اس وقت مجھے تم چاہیے اپنے بے حد نزدیک۔۔۔

اپنی سانسوں سے بھی قریب۔۔۔ پھر اسکے لئے تم راضی ہو یا نا ہو مجھے

"فرق نہیں پڑتا۔۔۔

وہ دو ٹوک لہجے میں بولا۔۔۔ اپنے سلگتے ہونٹ ایزل کی پیشانی پر رکھ گیا۔

ایزل کا وجود ایک دم سے ڈھیلا پڑا تھا۔۔۔

وہ سب کچھ بھلائے اپنے کپکپاتے ہاتھ شامیر بیگ کی گردن کے گرد لپیٹے
اسکے سینے سے جا لگی۔۔

ایزل کی خاموشی بھری ہاں نے ایک دم سے شامیر کے دل کو تیزی سے
دھڑکایا۔۔

وہ اپنے مضبوط حصار اسکے گرد باندھے، اسے خود میں قید کرتا چلا گیا۔۔۔
جو آج اپنا آپ پورے ہوش و حواس میں اسے سونپ چکی تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر اٹھو بھی _____ "وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اسے جگانے کی
کوشش کر رہی تھی،،

جو ڈھیٹ بنا مزے سے سو رہا تھا۔۔

ایزل نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جو صبح کے پانچ بج رہی تھی۔
وہ نماز قضا نہیں کر سکتی تھی۔۔ مگر شامیر اسے بانہوں میں جکڑے سویا
ہوا تھا۔۔

اور وہ معصوم ناچاہتے ہوئے بھی اس کی گرفت میں قید ہو چکی تھی۔

شامیر۔۔۔ "ایزل نے بے ساختہ اسکی ہلکی بٹیر یڈ پر ہاتھ رکھے اسے پکارا

نگاہیں اس کے حسین چہرے پر بے قراری سے گھوم رہی تھیں۔۔

گزری رات کے حسین لمحات زہن کے پردے پر لہرائے تو ایزل نے

شرم سے سرخ چہرہ جھکائے اپنا نازک مومی ہاتھ پیچھے کھینچا۔۔

"ایسے ہی چھووا چھا لگ رہا ہے۔۔۔

وہ نیلی آنکھوں والا حسین مرد جو پچھلے آدھے گھنٹے سے اسکے جگانے پر

نہیں اٹھا تھا اب اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹنے پر ایک دم سے بے قراری

سے کہتے ساتھ ہی اس کے ہاتھ کو تھام لیا۔۔

ایزل کے عنابی لب کپکپانے لگے۔۔ جب اسکی آنچ دیتی معنی خیز بے باک

نگاہیں اپنے چہرے پر محسوس ہوئیں۔۔

""آپ۔۔۔

تم۔۔۔ شامیر نے شریر سے لہجے میں کہتے اسے جھٹکے سے تکیے پر

گرایا۔۔۔۔ ایزل آنکھیں پھیلائے اسے دیکھتی رہ گئی۔

جو بے باک نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

تم میری شرٹ میں زیادہ ہاٹ لگتی ہو جانم۔۔۔" شامیر نے ایک نگاہ اپنی شرٹ میں چھپے اس نازک وجود پر دوڑائے گھمبیر لہجے میں کہا۔

شامیر۔۔۔" ایزل نے بے ساختہ ہی اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھا، جسے وہ چومتے پیچھے کر گیا۔۔۔

"اب خود اٹھایا ہے تو یہ عذاب جاں جھیلنا بھی پڑے گا۔۔۔

وہ جھکتے اپنے ہونٹ اسکی چھوٹی سی ناک پر رکھتے گھمبیر لہجے میں بولا تھا،
نوجھے نماز پڑھنی ہے شامیر۔۔۔" ایزل نے ایک دم سے چیخنے کے سے انداز میں کہا تھا۔

وہ ہاتھ اسکے کشادہ سینے پر رکھتے بولی تو شامیر نے ٹھہری نگاہوں سے اس معصوم حسین چہرے کو دیکھا۔

اور جھکتے اپنے دھتے لب اسکی پیشانی پر ثبت کیے۔۔۔

ایزل سانس رو کے اپنی پیشانی پر اسکا پر حدت محبت بھرا لمس محسوس کرتی رہی۔۔

او کے نماز کے بعد تم واپس آؤ گی اور ہم یہی سے کانٹنیو کریں گے

"

شامیر نے ذرا فرمائشی انداز میں کہتے اسکے کان کی لو کو چوما۔۔

تو ایزل نے فوراً سے حامی بھرتے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔

آئی بی ویٹ ____ "اسے واشروم میں جاتا دیکھ وہ بلند آواز میں بولا۔

اور پھر مسکراتے ہوئے پاس پڑے ایزل کے دوپٹے کو اٹھائے سینے سے

لگائے وہ مسکراتا ہوا آنکھیں موند گیا۔

Z A I N A B R A J P O O T

کھانا لاؤں آپ کے لئے ____؟ "وہ فون پر مصروف تھا جب سفینہ

____ نے ہچکچاتے ہوئے سوال کیا

منہم ابھی نہیں،، میں تھوڑا سا کام کر لوں پھر کھالوں گا تم ناشتہ کر

لو _____؛ "اسنے ایک نظر اس پر ڈالے کہا۔۔

تو وہ سر کو ہاں میں ہلاتی کمرے سے باہر نکل نکل گئی۔

ایک دم سے بیرونی گیٹ پر پر زور دستک ہوئی تھی۔۔

سفینہ جو ابھی ابھی اپنے کمرے سے نکلی تھی۔۔ دستک پر وہ چونک سی گئی

-

اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی جانب بڑھتی، یصال کمرے سے نکل آیا۔

سفینہ تم رہنے دو میں دیکھتا ہوں _____ "اسنے ٹوکا اور پھر خود دروازے کی

طرف بڑھا۔۔

سفینہ خاموشی سے کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔

آپ مسٹر یصال اختر _____! "دروازے کے باہر آرمی یونیفارم میں

کھڑے میجر نے یصال سے سوال کیا۔

جو حیرت سے ان کو دیکھتا نا سمجھی سے سر کو ہاں میں ہلا گیا۔۔۔۔

"_____ دراصل آپ کو کچھ دکھانا ہے

میجر شاویز نے کہتے ساتھ ہی اپنا فون نکال یصال کے ہاتھ میں تھا
دیا۔۔۔۔

جس میں ایک ویڈیو سامنے کی اسکرین پر موجود تھی۔۔
یصال کو واپس ناں آتا دیکھ سفینہ پریشانی سے اس کے پیچھے ہی نکلی تھی۔ اور
وہیں ذکیہ بیگم بھی بیل کی آواز پر باہر آئیں، تو اچانک سے پرویز کی آواز
پر وہ چونکی۔۔

نگاہیں آگے پیچھے دوڑائی مگر وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔
وہ ایک متفکر نگاہ میجر پر ڈالے یصال کے پاس آئیں۔۔۔

تو نظریں یصال کے ہاتھ میں موجود موبائل پر پڑی جس میں کسی اور کی
نہیں بلکہ پرویز کی ویڈیو تھی۔۔

ذکیہ ماتھے پر بل ڈالے اس ویڈیو کو دیکھنے لگی۔۔

مگر جوں جوں ویڈیو مزید چلی۔۔ ان کی آنکھیں بند صدمے سے پھٹ
پڑی۔۔

وہ حیرت و پرشانی سے سر کو مسلسل نفی میں ہلانے لگی۔۔۔۔

جبکہ یصال لیے تو یقین کر پانا ناممکن تھا کہ اسکا باپ اس قدر برا آدمی تھا۔۔۔۔

اسکے قدم ایک دم سے لڑکھڑائے۔۔

وہ بس گرنے کو تھا۔۔۔ موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہو گیا تھا۔۔۔

وہیں اسکی حالت کو دیکھتے میجر نے آگے بڑھتے اسے سنبھالا۔۔
"یصال بیٹا حوصلہ کرو۔۔۔۔"

میجر نے اپنے تئیں اسے دلا سہ دیا۔۔۔

جس کا چہرہ شدت ضبط سے لال انگارہ ہو چکا تھا۔۔

یہی یہ سب جج جھوٹ _____؛ "یہ سب سچ ہے، شامیر بیگ کی بیوی ایزل شامیر بیگ کو انہوں نے کڈنیپ کیا تھا۔۔"

ان کے علاوہ کوئی بیس لڑکیاں ہیں جنہیں بازیاب کروایا گیا ہے۔۔۔ اور
"اس سارے مرحلے میں پرویز جان سے جاتا رہا۔۔۔

میجر شاویز نے یصال کے کندھے کو تھپکتے اسے حقیقت بتائی۔۔ تو وہیں
ذکیہ بیگم اس صدمے کو برداشت ناں کر پاتے بے ہوش ہوتی زمین بوس
ہوئیں تھیں۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

اے لڑکی کہاں جا رہی ہو_____؟" ایزل نماز کے فوراً بعد دبے
قدموں سے روم سے نکل آئی تھی۔

صبح کے وقت نماز کے بعد چائے پینا اسکی عادت تھی اور اب بھی وہ وہی
کرنے جا رہی تھی۔۔

جب پیچھے سے آتی تمینہ بیگم نے اسے ٹوکا۔۔

جج جی وہ چائے_____ "ایزل نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔

دل کی دھڑکنیں خوف سے تیز تیز دوڑ رہی تھیں۔

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

شامیر کو بنا بتائے وہ روم سے نکل آئی تھی اور اب یوں تمینہ بیگم کو دیکھ
اسکا سانس خشک ہو گیا۔۔

تمینہ نے گہری جانچتی نگاہیں ایزل کے مہکتے حسین وجود پر گاڑھی،، اس کے
وجود میں رچی شامیر بیگ کی خوشبو انہیں بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔
یقیناً مقصد پورا کر ہی لیا میرے بیٹے۔۔۔۔ تم جیسی دو کوڑی کی لڑکی کو
وہ اسی لئے تو اٹھا کر لایا تھا۔۔

تاکہ کچھ دنوں تک اپنا دل بہلا سکے،، اور اب وہ دن دور نہیں جب اسکا
دل تم سے بھر جائے گا۔۔

"اور وہ دھکے دے کر تمہیں گھر سے نکالے گا۔۔

دانت پر دانت جمائے وہ نفرت سے اس کے کان میں پھنکار رہی تھیں۔

جبکہ ان کی باتیں ایزل کے دل و دماغ پر بری طرح سے اثر کر رہی
تھیں۔۔

وہ مزید بے چین ہوئی تھی۔۔۔

ایک انجانہ سا خوف جو دل کے کسی کونے میں پہلے سے موجود تھا اسنے پھر
سے اپنی جڑیں مضبوط کیں۔۔۔

ایزل جن قدموں سے نیچے آئی تھی اب اسی طرح سے وہ ڈرتی تیزی سے
اوپر کی طرف بھاگی۔

اگر یہ صرف شامیر کے لئے دل بہلانے کا سامان ہوتی تو اسکے وجود میں
بسی اسکی خوشبو۔۔۔۔۔ نہیں ضرور اس لڑکی نے اس پر جادو چلا دیا ہے
اپنا۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ بات میرے ہاتھوں سے نکلے مجھے کچھ کرنا ہو
"گا۔۔۔۔"

ایزل کی آنکھوں سے او جھل ہوتی پشت کو دیکھتے وہ پر سوچ سے انداز میں
گویا ہوئی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

پرویز کی تدفین کے بعد وہ تھکا ہارا گھر لوٹا تھا۔۔

ذکیہ بیگم کا رورو کر برا حال ہو چکا تھا۔

برسوں کا ساتھ تھا وہ کیسے یقین کر لیتی کہ ان کا شوہر ایسا برا انسان تھا۔
یصال کو تو ایسی چپ لگی تھی کہ وہ ساکت کسی بت کی طرح خاموش ہو گیا
تھا۔

اور سفینہ تو بس اس کی خاموشی سے ڈر رہی تھی۔۔

محله والوں نے تو میت پر آنے سے ہی انکار کر دیا تھا۔۔

کل تک جو لوگ ایزل کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔ آج ان کی زبان پرویز
کی برائیاں کرتے ناں تھک رہی تھی۔۔

انہیں یقین ہو چکا تھا، کہ ایزل کے گھر سے بھاگنے کے پیچھے بھی پرویز کا ہی
ہاتھ تھا۔۔

یصال کے چند دوست ہی تھے جنہوں نے کفن دفن میں اسکی مدد کری
تھی۔۔

وہ سارے دن کا تھکا ہارا رات کے آخری پہر لوٹا تھا۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر سفینہ ایک دم سے اٹھ بیٹھی۔۔

نگاہیں جیسے ہی بکھرے حلیے میں بے بس سے آتے یصال پر پڑی اسکے
دل میں ٹھیس سی اٹھی۔۔

کل تک جو لڑکا فخر سے سراٹھا کر چلتا تھا۔

آج اپنے باپ کی حرکت کی وجہ سے وہ سر جھکائے ہوئے واپس لوٹا تھا۔
اسکے جھکے کندھے سفینہ کو تکلیف دے رہے تھے۔۔

سرخ چہرہ بھیگی آنکھوں کے گوشے دیکھ وہ لب دانتوں تلے دبا گئی۔۔
یسی یصال۔۔۔۔۔۔ "وہ چونکی ایک دم سے جگہ سے اٹھ گئی،،، یصال
جو بے جان سافرش پر ڈھے سا گیا تھا۔۔

اسکے یوں گرنے پر وہ خوف سے بھاگتی اسکے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھی۔

اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام گئی۔۔

یسی یصال_____ "رونے کے سبب سفینہ کی آواز گھٹ رہی تھی۔۔

ایک ہٹے کٹے مرد کو یوں بے بس ہوتا دیکھ اسکے بس سے باہر تھا۔

!"_____ اپ اپ اٹھیں پلیز آپ کو اتنا تیز ب بخار ہے

اپنی سرخ ہو رہی نم آنکھیں رگڑتی وہ کپکپاتے نازک وجود کا حصار اسکے
گرد باندھتے بولی۔۔

یصال نے ایک پل کو اپنی درد سے چورنگا ہوں سے اسے دیکھا۔۔
اور پھر اپنا بھاری ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا۔ سفینہ بمشکل سے کھڑی
ہوتے اسے سہارے سے کھڑا کر گئی۔

جس کا وجود بخار سے پھنک رہا تھا۔۔
پیپ پانی پی لیں یصال _____؛ "اسے بیڈ پر اپنے سہارے سے بٹھاتی وہ
ایک ہاتھ سے پاس پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتی بولی۔۔
اور پھر گلاس اسکے لبوں سے لگا دیا۔۔
جسے وہ دو گھونٹ بھر کر پیچھے کر گیا۔۔
یصال آپ ٹھیک نہیں میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں۔۔۔۔۔" اسے ٹھیک سے
بستر پر لٹاتی وہ ہڑبڑاتی ہوئی اٹھی۔

جب ایک دم سے یصال نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔ سفینہ نے حیرت سے اسے
دیکھا جس نے ادھ کھلی آنکھوں سے سر کو نفی میں ہلایا۔
سفینہ خاموشی سے اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔
"میں سردباؤں گا آپ کا۔۔۔"

وہ بے چین تھی اسکی حالت اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔۔
یصال نے اسکا ہاتھ بے حد نرمی سے تھامے اسے اپنے پاس کھینچا۔۔
اور پھر اپنے ہاتھ اس کے گرد باندھے وہ اپنا بخار سے تپتا چہرہ اسکی گردن میں
چھپا گیا۔۔

سفینہ بے بس تھی وہ جانتی تھی کہ وہ اندر سے ٹوٹ چکا ہے، شاید اسکی
تکلیف حد سے زیادہ تھی۔۔

سفینہ جانتی تھی اسے سنبھال پانا مشکل تھا۔ مگر ناممکن نہیں تھا۔ اسکی
بند آنکھوں کو دیکھ سفینہ نے بے ساختہ اس کے سر پر ہونٹ رکھے آنکھیں
موند لیں۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

کیا ہوا ہے آریو او کے _____؟ "وہ روم میں آئی بے حد پریشان دکھی
_____ تھی اسے"

سفید قمیض جو اس وقت شامیر نے زیب تن کی ہوئی تھی۔
اسکے بٹن بند کرتا وہ شاہانہ چال چلتا ایزل کی جانب بڑھا، گھمبیر لہجے میں
محبت، فکر سموئے بولا۔۔

ایزل نے ایک دم سے چونکتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

ہہہہ _____ کک کچھ نہیں۔۔۔۔۔ "وہ دانستہ طور پر تمینہ بیگم کی کہی
کڑوی کسلی باتیں چھپا گئی تھی۔

سرخ لبوں کو دانتوں تلے کچلتی، خجاب کے حالے میں لپٹا وہ پر نور روشن
چہرہ شامیر بیگ کی آنکھوں کی سرخی کو بڑھا گیا تھا۔۔

وہ دو قدم کا فاصلہ ایک ہی قدم میں طے کیے اسکے بے حد قریب ہوا۔۔۔
اتنا کہ ایزل جو اس وقت اپنے آپ میں الجھی ہوئی سی تھی،،

اپنے چہرے پر مقابل کی دہکتی سانسیں محسوس کرتے وہ ہڑبڑی کے عالم
میں پلکیں اٹھائے اسے دیکھنے لگی۔

جس کی گہری روشن نگاہیں ایزل کے صبح چہرے پر ٹہری ایک جذب
کے عالم میں محبوب کا دیدار کر رہی تھیں۔۔

تت تم کہی جا رہے ہو۔۔۔؟" سفید سوٹ میں ملبوس وہ شاہانہ وجیہہ مرد
انتہا سے زیادہ حسین دکھ رہا تھا۔۔

اتنے مہینوں کے ساتھ میں آج پہلی بار ایزل نے اسے کپڑوں میں دیکھا
تھا۔۔

اب جب ہوش سنبھلا تو اسکا ایک الگ دلکش روپ اسکی نظروں میں تخیر
برپا کر گیا۔۔

وہ حسین آنکھوں والی ساحرہ لڑکی،، دھڑکتے دل سے اسکے روشن چہرے
کو ایک نظر دیکھتی نگاہیں پھیر گئی۔۔

مبادا دل کی چوری پکڑی ناں جائے۔۔۔

شامیر بیگ کی نگاہیں ان حسیں آنکھوں کے ارتکاز سے ہٹی، تو چھوٹی سی
سرخ ہو رہی ناک اور پھر گلال ہوتے گلابی گالوں پر آن ٹھہری۔۔۔
دل میں ایک عجب ساسرور تھا۔۔۔ وصل کی طویل گھڑیوں کے باوجود
بھی وہ خود کو تشنہ لب محسوس کر رہا تھا۔

لنگ بیوٹیفیل بیوی_____ مگر اس وقت کسی کام سے جانا ہے۔ ہوپ سو
کہ جلدی لوٹ سکوں اور پھر اپنی وائف کو جی بھر کر دیکھنے کی حسرت پوری
"کر پاؤں۔۔۔۔۔"

اسکا بھاری ہوا گھمبیر لہجہ اسکے دل کی دھڑکن کی ہلچل کی عکاسی تھا۔۔۔
بے قرار ہو رہے عنابی لب مقابل کھڑی ایزل کے شفاف ماتھے پر ثبت
کیے،، وہ کئی ثانیے آنکھیں موند گیا۔۔

ایک سکون تھا جو لمس سے گردش کرتا اسکی روح تک میں سرایت کرتا
گیا تھا۔۔

ماحول کی بھڑر ہی خنکی میں ان دونوں کی بے تحاشا بے ہنگم ہو رہی
دھڑکنوں کے میل نے ایک الگ سا سماں باندھ دیا تھا۔۔۔

شامیر بیگ اپنے بے لگام ہو رہے جذبات پر بندھ باندھے اپنے دہکتے
ہونٹ ایزل کے گال پر رکھتے بے حد تیزی سے روم سے نکلا۔۔۔
ایزل اسکی چوڑی پشت کو آنکھوں سے اوجھل ہونے تک دیکھتی رہی
تھی۔۔۔

اس وجیہہ مرد کی حواسوں پر چھارہی خوشبو نے اسے گھیرے میں لے
رکھا تھا۔۔۔

وہی خوشبو ایزل کو اپنے آپ سے محسوس ہو رہی تھی۔
اپنے وجود سے اٹھ رہی وہی بھینی بھینی سی مہک جانے کیوں مگر دل کو مہکا
رہی تھی۔

ایک کونپل تھی جو کلی بنتی جا رہی تھی۔۔۔ گزری شب کی شامیر بیگ کی
گستاخیاں یاد آتے ہی اسکے گال نئے سرے سے دہک اٹھے،،
حسین لب مسکراہٹ سے کھل اٹھے تھے۔۔۔

تمینہ بیگم کی باتوں کا اثر وہ وجیہہ شخص جاتے جاتے اپنے ساتھ اسکے وجود
سے کھینچتے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔۔۔

وہ کامیاب رہا تھا اس معصوم کے دل میں اپنی محبت ڈالنے میں۔۔۔۔۔

ہاں وہ لڑکی اپنے آپ میں اسے محسوس کر رہی تھی۔۔

اور یہی تو محبت کی پہلی سیڑھی ہے۔۔ جب انسان خود میں سے محبوب کو
تلاش اپنی ذات سے بھی نا آشنا ہو جاتا تھا۔۔

وہ قدم در قدم آگے بڑھی، بیڈ پر بیٹھے اسنے بے ساختہ ہی اسکے تکیے کو
اٹھائے بانہوں میں بھینجا تھا۔۔۔

کوئی گھبراہٹ نہیں کوئی جھجک نہیں تھی بھلا وہ کہاں اسے دیکھ رہا تھا۔۔
اسکے ہونٹ مسکائے جا رہے تھے۔۔ اور اس کی مسکراہٹ کو دیکھ دور
کھڑی قسمت کھکھلا رہی تھی۔۔

وہ دونوں ہی انجان تھے کہ اصل امتحان تو اب شروع تھا۔۔

جہاں ایک کو بہت کچھ کھونا تھا تو ایک کو اپنا آپ اپنی ذات تک سے محروم
ہونا تھا۔۔

محبت کی پہلی سیڑھی پر رکھے ان کے قدم بہت جلد جدا ہونے والے
تھے۔

اس کی آنکھ ایک دم سے کھلی تھی،، بو جھل نگاہیں جیسے ہی ایک دم سے اٹھی، اپنے بے حد قریب اپنی بانہوں کے حصار میں قید سفینہ پر ٹھہر سی گئی۔۔

بخار کے سبب جسم میں تھکاوٹ سی ہو رہی تھی۔۔
 یصال نے آنکھیں موندی اور پھر ایک دم سے آنکھیں کھولی۔۔
 اسنے بغور اپنے آپ میں سمٹی اس نازک سی جان کو دیکھا۔۔
 جس کو وہ خود میں بری طرح سے جکڑے سو رہا تھا۔
 دماغ دھیرے دھیرے سے بیدار ہوا تھا۔۔ اور پھر اسے ایک دم سے
 شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔

اپنا حصار ڈھیلا کیے وہ چپت سیدھا لیٹے چھت کو گھورنے لگا۔۔۔
 ایک دم سے زندگی بدل گئی تھی۔۔ جس باپ کو وہ اپنا آئیڈیل مانتا آ رہا تھا
 آج وہی باپ اسکے لئے مخض ایک بدنامی کا سبب بن کے رہ گیا تھا۔۔۔

ماں باپ چاہے جیسے بھی ہوں اولاد کے لئے وہ ہیر و ہوتے ہیں۔۔۔
شاید اسی وجہ سے یصال ان کے ساتھ رہتے ہوئے بھی اپنے باپ کے
اصلی مکر و چہرے سے بے بہرہ رہا تھا۔۔۔

کیونکہ اسکا باپ تو شروع دن سے اسکا آئیڈیل رہا تھا۔۔۔
"کیا ہوا۔۔۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟"

اسکی آنکھ سے ایک آنسو بے اختیار بہتے اسکی کنپٹی میں جذب ہوا تھا۔۔۔
جو سفینہ کی نظروں سے چھپ نہیں سکا۔۔۔
وہ تڑپ اٹھی۔۔۔

ایک دم سے اٹھتی وہ اسکے قریب بیٹھی، اپنے بائیں ہاتھ کو اسکے چہرے پر
پھیرتی متفکر سی پوچھ بیٹھی۔

یصال چونکا۔۔۔ سرخ آنکھوں سے اپنے پاس بیٹھی متفکر سی اپنی بیوی کو
دیکھا۔۔۔

جو خود بھی کافی بیمار تھی۔ مگر شوہر کے غم کے آگے وہ اپنا غصہ، اپنی
ناراضگی بھول بیٹھی تھی۔۔۔

"_____ ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم اٹھی کیوں واپس سے لیٹ جاؤ

بے حد نرمی سے اپنا بھاری ہاتھ اسکے رخسار پر سہلاتے وہ محبت سے چور
لہجے میں بولا۔۔

سفینہ نے کھوجتی نگاہوں سے اس حسین مرد کو دیکھا۔۔۔
جہاں کوئی تاثر نہیں تھا۔۔

اور پھر وہ سر کو خفیف سی جنبش دیتی اسکے چوڑے بازو پر سر رکھتی بے حد
خاموشی سے لیٹی۔۔۔
خود میں سمٹنے لگی۔۔۔۔

تم سکون سے سو سکتی ہو۔۔۔۔۔ ایسے گھبرانے کی ضرورت نہیں،،
"شوہر ہوں تمہارا۔۔۔۔۔ پر سکون رہو۔۔۔۔

وہ چھت کو گھورتا بے حد فارمل سے لہجے میں بولا تھا۔
سفینہ یکدم نجل سی ہوئی اپنے نچلے لب کو دانتوں تلے کچلنے لگی۔۔
آپ کی طبیعت کیسی ہے_____؟ "سرکتے لمحات میں چھائی فسوں خیزی
کو کم کرنے کی سعی میں وہ ہلکی سی آواز میں منمنائی۔۔۔

یصال مکمل طور پر اس سے غافل بنا ہوا تھا۔

مگر دماغ اور دل کی ساری سُریریں اس سے جڑی ہوئی تھیں۔۔۔
اسکی سانسوں کی گھٹتی بڑھتی ردھم یصال اختر کو اپنے سینے میں دھڑکتی
محسوس ہو رہی تھی۔

رات سے کافی بہتر ہو گئی ہے۔۔۔ تمہاری خاص تیمارداری کا اثر ہے۔۔۔
"_____ ورنہ بخارا تنی آسانی سے نہیں چھوڑتا مجھے
اسکا اشارہ سفینہ لمحوں میں سمجھ گئی تھی۔۔۔ جبھی تو چہرہ لال انگارہ ہوا
تھا۔۔۔

زبان جیسے تالو سے چپک گئی۔
وہ کہاں اسکے سینے سے لگی تھی۔۔۔ بلکہ وہ تو خود اسے اپنے قریب کرتے
بانہوں میں بھینچے سکون سے سویا تھا۔

مگر یہ سب وہ کیسے کہہ دیتی۔۔۔ ایسی بے تکلفی بھلا کہاں رہی تھی اس
"_____ رشتے میں

آپ کو بھوک لگی ہوگی کچھ لاؤں۔۔۔؟ "خشک حلق کو تر کرتے اسنے
نیا شوشا چھوڑا۔۔

مقصد اس سے فرار پانا تھا۔۔ جو اسے بری طرح سے جکڑے آرام سے
لیٹا ہوا تھا۔۔

اسکے بھاری ہاتھ کی سرسراہٹ سفینہ کے پہلوں کو سہلارہی تھی۔۔
سخت ٹھنڈ میں بھی سفینہ کا چہرہ پسینے سے تر ہوا تھا۔۔
"مجھے بھوک نہیں،،،"

دو لفظی جواب تھا جس پر سفینہ کا منہ بری طرح سے بگڑا۔۔
"_____ تو پیاس تو لگی ہوگی۔۔۔۔ پانی لاؤں

چمکتی روشن نگاہوں سے کہا گیا سوال۔۔۔۔ یصال کو گردن موڑنے پر
مجبور کر گیا۔۔۔

ننن نہیں بس ایسے ہی پوچھا تھا۔

اسکی وارنگ دیتی نگاہوں کو رخ اپنے آپ کو دیکھ وہ پھر سے دھیمے سے
لہجے میں منمنائی۔۔۔۔

میری طلب کھانا پانی نہیں،، بس تمہارا قرب ہے۔۔۔۔ چپ چاپ لیٹی
رہو۔۔۔۔ مجھے یہ سکون سمیٹنا ہے۔۔۔۔ تاکہ دل میں بھری بے سکونی
"نکل پائے۔۔۔۔"

اسکے دیکھنے پر سفینہ نے پٹ سے آنکھیں ڈر سے میچی۔۔۔۔
یصال کے لب بے اختیار مسکرائے۔۔۔۔ اسنے جھکتے اپنے ہونٹ ان
آنکھوں پر رکھتے بھاری سرگوشی کی۔۔۔۔
سفینہ کو چپ سی لگی۔۔۔۔

جب مقابل نے استحقاق سے اسکا ہاتھ اپنی گردن کر گرد لیٹے اپنے چہرہ
اسکی گردن میں چھپائے آنکھیں موندی۔۔۔۔

وہ بے حس و حرکت پڑی اپنی دھڑکنوں میں دھڑکتی یصال اختر کی
دھڑکنیں شمار کرتی رہی۔۔۔۔

ایزل _____ "وہ ناشتے کے بعد روم میں آیا اب آفس کے لیے تیار ہو رہا تھا۔

ایزل صبح سے کچن میں گھسی تھی اور اب وہ اسے پاس ناں پاتے جھنجھلاتا ہوا لفٹ سے سیدھا نیچے آیا اونچی آواز میں اسے پکار رہا تھا۔
لاؤنچ میں بیٹھی تمینہ بیگم بیٹے کی بے تابی پر کلس کر رہ گئی۔
کیا ہوا تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" وہ رضا کے لئے فروٹ جو س بنا رہی تھی۔۔۔

جب شامیر دانت پیتا آگے بڑھا۔ اور بنا اسکی بات کا جواب دیے اسے بازو سے تھامے اپنے ساتھ گھسٹنے لگا۔

شامیر _____ "ایزل خفت سے ملازمین کو معنی خیزی سے خود پر ہنستا دیکھ مدہم سے لہجے میں التجائی ہوئی۔۔

گھر کے کام کاج کے لئے ملازمین کی فوج موجود ہے،، تمہارا صرف ایک "ہی کام ہے اپنے شوہر کا خیال رکھنا اور تم،،،،،

وہ اسے لئے لفٹ میں داخل ہوا۔۔۔ ایک دم سے اسے لفٹ کے بیک
ڈور سے پن کرتے وہ بے قرار سے لہجے میں بولتا اپنے بازو کا گھیرا تنگ کر
گیا۔۔

ایزل نے بے ساختہ اسکے بازو کو تھاما۔۔

تم صرف میرے آس پاس رہا کرو،،، "مدہوش سے لہجے میں کہتے اسنے "
ہونٹ ایزل کی شفاف گردن پر رکھے، تو وہ جھر جھری سے لیتی، دھڑکتے
دل سے اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔

جو بڑے مصروف سے انداز میں اسکے چلتے ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں
قید کیے،، دوسرے سے ایزل کے جوڑے کو لمحوں میں کھول گیا۔۔

شامی _____ "اَشَشَشش یہاں کوئی نہیں جو تمہیں دیکھ سکے۔۔ اگر کسی
نے یہ جرات کی بھی تو میں اسکی آنکھیں نوچ لوں گا۔۔۔ یہ مجھے کھلے
"ہوئے اچھے لگتے ہیں۔ مت باندھا کرو انہیں۔۔۔

وہ مدہوشی میں اسکے لمبے آبخار کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے سہلاتا
گھمبیر سے لہجے میں بولا۔۔

تو ایک پل کو ایزل کا سانس سینے میں اٹک سا گیا۔
لفٹ جیسے ہی فلور پر رکی۔۔۔

شامیر ذرا سا اس سے دور ہوا۔۔۔ اور پھر اسکا نازک ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ
میں الجھائے وہ دوبارہ سے روم میں گیا۔۔۔

تمینہ بیگم نفرت بھری نگاہوں سے ایزل کے وجود کو گھورتی بے بسی سے
دانت پیستی رہ گئی۔۔۔۔

مجھے تھوڑا سا کام ہے آج،، جلدی ہی واپس آؤں گا۔۔۔۔ میں نے
ڈیزائنر سے کہا ہے وہ دن تک آجائے گی۔۔ تم اچھے سے ڈریس سیلیکٹ
"کر لینا۔۔۔"

وہ واج باندھتا اسکے حسین چہرے پر نگاہیں گھاڑے بولا۔۔۔
مگر کیوں مطلب ڈریسز کس لئے _____! "ایزل نا سمجھی سے اسے
دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

جس پر مقابل کی نیلی آنکھیں مسکرائی۔۔۔ میرے دوست کی شادی ہے
کل،، اور آج میں اسے پارٹی دینے والا ہوں۔۔۔۔ وہاں سب شامیر بیگ

کی وائف کو دیکھنا چاہتا ہیں۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ ڈریسنگ مرر کے دائیں بائیں
رکھتے ایزل کے گرد اپنا گھیرا تنگ کر گیا۔۔

ذرا سا جھکتے ان حسین آنکھوں میں جھانکا جہاں اسکا اپنا عکس لہرا رہا تھا۔۔
اور میں چاہتا ہوں کہ ایزل شامیر بیگ سب سے زیادہ حسین لگے

”

وہ گھمبیر لہجے میں اسے اپنے دل کی فرمائش سے آگاہ کرتا ہونٹ اس کے
گلابی گال پر رکھ گیا۔۔۔

مگر مجھے یہ سب پسند نہیں، ”وہ ایک دم سے بولی۔۔۔ تو شامیر چونکا فوراً
سے آنکھیں کھولے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

جس کا نازک سراپا، گلابی رنگ کے سوٹ میں دمک رہا تھا۔۔

اور کیوں پسند نہیں۔۔۔ ”اسکی دلچسپی بڑھی تھی۔۔

نبلی نگاہیں اشتیاق سے اس کے ہلتے لبوں پر ٹکی تھیں۔۔

کیونکہ وہاں غیر مرد بھی ہوتے ہیں اور مجھے اتنے مردوں کے بیچ جانا پسند

! ”

ایزل نے نظریں جھکائے اپنے دل کی بات اس پر عیاں کی تھی۔۔۔
شامیر بیگ کی نگاہیں ایک پل کو ٹھہری اور پھر وہ کئی ثانیے اس حسین
مکھڑے کو نہار تارہا۔۔

کک کیا ہوا۔۔۔؟" اسکا چپ رہنا ایزل کو گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا۔ فوراً
سے غذائی آنکھیں پھیلائے حیرت و بے چینی سے پوچھا۔۔
کچھ نہیں جیسا میری جان کہے۔۔۔ مگر کل تو جانا لازم ہے کل اسکی شادی
ہے چاہے تھوڑی سی دیر کیلئے چلے جانا، ڈیزائنر آئے گی جیسے کپڑے پہننا
_____ ہوئے سلیکٹ کر لینا اوکے

شامیر کالج پہلے کی طرح ہی میٹھا اور مدہم تھا۔۔۔ اسکی نرمی، چاہت،،
نرماہٹ،، یہ سب کچھ ایزل کے گرد دھاگے کی طرح لپیٹا جا رہا تھا۔
باغی دھڑکنیں تو کب سے اسکے نام پر دھڑکتی بے بس کر چکی تھیں اسے
_____!"

"گڈ بائے تو خوش کر دو۔۔۔۔"

وہ بیگ اٹھائے معصومیت سے اسکے چہرے کے قریب ہوا۔۔۔ نیلی
حسین آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔۔

ایزل کے حسین لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔
اسنے جھجھکتے ہوئے اپنے لب اسکے ماتھے پر رکھے،، شامیر بیگ ان نازک
پنکھڑیوں کا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کرتا آنکھیں بند کیے سکون اپنے
اندرا تارنے لگا۔۔

واپس آکر سکھاؤں گاتمہیں اچھے سے کہ کیسے بائے کرتے ہیں۔۔ فل
حال تو مجھے باہر تک چھوڑ آؤرنہ بے حد مشکل ہے کہ میں یہاں سے جا
"_____ پاؤں

وہ معصومیت سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولا، تو ناچاہتے ہوئے بھی ایزل
کو اسکی ادا پر ہنسی آئی وہ کھکھلاتی ہوئی اسکے بازو میں اپنا نازک ہاتھ ڈالے
اسکے سینے سے جا لگی۔۔

شامیر نے عقیدت سے اپنے لب اسکے سر پر رکھے،، اپنا مضبوط حصار
اسکے گرد باندھا اور پھر باہر کی طرف بڑھا۔۔

میر_____ "وہ ابھی روم سے نکلا ہی تھا۔۔ جب ایک دم سے رباب
بھاگتی ہوئی اسکے سینے سے آن لگی۔۔

ایزل کا ہاتھ ایک دم سے اسکے ہاتھ سے چھوٹا تھا۔۔

دونوں کے مسکراتے چہرے ایک دم سے اترے تھے۔۔

شامیر تو بے حس و حرکت رہ گیا تھا۔۔ رباب کا یوں اچانک سے آنا اور
اسکے سینے سے لگنا،، وہ جھٹکے سے مڑا،،

آنکھیں پھیلائے ایزل کو دیکھا،، جس کا چہرہ زرد پڑا تھا۔

وہ بنا کچھ کہے رباب کو ساکت نگاہوں سے دیکھتی کمرے میں بند ہوئی
تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

روبو ربی_____! "وہ ساکت نگاہوں سے بند دروازے کو گھورتا

لمحے کے ہزارویں حصے میں ہوش کی دنیا میں لوٹا،

اپنے سینے سے لپٹی رباب کو اسکے دونوں بازوؤں سے تھامے شامیر نے

ضبط سے اسے خود سے دور کیا۔۔

رباب حیرت سے آنکھیں پھیلانے اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھے گئی۔
یہ پہلی بار تھا جب شامیر بیگ نے اسے خود سے دور کیا تھا۔ مطلب
رباب کی انسلٹ۔۔۔۔

غصے کے سبب اسکا چہرہ بے تحاشہ سرخ پڑا تھا۔
مگر وہ اپنے آپ پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے لبوں پر ایک جاندار
مسکراہٹ سجائے پھر سے اسکے قریب ہوئی۔
بڑے ہی دلبرانہ انداز میں اپنے بازوؤں کا ہار اس حسین مرد کی گردن
میں باندھے، وہ اعتماد سے اسکی نیلی سحر طاری کرتی ان خوبصورت نگاہوں
میں دیکھنے لگی۔

مجھے لگتا ہے تمہیں میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا میرا،،، از ڈیٹ
"ٹرو۔۔۔۔؟"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی بڑے ہی
دلبرانہ انداز میں اسکے رخسار پر پھیرتی گویا ہوئی۔۔۔

شامیر کا چہرہ بے تاثر تھا۔ وہی اسکی دھڑکنوں کی ردھم سنتی رباب دل و جان سے مسکراتے اپنے لپ اسٹک سے سجے سرخ ہونٹ کو دانتوں تلے دبا گئی۔۔۔

"_____ اور تمہیں ایسا کیوں لگا کہ مجھے تمہارا آنا پسند نہیں آیا
شامیر کا بھاری ہاتھ اسکی کمر کے گرد لپٹتا لمحوں میں اسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔

اپنی تیکھی ستواں ناک کو رباب کے رخسار سے سہلاتے وہ بہکے سے لہجے میں سرگوشی نما انداز میں بولا۔۔۔

وہیں رباب اسکے پرانے انداز پر دل و جان سے مسرور ہوئی،، خود سے اسکے لبوں کو چھوتی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

بس ٹیسٹ لے رہی تھی، کہ شاید اپنی سو کالڈ وائف کے آنے کے بعد تم "اپنی ایک عدد منگیترا کو بھول تو نہیں گئے،،

رباب کا لہجہ مسرور سا تھا، شامیر بیگ کا وہی پہلا روپ اسے اندر تک سرشار کر گیا تھا۔۔

اوہ کم آن ڈار لنگ،، میں شامیر بیگ ہوں۔۔۔۔ مجھے بدلنا نہیں آتا،
ہاں مگر جس چیز کا ایدیکٹ ہو جاؤں اسے ضرور بدل دیتا ہوں۔۔۔۔ "یونو
"واٹ آئی مین___؟

شامیر بڑے ہی بے باک سے لہجے میں اسکے کان میں میٹھی سی سرگوشی
کرتے اپنے ہونٹ رباب کی تھوڑی پر رکھ گیا۔۔

ہاہاہاہاہا میں جانتی ہوں تمہیں،، تم ون پیس ہو اور صرف میرے
!"_____ ہو

رباب کی مسرور سی کھکھلاہٹ پر مقابل کے گال میں ابھرتے گڑھے
مزید گہرے ہوئے تھے۔۔

اسکی حسین آنکھیں رباب کے قاتل سراپے کو سہی معنوں میں سراہ رہی
تھی۔

شامیر بیگ جس سوسائٹی میں رہتا تھا وہ اس سوسائٹی کی ایک کونین تھی۔

اپنی اداؤں، اپنے حسن، سے لمحوں میں کسی بھی مرد کو باسانی بہکا سکتی تھی

وہ،،،،،

شامیر بیگ تو شروع سے ہی اسکے حسن کا دیوانہ رہا تھا۔

شامیر کا بھاری ہاتھ اسکی پشت کو سہلاتا رہا باب کو مسرور کر رہا تھا وہیں وہ

اسے ساتھ لگائے ایک روم میں گیا دروازہ اندر سے لاک کر گیا۔۔

"ویسے یہ ایڈکیشن کب تک رہے گی تمہاری زندگی میں۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی، اپنے شارٹ کورٹ جو بمشکل سے اسکے پیٹ کو ڈھانپ رہا

تھا اسے اتارتی اپنے کمر تک جاتے سلکی بالوں کو جھٹکتے بولی۔

ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے ڈارلنگ،، اور تم ابھی اسے بند کرنے کا کہہ

رہی ہو۔۔۔!" وہ واپس مڑا تو اسکے ہاتھ میں وائن کے دو گلاس تھے۔۔

وہ ایک گلاس رباب کے سامنے کرتا اسکے بے حد قریب بیٹھا۔۔

اور بڑے ہی پر جوش سے لہجے میں بولا۔۔

"_____ مگر میں تو یہاں تمہارے ساتھ رہنے کو آئی تھی۔۔۔ میر

رباب کا چہرہ اتر سا گیا۔۔۔ فوراً سے اسکے ہاتھ کو تھامے وہ معصومانہ سے
لہجے میں بولی۔۔۔

شامیر کی نیلی نگاہوں میں سرخی تیرنے لگی۔۔۔

ڈارلنگ تم یہیں رہو گی میرے پاس،،، مگر کچھ دن کے لئے جو جیسا چل
"_____ رہا ہے ویسے ہی چلنے دو۔۔۔۔۔ سمجھ گئی ناں میرا مطلب

وہ اسکے نچلے ہونٹ کو چھوتا بے حد رازداری سے بولا تھا۔۔۔

رباب نے فوراً سے ایک بھرپور مسکراہٹ پیش کرتے سر کو ہاں میں ہلایا
۔۔۔

ایک کام کرنا۔۔۔۔۔ آج رات پارٹی ہے،، تم تیار رہنا،، ایک ساتھ جائیں
"گے،، اوکے۔۔۔۔۔۔۔

وہ وائٹ ختم کرتے بڑے ہی پر جوش سے لہجے میں بولا۔۔۔

رباب کا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔ اوکے ڈن۔۔۔۔۔ تم جلدی سے واپس آؤ
"!،،، مجھے اور بھی بہت سی باتیں کرنی ہیں۔۔۔۔۔

وہ باہر جانے لگا جب وہ اسکے سینے سے لگتی فرمائشی لہجے میں بولی۔۔۔

"فکر مت کرو میں یوں گیا اور یوں آیا۔۔۔۔۔"

شامیر محبت سے اسکے گال پر لب رکھتے کمرے سے نکلا تھا۔۔۔ پیچھے وہ کافی دیر تک اسکی پشت کو دیکھتی اپنے ہونٹوں کو چھوتی رہی۔۔ جہاں ابھی تک شامیر بیگ کالمس موجود تھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

یصال_____؛ "وہ کب سے اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی،"

جو صبح سے سویا اب۔ بھی کافی گہری نیند میں تھا۔۔۔۔۔

سفینہ نے ایک نگاہ دیوار گیر بڑی سی گھڑی پر ڈالی،

جہاں دن کے بارہ بج رہے تھے۔۔ ذکیہ بیگم کا سوچتے ہی اسکا چہرہ

شرمندگی اور خفت سے سرخ پڑ گیا۔۔۔

وہ جانتی تھی اس وقت تک وہ جاگ چکی ہوگی

پرویز کی موت اور اوپر سے محلے والوں کی بے رخی کے سبب وہ کل سے

بے حد سنجیدہ اور خاموش سی ہو گئی تھیں۔۔۔

یصال پلیراٹھ جائیں کافی دیر ہو چکی ہے۔۔ اور اب تک تو حالہ جاگ
چکی ہوں گی۔۔ "سفینہ نے اسکا ہاتھ اپنی گردن سے نکالتے بے بس سے
لہجے میں کہا تھا۔۔

یصال کے وجود میں ہلکی سی ہلچل اسکی نیند ٹوٹنے کی غمازی تھی۔۔
جبھی سفینہ شکر کا سانس بھرتی جلدی سے بیڈ سے اتری۔
اور واشروم سے منہ دھوتے وہ باہر نکلی تو یصال بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھا
تھا۔۔

"آپ فریش ہو جائیں میں کھانے کیلئے کچھ بناتی ہوں۔
وہ ٹاول سے چہرہ تھپتھپاتی عجلت سے باہر نکلنے لگی جب یصال نے ایک دم
سے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

وہ چونکی ماتھے پر بلوں کا جال ڈالے اسنے حیرانی سے اس حسین شخص کو
دیکھا۔۔

جو دو قدموں کے فاصلے پر ٹھہرا اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے پر حدت
بھرے مضبوط ہاتھوں میں قید کر گیا۔۔

کسی کام کی ضرورت نہیں،، ابھی طبیعت سنبھلی ہے۔۔۔۔ میں کچھ لاتا
!"_____ ہوں باہر سے

وہ بولا تو اسکے لہجے میں محبت کا عنصر نمایاں تھا۔۔ جیسے وہ فکر مند ہوا اسکے
لیے،، اتنے سارے عرصے میں آج پہلی بار اسکی فکر سفینہ کو اپنے لیے
خاص لگی تھی۔۔

کیونکہ آج وہ مخصوص کرپائی تھی کہ وہ اپنے بچے کی نہیں بلکہ اپنی بیوی
کیلئے بھی فکر مند تھا۔۔

تم امی کو دیکھو اور کوشش کرو کہ وہ کوئی بات کریں انکا دھیان بھٹکانا
"اوکے۔۔۔

وہ نرمی سے اسکے چہرے کو تھپکتے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے روم سے باہر نکلا
۔۔۔

سفینہ ایک سرد سانس فضا کے سپرد کرتی ذکیہ بیگم کے کمرے کی جانب
بڑھی تھی۔۔

ایزل _____! "وہ صبح سے روم میں بند خاصی بے چین تھی۔۔۔
ناچاہتے ہوئے بھی رباب کا شامیر کے سینے سے آن لگنا اسے بھولا نہیں
تھا۔۔

اور سب سے زیادہ دکھ اسے اس بات کا تھا کہ وہ اسے منانے نہیں آیا تھا۔
ایک بار بھی آکر نہیں دیکھا وہ مرگئی یا پھر زندہ ہے۔۔۔
انہی سوچوں میں اپنے آپ سے لڑتی وہ رونے کا مشغلہ نبھار ہی تھی۔
جب رضا پیلس میں رباب اور تمینہ کی سرشاری پر چونکے اور پھر ایزل کو
ڈھونڈتے ہوئے اسکے کمرے میں آئے۔۔۔

جج جی انکل _____ "وہ ہڑبڑاہٹ میں آنکھیں صاف کرتی فوراً سے جگہ
سے اٹھی۔۔۔

رضا کی نگاہیں باریک بینی سے اسکی حالت کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔۔۔
"آپ اندر کیوں بیٹھے ہو _____؟

وہ چلتے اسکے قریب گئے۔۔ شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے پیار لاڈ سے
پوچھا۔۔

ایزل کونئے سرے سے رونا آیا۔۔ مگر وہ روتی تو کیوں۔۔۔۔۔
"بس ایسے ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ مسکرا نے کی ناکام سی کوشش کرتی مسکرائی۔۔۔
رضانے خفیف سا سر کو ہاں میں ہلایا۔۔۔
"کھانا کھایا آپ نے۔۔۔؟"

انکا اگلا سوال ایزل کو گڑبڑانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔
ووو وہ بھوک نہیں ابھی۔۔۔۔۔؛ "وہ رخ پھیرے شر مندہ سی ہوتے بولی تو
رضانے سر دسانس فضا کے سپرد کی۔

"!۔۔۔ اگر بھوک مرنے کا سبب رباب ہے تو پھر آپ بالکل غلط ہیں
وہ گھما پھرا کر بات نہیں کرتے تھے ایزل نے ایک نگاہ ان پر ڈالی اور فوراً
سے لب دانتوں تلے دبائے شر مندگی سے سر جھکا لیا۔۔۔

شامیر نے آپ کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کا فیصلہ اپنی مرضی سے لیا ہے۔

رباب اسکی منگیتر ضرور تھی مگر آپ اسکی بیوی ہیں۔۔ اور یہ بات ثابت کریں کہ اس گھر اور اسکے گھر کے وارث کی زندگی میں آپ کا کیا مقام ہے۔۔۔۔؟

رضا چاہتے تھے کہ اب کسی بھی طور رباب کا چیپٹر کلوز ہو جائے مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ایزل جاوید اختر ابھی اتنی مضبوط نہیں ہوئی تھی۔ کہ وہ کسی بھی عورت سے اپنے شوہر کیلئے لڑ جاتی۔۔ حقیقتاً اگر یہ کہا جائے کہ وہ ڈرتی تھی شامیر بیگ کے بدلنے سے تو یہ کہنا غلط نہیں تھا۔۔

انکل آپ مجھے امی کے پاس بھیج دیں۔۔
اسنے آنسوؤں کا گولا حلق سے نگلتے بمشکل کہا تھا۔۔
"وووہ شامیر کے کسی اپارٹمنٹ میں ہیں۔۔۔۔
وہ فوری طور پر بولی تھی۔

اپنے دل کی خوفزدہ حالت میں اس پہلا خیال ہی ماں کی گود کا آیا تھا۔۔۔
"ہاں میں جانتا ہوں مگر شامیر غصہ ہو گا۔۔۔"

رضانے اسے صاف صاف بتایا کیونکہ وہ آفس جاتے ہوئے انہیں سختی
سے کہہ کر گیا تھا۔

کہ ایزل کسی بھی طور اکیلی گھر سے ناں نکلے۔۔۔۔۔

"!_____ اس سے میں بات کر لوں گی آپ پلیز مجھے جانے دیں

ایزل کا لہجہ منت بھرا تھا۔۔ رضانے افسردگی سے اسے دیکھا۔۔۔

اچھا بیٹا آپ آؤ میں وقاص سے کہتا ہوں آپ کو چھوڑ آئے گا

!"_____

رضانے چار و ناچار خامی بھری تو ایزل مطمئن سی ہوئی۔۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

امی کھانا کھالیں _____؛ "وہ میز پر رکھے کھانے پر ایک نگاہ ڈالے

بے بسی سے بولا تھا۔۔۔

ذکیہ بیگم بس خاموشی سے ایک ساکت بت بنی بیٹھی تھی۔

انکی حالت یصال کو تکلیف میں مبتلا کر رہی تھی۔۔

وہ ایک دم سے اٹھا انکے پاس گھٹنوں میں بیٹھا۔۔

امی کیوں کر رہی ہیں آپ ایسا۔۔۔۔۔؟ کیا چاہتی ہیں مجھے بتائیں کس چیز
"سے آپ کی تکلیف کم ہوگی _____؟

وہ بے بسی کی انتہا پر تھا جس ماں کا زیادہ بولنا اسے برا لگتا تھا آج اس ماں کی
خاموشی اسے اندر سے توڑ رہی تھی۔۔

یصال نے انکے ہاتھ کو تھامے عاجزانہ منت بھرے لہجے میں کہتے بوسہ دیا

سفینہ خود بو جھل سے دل کے ساتھ انکے پاس بیٹھی تھی۔

!" _____ مجھے نرگس کے پاس لے چلو ایک بار

کل سے وہ خاموش بیٹھی اب جب بولی تو ان کی بات پر یصال کئی لمحے دم

سادھے خاموش بیٹھا رہا۔۔

وہ بہت پہلے سے ہی نرگس بیگم اور ہنزہ کا پتہ جانتا تھا۔۔

اسے معلوم تھا کہ وہ شامیر کے پاس محفوظ ہیں۔ اسی لئے ان سے دور رہا
تھا وہ۔۔۔۔۔

!" _____ مگر وہ غافل نہیں رہا ان سے

چلیں _____؛ "وہ ایک دم سے اٹھا، بے تاثر لہجے میں کہتے انکا ہاتھ تھاما
"

Z A I N A B R A J P O O T

میں تو کب سے کہہ رہی تھی شامیر سے کہ اب اسے شادی کر لینی
چاہیے تم سے _____ مگر اس نے صاف کہا کہ کچھ دنوں کے بعد وہ خود
رباب سے بات کرے گا۔۔

اور پھر دھوم دھام سے شادی کرے گا۔۔۔ کیونکہ ابھی گھر میں پڑا کچرہ
!" _____ بھی تو نکالنا ہے

سفید رنگ کے سوٹ میں ملبوس وہ حسین لڑکی سوگوار سی بے حد خوفزدہ
سی کمرے سے نکلی تھی۔۔

اسے دیکھتے ہی تمینہ بیگم نے ہنستے ہوئے پاس بیٹھی رباب سے کہا۔۔۔
جسنے گردن موڑے سادہ سی شارٹ فرائڈ میں ملبوس اس حسن کی دیوی
کو دیکھا۔۔۔

وہ واقعی بے حد حسین تھی۔۔

یہ ماننے میں اسے کوئی عار نہیں تھا۔۔ اور اگر شامیر بیگ جیسے لاجواب
مرد کی نگاہیں اس پر اٹکی تھیں۔۔

تو خوب اٹکی تھی۔۔۔ وہ دل ہی دل ایزل کے حسن کو سراہے بناناں رہ
سکی۔۔۔

آئی اب آگئی ہوں ناں تو شادی کر ہی لیں گے۔۔۔۔۔ ویسے بھی میر تو
ریڈی ہی تھا میں ہی حامی نہیں بھر رہی تھی ورنہ وہ پچھلے ہفتے گیا تھا۔۔۔۔
"میرے پاس یو کے۔۔۔۔۔"

بے حد پاگل ہو رہا تھا اسکا بس چلتا تو اسی وقت شادی کر لیتا۔۔۔۔۔ مگر میں
نے اسے منع کر دیا کہ ابھی کچھ دن انجوائے کر لو۔۔۔ اور دیکھیں مجھے لگتا
ہے کہ میں ٹھیک تھی۔۔

اب تک اسکی انجوائمنٹ ہو چکی ہوگی۔۔

"اور اب ہم شادی کر سکتے ہیں۔۔۔"

وہ اپنے سلکی حسین بالوں کو ایک اداسے جھٹکتی مسکراتے ہوئے بولی،
تو ایزل کے قدم لڑکھڑائے تھے۔ آنکھوں پر ٹھہرے بے مول آنسو
اس ستمگر کا سنتے ہی بہنے کو بے تاب ہوئے تھے۔۔

اسنے پانی بھری نم غزالی آنکھیں اٹھائے ایک پل کو رباب کو دیکھا

وہ واقعی کافی حسین تھی۔۔ ریڈ کلر کی شارٹ شرٹ، کھلے بال،
خوبصورتی سے میک اپ سے سجا چہرہ ٹائٹ جینز، اونچی ہیلز _____
وہ واقعی شامیر بیگ کے برابر کی تھی۔۔ ایک ٹیس سی اسکے دل میں اٹھی
تھی۔۔ وہ ایک دم سے بھاگتی وہاں سے باہر کو نکلی تھی۔۔۔

ویسے آنٹی لڑکی کافی زیادہ خوبصورت ہے میری سوچ سے بھی زیادہ

!"

آنکھوں سے او جھل ہوتے ایزل کے سفید آنچل کودیکھتی وہ تمینہ بیگم
سے مخاطب ہوئی۔۔

"_____ ہنہہ بہت زیادہ تم رہنے ہی دو اسے

نفرت سے کہتی وہ نخوت سے سر جھٹک گئی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

اسے آئے ہوئے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا۔ مگر وہ ہنوز خاموش تھی۔

نرگس بیگم تو ایزل کی اچانک آمد اوپر سے اسکی خاموشی پر خوفزدہ سی ہو کر
رہ گئی تھی،

مگر ان کے بار بار پوچھنے کے باوجود بھی وہ بس خاموش لیٹی تھی۔

_____ ہنرہ تو بہن کے آنے پر بے حد خوش تھی

مگر تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایزل کی خاموشی کے سبب نرگس بیگم کے کہنے پر
کمرے سے چلی گئی۔

ایزل میری جان میں ماں ہوں ناں تمہاری _____! "مجھے نہیں بتاؤ گی

"کیا ہوا ہے۔۔۔؛

اسکی تھوڑی کو پکڑے وہ بے چینی سے گویا ہوئی۔

تو ایزل نے نم نگاہیں اٹھائے اپنی ماں کو دیکھا۔

امی کچھ نہیں ہوا بس۔۔۔۔۔؛ "وہ جھوٹ بولنا چاہتی تھی اپنی ماں کو عمر

کے اس حصے میں وہ اپنی وجہ سے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

مگر وہ ماں تھی۔۔ خدا نے ہر ماں کا دل اتنا ہی موم رکھا ہے کہ وہ اپنے بچے

کی تکلیف پر تڑپ اٹھتی ہے۔۔

اسی لئے تو ایزل انہیں اپنی وجہ سے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

امی بس وہ شامیر کی منگیتر آئی ہے اور مجھے اچھا نہیں لگ رہا اسکا آنا

!"

وہ نگاہیں جھکائے اپنی بے چینی کی وجہ اپنی ماں کے سامنے عیاں کر رہی گئی

--

نرگس بیگم نے ماتھے پر شکنیں ڈالے ایزل کے بالوں میں اپنی انگلیاں

چلائی۔۔

"..بیٹا تمہیں ایسے نہیں آنا چاہیے تھا

کسی غیر مری نقطے کو دیکھتی زرگس بیگم سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

۔ مگر امی میں کیا کرتی وہاں مجھے بہت عجیب لگ رہا تھا

شامیر کی امی کا رویہ بھی میرے ساتھ بالکل اچھا نہیں۔۔۔۔ مجھے عجیب سا

"_____ لگتا ہے وہاں پر

ایزل نے بے حد بے چینی سے اپنی کیفیت انکے سامنے بیاں کی۔۔۔

ایزل میری جان۔۔۔۔۔ وہ تمہارے شوہر کا گھر ہے۔۔ تمہارا اپنا

گھر_____ میری جان اس گھر کو اپنا گھر سمجھو گی تو کبھی بھی عجیب

نہیں لگے گا۔۔۔۔

اور شامیر کی ماں تمہاری ماں ہے میری جان۔۔۔۔۔۔ انکے دل کو جیتنے کی

کوشش کرو۔۔۔ میں جانتی ہوں شامیر کبھی بھی تمہیں نہیں چھوڑ سکتا

اسکی آنکھوں میں تمہارے لئے چاہت دیکھی ہے میں نے۔۔۔۔۔ مگر

اپنے گھر کو جوڑے رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے۔۔۔۔

اگر آج وہ لڑکی آئی ہے کیا پتہ کل کو کوئی اور آئے _____ تو کیا تم چھوڑ دو
"گی اپنا حق۔۔۔؟"

وہ کافی رسان سے اسے سمجھا رہی تھیں،، اور ایزل محویت سے انہیں دیکھ
اور سن رہی تھی۔

اس بارے میں تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

"مگر وہ لڑکی تو رہنے کیلئے آئی ہے امی میں کیسے اسے نکالوں _____؟
اسکی آنکھوں میں جلن کی سرخی ابھری تھی۔۔

حسین چہرہ غصے کے سبب سرخ ہوا جا رہا تھا۔۔

نرگس بیگم نے بے ساختہ جھکتے اسکی پیشانی کو چوما۔۔۔

"_____ اللہ میری جان کو ہر بری نظر سے محفوظ رکھیں آمین

ان کی تعریفی کلمات پر وہ لمحوں میں غصہ بھولے بلش ہوئی تھی۔

جس پر انہیں بے ساختہ پیار آیا۔۔

اب یہ تو تمہیں دیکھنا پڑے گا میری جان۔۔۔۔۔ کہ تم کس طرح سے
اپنے شوہر اور اپنے گھر سے اس لڑکی کو دور رکھو گی۔۔۔ کیونکہ یہ تمہاری
"لڑائی ہے جسے تم نے خود لڑنا ہے۔۔۔۔۔"

ان کی باتیں ایزل کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑ گئی۔۔
وہ لمحوں میں پر سکون ہوتی کسی گہری سوچ میں مبتلا ہوئی تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

مسٹر شامیر یہ پراجیکٹ آپ کے ڈیڈ ہینڈل کر رہے تھے مگر آپ
۔۔۔۔۔!"

مسٹر چوہان ایک منٹ کو رکے۔۔۔ اور پھر سے سربراہی کرسی پر اپنی
شاہانہ وجاہت سے براجمان شامیر رضا بیگ کو دیکھا۔
جس کی نیلی بے تاثر نگاہیں انہی پر ٹکی تھی۔

آپ اس ڈیل کو ہینڈل نہیں کر سکتے۔۔۔ کیونکہ آپ کے پاس
"ایکسپیرٹنس بالکل بھی نہیں"_____؛

آخری الفاظ کہتے ان کا لہجہ طنزیہ ہوا تھا۔

جسے شامیر بیگ کے علاوہ میٹنگ میں موجود باقی کے تمام فائنائس نے بخوبی نوٹ کیا۔۔۔

ایکسیوز می مسٹر چوہان _____! میں شامیر بیگ ہوں۔۔۔۔ میں کوئی بھی کام ایکسپیرٹنس کی بیس پر نہیں، بلکہ گٹس پر کرتا ہوں۔۔۔ اور آئی تھنک مجھے اپنی قابلیت کا کوئی سرٹیفیکٹ آپ کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

اور رہی بات ڈیل کی تو پچھلے دس منٹ میں آپ کے سارے پراجیکٹ کو "ریڈ کرچکا ہوں۔۔۔۔"

وہ ٹھہرے مگر سر دلچے میں بولتا وہاں موجود ہر کسی کو مبہوت کر رہا تھا۔ اسکا الفاظ کا چناؤ۔۔۔ قابل دید تھا۔۔

اور سوری ٹو سے مسٹر چوہان _____ میرے ڈیڈ آپ کو اس پراجیکٹ کے ففٹی پرسنٹ دینے کو تیار تھے۔۔

۔"مگر میں آپ کو ٹوٹنی بھی نہیں دے سکتا۔۔"

اسنے آخری الفاظ کہتے ہو ننوں کو موڑا، اور لبوں پر طنز یہ مسکان سجائے
کندھے آچکا دیے۔۔۔

میٹنگ حال میں یکدم سے سکتہ ساطاری ہوا تھا۔۔۔

مسٹر رضابیک یہ میٹنگ فکس کر چکے ہیں۔۔۔ آج فائنل امپرومنٹ تھی
۔۔۔ مسٹر شامیر آپ کے پاس میری کمپنی سے اچھا کوئی فائننسر ہو ہی
"نہیں سکتا۔۔۔"

بھاب اڑاتے چہرے کے ساتھ مسٹر چوہان نے کرخت لہجے میں اپنی ڈیل
کی مضبوطی کی یقین دہانی کروائی۔۔۔

جس پر وہ حسین مرد ایک پل کو ہنسا۔۔۔

اور پھر پیچھے کھڑے اپنے ایم ڈی کو اشارہ کیا۔۔۔

جو لمحوں میں بھاگتا آگے آیا اور اپنے ہاتھ میں موجود فائل، شامیر کو تھمائی

۔۔۔

یہ پراجیکٹ ایس ایم رائل انڈسٹری کا خود سے تیار کیا گیا ہے۔۔۔

الموسٹ ورک ڈن ہے۔۔۔ آپ سب ایکپیریننس ہولڈرز سے ریکوسٹ ہے، کہ اس پراجیکٹ کو چیک کریں۔۔۔

یہ پراجیکٹ میں نے تیار کیا ہے اور اگر آپ سب کو پسند آیا تو ہم اسے..... لے کر آگے چلیں گے۔۔۔۔ اور

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا و قاص تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔

جسے دیکھتے ہی شامیر کی زبان کو بریک لگا۔
_____ سروہ میم

وقاص گہرے سانس لیتا بمشکل سے بول پایا تھا جب اگلے ہی لمحے شامیر بیگ کا چہرہ حد درجہ سپاٹ حد تک سنجیدہ ہوا۔

"واٹ دی ہیل _____" کیا ہوا ایزل کو.....؛

وہ جھٹکے سے جگہ سے اٹھا غصے سے اسے گریباں سے تھامے بولا۔

_____ "ووو وہ میم اپنی ماں سے ملنے

چٹاخ _____!“کس سے پوچھ کر تم اسے لے کر گئے وہاں

”ڈیم اٹ _____؛

غصے سے اس کے منہ پر تھپڑ مار تا وہ بپھرا شیر بنادھاڑا۔۔۔

میٹنگ ہال میں ایک دم سے افراتفری پھیل گئی۔۔

وہاں موجود لوگ حیرت سے شامیر بیگ کو دیکھ رہے تھے۔۔

جو اس وقت اپنے آپ سے باہر ہوا پڑا تھا۔۔

اگر اسے کچھ ہواناں وقاص تو آئی سویر تیری جان میں اپنے ہاتھوں سے

”لوں گا۔۔۔۔؛

اسے پیچھے کودھکے دیتے وہ غضب ناک لہجے میں دھاڑا گلے ہی لمحے بھاگتے

روم سے باہر نکلا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ہنزہ دیکھو کون ہے باہر _____!“ایزل اس وقت کچن میں کھڑی

بریبانی دم پر لگا رہی تھی۔

"_____ نرگس بیگم کی باتوں کا کافی اثر ہوا تھا اس پر

جبھی وہ خوشگوار موڈ میں آج اپنی ماں اور بہن کیلئے اپنے ہاتھوں سے کھانا تیار کر رہی تھی۔

..... جب اچانک سے دروازے پر دستک ہوئی

"جی آپی _____؛

ہنزہ مسکراتے ہوئے اسے جواب دیتی دروازے کی طرف بڑھی تھی

"_____ یصال بھائی

ہنزہ کی خوشی سے گونجتی آواز جیسے ہی ایزل کی سماعتوں سے ٹکرائی،

_ ایزل کے ہاتھ ایک پل کو لرزے تھے

"_____ آپی دیکھو کون آیا

ہنزہ چہکتی ہوئی اندر آئی تھی۔۔ اس کے ساتھ ہی یصال اختر بھی تھا۔

جسے دیکھتے ہی ایزل کا سانس ایک لمحے کے کو تھم سا گیا۔

وہ حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی جو ہمیشہ کی طرح ایک نرم

مسکان لبوں پر سمیٹے روشن نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایزل نے بے ساختہ نگاہیں پھیر اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھا۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔.....؟ "انتہائی غیر محسوس انداز تھا، وقت لمحات، رشتے انسان

کے اندر بہت سی تبدیلیاں بھر دیتے ہیں،

اور آج اسی جگہ پر یصال اور ایزل کھڑے تھے۔۔۔

بچپن سے ایک دوسرے کے سنگ زندگی جینے کا سجا یا خواب اب جب ٹوٹا

تھا تو ایسی پرچیاں بکھری تھی

کہ وہ دونوں اپنا آپ تک سمیٹ ناں سکے۔۔۔

ایزل نے لب لرزے تھے۔۔۔

عنابی ہونٹوں کو تر کرتے اسنے بمشکل سے۔ مسکرانے کی کوشش کی۔

مم میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ "کتنا مشکل ہوتا ہے اس شخص سے ایک جملہ

کہنا جس سے آپ دن رات ڈھیروں باتیں کرتے رہے ہوں۔۔۔ یہ بات

کوئی اس وقت ایزل جاوید اختر سے پوچھتا۔۔۔

"_____ تائی امی

ہنزہ دروازے کے پاس کھڑی ذکیہ بیگم کو دیکھ پر جوش سی ہوتے ان کی
جانب بھاگی تھی۔

ایزل کا دھیان ایک پل کو ایصال سے ہٹا اور پھر غیر ارادی طور پر اس کی
جھکی نگاہوں پر ایک نگاہ ڈال وہ نظروں کا رخ پھیر گئی۔۔

"!_____ امم میں آتی ہوں

وہ جلدی سے بہانے سے وہاں سے نکلی۔۔ جس پر مقابل کھڑا ایصال کئی
لمحوں تک ساکت سا اسکی چھوڑی جگہ کو دیکھتا رہ گیا۔
ہاں یہ سچ ہے کہ نکاح کا مضبوط رشتہ دل بدل دیتا ہے۔۔

محبت بدل جاتی ہے سوچ بدل جاتی ہے۔۔ مگر یہ بات تو قدرے ناممکن
ہے کہ کوئی شخص دل کے اعلیٰ معمار پر بسا ہو اور اسے ایک ہی لمحے میں
وہاں سے گرا دیا جائے۔۔۔

اور آج ایزل کو دیکھ یصال اختر جان چکا تھا کہ اسے واقعی میں اس لڑکی کو
بھولنے میں عرصہ لگے گا۔۔

مگر پھر اپنی سوچ پر خود ہی ہنستا وہ سر جھٹکتے وہاں سے نکلا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

میں آپ سب سے بے حد شرمندہ ہوں رضیہ ہو سکے تو مجھے معاف کر
دینا۔۔۔۔ میرے شوہر نے آپ کی زندگی برباد کرنے میں کوئی قسر نہیں
_ چھوڑی تھی

ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں _____ "ذکیہ بیگم اپنے دونوں ہاتھ جوڑے
نرگس بیگم کے سامنے شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔

کمرے میں ایک دم سے خاموشی چھائی تھی۔۔

ہر کوئی اپنی جگہ شرمسار سا بیٹھا تھا۔۔

بھا بھی آپ کا اس سب میں کوئی قصور نہیں آپ یوں معافی مانگ کر خود کو
"شرمندہ مت کریں۔۔"

نرگس بیگم نے ایک دم سے انکے ہاتھ کو تھامے کہا تھا۔۔
جو آنسوؤں سے بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔۔
نہیں بھا بھی میرا رویہ بے حد برا تھا آپ سے۔۔۔ میں ایزل بچی کا بھی
بہت دل دکھایا ہے۔۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا بیٹا _____ "وہ اب ایزل کو دیکھ بولی تھیں۔۔
جو نرگس کے پاس بیٹھی تھی۔

نہیں تائی امی ایسا مت کہیں آپ مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں
"

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔

!" _____ بیٹا تمہارا شوہر ٹھیک ہے ناں تمہارے ساتھ

ایک خوف تھا انہیں کہ کہیں ان کی وجہ سے ایزل کی زندگی برباد ناں ہو گئی ہو۔۔

جبھی وہ بے چینی سے اس سے پوچھ رہی تھیں۔
یصال کی سماعتیں بھی اب ایزل کی طرف متوجہ تھیں۔
"جی تائی امی شامیر بہت اچھے ہیں اور میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔
اسنے مسکراتے ہوئے پر جوش سے لہجے میں اس نیلی آنکھوں والے
حسین مرد کو یاد کرتے کہا تھا۔ دل الگ لے پر دھڑکا تھا جیسے۔۔

وہیں اندر آتا شامیر اپنی تعریف سن لمحوں میں نارمل ہوا تھا۔۔
اعصاب ڈھیلے چھوڑ اسنے ایک بھرپور نگاہ اپنی بیوی پر ڈالی۔۔
جو ہمیشہ کی طرح لاجواب دکھ رہی تھی۔۔

یصال اختر کو وہاں دیکھ اسنے جبرے غصے سے بھینچ لئے۔۔۔
"ارے واہ میری جان مجھے یاد کر رہی تھی لو میں آگیا"

جینز کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ شاہانہ چال چلتا روم میں داخل ہوا۔۔۔
وہیں اسکی اچانک آمد پر سبھی مڑتے حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔
جس کی شاہانہ پرسنالٹی دیکھ ایک پل کو ذکیہ بیگم بھی حیرت زدہ سی ہوئی

۔۔
" شش شامیر

ایزل ہکا بکاسی اپنے طرف آتے غصے سے لال پیلے ہوتے شامیر کو دیکھ
سانس تک روک چکی تھی۔۔

وہ دنیا کو بے وقوف بنا سکتا تھا اپنی چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سے بہلا
سکتا تھا مگر ایزل _____ ایزل اسکے ہر روپ سے واقف تھی شاید اتنا
جتنا کوئی دوسرا اسے نہیں جان پایا تھا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

کیسی ہیں آپ امی؟" وہ آگے بڑھا تو نرگس بیگم مسکراتی ہوئی جگہ سے اٹھی اسکی طرف بڑھی،،

جنہیں دیکھ شامیر نے سر اتراما جھکائے محبت سے ان کا حال احوال پوچھا۔

جیتے رہو بیٹا میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ اللہ سلامت رکھے میرے بیٹے کو،،
"_____ ابھی تمہارا ہی ذکر ہو رہا تھا اور تم آگئے

وہ خوشی سے نہال اپنے داماد کو دیکھ سر پر ہاتھ پھیرتے محبت سے بولی۔۔
تو شامیر کی نگاہیں ایزل کی طرف اٹھی۔۔

مجھے تو آنا ہی تھا امی، جب آپ کی بیٹی مجھ سے دور ہونے کا سوچتی ہے تو مجھ سے رہا نہیں جاتا حالانکہ میں پہلے ایسا نہیں تھا مگر اپنی بیگم کی دوری مجھ سے! سے قطعی برداشت نہیں۔۔۔۔۔

وہ آنچ دیتی نگاہوں سے ایزل کے وجود کو گھورتے نارمل سے لہجے میں گویا ہوا۔۔

مگر اسکا نارمل لہجہ بھی یصال کو جتنا ہوا سا لگا۔۔

اوہ آپ کے رشتے دار بھی آئے ہیں۔۔۔۔۔؛" اسنے ایک اچھتی نگاہ ذکیہ
اور یصال پر ڈالی اور پھر ایزل کے پاس اس سے جڑ کر بیٹھتا وہ انجان بنتا
گو یا ہوا۔۔

ہاں بیٹا بھابھی آئے ہیں۔۔۔۔۔ یصال بیٹے کے ساتھ _____ "نرگس بیگم
نے نرم لہجے میں اسے جواب دیتے ہنرہ کو اشارہ کیا کہ وہ شامیر کے لئے
کچھ پانی وغیرہ کا بندوبست کرے۔۔

دراصل میں نرگس سے معذرت کرنے آئی تھی۔ بھابھی اب میں چلتی
!" ہوں۔۔۔۔۔

ذکیہ شامیر کو بھولی نہیں تھی۔۔۔۔۔ جبھی فوراً سے یصال کا ہاتھ تھامے اٹھی۔۔

ارے بھابی آپ کہاں۔۔۔۔۔ بیٹھے تو اتنی جلدی جارہی ہیں آپ

_____؛" نرگس بیگم نے حیرت سے انہیں دیکھا یصال تو ایسے تھا جیسے

وہاں ہو ہی ناں۔۔۔۔۔

بس میں تمہیں تمہارے گھر کی چابیاں لوٹانے آئی تھی۔ ایک بار پھر سے
معذرت چاہتی ہوں کہ ہماری وجہ سے تمہیں اور ایزل کو اتنا سب
برداشت کرنا پڑا۔۔۔

تائی امی اب بس کر دیں آپ۔۔۔۔۔ بار بار معافی مانگ کر شر مندہ
مت کریں۔۔ اور آپ لوگ کہیں نہیں جا رہے ہیں نے بریانی بنائی ہے
!"_____ آج مل کر لنچ کریں گے

ایزل شامیر کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹائے جھٹکے سے اٹھی ذکیہ بیگم کا بازو تھام
گئی۔۔

اس کا میٹھا لہجہ شامیر کو چھ رہا تھا جیسی آنکھیں میچے خود پر ضبط کیا۔
نہیں ایزل دراصل سفینہ اکیلی ہے گھر اور ایسی کنڈیشن میں مجھے اس کے
"ساتھ ہونا چاہیے تھا۔۔۔

یصال نے فوراً سے جواز پیش کیا درحقیقت اسے شامیر کا آنا اچھا نہیں لگا
تھا،

"کیوں کیا مطلب سفینہ کو کیا ہوا؟

ایزل نے حیرت و پریشانی سے پوچھا۔

۔ جبکہ شامیر بے زار سا ہوتے اب اپنے موبائل کو نکال چکا تھا
بیٹا دراصل یصال اور سفینہ کی شادی ہو چکی ہے اور سفینہ ماں بننے والی ہے
بس اسکی طبیعت سنبھلنے نہیں پار ہی جس وجہ سے یصال بھی کافی پریشان
"ہے۔۔"

ایزل کے چہرے پر ایک پل کو حیرت تکلیف کے تاثرات جھلکے۔۔۔
مگر جلد ہی وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتے لبوں پر مسکان سجائے یصال سے
مخاطب ہوئی۔

شامیر بیگ کی نگاہیں فون سے اٹھتے اب دلچسپی سے یصال پر ٹکی۔۔
ہو نٹوں پر ایک دلنشیں مسکراہٹ ابھری۔۔

"مبارک ہو یصال، میری طرف سے سفینہ کو بھی مبارک دینا۔۔؛
ایزل نے مسکراتے ہوئے اسے مبارکباد دی اور پھر جلدی سے مڑتے وہ
شامیر کے پاس بیٹھی۔۔

"کھانا لگاؤں آپ کے لئے _____؛

اسکی آنکھوں میں نمی شامیر بیگ سے مخفی نہیں تھی،، جبرے مضبوطی
سے بھینختے اسنے بے حد نرمی سے ایزل کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا۔
مجھے بھوک نہیں، بس تم بناتائے گھر سے نکل آئی تو اس لیے مجھے یوں آنا
"_____ پڑا"

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔
یصال کو اپنا آپ وہاں ان فٹ سا لگا۔
جہی وہ ذکیہ بیگم جو کہ نرگس بیگم سے ملنے کچن میں جا چکی تھیں۔۔
ان کے پیچھے گیا۔۔

جس پر شامیر نے گہری سانس بھری۔
"سوری امی سے ملنا چاہتی تھی تو اس لئے آگئی۔۔
وہ نظریں جھکائے شرمندگی سے بولی۔۔

شامیر نے بے حد نرمی سے ہونٹ اسکی پیشانی پر رکھے۔۔ اور پھر اسے
خود سے لگایا۔۔

ڈونٹ سے سوری جانم۔۔۔۔۔ تم آسکتی ہو ان سے ملنے مگر آئندہ خیال
"رہے مجھے بتائے بنا تم کہی نہیں جاؤ گی۔۔۔ اڑاٹ کلئیر۔۔۔۔۔
اسکا بھاری ہاتھ ایزل کا بازو سہلار ہاتھ۔۔ ٹھہرا ہوا سالہجہ وار ننگ دے رہا
تھا۔۔

ایزل نے شرافت سے سر کو اثبات میں ہلایا۔۔
شامیر بیگ کی شارپ نگاہوں نے کمرے سے نکلتے یصال اختر کا دور تک
احاطہ کیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو _____؟ "وہ گھر آیا سیدھا روم میں گیا تھا۔۔۔
سفینہ واشر روم میں بند تھی۔۔ یقیناً اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔
یصال بے چینی سے اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔

جب وہ دروازہ کھولے ٹاول سے اپنا چہرہ رگڑتی باہر آئی۔۔
ہہ ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔!" اسکی اچانک آمد پر ایک پل کو سفینہ
حیران ہوئی مگر پھر جلدی سے خود کو کمپوز کرتے جواب دیا۔۔

"ہمممم لگ تو نہیں رہا کہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"

یصال عین اسکی پشت پر کھڑا ہوتے خاصا سنجیدگی سے گویا ہوا تو ٹاول سے ہاتھ خشک کرتی سفینہ ایک پل کو چونکی۔۔۔

آپ کا وہم ہو سکتا ہے۔۔۔ کیونکہ ایسا کچھ بھی نہیں جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔۔۔؛

وہ سرخ نگاہیں چرائے بولی۔ جس پر مقابل کھڑا یصال گہرہ مسکرایا۔۔۔ اور پھر اسے بازو سے تھامے اپنے ساتھ لئے بیڈ پر لے گیا۔۔۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

اسنے نرمی سے اپنی انگلی پر سفینہ کے چہرے پر بکھرتی ان آوارہ لٹوں کو لپیٹا اور بے حد نرم لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

سفینہ کی پلکیں ایک دم سے بھیگی۔۔۔ آنسوؤں روانی سے بہتے اسکے سرخ ہوئے رخساروں کو بھگونے لگے تھے۔۔۔

یصال ایک دم سے چونکا اور پھر تیزی سے اسے سمیٹے اپنے سینے سے لگائے اسے چپ کروانے لگا۔۔۔

سفینہ چپ ہو جاؤ یا رہتاؤ تو ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔ کیوں ایسے رور ہی
"ہو۔۔۔۔۔؟"

اسکا ہچکیاں بھرتے رونا یصال کی حالت پتلی ہو چکی تھی۔۔
وہ بے چینی سے اس سے سوال گو ہوا تھا۔۔

کچھ نہیں ہوا، میری جان جارہی ہے الٹیاں کر کے۔۔۔۔۔ تھوڑا سا
کھاتی ہوں تو دل متلانے لگتا ہے، پسلیاں بھی درد سے ٹوٹ رہی ہیں۔۔
منہ کا ذائقہ بھی خراب ہو گیا۔۔۔۔۔

"میں کیا کروں،، صبح سے لگی ہیں جان نہیں چھوڑ رہی یہ الٹیاں۔۔۔۔۔
وہ سوسوس کر تے ایک دم سے پھٹ پڑی تھی۔۔
اسکارونے کے دوران کیا شکوہ لمحوں میں یصال کو پرسکوں کر گیا اسے لگا
تھا شاید کچھ اور مسئلہ ہوا ہو گا۔۔۔

یار کچھ نہیں ہوتا جلد ہی تم ٹھیک ہو جاؤ گی میں سمجھا پتہ نہیں کیا ہو گیا
"ہے۔۔۔۔۔؟"

یصال نے ہشاش بشاش سے لہجے میں کہتے اسکے آنسوؤں پونچھے تھے۔۔

آپ کو یہ اتنی سی بات لگتی ہے۔۔۔ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔
!"_____ اپ کو کیا پتہ میں کتنی تکلیف میں ہوں

میں جانتا ہوں سب میری وجہ سے ہوا ہے مگر اب کیا کیا جاسکتا ہے میری
!"_____ جان

اسکا شکوہ سنتے وہ لب دبائے اسے کمر سے تھامے اپنے قریب کرتے گویا
ہوا۔۔

تو سفینہ اپنے کہے لفظوں پر غور کرتے ایک دم سے شرمندہ ہوئی تھی۔
وہ شرمندہ سی نگاہیں چرانے لگی۔۔

جبکہ اسکا یہ روپ یصال کو بے حد خوبصورت لگا تھا۔۔ جبھی اسنے
مسکراتے اسکی پیشانی پر اپنا میٹھا لمس چھوڑتے اسے خود میں بھینج لیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

انہیں گھر آتے ہوئے کافی وقت لگ گیا تھا۔۔ شامیر اسے روم میں جانے
کا کہتے خود رضا کے روم میں گیا۔۔

بز نس کے متعلق کچھ ضروری باتیں کرتے وہ سیدھا اپنے روم میں آیا۔۔
جہاں ایزل پہلے سے اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ کیا ہوا ڈارلنگ اتنا غصہ
"

اسکی چھوٹی سی لال ہوتی ناک کو پر شوق نگاہوں سے دیکھتا وہ خمار آلود لہجے
میں بولتا کوٹ اتارتا اسکی جانب بڑھا۔۔
ایزل نے ہاتھ سینے پر باندھے رخ ناراضگی سے پھیر لیا۔
"یہ سب کیا ہے؟

شامیر نے قریب ہوتے ہی اسے کھینچتے خود سے لگایا جب ایزل نے سوال
کیا۔

کیا۔۔۔؟" وہ جان بوجھ کر معصوم بنا۔۔۔

میں نے کہا تھا آپ سے کہ مجھے نہیں جانا۔۔۔ پھر یہ ڈریسز کس لئے
"وہ سامنے ہینگ ہوئے ایک سے ایک مہنگے ڈریس کی طرف
اشارہ کرتے پوچھنے لگی۔۔۔

جس پر مقابل کی نیلی آنکھوں میں شوخی ابھری۔۔۔

تم مجھ سے بنا پوچھے اپنی مام سے ملنے گئی تھی تو اب تم میرے ساتھ پارٹی
"پر جا رہی ہو۔۔۔ اینڈ اس فائنل۔۔۔"

اسنے جھکتے ہونٹ ایزل کے گلابی رخسار پر رکھے۔۔۔
جب دروازہ ایک دم سے کھلا۔۔۔

"اوہ سوری لگتا ہے میں غلط وقت پر آگئی۔۔۔"

رباب ان دونوں کو اتنا قریب دیکھ بے ساختہ معذرت کرتے روم سے
جانے لگی۔۔۔

ایزل جھٹ سے شامیر سے الگ ہوتے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ڈونٹ سے سوری روبا۔۔۔ آؤ بتاؤ کوئی کام تھا۔۔۔"

شامیر کا لہجہ بے حد نرم تھا ایزل نے غصے سے رباب کو گھورا۔۔۔

دراصل میں کہنے آئی تھی کہ کیوں ناں ہم آج رات پارٹی پر سیم ڈریس
پہنے۔۔۔

"کیونکہ وہاں سب کیپلز میں ہونگے۔۔۔"

وہ جان بوجھ کر شامیر کے قریب ہوئی اسکے بازو کو تھامے لاڈ سے بولی۔۔۔

ایزل نے دانت پیستے اپنے غصے پر ضبط کیا تھا۔۔

"!_____ ہاں ضرور مگر اب ایزل جا رہی ہے

تو کیا ہو امیر۔۔۔ وہ کچھ بھی پہن لے گی تم جانتے ہو ہم ایک جیسی

ڈریسنگ کرتے آئے ہیں تو آج پھر سہی _____؛

وہ ایک ادا سے اسکے سینے پر اپنا نازک ہاتھ رکھتے لاڈ سے بولی۔

آپ پہلے کرتی ہونگی مگر اب انکی بیوی بھی ہے، میں اور شامیر سیم

"ڈریسنگ کریں گے آپ کسی اور کے ساتھ کر لیں۔۔۔؛

ایزل تیزی سے آگے بڑھے اسکا ہاتھ شامیر سے جھٹکتے غصے سے بولی تھی

--

رباب اور شامیر حیرت سے ایزل کو دیکھتے رہ گئے۔۔

جواب غصے سے رباب کو ہی گھور رہی تھی۔۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہی بہتر ہو گا اپنی لمٹ میں رہو۔۔۔

بے عزتی کے سبب اپنے غصے سے سرخ چہرے سے ایزل کو گھورتی رباب
کافی بد تمیزی سے بولی تھی۔۔

میری حد یہ ہے کہ میں اس گھر کے اکلوتے بیٹے کی اکلوتی بیوی ہوں۔۔۔
"..... اور مس رباب آپ مجھے میری حدناں ہی بتائیں تو ہی اچھا ہے
اسنے غذا لی آنکھیں پھیلانے بے حد غصے سے کہا تھا۔۔

رباب اور شامیر شکاڈ کی سی کیفیت میں اسے دیکھتے رہ گئے۔۔
جبکہ رباب تو اسکی قینچی کی طرح چلتی زبان سے حائف ہوتے پیر پٹھکتے
روم سے نکلی تھی۔۔

"میں تیار ہو جاتی ہوں آپ بھی ریڈی ہو جائیں۔۔۔
ایزل شامیر کی شکاڈ حالت کو انگور کرتے جلدی سے اپنا اور اسکا ایک
میچنگ ڈریس سیلکیٹ کرتے اسکا سوٹ تھا مے شامیر کے پاس آئی۔۔
اسکے ہاتھ میں ڈریس دیتے وہ جلدی سے کہہ اب اپنا ڈریس اٹھائے
ڈریسنگ میں چلی گئی

ہاں تم کہاں ہو۔۔۔ سب ریڈی ہے،، شامیر بھی آئے گا پارٹی میں
 ۔۔۔ بس تم خیال رکھنا کہ کسی بھی طرح سے وہ ایزل سے دور ہو جائے

”مگر یہ سب میں کیسے دیکھوں گا۔۔ تم ہی ہو جو شامیر کو الجھا سکتی ہو۔۔۔
 کیتھیو نے جلدی سے جواز دیا۔۔

سب کچھ ان کے پلان کے حساب سے تھا۔۔
 اور اب ایزل اگر پارٹی میں جاتی تو ان کا کام آسانی سے ہو جاتا۔۔۔
 اسے میں الجھالوں گی کیتھیو مگر خیال رہے تمہارا اصل چہرہ کسی کے
 سامنے ناں آنے پائے

تم خود ایزل کے سامنے مت آنا، لڑکے ہائر کر دو، تین۔۔ جو نہی وہ اکیلی
 ہوگی وہ اسے ٹیز کریں جس سے وہ ڈسٹرب ہو کر پارٹی چھوڑ کر بھاگ
 نکلے۔

بس تم اسے وہیں سے کڈنیپ کرو گے۔۔۔" رباب نے سگریٹ کا کش لگاتے اسے سمجھایا۔۔۔

اوکے ڈن میں ابھی انتظام کرتا ہوں۔۔۔ آج رات کی پارٹی کا انتظار رہے گا۔۔۔

اسنے پرسوچ انداز میں کہتے جلدی سے کال کٹ کی۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر چلیں _____! وہ گاڑی کے پاس کھڑا ایزل کا ویٹ کر رہا تھا جب اچانک سے رباب عجلت میں اپنے ڈائے کیے بالوں کو سیٹ کرتی باہر آئی تھی۔

شامیر نے موبائل اسکرین سے نگاہیں ہٹائے اسے سر تا پیر بغور دیکھا جو اس وقت رائل بلیو کلر کی ٹائٹ میکسی میں سیلو لیس بازو، کھلے بالوں اور

خوبصورتی سے میک اپ سے سجے حسین چہرے کے ساتھ اسکے سامنے
کھڑی اسے مسمرائز کر گئی۔

شامیر کی نیلی آنکھوں میں ستائش ابھری۔۔ وہ بے ساختہ ہی آگے بڑھا
تھا۔

مگر پھر ایک دم سے، سیلز کی آواز پر وہ ٹھٹکا چوتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا

_____ تو اسکی نگاہیں ایک پل کو ٹھہر سی گئیں

بلیک رنگ کی ساڑھی میں دمکتا وہ، غیر معمولی حسن رکھنے والا نازک سا
وجود کئی لمحوں تک شامیر بیگ کو سن سا کر گیا۔۔

وہ حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا، دھڑکنیں غیر معمولی حد تک تیز
تھیں۔

شامیر نے بے چینی سے اپنا ہونٹ دانتوں تلے کچلا۔۔

جب وہ قاتل حسینہ ایک ادا سے چلتی رباب کو نظر انداز کیے شامیر کے
پاس آئی تھی۔۔۔

بلیک کلر کے خجاف میں وہ سرخ و سفید حسین چہرہ کسی مہکتے گلاب کی مانند
کھل رہا تھا۔۔

حسین غذائی آنکھوں میں آج وہ پہلی بار کاجل دیکھ رہا تھا۔۔
شامیر کا یوں پاگلوں کی طرح ایزل کو دیکھنا، رباب کی آنکھوں میں مریچی
سی بھر گیا۔

وہ دانت پستی پیر پٹھکتی گاڑی کی فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولے اندر بیٹھی
تھی۔۔

_____ چلیں "

ایزل نے گلا کھنکھارتے شامیر بیگ کو ہوش کی دنیا میں لایا۔

_____ جو بہکی بہکی نگاہوں سے اس حسن کی پری کو نہار رہا تھا

شامیر نے ایک گہرا سانس فضا میں بکھری اس مدہوش کن خوشبو میں

بھرا، اور پھر ابروا چکاتے سر کو ہاں میں ہلایا۔

ایکسیوزمی _____ یہ میری سیٹ ہے آپ پیچھے بیٹھ

!.....جائیں "

فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولتے ایزل ایک ادا سے رباب کو دیکھ بولی تھی۔
رباب نے حیرت سے آنکھیں پھیلانے شامیر کو دیکھا جو گاڑی سٹارٹ کر
رہا تھا۔۔۔ شامیر نے چونکتے ایزل اور پھر خود کو دیکھتی رباب کو دیکھا
اسے نظروں ہی نظروں میں ری لیکس رہنے کا بولتے وہ گاڑی سٹارٹ
کرنے لگا۔۔

جب رباب غصے سے لال پیلی ہوتی گاڑی سے اتری تھی۔۔
تھینک یو _____؛ "اسکے نکلتے ہی ایزل مسکراتے ہوئے اندر بیٹھتے
.....بولی

Z A I N A B R A J P O O T

_____ حالات جتنا سوچا تھا اس سے بھی زیادہ سنگین ہو چکے تھے

سارے راستے شامیر خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا تھا۔

جبکہ رباب کا بس نہیں تھا کہ وہ ابھی ایزل کو شوٹ کر دیتی۔۔

اپنی اس جیلیسی سے وہ خود بھی کافی حیران تھی۔۔

مگر ایزل کا شامیر کے قریب ہونا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

"!_____ تم دونوں اندر چلو مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے
وہ گاڑی ہوٹل کے باہر پارکنگ ایریا میں روکتے بڑے تحمل مزاجی سے
گویا ہوا۔

جب رباب غصے کا اظہار کرتے بنا سنے ہی باہر نکلی تھی
ایزل جانم تم بھی _____ "رباب کی آنکھوں سے او جھل ہوتی پشت کو
دیکھ وہ ایزل کی طرف جھکانرمی سے اسکی تھوڑی کو اپنی انگلیوں کے
پوروں سے چھوتے مخمور لہجے میں کہا۔

"کیوں میرے سامنے کال کرنے میں آپ کو بل آئے گا _____؟
اسکا ہاتھ پیچھے کرتی وہ آنکھیں چھوٹی کیے بولی۔
اففف یہ ادائیں _____ یاربس زبان ادھار دے آتی آج کیلئے تو کمال ہو
"جانا تھا۔

وہ جلے دل سے اپنے ہاتھ کو افسوس بھری نگاہوں سے دیکھتا بولا۔
باتیں مت بنایا کرو، میں کہیں نہیں جانے والی تمہارے ساتھ ہی جاؤں
"گی۔

ایزل جان چکی تھی اسکا مقصد۔۔۔ جبھی فوراً سے اسکی امید پر پانی
"..... پھیرا

"اہہہ چلو یار میں پھر بات کر لوں گا۔۔۔

وہ ہاتھ اٹھائے سرینڈر کے سے انداز میں بول گاڑی سے باہر نکل آیا اور
پھر ایزل کا ہاتھ تھامے وہ ہوٹل کے مین ایریا کی جانب بڑھا جہاں اسنے
"_____ پارٹی آرینج کی تھی

ہائے میر_____ تھینک گاڈ تو آیا_____ "روحان جو اسے ہی دیکھنے باہر نکلا
تھا اب سامنے سے آتے میر اور ایزل کو دیکھ وہ چہکتا شامیر کے سینے سے
آن لگا۔۔

"._____ اوہ ہائے بھابھی

وہ گلے ملتا پیچھا ہوا۔۔۔ تو خوش اخلاقی سے ایزل کو ہائے وش کیا۔۔۔ مگر
شامیر کے غصے سے پھولے چہرے کو دیکھ اسنے دوبارہ سے اپنے لفظوں پر
غور کی۔

ایزل نے غصے سے اس حسین شخص اور پھر ایک خونخوار نگاہ اسکی بھوری
_____ ہلکی بَیر ڈمیں جگمگاتے ان یاگل کرتے ڈمپلز پر ڈالی

صرف فرینڈز _____! "ایزل ضرورت سے زیادہ مسکراتی ایک ایک کا
چہرہ ازبر کر رہی تھی۔۔

شامیر نے انگوٹھے سے پیشانی کو مسلا۔۔

"نہیں میرا مطلب اب فرینڈز ہیں پہلے گرل فرینڈز تھیں۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اسے حصار میں لیتے گمبھیر مگر مدہم لہجے میں اس کے کان میں
گھستے گویا ہوا۔۔۔

ایزل اپنے کان پر اس کی دہکتی گرم سانس میں محسوس کرتی جی جان سے
لرزی۔۔۔

جہاں وہ بے باک سا شخص اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا وہیں ایک دم
سے زورادر ہو ٹنگ میں شامیر کو سراہا گیا۔۔۔

ویسے تمہاری وائف تو میری سوچ سے بھی زیادہ حسین ہے میرا _____
"مان گئے تمہاری پسند کو۔۔۔۔۔؛

یہ فیونا تھی جو ابرو ڈسے پاکستان اپنی ڈگری مکمل کرنے کو آئی تھی۔۔

شامیر کے ساتھ اسکا کافی اچھا وقت گزرا تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ اسنے باقی کی لڑکیوں کی طرح شامیر کو تنگ نہیں کیا تھا۔

بلکہ وہ کچھ ماہ تک خود ہی اس ری لیشن سے اکتا گئی تھی۔ جبھی دونوں کی آپسی رضامندی سے بریک اپ ہوا۔۔ یہ بات شامیر بیگ کے فرینڈ سرکل میں کافی مشہور ہو چکی تھی۔

تھینکس فیونا_____ تم جانتی ہو میری نگاہیں حسین شے پر کیسی اٹکتی ہیں۔۔۔

اسنے آنکھ ونک کیے، ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اچھالتے کہا تھا۔ وہیں خمزہ اور روحان کے ساتھ اسکے باقی کے دوست بھی اسکی بات پر قہقہہ لگائے ہنسے تھے۔۔۔

پارٹی کچھ دیر پہلے ہی سٹارٹ ہوئی تھی۔۔

جسے چار چاند شامیر بیگ کی آمد نے لگایا تھا۔

کیا ہم تمہاری وائف کو لے جائیں کچھ دیر کیلئے۔۔۔ اِف یُو ڈونٹ مائنڈ

!"

فیونانے عاجزانہ سے لہجے میں کہا۔۔۔ ایزل کو وہ لڑکی بالکل اچھی نہیں لگی۔۔

وجہ اسکا بولڈ ڈریسنگ سینس تھا۔۔ مگر۔ اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی شامیر حامی بھرچکا تھا۔۔۔

!"_____ لے جاؤ مگر خیال رہے اس میں جان بستی ہے شامیر بیگ کی شامیر کی نگاہیں ایزل پر ٹکی تھیں۔ ان بولتی نگاہوں کا کچھ ان کہا پیغام ایزل سمجھ ناں پائی۔۔۔

شاید وہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا مگر صرف آنکھوں سے _____؟ "وہ الجھا ہوا سا شخص، اسکی پر اسرار سحر انگیز نگاہیں ہر بار کی طرح ایزل جاوید اختر کو تجسس و حیرت میں ڈال گئی۔۔۔

وہ بے چینی سے مڑتی اس خبرہ مرد کی چوڑی پشت کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل کچھ لوگی۔۔۔۔؟" فیونا کے ساتھ بیٹھے اسے کافی وقت ہو چکا تھا مگر فیونا نے اسے بور نہیں ہونے دیا تھا۔۔

اسکا انگلش لب و لہجے میں اردو بولنا اور کچھ الفاظ غلط بولنا کافی اچھا لگ رہا تھا ایزل کو۔۔۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے انکار کر گئی۔۔۔۔
"تو آپ کی پہلی ملاقات کہاں ہوئی تھی شامیر سے۔۔۔۔؟
ایزل نے تجسس سے پوچھا۔۔۔۔ جب اسکی بات سنتے ہی فیونا کھکھلا اٹھی

۔۔۔۔

اوہ کم آن ڈارلنگ۔۔۔۔" وہ ہنستی چلی گئی۔ ایزل کو اسکا یوں پاگلوں کی طرح ہنسنا عجیب لگا تھا۔۔۔۔

میری اس سے ملاقات صرف چند بار ہی ہوئی ہے وہ بھی تب جب اسے
"کوئی ضروری کام۔ ہوتا ہے۔۔۔۔

اسنے کہتے ساتھ ہی سرخ لپ اسٹک سے سچے ہونٹوں سے گلاس لگایا۔۔
ایزل چونکی۔۔۔۔

کیسا کام _____؟ "وہ الجھن سے پوچھنے لگی۔۔

کچھ خاص کام ہے بتا نہیں سکتی سوئیٹی،، رازیے _____ "فیونانے سرگوشی
نما آواز میں کہا تھا۔۔

ایزل نے گردن موڑے شامیر کو دیکھا۔۔

تو آنکھیں ایک پل کو بے یقینی سے پھیلی۔۔۔

بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس وہ شاہانہ مرد کافی مہارت سے رباب کے ساتھ
اسٹیج پر ڈانس کرنے میں مگن تھا۔۔

ایزل کا دماغ سن سا ہو گیا۔۔

آنکھوں میں نمی سی تیرنے لگی۔۔ شامیر کا ہر اسٹیپ کسی ماہر ڈانسر کی

طرح تھا اور رباب کسی کانچ کی گڑیا کی مانند اسکی بانہوں میں جھول رہی
تھی۔۔

میوزک کی بیٹ پر انکے ہر ایک اسٹیپ کے ساتھ شامیر اور رباب کے نام
کا نعرہ بلند ہوا تھا۔۔۔

ایزل کو اپنا آپ ان فٹ سا محسوس ہوا۔۔۔۔۔ وہ آنکھوں میں آئی نمی کو
چھپانے کی کوشش کرتے تیزی سے وہاں سے نکلی۔۔۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

کون ہے _____؟ "وہ واشٹروم میں بند اپنے چہرے پر ماسک سیٹ
کر رہا تھا جب ایک دم سے واشٹروم کا دروازہ ناک ہوا۔۔۔
کیتھیو نے غصے سے پوچھا۔۔۔

اسے جلدی سے نکلنا تھا۔۔۔

وقت بے حد کم تھا اوپر سے رباب نے سگنل دے دیا تھا۔۔۔

ہو دا ہیل آریو _____؟ "وہ دھاڑا اور تیزی سے کہتے دروازہ کھولا

۔۔۔۔۔

!" _____ تم

کیتھیو کے منہ سے حیرت سے یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔

_____ نہیں تیرا باپ

مقابل نے سر دلہے میں کہتے دروازہ دھاڑ سے بند کیا۔۔۔
کیتھیو نے تیزی سے اس پر حملہ کرنا چاہا۔۔۔ مگر مقابل نے پھرتی سے
کلابازی کھاتے اسکی گردن کو ٹانگوں میں دبوچ لیا۔۔
"گوٹو ہیل _____؛

فرش پر کپکپاتے کیتھیو کے وجود کو دیکھتے مقابل نے ٹانگوں کا دباؤ اسکی
گردن پر بڑھایا اور پھر اگلے ہی لمحے کسی ماہر فاسٹر کی طرح اسکی گردن کو
جھٹکے سے توڑا۔۔۔

کڑک کی زوردار آواز کے ساتھ ہی کیتھیو کی آنکھوں کی پتلیاں باہر کو
' _____ ابل پڑیں

مقابل نے تاسف سے سر کو نفی میں جھٹکا اور پھر ایک دم سے کھڑا ہوا۔۔
ہممممممم واشروم میں ہے اس کی لاش۔۔۔۔۔۔ اٹھاؤ اسے _____ "سرد
برفیلالہجہ تھا جسے سنتے ہی موبائل کال کی دوسری جانب موجود وجود ٹھٹھڑ
سا گیا۔۔۔

جبکہ وہ اپنی بات کہتا ایک ناگوار نگاہ کیتھیںو کے مردہ وجود پر ڈالے لمحوں میں وہاں سے غائب ہوا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ہیے بے بی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یو آر سو ہاٹ _____! "ایزل دل برداشتہ
ہوتے ہو ٹل سے نکل آئی تھی۔۔ گاڑی میں جانے کا ارادہ ترک کرتے
وہ پچھلے ایریا میں موجود سوسائمنگ پول کی طرف گئی۔۔
وہاں بیٹھے وہ بے آواز رو رہی تھی جب اپنے آس پاس سے اسے کچھ
آوازیں سنائی دی۔۔

ایزل کا سانس خشک ہوا۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے نکلتی۔۔۔
چار لڑکوں کے ٹولے نے اسے آگے پیچھے سے گھیر لیا۔۔
"_____ پیچھے ہٹیں مجھے جانا ہے

اسکا چہرہ خوف سے زرد پڑا تھا۔۔۔ مگر اپنے خوف پر قابو پانے کی سعی کرتے وہ ایک دم سے مضبوط لہجے میں بولی۔

ارے اکیلی کہاں جاؤ گی ہم ہیں ناں آرام سے چھوڑ آئیں
! "_____ گے۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا

ان میں سے ایک ایزل کے حجاب کو چھو تا بے باکی سے بولا تو باقی کے چاروں نے بلند آواز میں قہقہہ لگایا۔۔

”_____ دودیکھو مم میرے ششوہر

یار چھوڑو شوہر کو آج تمہیں ہم ایسی کمپنی دیں گے کہ شوہر کو بھول جاؤ گی

_____تم۔۔۔۔ہا ہا ہا

وہ کافی بے باکی سے قہقہے لگاتے اپنے قدم ایزل کی طرف بڑھا رہے
تھے۔۔ جبکہ وہ خوفزدہ سی ہوتے پیچھے کو قدم اٹھاتی دل ہی دل میں شامیر
کو پکار رہی تھی۔۔

ان لڑکوں کو گندی نگاہیں اسے اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی اسے دوبارہ سے چھوتا وہ تیزی سے بھاگنے کے سے انداز میں پلٹی جب ایک دم سے وہ پیچھے موجود سوئمنگ پول میں منہ کے بل گری تھی۔۔۔

وہ لڑکے ایزل کے اچانک گرنے پر ہڑبڑا اٹھے۔۔۔۔

ادھر شامیر بیگ جو ایزل کے پیچھے ہی باہر نکلا تھا۔۔

ہوٹل کے پچھلی سائیڈ بنے پول میں کچھ گرنے کی آواز پر اسے زوردار

آواز میں پکارتا اسی طرف آیا۔۔۔

جب وہ لڑکے اپنی طرف کسی کو آتا دیکھ اور شامیر کی آواز سنتے پھرتی سے

دوسری سائیڈ سے بھاگے۔۔۔

_____ایزل"

شامیر وہاں پہنچا تو پانی میں ڈوبتی ایزل کو دیکھ اسکا سانس رک سا گیا۔۔۔

وہ بنا۔ سوچے سمجھے اسکے پیچھے ہی پانی میں کودا۔۔

ایزل اوپن یور آئز _____! "شامیر اسے پانی سے باہر لائے یو نہی گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھے پاگلوں کی طرح اسکا سفید پڑا چہرہ تھکنے لگا جو ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔

ایزل _____, "شامیر نے بے قراری سے اس کے چہرے پر آتے بالوں کو سائیڈ کیا اور پھر تیزی سے اسے بانہوں میں بھرتے وہ گاڑی کی جانب بڑھا۔۔

رباب باہر نکلی تو سامنے کا منظر دیکھ اس نے غصے سے جبرے بھینچ لئے۔۔
ابھی تک تو کیتھیو کو اس لڑکی کو کڈنیپ کر لینا چاہیے تھا مگر وہ ہے
"کہاں _____؟

وہ بے چینی سے ماتھا مسلتے موبائل فون پر کیتھیو کو کال کرنے لگی۔۔
"ہاں رچرڈ کہاں مر گئے ہو تم سب،،،، اور کیتھیو کہاں ہے۔۔۔۔؟
میم وہ..... "کیا وہ وہ بولو بھی کچھ _____" رباب غصے کی زیادتی سے
چنچ پڑی تھی۔

جبکہ رچرڈ نے سامنے پڑی کیتھیں کی خون آلود شرٹ کو دیکھا۔
سر غائب ہیں میم اور ان کی شرٹ،،، جو انہوں نے پہنی ہوئی تھی وہ مجھے
"واشر روم میں خون سے بھری پڑی ملی ہے۔۔۔"

رچرڈ کی بات پر رباب کو حیرت کا جھٹکا لگا۔
_ آنکھیں حد درجہ پھیلی وہ بے یقینی سے سر کو نفی میں ہلانے لگی
اسنے سانس بھرتے آنکھوں سے او جھل ہوتی شامیر بیگ کی گاڑی کو
دیکھا۔

"_____ اور پھر جیسے اسکا دماغ معاؤف ہو چکا تھا

Z A I N A B R A J P O O T

وہ اسے لئے سیدھا پیلس لوٹا تھا۔۔۔ تمینہ بیگم نے چائے پیتے ایک
کاٹ دار نگاہ اس لڑکی پر ڈالی۔۔۔
اپنے بیٹے کے چہرے پر اسکے لئے فکر دیکھ وہ غصے سے دانت پیستی سر تنفر
_ سے جھٹک گئی

ایزل _____! "شامیر نے بے حد نرمی سے اسے بیڈ پر ڈالا اور پھر اس کا چہرہ
تھکنے لگا۔۔

ایزل کے نیلے پڑتے ہونٹوں کو دیکھ شامیر نے اسے اٹھائے سینے سے لگایا
اور پھر اسکی پشت کو رب کیا۔۔۔

ایزل کے منہ سے ہلکی سی آواز کے ساتھ پانی باہر کو نکلا۔۔

جس پر وہ کھانستے ہوئے ہوش میں لوٹی، شامیر کی جان میں جان آئی
تھی۔۔ اسنے تیزی سے اسے بیڈ پر ڈالا اور فوراً اسے ٹاول اٹھائے وہ بے
حد نرمی سے اسکے بالوں کو خشک کرنے لگا۔۔

ایزل یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی، آہستہ آہستہ سے ذہن بیدار ہوا تو
"_____ اسے اپنا پانی میں گرنا یاد آیا

ٹھیک ہو تم _____" گمبھیر بے قرار سے لہجے میں پوچھے گئے سوال کے
بعد وہ مقابل کا دہکتا لمس پیشانی پر محسوس کرتی آنکھیں موند گئی۔

"باہر کیوں نکلی تھی تم،" اگر کچھ ہو جاتا تو _____؛

اسکا لہجہ بے قراری سموئے تھے۔۔ ایزل کو چڑسی ہوئی ان نیلی آنکھوں
میں بے چینی دیکھ وہ پہلوں بدلنے لگی مگر کمر میں لپٹے اس کے ہاتھ نے
اسکی کوشش رد کر دی۔۔۔۔

"تم خوش تھے اپنی منگیتر کے ساتھ تو میں وہاں کیا کرتی؟
ایزل نے سرد لہجے میں کہا، ایک بار پھر سے وہی منظر اسکی آنکھوں کے
سامنے لہرایا۔۔

یار سب نے ضد کی تھی کہ ڈانس کرو، روبی اچھا ڈانس کرتی ہے بس اسی
"لیے مجھے مجبور کرنا پڑا۔۔۔۔

شامیر نے مسکراتے ہوئے اسکے سرخ انگارہ ہوئے رخسار کو انگلی کے
پوروں سے سہلاتے کہا۔۔ ایزل کا جیس ہونا اسے بہت بھار ہا تھا۔۔
"_____ تو اب بھی چلے جاؤ اسکے پاس

ایزل تڑخ کر کہتی اٹھنے لگی جبکہ شامیر نے پھر سے اسکی کوشش ناکام بنائی

پیچھے ہٹو مجھے چیخ کرنا ہے۔۔۔۔۔ "وہ نگاہیں چراتی فل ناراضگی دکھا رہی تھی۔۔

جبکہ مقابل بنا سنے اپنی من مانیوں پر اتر رہا تھا۔۔

"۔۔۔۔۔ ایزل کی ہر کوشش ناکام کرتے وہ اسے خود میں سمیٹتا چلا گیا

Z A I N A B R A J P O O T

آج آپ آفس نہیں گئے۔۔۔۔۔؟"۔۔۔۔۔ کچن سمیٹنے کے بعد وہ ذکیہ بیگم کے ڈاٹنے پر روم میں چلی آئی۔۔

جہاں یصال ابھی تک رات والے حلیے میں بیٹھانیوز سن رہا تھا۔
"۔۔۔۔۔ ہمہمم آج نہیں جانا

اسنے ایک نگاہ سفینہ پر ڈالے مختصر کہا اور پھر نگاہیں ٹی وی پر جمادی۔
مگر کیوں نہیں جانا۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے اسکی طرف آتے سوال گو ہوئی۔۔
ویسے ہی۔۔۔۔۔!" وہ پھر سے نیوز میں مگن مختصر سا بولا۔ جب سفینہ نے
دانت پیستے ریموٹ اس سے لیتے ٹی وی بند کر دی۔۔۔۔۔

"یار سفینہ دوادھر نیوز چل رہی تھی۔۔۔"

وہ ٹی وی بند ہوتے ہی مچل اٹھا۔ فوراً سے اٹھتے وہ ریموٹ لینے کی کوشش کرنے لگا۔

بلکل بھی نہیں دوں گی یہ ریموٹ،،، صبح شام آپ کو بس ایک ہی کام ہے
"_____ یہ نیوز سننا۔۔۔ اسی لئے نہیں جارہے ناں آج آپ کام پر

یصال کے دیے مان نے اسے مغرور کر دیا تھا وہ اب بنا جھجھکے اس سے
لڑتی تھی اور اپنی ہر بات اس سے شئیر کر لینا بھی سفینہ کی عادت میں
شامل ہو چکا تھا۔

یار نیوز تو میں آفس میں بھی سن لیتا ہوں،،، اور چھٹی میں نے اس لیے
"کری ہے کیونکہ آج تمہارا چیک اپ ہے۔۔۔۔ بھول گئی۔۔؛

وہ مسکراتے ہوئے اپنے سے دو قدموں کے فاصلے پر کھڑی سفینہ کے
پاس ہوا اور بے حد نرمی سے اسکی پیشانی پر اپنا محبت بھرا لمس

چھوڑا _____؛

ہہ مگر ____ "کوئی اگر مگر نہیں ایک مہینے سے میری بیٹی نے تمہیں تنگ کیے رکھا ہے اب ڈاکٹر سے مشورہ ہو ہی جائے ____ ء

سفینہ چونکی حیرت سے اسے دیکھا۔۔ یہ سچ تھا کہ یصال اختر جب بھی بولتا تھا وہ بیٹی ہی مانگتا تھا اور اب تو اسکے یقیں پر سفینہ کئی بار حیران بھی ہو جاتی۔۔

"اگر بیٹا ہو تو کیا اسے پھینک دیں گے۔۔؟
سفینہ کو تشویش لاحق ہوئی۔۔

جس پر وہ ہنستا چلا گیا۔۔ یار بیٹا بھی ہو گا ڈونٹ وری پہلے میری بیٹی کو تو آ
"لینے دو۔۔۔۔؛

وہ کافی گہرے مگر بے باک سے لہجے میں بولا تو سفینہ کا چہرہ ایک دم سے
شرم سے لال پڑ گیا۔۔

وہ تیزی سے بہانہ بنائے ہر بار کی طرح روم سے نکل آئی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل بیٹا طبیعت کیسی ہے آپ کی _____! "وہ صبح کا ناشتہ خود سے
رضابیک کے کمرے میں لائی تھی۔۔ جب وہ اخبار ایک جانب رکھتے محبت
سے پوچھنے لگے۔۔

ایزل نے ہلکا سا مسکراتے سر کو ہاں میں ہلا دیا۔
اب ٹھیک ہوں انکل _____ "وہ انکے پاس ہی بیڈ پر ایک جانب بیٹھ گئی۔
"انکل نہیں تم بھی شامیر کی طرح ڈیڈ بولا کرو مجھے خوشی ہوگی۔۔۔
او کے انکل _____ "ایزل نے لبوں پر مسکراہٹ سمیٹے حامی بھری۔۔

پھر انکل۔۔۔ "رضانے اسے جان بوجھ کر گھورا اور لفظوں پر زور دیا۔
اوہ سوری ڈیڈ۔۔۔ "ایزل نے فوراً سے پہلے اپنا جملہ درست کیا۔
ہلکی پھلکی باتوں کے بعد وہ کچن سے سیدھا اپنے روم میں آئی تھی۔۔
شامیر ضروری کام کا کہتے صبح جلدی ہی نکل گیا تھا۔
ایزل کے موبائل پر رنگ ٹون ہوئی وہ چونکی۔۔۔۔۔
ان ناؤن نمبر دیکھ اسنے کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ فون رکھتی فون پر مسیج ٹون بجی۔۔۔۔

ایزل نے میسیجز کھولے تو اسی نمبر سے مسیج تھا

اگر شامیر بیگ کا اصل چہرہ دیکھنا چاہتی ہو تو جلدی سے اس پتے پر آؤ

_____۔۔۔۔ تمہارا خیر خواہ

دولائوں کا مسیج تھا جسے پڑھتے ہی ایزل کا وجود ساکت سا پڑ گیا۔۔۔

اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے فون کو میز پر رکھا۔۔۔ اور پھر بہت سوچنے کے

بعد وہ تیزی سے چادر خود پر اوڑھے فون لئے باہر نکلی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تم کب چھوڑ رہے ہو ایزل کو میرا _____؛

وہ رباب کے ساتھ ایک روم میں تھا۔ رباب کل رات کو ناراض ہو کر

ہوٹل چلی آئی تھی جسے اب شامیر منار ہاتھا۔۔

یار کچھ دن کے بعد میں اسے چھوڑ دوں گا اسکی فکر مت کرو تم _____، یہ

_____بتاؤ شادی کا کیا پلان ہے

دراوزہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا۔۔ سامنے کے منظر کو دیکھ ایزل کے جسم سے جیسے کسی نے روح کھینچ لی ہو۔۔۔

وہ اپنے آپ پر ضبط کرتی لڑکھڑاتے قدموں سے اندر آئی تھی۔
شامیر ایزل کی موجودگی پر ایک دم سے رباب سے دور ہوا تھا وہیں رباب اپنا پلان پورا ہونے پر معنی خیزی سے مسکرائی۔۔۔

صحیح کہا تھا سب نے۔۔۔ تم ایک نمبر نے گھٹیا، منافق انسان ہو۔۔۔۔۔ تمہارے جتنا دوغلا اور کریکٹر لیس انسان میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔۔۔

وہ ضبط کی انتہاؤں کو چھوتی ایک دم سے دھاڑی تھی۔۔
جس شخص نے اس کے اندر اعتماد کوٹ کوٹ کر بھرا تھا آج وہی شخص اسے سب سے بڑا منافق اور دوغلا انسان لگ رہا تھا۔۔

ارے پہلے بتا دیتے صرف میرے جسم کی طلب ہے تمہیں۔۔۔ کیوں
"رچا یا یہ محبت کا کھیل،، گھسٹا انسان۔۔۔۔
وہ غصے سے چیختی اسکے گریبان کو تھام گئی۔۔

تم ہوتی کون ہو میرا کریکٹر جج کرنے والی، اشتعال میں ایزل کے بازو کو
_ اپنی آہنی گرفت میں دبوچے وہ طیش و غصے سے دھاڑا
ایزل کا چہرہ ایک دم سے سپید پڑا تھا، وہ پر زور کوشش کرتی اپنا ہاتھ اسکے
ہاتھ سے نکالنے لگی۔۔

تم کبھی بدل نہیں سکتے شامیر بیگ_____ میری غلط فہمی تھی جو تم جیسے
کریکٹر لیس انسان سے محبت کر بیٹھی،، جو شخص اپنی بیوی کے ہوتے
ہوئے بھی باہر رنگ رلیاں منائے اس جیسے بد کردار شخص سے کس بات
_____ کی توقع

نفرت و حقارت سے اسکی نیلی آنکھوں میں جھانکتی،، وہ شامیر کے پیچھے
کھڑی رباب کو دیکھ غرائی تھی۔

ہاں ہوں میں ایسا۔۔۔۔۔ میری زندگی، میری مرضی میں جس سے
مرضی، اور جتنے مرضی تعلق بناؤں۔۔۔

"بیوی ہو بیوی بن کر رہو،،، اوقات مت بھولو اپنی۔۔۔۔۔"

دانت پیستے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولتا ایزل جاوید اختر کو لمحوں میں اسکی
اوقاف دکھا گیا۔۔۔

چٹاخ_____ "ایزل کانازک ہاتھ ایک دم سے اٹھا میریگ کے
چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔

کمرے کی درودیوار میں اس تھپڑ کی گونج کافی دیر تک گونجتی رہی، رباب حیرت سے منہ کھولے ہکا بکا سی اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی شامیر اور ایزل کو دیکھتی رہی۔۔۔۔

تم اس قابل ہی نہیں ہو شامیر بیگ کہ تمہارے جیسے بد کردار، زانی کو کوئی
پاکیزہ رشتہ ملے۔۔۔۔۔

آج میں ایزل جاوید اختر پورے ہوش و حواس میں تم سے اپنا کر تعلق
"ابھی اور اسی وقت توڑتی ہوں۔۔۔"

اسکے لفظوں میں شعلے برپا تھا۔۔۔۔۔ جیسے وہ اپنے کہے کو پورا کرے گی۔۔۔

شامیر کا چہرہ ایک پل کو سرد سا ہوا۔۔۔ ایزل کی آنکھوں میں اسے اپنے لیے آج پہلے سے بھی زیادہ اور ناختم ہونے والی نفرت دکھی تھی۔۔۔ وہ لب مضبوطی سے پیوست کرتے کرب سے آنکھیں میچ اپنے آپ سے دور جاتی ایزل کو محسوس کرتا رہ گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

*** پانچ سال کے بعد ***

”ہیے ویرویر آر یو گو _____؟“

واٹ ہسپینڈ.....؟“ اپنے نام کی پکار پر اسکی نیلی آنکھوں میں ناگواری

دھر آئی،، وہ سرخ ہونٹوں کو موڑے غصے سے مڑا،

اور خود کو دیکھتی لونا کو گھورتے وہ ابرواچکاتے استفسار کرنے لگا۔۔۔

آج میری برتھ ڈے ہے، تو تم میرے ساتھ نہیں چلو گے میرے

.....گھر

لونا کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی، اس نیلی آنکھوں والے شہزادے
_ کے رکنے اور پھر بات سننے پر وہ بے تحاشہ خوش دکھائی دے رہی تھی
!"_____ سوری بٹ مجھے آج جلدی گھر جانا ہے

اسنے تیزی سے انکار کرتے ماتھے پر بکھرے اپنے بھورے بالوں کو پیچھے
کیا۔

اوہ ویر پلینز صرف تھوڑی دیر دیکھو میں نے مام سے پراس کیا ہے کہ تم
"میرے ساتھ آؤ گے،،،،،

لونانے ادا سی سے منہ پھلائے کہا۔ جس کی پرواہ شاہ ویر کو بالکل بھی نہیں
_ تھی

"_____ میری مام گھرا کیلی ہیں لونا اینڈ آئی ہیو ٹو گو

اب کی بار وہ سنجیدگی سے بولا اور لمبے لمبے قدم اٹھائے وہ سکول کے گیٹ
سے باہر نکلا۔

Z A I N A B R A J P O O T

یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا _____! "قدموں کی تیز چاپ کے
ساتھ ہی اسے اندر داخل ہوتا دیکھ وہ غصے، جھنجھلاہٹ سے تیز لہجے میں
گویا ہوئے۔۔۔

"! _____ اور کون سا وقت ہوتا ہے گھر آنے کا
اسنے الٹا ان کے قریب ہوتے سوال پوچھا جس پر رضا بگڑے۔۔۔
دانت پیستے وہ غصے سے اسے گھورنے لگے۔

بہت ہو گیا میر،، چھوڑو یہ بے جا کی ضد،، شادی کر لو اپنا گھر بساؤ، تاکہ
مجھے سکون ملے کچھ،، تا عمر تم نے سکون نہیں دیا اب تو کچھ خیال کر
"لو _____؛

ان کا لہجہ بے بسی سموئے تھا جبکہ ان کی بات پر مقابل کھڑے اس شاہانہ
مرد کی آنکھوں میں سرخی تیری۔۔۔

شادی ایک بار ہوتی ہے ڈیڈ اور آپ جانتے ہیں وہ میں کر چکا
"ہوں۔۔۔۔؛

اسکے لبوں پر ایک مصنوعی مسکراہٹ تھی جو اسکے چہرے اسکے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔

تو کہاں ہیں تمہاری بیوی۔۔۔۔۔ خدا کیلئے نکل آؤ اس وہم سے۔۔۔۔۔
ایزل جا چکی ہے تمہیں چھوڑ کر۔۔۔۔۔ اب وہ کبھی مڑ کر نہیں آئے گی۔۔

صبر کے ساتھ ساتھ ان کا ضبط بھی ٹوٹا تھا آج،، وہ اس قدر اونچے لہجے میں دھاڑے کہ پیلس کی درودیوار سے ٹکراتی ان کی بلند آواز کئی لمحوں تک گونجتی رہی۔

شامیر بے حس و حرکت کھڑا تھا۔۔۔

مگر اس کی آنکھیں سرخی مائل تھیں۔

وہ چھوڑ کر نہیں گئی ڈیڈ _____! "وہ سرد ٹھٹھرا دینے والے لہجے میں بولا تھا۔۔

آج پانچ سال بعد اسکے لبوں سے ایزل کا ذکر ہوا تھا۔۔ اور لہجہ اس قدر سفاک و سرد تھا کہ اس کا باپ بھی ایک پل کو ساکت سا رہ گیا۔۔

میں نے اسے جانے دیا اس لئے وہ گئی،،، وگرنہ وہ مجھ سے پانچ سال تو کیا
"_____ پانچ منٹ بھی دور ناں ہو پاتی

اسکا لہجہ چٹانوں کی طرح مضبوط تھا۔ رضا حیرت سے ساکت اسے دیکھتے
رہ گئے _____،

تیاریاں شروع کر لیں،، بہت جلد آپ کی بہو ہمیشہ کیلئے واپس آنے
"_____ والی ہے

رضا کو ساکت دیکھ، شامیر نے پیار سے انکے گال کو تھپکتے کہا اور پھر لمبے
لمبے ڈھگ بھرتا وہ اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔

Z A I N A B R A J P O O T

السلام علیکم _____ "وہ بیگ صوفے پر رکھتا کچن میں چلا آیا،
جہاں اسکی مام برتن واش کر رہی تھی۔

ویر نے انہیں پیچھے سے اپنے ننھے ہاتھوں سے ہگ کرتے سلام کیا۔۔
وہیں اسکا چھوٹا سا حصار اپنے گرد محسوس کرتے ایزل کے ہاتھ تھم سے
گئے،،

حسین لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔۔

اسنے جلدی سے ہاتھ واش کیا اور پھر اسکے سلام کا جواب دیتی وہ ذرا سا جھکی اور اپنے بیٹے کو بانہوں میں بھرتے سینے سے لگایا۔۔

ہاؤ آریو _____؛ "اسکے سرخ گالوں پر بو سے دیتی وہ محبت سے ہر بار کی طرح پوچھ رہی تھی۔۔

ایم آلویز گڈ مام _____ "شاہ ویر نے اپنے چھوٹے چھوٹے بازوؤں اسکی گردن میں جمائل کرتے نرم لہجے میں کہا۔

جس پر ایزل کے لبوں کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔
"_____ آج لونا کی برتھڈے تھی آپ گئے نہیں

ایزل اسے گود میں بھرے کچن سے نکلتے اس سے سوال گو ہوئی۔۔

مام وہ اب میری لسٹ میں نہیں رہی اینڈ یو نوجب میں کسی سے فرینڈ شپ ختم کرتا ہوں تو دوبارہ فرینڈ شپ نہیں کرتا۔۔

اپنی سوچ کے مطابق وہ اپنی فیلنگز ایزل سے شنیر کر رہا تھا اور وہ پوری طرح سے متوجہ اپنے جان سے عزیز بیٹے کو سن رہی تھی۔

"اوہ کیا وہ صرف فرینڈ تھی،،

اسے صوفے پر بٹھائے ایزل اسکے پاس ہی بیٹھی،، اپنے نیلی آنکھوں
والے حسین شہزادے کے بالوں کو بکھیرتی وہ جان بوجھ کر اسے چھیڑ
رہی تھی۔۔

شاہ ویر نے سنجیدگی سے اپنی مام کو دیکھا اور پھر گہری سانس فضا کے سپرد
کی۔۔

"ناٹ ایٹ آل ____" وہ بالکل مدہم آواز میں زیر لب بڑبڑایا۔۔
کیا پھر سے کہو..... "ایزل اسکی منمنناہٹ سنتی آنکھیں چھوٹی کیے پوچھ
رہی تھی ساتھ ساتھ اسکے شوز بھی اتار رہی تھی۔

"____" مام آپ جانتی ہیں مجھے گرل فرینڈ بنانا بالکل پسند نہیں
وہ چہرے پر بلا کی معصومیت سجائے ڈھٹائی سے جھوٹ بول گیا۔۔ ایزل
نے حیرت سے اسے دیکھا جس کے چہرے پر کہیں سے بھی جھوٹ کا
شائبہ تک نہیں تھا۔۔

اسے شامیر کاگماں ہوا وہ ایک دم سے چونکی، سر جھٹکتے اپنی اندرونی
کیفیت پر پردہ ڈال وہ شاہ ویر کے شوز اتار نیچے رکھتی اب پوری طرح سے
شاہ ویر کی جانب متوجہ تھی۔

ویر میری جان آپ فریش ہو جاؤ، پھر آج مسٹر حامد کے پاس بھی جانا
ہے۔۔۔!

اسکے سرخ و سفید خوبصورت معصوم چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے وہ بے
حد محبت سے بولی۔

"جس پر شاہ ویر نے منہ بسورا

!"مام کیا ہم کل جاسکتے ہیں

پچن میں جاتی ایزل کی پشت کو دیکھتا وہ ایک آخری کوشش کرنے لگا۔

نو ویر اٹس ار جینٹ _____؛ "ایزل نے ذرا سخت لہجے میں کہا جس

پر وہ بے بسی سے گردن لٹکائے مردہ قدموں سے اپنے روم کی جانب

"_____ بڑھا

"اسے بول دے، میں کسی بھی صورت اسکے ساتھ نہیں جانے والا۔۔۔
کتنی بار کہا ہے مجھے بیچ میں مت لایا کرو، وہ سامنے بیٹھا ہے ہمت ہے تو جاؤ
"اور اسکے منہ پر اسے انکار کرو۔۔۔۔"

سوٹ کیس میں کپڑے رکھتے خمزہ غصے سے مڑا اور پیچھے کھڑے روحان کو
دیکھتے باہر بیٹھے شامیر کی طرف اشارہ کیا۔۔
روحان نے نفرت بھری غصیلی نگاہوں سے خمزہ کی چوڑی پشت کو
گھورا۔۔

اور پھر دائی جانب پڑے میز پر رکھے واز کو اٹھائے وہ غصے سے تیز تیز قدم
اٹھائے باہر نکلا۔۔

کیا.....!! "وہ جو نہی صوفے کے پیچھے پہنچا،
شامیر بیگ آنکھوں میں اکتاہٹ بے زارگی سموئے مڑا، اسکے ہاتھ میں
موجود واز کو دیکھ شامیر نے ذرا سرد آواز میں استفسار کیا۔۔

۔ "کلک کچھ نہیں، وہ بھی کہہ رہا تھا یہ واز بہت پیارا ہے۔۔۔۔"

پینے سے شرابور چہرے کے ساتھ اس نیلی آنکھوں والے مرد کو دیکھ وہ
بات سرے سے بدل گیا۔۔

خمرہ جو ایک پل کو رکارو حان کو دیکھ رہا تھا اب سر کو تاسف سے نفی میں
ہلائے دوبارہ سے پیکنگ شروع کی۔۔۔

"وہ وہ میں کہہ رہا تھا کہ میرا اس بار تم اور خمرہ چلے جاو۔۔۔۔"

خمرہ جو نہی روحان کا سامان پیک کیے ہال میں آیا۔۔

شامیر بنا وقت ضائع کیے جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

جس پر روحان نے مرتے کیاناں کرتے کی مصداق کے تحت بلی تھیلے سے
باہر نکالی۔۔۔۔

"_____ اور وہ کس لیے

اسکی بات سنتے شامیر کے شفاف ماتھے پر بل نمایاں ہوئے،، وہ کھر درے

لہجے میں پوچھتا اپنے بھاری قدم اسکی طرف اٹھانے لگا۔۔

روحان کی زبان کو ایک دم سے فالج کا اٹیک ہوا تھا۔۔۔ وہ بولنے کی
کوشش کے باوجود بھی بول نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"ووو تم آگے مت آؤ میں بتاتا ہوں۔۔۔۔"

سانس سینے میں اٹکنے سے پہلے اس نے بمشکل سے یہ کلمات ادا کیے۔۔
جس پر خمزہ ناگواری سے سر جھٹکتا روم سے ہی نکل گیا۔

جبکہ شامیر نے قدم وہی روکے۔۔۔

"ہمممم اب بتاؤ _____؛"

پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ چند قدموں کے فاصلے پر رکا اپنے آپ
پر کڑا ضبط کر رہا تھا۔۔

ووو وہ تمہاری بھابھی کی طبیعت ٹٹ ٹھیک نہیں۔، مم مجھے اس کے ساتھ
"ہونا چاہیے، اسکا لاسٹ مم منتھ چل رہا ہے

لہجے میں لاچارگی سموئے کہا گیا جملہ شامیر کے ماتھے پر مزید بل نمایاں کر
گیا۔۔۔

"کیوں پچھلی دفعہ کیا ساتھ تھے تم۔۔۔۔"

اپنے بھوری شیو کو کھجاتے اسنے ذرا سخت لہجے میں پوچھا۔۔

روحان کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی ریاضی کے استاد کے سامنے کھڑا ہو اور فارمولا غلط ہونے پر کوئی کارگر بہانہ بھی نہیں مل پارہا ہو۔۔۔

"!___ ننن مگر اس بار

اگر اب کوئی فضول کی حرکت کی ناں تو میری بھابھی دوبارہ ماں بننے سے پہلے بیوہ لازمی ہو جائے گی۔ اب تجھ پر ہے تو باپ بننا چاہتا ہے یا بیوی کا "مردہ شوہر___؛

لا پرواہی سے کہتا شامیر لمحوں میں کمرے سے نکلا۔۔۔

روحانی مردہ قدموں سے بے حال سے کمرے سے شامیر کے پیچھے ہی نکلا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

السلام علیکم مسٹر حامد _____؛ "وعلیکم السلام آیے مسز

"بیگ _____؛

دروازہ کھولے وہ چہرے پر نرم مسکراہٹ سجائے بولے،،

سر آج میری لیٹ نائٹ ڈیوٹی ہے،، تو کیا آپ ویر کو اپنے پاس رکھ سکتے

"ہیں کچھ گھنٹوں کیلئے _____؛

ایزل نے اپنے ہاتھ میں موجود شاہ ویر کے ننھے ہاتھ کو مضبوطی سے

دبائے آس سے پوچھا۔۔

مسٹر حامد نے ایک گہری نگاہ اس شرارتی بچے پر ڈالی۔۔

اگر ایزل خود سے ناں کہتی تو مسٹر حامد کبھی بھی شاہ ویر کو رکھنے کی حامی

ناں بھرتے۔۔

آپ اطمینان سے جائیں مسز بیگ، میں خیال رکھوں گا شاہ ویر

"!کا۔۔۔۔۔

شاہ ویر کے لال ٹماٹر گالوں کو کھینچتے وہ مدہم سا مسکرائے، جس پر شاہ ویر

نے ناگواری سے اپنی چھوٹی سی ناک چڑھائے انکے ہاتھ کو دور جھٹکا

!"_____ ایک تو اس میں اٹیٹوڈ بہت ہے

شاہ ویر مسٹر حامد کے پیچھے سے ہوتا انکے گھر کے اندر جا چکا تھا۔۔۔ جس پر وہ مسکراتے ہوئے اس کی چھوٹی سی پشت کو دیکھتے ایزل سے بولے۔۔۔ ایزل نے شرمندگی سے معذرت کرتے انہیں خیال رکھنا کا کہا اور پھر شکریہ ادا کرتی وہ ہوٹل کیلئے نکلی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شاہ ویر کچھ کھاؤ گے تم۔۔۔۔۔!" وہ ٹی وی دیکھ رہے تھے۔۔۔ جب کہ شاہ ویر اپنی کاپی پر کچھ بنا رہا تھا۔۔۔ اس کے معصومانہ نقوش میں گھلی سنجیدگی دیکھ وہ زیر لب مسکائے۔۔۔!"_____ نتھنگ

ویر نے منہ بسورے انکار کیا۔۔۔۔۔ اوکے ایزل پوش۔۔۔۔۔" مسٹر حامد اب دوبارہ سے ٹی وی کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔

وہ پچھلے پانچ سالوں سے ایزل کے ہمسائے اور اچھے دوست رہے تھے۔۔

بیوی کے وفات پانے کے بعد وہ اکیلے رہتے تھے۔۔

اپنی نئی زندگی کو شروع کرنے میں مسٹر حامد کا کافی سپورٹ ملا تھا ایزل کو۔۔ اس کے بعد شاہ ویر کی پیدائش اور کام کاج سبھی کام صرف ان کی مدد کی وجہ سے ممکن ہو پائے تھے۔۔

پورے علاقے میں صرف مسٹر حامد واحد شخص تھے جن کے پاس ایزل آرام سے شاہ ویر کو چھوڑ اپنی ڈیوٹی پر جاسکتی تھی۔۔

"مسٹر حامد _____؛

اسکی نیلی آنکھوں میں شرارت ابھری۔

اس نے جلدی سے نوٹ بک اور کلرزیگ میں رکھے انہیں مخاطب کیا۔۔

"یس شاہ ویر کچھ چاہیے۔۔۔۔۔

مسٹر حامد نے گردن موڑے اسے دیکھا۔۔

تم یوں بناتائے کہی نہیں جاسکتے میجر..... اٹس مائی آرڈر ٹویو دیٹ یو
"_____ ول کم بیک ہوم ایز سون ایز پو سیبل

موبائل فون کی دوسری طرف سے آتی کرنل شیر خان کی بھاری مردانہ
آواز پر مقابل کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے،،
اسنے ایک تیز تاحد نگاہ ویران سڑک پر ڈالی اور گاڑی کی سپیڈ قدرے
نارمل کیے موبائل کو بائیں ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔۔۔

سوری ٹو سے سر۔۔۔۔۔ میں پچھلے آٹھ سال سے مسلسل آن ڈیوٹی رہا
ہوں اور اس وقت میری ڈیوٹی سے زیادہ میرے اپنوں کو میری ضرورت
ہے۔۔۔۔۔

اور میرے خیال سے میں نے آپ کو کل رات ہی اپنا لیولیٹر بھیج دیا
"!_____ تھا۔۔۔۔۔ تو اب کیا ابجیکشن ہے

اسکی نیلی نگاہوں میں بے حد اچانک سے اٹڈ آنے والی ناگواری نے اس کے حسین چہرے کو مزید پرکشش بنایا۔۔۔۔

"جو بھی ہو تم ابھی واپس آؤ اٹس مائی آرڈر _____؛

کرنل شیر خان نے ضدی لہجے میں اپنے الفاظ دہرائے۔۔۔

جس پر مقابل کی آنکھوں میں شوخی ابھری۔۔۔۔۔ وہی پراسرار سی

چمک تھی جو اسے دنیا سے الگ منفرد بنایا کرتی تھی۔۔ میں آرڈر دینے کا

عادی ہوں۔ سننے کا نہیں _____ شامیر بیگ _____؛ اسنے حتی الامکان

طور پر لہجے میں ناگواری سمیٹی تھی۔

جسے محسوس کرتے شیر خان کا چہرہ غصے سے انگارہ ہو رہا تھا۔

شامیر بیگ ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں لوگوں کو آرڈر دیتا ہوں،، کسی

کے آرڈر لیتا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور جہاں بات ضد کی ہے تو اگر میں ضد

"_____ پر آجاؤں تو اپنے باپ کی بھی نہیں سنتا،، تو آپ تو پھر خیر

اسنے دل جلانے والے انداز میں کہتے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔

"_____ بیہیو یور سیلف میجر

شیر خان دھاڑا تھا جس کی پرواہ شامیر بیگ کو تو سرے سے نہیں تھی۔۔۔
مجھ سے بحث کرنے کی بجائے بہتر ہو تاکہ آپ اپنے سینئر سے میری
بابت مکمل تفصیل معلوم کر لیتے تو آپ کو اتنی زحمت ناں ہوتی
"۔۔۔۔۔ میں راستے میں ہوں، ٹیک کئیر۔۔۔۔۔؛

سر دوسپاٹ لہجے میں کہتے اسنے یک دم سے کال کٹ کرتے فون ڈیش
بورڈ پر پٹھکا۔۔۔

اسنے سر جھٹکتے نگاہیں سامنے سڑک کی جانب کیں۔۔ جب ایک دم
سے کوئی چھوٹی سی چیز آندھی کی طرح بھاگتی اسکی گاڑی کے عین سامنے
آئی۔۔۔۔

شامیر خوفزدہ سا ہوا..... اسنے تیزی سے بریک پر پیر رکھتے بریک
..... لگائی۔۔۔ گاڑی زوردار جھٹکے سے رکی

شامیر کا سر سٹئیرنگ سے ٹکرایا، وحشت زدہ سے ہوتے اپنے سر کو تھامے
_ وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا

آر یو او کے _____ "ٹھنڈ کے سبب اسکا سفید چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔
اسنے تیز تیز سانس بھرتے سامنے پڑے گھٹلی نما وجود کو دیکھ مدہم سے
لہجے میں پوچھا۔۔۔

اسے لگا شاید وہ کوئی عورت ہو جو اچانک سے راستہ بدلنے کی کوشش میں
_ اسکی گاڑی کے سامنے آئی تھی

ویسے بھی سوئٹزر لینڈ میں پہاڑی علاقے کے سبب ایسا ہونا عام سی بات
تھی۔۔۔

“کیا آپ کو گاڑی چلانا نہیں آتی مسٹر ہینڈ سم _____؟
وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ ایک دم سے کھڑا ہوتے شامیر بیگ کو گھورتے
بولا۔۔۔

شامیر نے حیرت سے آنکھیں چھوٹی کیے اس چھوٹے سے نمونے کو سرتا
پیر دیکھا،

اور پھر ہاتھ سینے پر باندھے اس چھوٹے پیکٹ کا بھرپور جائزہ لیا۔۔۔
" _____ اگر گاڑی چلانا نا آتی تو تم بیچ ناں پاتے پار ٹر

اپنے جیسے دکھتے اس چھوٹے سے نمونے کو کافی اشتیاق سے دیکھتا وہ گہرا
مسکرایا تو اسکے گالوں میں ابھرتے وہ حسین گڑھے مزید حسین لگے

"

Excuse me don't call me patner."

اپنی نیلی حسین آنکھوں میں ناگواری سموئے وہ سنجیدگی سے کہتا اپنے
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا شامیر کی گاڑی کی جانب بڑھا۔۔
شامیر پوری طرح سے گھوما اور سرتا پیر اس چھوٹے کا جائزہ لیا۔
آج پہلی بار اسنے کسی کو پار ٹنر کہا تھا اور وہ بھی ایک بچے کو۔۔ جو اسکے
دیے خطاب کو بری طرح سے ریجکٹ کر چکا تھا۔
!"_____ ہے تم میری گاڑی میں کیوں بیٹھ رہے ہو

شاہ ویر کو گاڑی میں بیٹھتا دیکھ شامیر ہوش کی دنیا میں لوٹا تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھا۔۔

مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔۔

وہ چھوٹا ساد کھنے والا بڑا دھماکہ بڑی دیدہ دلیری سے اسکی گاڑی میں بیٹھا
اب بڑے مزے سے سیٹ سے ٹیک لگائے اپنی چھوٹی سی ٹانگ کو
دوسری کے اوپر چڑھائے بیٹھا تھا۔۔

شامیر کے ماتھے پر بل ابھرے وہ اسے کاپی کر رہا تھا۔۔۔ وہ دانت پیستا
ڈرائیونگ سیٹ پر گیا۔۔۔

”!۔۔۔ یہ تم میری گاڑی میں نہیں بیٹھ سکتے
شامیر نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتے کہا۔

جس پر مقابل بیٹھے اس سرخ و سفید شہزادے کے گالوں میں ابھرتے
ڈمپلز کو دیکھ ایک پل کو شامیر ساکت سا رہ گیا۔
"مگر میں تو پہلے سے ہی بیٹھا ہوا ہوں۔۔۔۔۔؛

اپنی چھوٹی چھوٹی حسیں نیلی آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالے وہ ایک دم
سے مسکرایا تو اسکے چھوٹے چھوٹے سے دودانت نمایاں ہوئے۔۔۔

سرخ و سفید رنگت، حسین تیکھے نقوش گالوں میں ابھرتے وہی قاتل
ڈمپل اوپر سے اسی کے جیسے دکھتے وہ موتیوں سے دودانت

_____ شامیر کو لگا جیسے اسکا بچپن اسکے سامنے آن کھڑا ہوا ہو۔۔۔۔۔

دل کی دھڑکن ایک دم سے بڑھی تھی۔۔۔ وہ پہلی بار بے ربط ہوا۔۔

زبان سے ادا ہوتے الفاظ وہ دوبارہ سے پی گیا۔۔

اپنے لرزتے ہاتھ آگے بڑھائے اس نے اس ننھی سی جان کے گرد سیٹ
بیلٹ باندھا۔۔

جو یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

What Happened?"

اپنا سیٹ بیلٹ باندھتے شامیر نے ابھرنا چکائے خود کو گھورتے اس
چھوٹے سے نمونے کو دیکھ پوچھا۔۔۔

"you are looking like me."

شاہ ویر نے اپنی سوچ کے مطابق اس کے حسین نقوش کو چاٹتے کہا، وہ حقیقتاً پہلی بار اپنے سامنے اپنا ہم شکل دیکھ چوڑا تھا۔

اسکا ذہن کافی شارپ تھا وہ چیزوں کو لمحوں میں ابزرو کر لیتا تھا۔

نو پارٹنر میں نہیں تم میرے جیسے دکھتے ہو، یہ تمہاری خوش قسمتی ہے
_____؛

گہری سانس بھرتے وہ کئی سالوں بعد آج کھل کر مسکرایا اس ننھی سی آفت کی تصحیح کر رہا تھا۔

نووے شاہ ویر جیسا کوئی نہیں ہو سکتا، میں کسی کو کاپی نہیں کرتا بلکہ
"دوسرے مجھے کاپی کرتے ہیں جیسے کہ آپ _____؛

شامیر کی کہی بات پر وہ ہتھے سے اکھڑا تیزی سے بولا۔

شامیر لا جواب سا اسے دیکھتا رہ گیا۔

"کچھ خاص تھا اس میں۔۔۔ مگر کیا وہ جان نہیں پارہا تھا۔

_____!" کہاں ڈراپ کروں

اسنے بات کو مزید ناں بڑھاتے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔

شاہ ویر کی نگاہیں بیک مرر سے دکھتے مسٹر حامد پر تھیں۔۔۔۔

جو اسے ڈھونڈ رہے تھے اسکی نیلی آنکھوں میں ایک جنون خیز چمک
تھی۔۔۔

ا م م م م م م م نیر دی کیفے _____؛ "اسنے کافی دیر سوچنے کے بعد کہا۔۔

وہ ڈائریکٹ اپنی مام کا پتہ نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

اسی لیے شامیر کے سامنے آدھی بات گول کر گیا۔۔

"وہاں کیوں۔۔۔؛

شامیر نے چونکتے ہوئے اسے دیکھ پوچھا۔۔

"!بیکوز مجھے وہاں کچھ کام ہے۔۔۔

وہ جھوٹ بولنے میں ماہر تھا اب بھی اپنے سامنے بیٹھے اپنے ہی باپ سے وہ

کمال مہارت سے جھوٹ بول گیا۔۔ شامیر کو کچھ کھٹکا مگر وہ اگنور کر گیا

۔
"تمہارے مام ڈیڈ کو پتہ ہے کہ تم اس وقت کہاں جا رہے ہو؟

اسنے گاڑی پہاڑی کے بیچ سے گزرتی اس کشادہ سڑک پر ڈالتے پوچھا۔
"لیس وہ جانتے ہیں۔۔۔؛

اپنے پیر جھلاتے اسنے تیزی سے کہا۔

معاذ لیش بورڈ پر پڑا اسکا موبائل رنگ ہوا۔

جسے فوراً سے شاہ ویر تھام گیا۔۔

واؤ_____!"سامنے ہی ایک خوبصورت سی چار سالہ بچی کی تصویر تھی

جسے دیکھتے ہی وہ متاثر ہونے والے انداز میں بولا۔۔

شامیر نے اسکی حرکت اور چہرے کو دیکھا اور پھر تیزی سے موبائل اسکے

ہاتھ سے چھینا۔۔

"لیس پری_____؛

"چاچو کی جان چاچو ول بیک سون۔۔۔؛

وہ بہت میٹھے لہجے میں اس بچی سے بات کر رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی اسنے کال کٹ کی اور موبائل اس بار اپنی جیب میں

رکھا۔۔

"She is too much Cute."

شاہ ویر کی چہکتی آواز سن شامیر نے جھٹکے سے سر موڑے اسے گھورا جسکے
چہرے کے تاثرات کافی خوش نما تھے۔۔۔

"Yes, she is..... You can Called her sister!".

شامیر نے مسکراتے ہوئے اسے آفر کی جو کہ شاہ ویر کو بالکل بھی نہیں
بھائی۔۔۔۔۔

"Not at all....Mr. handsome!"

وہ اب کی بار کھر درے لہجے میں کہتا پوری طرح سے شامیر کی جانب مڑ گیا
تھا۔۔۔

شامیر کافی حیران تھا اس بچے کے تاثرات،، کافی حیران کن تھے۔۔ اتنی
سی عمر میں بھی وہ اپنے لہجے اپنی باتوں اور اپنے چہرے سے سامنے موجود
شخص کو کافی اچھے سے ڈیل کرتا تھا۔۔۔

"تو پھر دوست بنا لو۔۔۔۔۔؛

شامیر نے ایک اور آفر پیش کی۔۔۔ حالانکہ یہ اسکی عادت کے برخلاف تھا۔۔۔

پری اسکی لاڈلی تھی۔۔۔ وہ کسی بھی لڑکے کو اسکے آس پاس بھٹکنے نہیں دیتا تھا دوستی تو دور کی بات تھی۔ مگر یہاں وہ خود سے شاہ ویر کو دوستی کی آفر کر رہا تھا۔۔۔

یقیناً اگر روحان سن لیتا کہ شامیر بیگ اسکی بیٹی، اپنی لاڈلی چہیتی بھیتھی کی دوستی کروا رہا تھا تو اسے ہرٹ اٹیک ضرور ہو جاتا۔۔۔

I don't make a girl like a usuall friend..... I
wanna girlfriend like her.."

شاہ ویر بیگ کے کہے الفاظ پر شامیر بیگ ایک دم سے چونکا۔ اسنے تیزی سے گاڑی کو بریک لگایا۔۔۔
جو ایک جھٹکے سے رکی۔۔۔

"Are you gonna mad."

شامیر کا چہرہ غصے اور ضبط سے لال ہو چکا تھا اگر کوئی اور ایسی بات کرتا تو وہ اب تک اسکی اچھی خاصی کلاس لگا چکا ہوتا مگر یہاں بات اسکے جیسے دکھتے اس چھوٹے پیکٹ کی تھی۔۔

جس نے اسے کافی انٹرٹین کیا تھا۔۔

"Not at all....."

شاہ ویر نے کندھے اچکائے کمال مہارت سے کہتا وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھ سینے پر باندھے بیٹھ گیا۔۔

شامیر نے غصے سے دانت پیستے گاڑی دوبارہ سے سٹارٹ کی۔۔
وہ اب جلد از جلد اس آفت سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔۔

"بس یہی روک دیں مسٹر ہینڈ سم _____؛

شاہ ویر نے کیفے دیکھ تیزی سے کہا۔۔ جس پر شامیر نے گاڑی روک دی

"نیکسٹ ٹائم مجھے میری جی ایف کا نمبر دے دینا اوکے۔۔

وہ بیگ کاندھوں پر ڈالتا گاڑی سے اترنے سے پہلے اسے یاد دہانی کروا گیا۔۔

شامیر نے غصے سے دانت پیسے اس سے پہلے کہ وہ اس چھوٹے کو کچھ کہتا۔۔ وہ ایک پل میں ساکت سا رہ گیا۔۔

جب وہ چھوٹا سانپلی آنکھوں والا شہزادہ اسکی جانب بڑھا اور تیزی سے اسکے گال پر اپنے چھوٹے چھوٹے ہونٹ رکھتے اسے تھینک یو کہتا وہ گاڑی سے اتر گیا۔۔

اسکا لمس اسکی بھینی بھینی سی مہک نے جیسے شامیر بیگ کے اعصاب جھنجھوڑ کے رکھ دیے تھے۔۔

وہ نرم گرم لبوں کا لمس وہی جان لیو انسانوں کو معطر کرتی خوشبو اسے ماضی میں کھینچ گئی تھی بہت پہلے،، وہی خوشبو، وہی لمس، وہی جادو

اسنے تیزی سے اپنی پانی بھری نیلی نگاہوں کو کھولے آگے پیچھے دیکھا

وہ یلخت گاڑی سے باہر نکلا۔

بلیو اوور کوٹ میں ملبوس وہ چھوٹا سا شہزادہ اسکی آنکھوں سے اوجھل ہوتا گیا۔۔۔

شامیر نے لرزتی انگلیوں سے اپنے گال کو چھوا جہاں ابھی تک اس کا لمس تازہ تھا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

”سینا تم پلیز سنبھال لینا سب کچھ مجھے بہت فکر ہو رہی ہے،“
اپنے کندھوں پر بیگ ڈالتے ایزل نے ایک متفکر نگاہ کیفے پر ڈالے عجلت میں سینا سے کہا۔

فیسٹیول کے سبب کیفے میں رش پہلے کے سبب زیادہ تھا اسی لئے ایزل کو
_ نائٹ شفٹنگ بھی کرنا پڑ رہی تھی

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مسٹر حامد کی کال آئی تھی۔ کہ شاہ ویر نہیں مل رہا۔۔ جس کی وجہ سے ایزل بے حد پریشان اب جلد از جلد اس ڈھونڈنے کے لئے نکل رہی تھی۔

ڈونٹ وری ایزل ویر ٹھیک ہو گا۔۔!" سینا نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ایزل کو تسلی دی۔۔

جس کی حسین آنکھوں کے گوشے نم تھے۔۔ گردن میں ابھری رگیں سانس روکنے کے سبب سمٹی ہوئی تھیں۔۔

ایک خوف تھا اس کے دل میں، وہ تو ایک لمحہ بھی اپنے بیٹے کے بغیر نہیں رہ پاتی تھی اور اب یہاں وہ جانے کہاں تھا کس حال میں تھا۔۔

مامم۔۔۔۔۔؛" ایزل نے سینا کو دیکھ سر کو ہاں میں جنبش دی جب

ایک دم سے شاہ ویر کی آواز اسے اپنی پشت پر سنائی دی۔۔

ایزل کو لگا جیسے کسی نے اس میں نئی روح پھونک دی ہو۔۔

وہ آنکھیں پھیلائے خوف سے کپکپاتی ایک دم سے مڑی۔۔۔ تو وہ نیلی
آنکھوں والا شہزادہ لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ سجائے ہاتھ پشت پر
باندھے کھڑا تھا۔۔

ایزل لمحوں میں دیوانہ وار اسکی طرف لپکی۔۔۔
اسکے چہرے کو چومتی وہ اسے خود میں بھینچ گئی۔۔

شاہ ویر نے اپنے ننھے ہاتھوں کا حصار ایزل کی اطراف بنایا اسے اپنے
ہونے کا احساس دلانا چاہتا تھا۔۔

کہاں تھے تم ویر،،، میں کتنی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ اگر کچھ ہو جاتا تمہیں
؛_____"

وہ مسلسل آنسوؤں بہاتی اسکے نقوش کو چومتی تڑپتے پوچھ رہی تھی۔
شاہ ویر نے ایک نگاہ سینا پر ڈالی۔۔۔ جس نے اسکے دیکھنے پر کندھے
اچکائے۔۔۔

مام آپ اپنا پراس بھول گئی۔۔۔۔ آپ نے کہا تھا کہ اب آپ نہیں روو
"گی سی یو آروپنگ____؛

اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اسکے آنسو صاف کرتا وہ کسی سمجھدار
انسان کی طرح بولا۔۔۔

ایزل ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔۔۔۔

"تم کیسے آئے یہاں، مسٹر حامد کب سے ڈھونڈ رہے ہیں تمہیں،،،،
اسے گود میں بھرتے ایزل ایک طرف صوفے پر لے جاتے اسے گود
میں ہی بٹھاتے پوچھنے لگی۔۔

"مسٹر حامد کے ذکر پر شاہویر کا منہ بگڑا.....؛

I don't like him Mom , he is trying to flerting
with you."

اسنے ناگواری سے اپنا سر جھٹکتے اپنی ناپسندیدگی ایزل پر ظاہر کی۔۔۔ جسے
سن ایزل ہکا بکا سی رہ گئی۔

جبکہ شاہ ویر کے لئے جو س لاتی سینا ایک دم سے مسکرائی۔۔۔

سینا۔۔۔؛ "ایزل نے گردن موڑے سینا کو وارن کیا جو ہنس ہنس کر بیجاں ہو چکی تھی۔۔۔

سی میں نے نہیں کہا تھا کہ وہ بدھا شخص تم پر لائنیں مارتا ہے،، دیکھ لو شاہ
"____ ویر آلسونوٹس دیٹ

سینا نے کندھے اچکاتے کہا۔۔۔

____ایزل نے گہری سانس بھرتے سر کو تاسف سے نفی میں ہلا دیا

I need your answer Weer;"

What Mom?"

شاہ ویر نے بظاہر انجان بنتے اپنی نیلی شریر آنکھوں میں حیرت سمیٹے کہا۔
ایزل نے آنکھیں چھوٹی کیے اپنے دو فٹ کے دھماکے کو گھورا۔۔۔

کس کے ساتھ آئے آپ ____!" ایزل نے پھر سے سوال دہرایا۔۔۔

Mr. Handsome drop me here."

جوس کا گلاس ہونٹوں سے لگانے سے پہلے وہ عجلت میں کہتا اب جوس کی
سپ لینے لگا۔۔

مسٹر ہینڈ سم۔۔۔ "ایزل نے چونکتے ہوئے اس نام کو دہرایا۔۔
شاہ ویر کے منہ سے آج پہلی بار وہ کسی کے لئے ایسا نام سن رہی تھی۔۔
چونکنا تو معمولی تھا۔۔

"اور کون ہے یہ مسٹر ہینڈ سم۔۔۔؟

Did I know him?"

ایزل نے جوس کا گلاس اسکے ہاتھ سے لیتے پوچھا اور ساتھ ہی ساتھ ٹشو
سے اسکے سرخ چھوٹے چھوٹے ہونٹوں کو صاف کیا۔
شامیر کا سوچتے ہی شاہ ویر کے گالوں میں ڈمپل ابھرے۔۔

No you don't know him... But soon he will come
back than I will met you with him."

شاہویر نے ایزل کو دیکھتے سمجھداری سے کہا جبکہ ایزل کا چہرہ اب کافی
سپاٹ ہوا تھا۔۔۔

میں نے آپ کو کتنی بار منع کیا ہے کہ آپ کس بھی انجان کے ساتھ نہیں
جاؤ گے، تم بات کیوں نہیں مانتے شاہویر

ایزل نے اس کے بازو کو تھامے تھکے سے لہجے میں کہا۔۔

وہ سچ میں تھک چکی تھی اب _____ اپنے بیٹے پر کبھی اس نے شامیر کا سایہ
تک نہیں پڑنے دیا تھا مگر وہ خوبخو اپنے باپ پر تھا۔۔

اسے دیکھ یہ کہنا غلط تھا کہ وہ شامیر بیگ سے کبھی ناں ملا ہو۔۔

"!مام میں کسی انجان کے ساتھ کہی نہیں گیا بلکہ میں آیا ہوں۔۔۔

شاہویر نے فوراً سے جواز پیش کیا۔۔ جسے سنتے ایک پل کو ایزل کو چپ سی
لگ گئی۔۔

وہ ساکت نگاہوں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔۔

_____ جو اپنے باپ کی طرح کسی کو بھی باتوں میں جیتنے نہیں دیتا تھا

چاہے تم آئے ہو مگر آئندہ تم سٹرینجر کے ساتھ کے بات بھی نہیں کرو
!" _____ گے۔۔ از اٹ کلیر

دو ٹوک انداز میں کہتے ایزل نے بات ہی ختم کی تھی۔۔

او کے مام آئی ول ٹیک کئیر آف دز _____؛ "شاہ ویر نے اچھے بچوں کی
طرح حامی بھری۔۔ جس پر ایزل کو کچھ سکون ہوا۔۔
آپ یہی بیٹھو میں تھوڑی دیر تک کام فنش کرتی ہوں پھر ہم گھر چلیں گے
"او کے.....؛

محبت سے اپنے جان عزیز بیٹے کے سرخ گالوں پر بوسہ دیتی وہ محبت سے
کہتے جگہ سے اٹھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

کہاں تھا تو،، کب سے تیرا ویٹ کر رہے ہیں ہم لوگ _____!"
دیکھو اس کے کام یہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے،، اب بھی بنا جواب دیے گھس
!" _____ رہا ہے روم میں

شامیر جو کہ سیدھا اپنے اپارٹمنٹ آیا تھا، روحان نے آتے ہی اس سے سوال جواب شروع کر دیے۔۔ جن کا بنا کوئی جواب دیے وہ روم کی جانب بڑھا تھا۔

کمینہ ہے ایک نمبر کا،، یہاں لا کر قید کر دیا ہمیں.....؛
اپنی طرف آتے خمزہ کو دیکھ وہ جلے سے انداز میں بولا۔۔

کتنا یاد کر رہا تھا وہ پری کو۔۔۔ اوپر سے پورا دن گزر گیا اسکی بات تک
ناں ہو پائی تھی۔۔ جس وجہ سے وہ زیادہ ڈپر لیس تھا۔
ری لیکس رہ،، تجھے کیوں اسکی طرح دورہ پڑ گیا۔۔
اسکے پاس آتے خمزہ نے جو س کا گلاس اسکے سامنے کیا۔۔
جسے وہ تھام گیا مگر بے زارگی اسکے چہرے سے واضح جھلک رہی تھی۔
"اپنے اپنے موبائلز چیک کرو۔۔؛

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مزید بڑھاتے۔۔۔۔۔ روم سے نکلتا شامیر
سنجیدہ سے لہجے میں کہتا اپنے فون کی جانب متوجہ تھا۔۔۔

روحان نے چونکتے خمزہ کو دیکھا۔۔

جس نے اسکے دیکھنے پر خود بھی کندھے لا پر واہی سے اچکا دیے۔۔۔
یہ کون ہے _____؟ "موبائل اسکرین پر نظر آتے اس چھوٹے
سے بچے کو دیکھ بے اختیار روحان کے منہ سے نکلا۔۔

وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس حسین بچے کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔
اور پھر آنکھیں ہاتھ سے مسلتے اسے پاس کھڑے اس مغرور شخص کو
دیکھا۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔ یہ تو بالکل تمہارے جیسا ہے۔۔ کیا یہ تمہاری تصویر
"ہے _____؛

روحان نے پھر سے سوال پوچھا جبکہ خمزہ کسی گہری سوچ میں تھا۔۔
"!! میں آتا ہوں۔۔۔۔۔

خمرہ سمجھ گیا شامیر کیا کہنا چاہتا تھا جبھی اس نے عجلت میں موبائل فون پینٹ کی پاکٹ میں ڈالا اور پھر انہی قدموں سے وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا دروازہ کھول باہر کی سمت نکل گیا۔

"یہ کہاں گیا؟" اور تم نے بتایا نہیں کہ یہ بچہ کون ہے.....؟

"..... اسکی نگاہیں شامیر پر تھیں۔۔۔ اور شامیر کی شاہویر پر

اگر تُو نے کچھ بتانا نہیں ہوتا تو کیوں لایا مجھے ساتھ میں جا رہا ہوں پاکستان،،

مجھے نہیں رہنا یہاں تیرے ساتھ،، ایسے تو لوگ لڑکیوں کو قید نہیں

_____ کرتے جیسے تو مجھے کرتا ہے

روحان نے پھر سے بات کو طول دیتے اپنا پہلے سے تیار شدہ بیگ اٹھائے

ناراضگی کا اظہار جتایا،، مقصد پاکستان جانا تھا۔

"تیری بیٹی کا فیوچر بوائے فرینڈ ہے یہ _____؛

اسکی اوور ایکٹنگ سے تنگ آتے شامیر دیوار سے لگے بڑے سے صوفے پر آڑھاتر چھالیٹادل جلانے والے انداز میں بولا۔

وہیں اسکی بات کا مطلب سمجھتے دروازے کے ہینڈل پر رکھا روحان کا ہاتھ تھم سا گیا وہ انہی قدموں سے پیچھے مڑا۔۔۔

کیا مطلب یہ میری پری کا بوائے فرینڈ۔۔۔؟ کیا تو پاگل ہو گیا ہے۔۔۔؟

روحان کا دل چاہا کہ کسی چیز سے اس۔ مغرور گھمنڈی انسان کا سر پھاڑ دے۔۔۔

خود تو پوچھ رہا ہے کہ کون ہے یہ۔۔۔ میں نے وہی بتایا جو اس بچے نے مجھے کہا۔۔۔

اور اور تُو بے شرموں کی طرح سن کے گھر چلا آیا خود تو بڑا کہتا ہے میری پری ایسی ویسی۔۔۔۔؛

روحان کا چہرہ غصے کی زیادتی سے لال ہوا جا رہا تھا جسے شامیر بھرپور
طریقے سے انجوائے کر رہا تھا۔

ہاں پری تو میری پرنسس ہے مگر یہ بچہ۔۔۔۔۔ تُو نے ہی تو کہا میرے جیسا
دکھتا ہے تو پھر اگر اسکی سوچ مجھ سے ملتی ہے تو اس میں کیا خرچ ہے۔۔
ویسے بھی اس کی بات میں دم تھا۔۔

خوبصورت لڑکیاں گرل فرینڈز بنانے کے لئے ہوتی ہیں ناں کہ فرینڈز
"۔۔۔۔۔؛

شامیر کے گالوں پر ابھرتے وہ قاتلانہ گڑھے دیکھ روحان کا دل چاہا کہ
ابھی اسے شوٹ کر دے۔۔۔۔۔

اسنے بے بسی سے دانت پیسے _____؛
"تیری تو۔۔۔۔۔؛

میری چھوڑ بیوی کا سوچ _____ "تجھے ذرا خیال نہیں وہ بیچاری کس
کنڈیشن میں ہے اور تو اسے ایسی حالت میں چھوڑ میرے ساتھ چھٹیاں
منانے چلا آیا ویری بیڈ۔۔۔۔ بہت غصے میں ہے شرزہ۔۔۔۔ میں نے
"سمجھایا بھی۔۔۔ مگر وہ مانی ہی نہیں۔۔۔۔"

کک کیا۔۔۔۔۔!" روحان کا سانس حلق میں اٹک گیا۔۔۔

اسنے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کمینے کو گھورا۔۔۔۔
شامیر رررر ٹھیک کہتے ہیں انکل تو کمینہ نہیں کمینوں کا سردار ہے
"!۔۔۔۔ کمینے انسان۔۔۔۔۔"

روحان جیسے ہی آپے سے باہر ہوتا اسے مارنے کو لپکا۔۔
شامیر تیزی سے کلا بازی مارتا صوفے سے اتر ا۔۔۔۔
اس سے پہلے کہ روحان اسے پکڑ پاتا وہ دور سے اسے فلائنگ کس کرتا
تیزی سے بھاگتے ہوئے گھر سے نکلا۔۔۔

وہ بچی ملی۔۔۔۔۔؛" اندھیرے میں اپنے مقابل چلتے اپنے ساتھی سے دو
قدم آگے چلتا وہ بھاری مگر سپاٹ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اسکے پوچھے گئے سوال پر کئی لمحے ایک گہرہ سکوت چھایا رہا۔۔

جس کا مطلب سمجھتے اسکی آنکھوں میں خون اتر ا۔۔
ہاتھوں کی مٹھیوں کو مضبوطی سے بھینچے وہ اس تاریک عمارت کے اندر
داخل ہوا۔۔۔

.... کیا وہ زندہ ہے۔۔۔؟" اسنے پھر سے ہمت کرتے سوال پوچھا
!"_____ ہاں وہ زندہ ہے مگر

اسکے ساتھی نے آدھا جملہ بمشکل سے کہا تھا۔۔ اپنے کیرئیر کے آٹھ
سالوں میں یہ ایسا بھیانک کیس تھا۔۔
کہ انکے جیسے بے حس انسان بھی ہمت ہار بیٹھے تھے۔

مگر کیا _____؟ "اب کی بار وہ پورا پلٹا، ہڈ کے اندر سے جھلکتی اسکی
وخشت بھری نگاہیں ہر درد کو سہنے کو تیار تھیں۔۔۔"

"..... اسکی کنڈیشن بے حد خراب ہے، ریپ کیا گیا ہے اور

اسکی آنکھیں بھرائی تھیں۔۔۔ پانچ سالہ اس بچی کا ذکر کرتے وہ جوان
مضبوط اعصاب کا مالک ٹوٹ چکا تھا۔۔۔
"اور کیا ڈیم اٹ.....؛

اب کی بار اسنے غصے وضبط سے اپنے ساتھی کے کالر کو جکڑ لیا۔۔
جس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اسکی اندرونی حالت کی غمازی کر رہے
تھے۔

"She is an abnormal girl."

اسنے کپکپاتی آواز میں یہ جملہ ادا کیا۔۔۔ تو اسکے کالر کو تھامے کھڑا وہ
شخص لڑکھڑاسا گیا۔۔

آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی۔۔

اسے کچھ دن پہلے کا وہ معصوم چہرہ یاد آیا تو ضبط نے اپنے ہونٹوں کو کچلتے
اسنے درد کو اپنے اندر انڈیلنا چاہا۔۔

اتنی چھوٹی سی عمر میں بھی وہ جان چکی ہے کہ اب وہ گندی ہو چکی ہے۔۔۔
اسے مار دینا چاہیے۔۔۔

And she is trying to kill herself."

اگر آج تک ہمت نہیں ہاری تو آگے بھی نہیں ہاریں گے۔۔۔ تم جانتے ہو
"ناں کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔۔۔؟

اسنے اپنا بھاری ہاتھ اپنے ساتھی کے کندھے پر رکھا۔۔
_ اور مضبوط لہجے میں پوچھا

جس پر اسنے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔۔

!"____ اور ایک بات یہ راز کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔۔ تم سمجھ گئے

اسنے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھتے مضبوط لہجے میں پوچھا، جس پر سامنے کھڑے شخص نے فوراً سے سر کو ہاں میں جنبش دی۔۔

وہ جانتے تھے اس بچی کا دنیا کی نظر میں مرجانا ہی بہتر تھا کیونکہ یہ ظالم سماج ویسے بھی اسے پل پل موت کے سوا اور کچھ نہیں دے سکتا تھا۔۔۔ اور اگر وہ کچھ دے سکتے تھے تو وہ تھا اسے دوسری زندگی دینا۔۔

جس کی شروعات تو وہ کر چکے تھے مگر وہ دونوں ہی انجان تھے کہ کچھ زخمِ تا عمر بھرے نہیں جاتے۔۔۔۔۔۔ اس زندگی کے ساتھ جڑی بہت سی زندگیاں تھیں۔۔ جو جلد یا بدیر فنا ہونے والی تھیں۔۔

کسی کو منزل ملنی تھی، کسی کو بربادی، کسی کے حصے میں خسارے لکھ دیے گئے تھے۔۔ تو کسی کے حصے میں ان گنت خوشیاں۔۔۔۔

اب یہ تو آنے والا وقت ہی طے کرنا والا تھا کہ وقت کا یہ کھیل کس کے "مقدر میں کیا بھرنے والا تھا۔؟

Z A I N A B R A J P O O T

"!.....مام
ہمممم۔۔۔" کیفے سے فری ہوتے ایزل شاہ ویر کو گود میں بھرے اب گھر کے لئے روانہ ہوئی تھی۔۔

جب ایک دم سے جانے کس خیال کے تحت اسنے سر اٹھائے ایزل کی جانب دیکھتے اسے پکارا۔۔

"آئی نیڈ آفادر لائنک مسٹر ہینڈ سم۔۔۔؛

!" سٹاپ اٹ ویر۔۔۔

ایزل نے حیرت سے اسے گھورتے ذرا سختی سے کہا۔۔

جس پر اسکے معصوم چہرے پر مایوسی اتری۔۔

ایزل کو احساس ہوا جیسے وہ مس کر رہا تھا اپنے ڈیڈ کو۔۔۔ مسٹر ہینڈ سم کے پاس سے آنے کے بعد وہ مسلسل کسی ناں کسی بات میں اسکا ذکر کر رہا تھا۔۔

اور یہ کمی اب کافی واضح ہو رہی تھی۔۔

ایزل کو دکھ ہوا اپنے بیٹے کی فلیگنز شاید وہ نہیں سمجھ پائی تھی۔

کیونکہ شاہ ویر کافی شارپ مائنڈ تھا۔۔ بچپن میں ایک بار پوچھنے پر ایزل نے اسے جھوٹ بولا تھا کہ اسکے ڈیڈ کام پر گئے ہیں۔

۔ اور اسکے بعد شاہ ویر نے دوبارہ کبھی یہ ذکر نہیں چھیڑا۔۔۔ اور آج

اچانک سے ایسا ذکر سننا۔۔۔

ایزل نے ایک بے بس نگاہ اسکے اترے چہرے پر ڈالی۔۔

سرخ و سفید حسین چہرہ معصومیت کی اعلیٰ مثال دکھ رہا تھا۔۔

"_____ اچھا آپ کو مسٹر ہینڈ سم جیسے ڈیڈ کیوں چاہیے ویسے

ایزل نے اسکا موڈ فریش کرنے کو پوچھا۔۔

Because he is looking like me. "

شاہ ویر نے چمکتے ہوئے ہشاش بشاش لہجے میں کہا۔

"بس یہی۔۔۔

ایزل نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتے پوچھا۔

جس پر اسکے گالوں میں ابھرتے گڑھے مزید گہرے ہوئے۔۔

"نوام وہ بہت زیادہ ہاٹ ہیں اور آپ کے ساتھ پرفیکٹ دکھیں گے۔۔۔

اسنے تیزی سے ایزل کے کان میں سرگوشی کرتے اسکے گال پر لب

رکھے۔۔

جبکہ ایزل ہکا بکا سامنہ کھولے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔
جس کا لب و لہجہ کہی سے بھی چار سالہ بچے جیسا نہیں تھا۔۔
"کس سے سیکھا آپ نے یہ سب۔۔۔۔۔؟"

ایزل نے ابھر واچکائے اسے گھورا۔۔
اور ساتھ ساتھ کیز سے ڈوران لاک کیا۔۔
"مام کسی سے نہیں پوچھا یہ تو مجھے بچپن سے آتا ہے۔۔
منہ بسورتے اسنے اپنی صفائی دینا چاہی تھی وہ جانتا تھا ہر بار کی طرح اسے
مفت میں ڈانٹ ملنے والی ہے۔۔۔

بچپن سے ___؟" ایزل نے اپنی چھوٹی سی ناک پھلائے اسے گھورتے
دانت پیستے اسکے کہے الفاظ دہرائے اور پھر اسے صوفے پر اپنے سامنے
بٹھایا۔۔

شاہویر کی نیلی حسین آنکھیں اپنی مام پر ٹکیں تھیں۔۔۔ جو کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

"عمر دیکھی ہے اپنی،، بچپن کب گزرا تمہارا۔۔

اسکے جواب ایزل کو گھما دیا کرتے تھے۔۔

وہ اسکی سوچ سے بھی زیادہ تیز تھا۔۔ ایسا کہنا غلط نہیں تھا۔۔

مام میں چار سال کو ہوں افکورس جب دو سال کا تھا تب بچہ تھا اب میں بڑا "ہو گیا ہوں۔۔۔

اسنے تیزی سے اپنی قینچی کی طرح چلتی زبان کے گن دکھائے تو ایزل نے گہری سانس فضا کے سپرد کی۔۔

آئندہ ایسی بات نہیں کرو گے آپ اوکے ابھی آپ کی عمر نہیں ایسی "_____ باتیں کرنے کی۔۔۔۔ مام کی بات مانے گاناں مام کا بچہ

ایزل گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھی اسکے بھورے بالوں کو سہلاتے محبت سے بولی۔۔۔

”جس پر اسکی آنکھیں چمکی۔۔۔ انکورس مام کے لئے کچھ بھی۔۔۔

اسنے جھٹ سے ایزل کی گردن کے گرد بانہیں جمائل کیں۔۔ تو ایزل
نے اپنے لخت جگر کو بانہوں کو سمیٹ لیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شاہ ویر کو روم میں سلاتے وہ پانی پینے کی غرض سے کچن میں آئی۔۔۔۔
ابھی اسنے پانی گلاس میں انڈیلا کہ اسے اپنے پیچھے کچھ محسوس ہوا۔۔ وہ
ایک دم سے مڑی۔۔

تو سوائے اندھیرے کے چاروں اطراف کچھ بھی نہیں تھا۔۔
اپنا وہم گردانتے ایزل نے سر کو نفی میں جنبش دی اور پھر سے گلاس میں
پانی بھرنے لگی۔

جب ایک دم سے کسی نے جھپٹے اسے پیچھے سے دبوچا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ چیختی مقابل نے اسکے ہونٹوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے
اسکی آواز کا گلا گھونٹ دیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

.....!"

اشششش.....، ری لیکس رہو جانم _____ کیا تم نہیں جانتی کہ
"تمہیں چھونے کا حق کس کا ہے،،،"

ایزل کی بھرپور مزمت سے تنگ آتے اسنے نیلی آنکھوں میں ناگواری
، سمیٹے اسکے کان میں پر اسرار سی سرگوشی کی
ایزل کا وجود یکدم سے ساکت ہوا، آنکھیں حیرت و خوف سے پھیلانے
وہ یہ سمجھنے کی کوشش میں تھی کہ آیا یہ سچ تھا یا پھر ہر بار کی طرح اسکا
!.....وہم

!" _____ کیا ہوا جھوٹ لگ رہا ہے یہ سب

اسکے ساکت وجود کو دیکھ شامیر نے معنی خیزی سے اسکے کان میں
سرگوشی کرتے لب اسکے کان کی لوپر رکھے، ایک گہری سانس اس مہکتی
حواس پر چھا جانے والی مدہوش کن خوشبو میں بھرا،
اتنے سالوں کے بعد آج وہ اسے چھوپا رہا تھا، شامیر بیگ کے لیے یہ کسی
معجزے سے کم نہیں تھا۔

وہیں ایزل شامیر بیگ کے لئے یہ سب کسی برے خواب سے زیادہ نہیں
تھا۔

"_____ جھوٹ ہے یہ سب۔۔۔۔ تم تم نہیں

اسکی نرم گرفت کو جھٹکے سے توڑتی وہ لمحوں میں مڑی، بے یقینی سے
آنکھیں پھیلانے اپنے روبرو کھڑے اس شاہانہ مرد کو دیکھتے بڑبڑائی۔
شامیر کی حسین نگاہیں ایزل کے خدو خال میں الجھی تھیں۔

وہ بے حد بے چینی سے چند قدموں کا فاصلہ سمیٹے اسکے قریب تر ہوا۔

"اتنی کمزور ہو گئی ہو تم۔۔۔ کیا تمہیں ذرا پرواہ نہیں میری _____؛

اسکی حسین آنکھوں کے گوشے ہلکے سے نم تھے،، اسکے رخسار کو سہلاتی
بھاری انگلیاں بے قرار تھیں، اسکے انداز میں ایزل کے لئے کرب و ہجر
برپا تھا۔۔

ایزل ٹھٹکی، ایسا کرب وہ چونکی مجبور اسراٹھائے اس شخص کو دیکھا۔۔
جس کی آنکھوں میں ہجر کی داستان اذیتوں کے ساتھ ایسی رقم تھی۔
کہ وہ بے بس ہوتے فوراً سے نگاہیں چرا گئی۔۔

"!_____ چلے جاؤ یہاں سے،،،، مجھے شکل بھی نہیں دیکھنی تمہاری
اپنی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتی وہ بے حسی سے گویا ہوئی۔۔
اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ تمہارے کہنے پر میں چلا جاؤں گا اتنی آسانی
سے _____؟"

شامیر نے جھٹکے سے اسکا رخ اپنی جانب کرتے، دانت پر دانت جمائے
کہا۔

بڑی جلدی یاد آئی میری،،، لگتا ہے پھر سے دل بہلانا چاہ رہے ہوں گے
مسٹر شامیر رضا بیگ،، مگر افسوس اب کی بار یہ ایزل کمزور نہیں، جو
تمہارے کسی بھی جھانسنے میں آجائے گی۔۔

واقف ہو چکی ہوں میں تمہاری،،، اصلیت سے۔۔۔ تمہارے دو غلے
"پن سے۔۔۔۔۔ تم ایک نمبر کے زان۔۔۔

صرف اتنا بولو ایزل شامیر بیگ جتنا کہ بعد میں سہہ پاؤ،،، فضول سوچنے
"کی عادت نہیں گئی تمہاری۔۔۔۔

اسکے بالوں کی جڑوں کو مضبوطی سے دبوچے وہ دھاڑا تھا۔۔
ایزل کی آنکھوں میں ایک دم سے نمی تیرنے لگی، اسنے ایک شکوہ کناں
نگاہ اس ستمگر پر ڈالی،،

مجھے درد ہو رہا ہے شامیر..... "ایزل نے ضبط سے آنکھیں میچتے بے
بس سے لہجے میں کہا تھا۔۔

اگلے ہی لمحے شامیر بیگ کی گرفت اسکے بالوں پر ڈھیلی ہوئی۔۔

اسنے بے حد شدت سے اس نازک گڑیا کو اپنی بانہوں میں سمیٹتے اپنے بے
تاب لب ایزل کے ماتھے پر رکھے، اسکا سلگتا نرم گرم لمس اپنی پیشانی پر
محسوس کرتے وہ جی جان سے لرزی، اسکے گریبان کو مضبوطی سے جکڑ
گئی۔۔

بہت ستایا ہے تم نے جانِ میر..... ذرا رحم نہیں کیا مجھ پر،،،، یوں مجھے
" چھوڑا تنی دور چلی آئی۔۔۔۔۔

میں پرانی باتیں نہیں دہرانا چاہتی شامیر.....؛ بہتر یہی ہو گا کہ اب
"تم واپس چلے جاو۔۔۔

ایزل نے اسکے سینے پر اپنے ہاتھ رکھتے رخ موڑے کہا تھا۔
سچ تو یہ تھا کہ اس ستمگر کو یوں سالوں بعد سامنے دیکھ وہ اندر سے ٹوٹی
تھی۔

جب اتنے برس وہ اسے یاد کرتی رہی، اسے سوچتی رہی وہ کیوں نہیں پلٹا
تھا۔

اور اب جب وہ پلٹا تھا تو ایسا پلٹا تھا کہ ایزل کے پاس سوائے نفرت کے
کچھ بھی نہیں بچا تھا۔۔

پرانی _____ "شامیر کی آنکھوں میں خون اتر اتر اسنے غصے سے جبرے
بھینچ اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو مضبوطی سے جکڑا۔۔۔
اور اگلے ہی لمحے وہ ایزل کی سانسوں کو بری طرح سے قید کر چکا تھا۔
ایزل اسکی جار خانہ گرفت پر بری طرح سے مچلتے خود کو آزاد کرنے کی
کوشش کرنے لگی۔۔۔ جو کہ ہر بار کی طرح ناکام تھا۔
تمہارے لئے میں پرانا ہو سکتا ہوں یہ رشتہ پرانا ہو سکتا ہے مگر۔۔۔۔۔
ایک بات اچھے سے یاد رکھنا جانم۔۔۔ تم میرے آج بھی نئی ہو، اتنی ہی
میٹھی، اتنی ہی نشیلی کہ شامیر بیگ کی روح تک میں سرور بھر دیتی
۔" ہو۔۔۔

وہ ایزل کے ہونٹ سے بہتے خون کو انگوٹھے پر صاف کرتے معنی خیز سے
بے باک لہجے میں گویا ہوا تھا وہیں ایزل کا چہرہ اسکی بے باکی کے سبب
سرخ انگارہ ہوا۔۔۔

"ششش شامیر چیچ چھوڑو۔۔۔۔"

جیسے ہی اسکا بازو دبوچے وہ روم کی جانب بڑھا، ایزل کا سانس صحیح
معنوں میں اٹکا تھا۔۔

شاہ ویر کا خیال آتے ہی اسنے تیزی سے چلانا شروع کر دیا۔۔ اگر جو شامیر
، شاہ ویر کو دیکھ لیتا۔۔۔؟ "اس سے آگے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی
تھی۔۔

شور کیوں مچا رہی ہو جانم،، جانتا ہوں بہت خفا ہو تم مگر ایک موقع تو دو،
میں منالوں گا تمہیں،، سب بتاؤں گا،، مگر پلیز اس وقت کوئی سین مت
"بناؤ،،،"

اسے دیوار سے پن کرتے شامیر بیگ نے اپنے بہکے بے قرار ہونٹ ایزل
کے سرخ ہوتے رخسار پر رکھتے عاجزانہ کہا تھا۔۔

اسکے انداز میں بے بسی، بے چینی تھی، ایسے جیسے وہ صدیوں کی مسافت
"سے تھکا ہارا واپس لوٹا ہوا اور اب چند پل کے سکون کا محتاج ہو۔۔۔"

"شش شامیرپ پلینز.....؛

اسکی بڑھتی گستاخیاں ہر بار کی طرح ایزل کو لرزا رہی تھیں، اسکا پاگل کرتا
شدت و جنون بھرالمس ایزل کے روم روم کو سلگانے لگا وہ بے بسی سے
گویا ہوئی تھی۔۔

مگر آگے بھی شامیر بیگ تھا اپنی من مانیاں، اپنی ضد و جنون کو پورا کرنے
والا۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ مزید آگے بڑھتا اسکے موبائل پر ہوتی ایک مخصوص
رنگ نے اسے ہوش کی دنیا میں لایا۔۔۔۔

شامیر فوراً سے پیچھے ہٹا موبائل فون نکال اسنے تیزی سے کال اٹنیٹ کی
۔۔۔۔

آگے سے ملتی خبر پر اس کا چہرہ ایک دم سے سفید پڑا۔۔۔

وہ اندھا دھند باہر کو بھاگا تھا۔ اس کے چہرے پر پھیلے اضطراب کو دیکھ ایک پل کو ایزل سہمی،، ایک خوف بھی تھا مگر اپنے آپ پر قابو پاتے اس نے تیزی سے دروازہ لاک کیا۔۔۔

ZAINABRAJPOOT

ایزل تم اس وقت رات کے اس پہر کہاں جاو گی۔۔۔؟" وہ بھی شاہ
".....ویر کے ساتھ

شامیر کے چلے جانے کے بعد ایزل نے سیدھا مسٹر حامد کو بلایا تھا۔۔
وہ بس شامیر کے دوبارہ آنے سے پہلے اس جگہ سے بھاگ جانا چاہتی
تھی۔۔

اپنا اور شاہ ویر کا تھوڑا سا سامان پیک کرنے کے بعد وہ اب مسٹر حامد کے
آنے پر ان کے سامنے بے حد پریشان سی بیٹھی تھی۔۔

پلیز مسٹر حامد..... سوئٹزر لینڈ میں صرف آپ ہیں جو میری مدد کر سکتے ہیں،،

میرا یہاں سے جانا بے حد ضروری ہے آپ بس کسی بھی طرح سے مجھے کسی دوسرے ملک بھیج دیں، میں آگے سب کچھ مینیج کر لوں گی۔۔
ایزل بے بسی سے اپنی سرخ آنکھوں کو رگڑتے ہوئے التجائیہ لہجے میں بولی تھی۔

مگر یہاں تم نے اپنا کیفے سیٹ کرنا ہے اور شاہ ویر کا سکول ایزل۔۔۔۔۔۔
"یہ جگہ بیسٹ ہے۔۔۔۔۔"

مسٹر حامد، ایزل کے یوں اچانک سے لئے گئے فیصلے پر کنگ ہی تو تھے،۔۔
وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ اتنے سالوں کی محنت کے بعد اب جا کر وہ
"سیٹ ہوئی تھی اب کیسے وہ کسی اور شہر میں بسے گی؟

میری مجبوری ناں ہوتی تو کبھی ناں جاتی۔۔۔ اس کے لہجے میں لرزش اس کے
رونے کی غمازی تھی۔۔

مسٹر حامد نے ایک آس بھری نگاہ اس حسین پری پر ڈالی،، کتنی چاہ تھی
انہیں ایزل کو اپنا ہمسفر بنانے کی۔۔۔۔

مگر وہ جانتے تھے ایزل کبھی نہیں مانے گی، اسی لئے وہ کبھی آگے نہیں
بڑھ پائے، کیونکہ وہ اپنی ایک اچھی دوست گنونا نہیں چاہتے تھے۔۔۔

!"___ آپ کے بہت احسان ہیں مجھ پر ایک اور کر دیں

ایزل نے اب کی بار باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔۔

جنہیں دیکھ وہ بے بسی سے حامی بھر گئے۔۔

ZAINABRAJPOOT

ٹرین تھوڑی دیر سٹے کرے گی، اس کے بعد لگاتار سفر ہو گا۔۔۔ یہ

تمہاری اور ویر کی ٹکٹس۔۔۔۔ کچھ پیسے ہیں،، یہ تمہارے کام آئیں

گے۔۔۔۔ وہاں پہنچتے ہی مجھے کال کر دینا اور ہاں اگر کسی بھی چیز کی

ضرورت ہوئی تو بس مجھے ایک کال کر دینا۔۔۔ اب میں چلتا

!"ہوں۔۔۔۔

ٹرین سے اترتے وقت یہ آخری چند باتیں تھیں جو مسٹر حامد نے اس سے کہی تھیں۔۔

شاہ ویر جاگ چکا تھا مگر وہ بس خاموشی سے یہ سب ہوتا دیکھ اور سن رہا تھا۔۔

وہ دیکھ سکتا تھا اسکی مام کافی پریشان تھیں۔۔

اور جب بھی وہ پریشان ہوتی تھیں شاہ ویر بس خاموش رہتا تھا اس وقت بھی وہ کسی ٹیڈی بیر کی طرح ایزل کی بانہوں کے حصار میں قید اسکے سینے سے لگا پڑا تھا۔۔

سرخ و سفید رنگت میں کچھ الجھن کے تاثرات بے حد واضح تھے۔۔
ویر ماما کی جان آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔؟" آنسوؤں کا گولا حلق میں نگلتے وہ
بظاہر مضبوط بنی اپنے بیٹے کے گالوں کو چومتے بے حد محبت سے بولی۔۔
اسکے انداز میں ایک خوف، ڈر چھپا تھا جیسے شامیر، اس کے بیٹے کو چھین
لے گا۔۔۔ جیسے اسنے اتنے سال یہ راز چھپائے رکھا تھا شاید اسی طرح
سے وہ بھی اس سے چھین لیتا شاہ سید کو۔۔

یہی خوف تھا جو اسے لمحوں میں سوئٹز رلینڈ سے او سلولے جا رہا تھا۔۔

ٹرین اپنے مخصوص اوقات پر سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔

اب پانچ گھنٹوں کے بعد ایک بریک سٹاپ تھا۔۔

ایزل کے دل سے جیسے خوف جھٹنے لگا تھا۔

شاہ ویر، اسکی گود میں لیٹا اپنے آس پاس کا جائزہ لے رہا تھا اچانک اسکی نیلی آنکھیں چمکی۔۔۔

"مام مجھے واشروم جانا ہے۔۔۔"

اسنے بے حد معصومیت سے ایزل کی جانب دیکھتے کہا۔

او کے میری جان آؤ ماما لے چلتی ہیں۔۔ ایزل نے مسکراتے اپنی جان سے

عزیز اپنے لاڈلے کے گالوں پر بوسے دیتے اسکے بھورے بال بکھیرتے

کہا۔۔

"نو مام اب میں بڑا ہو چکا ہوں آپ یہیں رہیں میں آتا ہوں۔۔۔؛

شاہ ویر نے احتجاجاً اپنی نیلی آنکھیں پھیلانے بے حد سنجیدگی سے کہا اور
فوراً سے اسکی گود سے اترتا وہ جھٹ سے واشروم کی سمت بھاگا۔۔
ایزل اسے آوازیں دیتی رہی، مگر وہ واشروم میں جا چکا تھا۔
چاروناچار ایزل کو وہیں خاموشی سے بیٹھنا پڑا۔۔
"وائے آر یو وینگ پر پی گزل _____؟

وہ واشروم ایریا میں آتے، لیڈریز ٹائلز میں گھس آیا، اسنے تیزی سے
ایک چھوٹی سے تین سالہ بچی کے قریب جاتے بے حد معصومیت سے
پوچھا۔۔

جوروتے ہوئے واشروم کی سمت آئی تھی جس پر غلطی سے شاہ ویر بیگ
کی نگاہ پڑ چکی تھی۔

وائٹ جینز شرٹ میں ملبوس اس چھوٹی سی بچی نے اپنے سامنے کھڑے
ایک چھوٹے سے نیلی آنکھوں والے لڑکے کو دیکھا۔

پہلے وہ غصہ کرنا چاہ رہی تھی مگر پھر اتنے کیوٹ لڑکے کو دیکھ اسنے رونے
کی مقدار بڑھا دی۔۔۔

I don't wanna go to Oslo!...."

اس بچی نے سو سوں کرتے اپنا مدعا بتایا جس پر شاہ ویر بیگ کی آنکھیں
چمکی۔۔

Me too?"

وہ بے حد معصومیت سے گویا ہوا۔۔۔ جب اسکی بات پر اس بچی نے ہاتھ
آنکھوں سے ہٹائے اس نیلی آنکھوں والے شہزادے کو دیکھا۔۔۔

You too?".

Yes but my Mom wants to go and I can't hurt
her that's why I am going with her...

شاہویر نے اپنے چھوٹے چھوٹے قدم آگے بڑھائے اور اسکے پاس ہوتے
اپنے ننھے ہاتھوں سے اسکے آنسو صاف کرتے اسے مدعا بتایا۔۔

Ohhhh, you are a good boy....."

اس بچی نے دل سے اسکی تعریف کی۔۔

Yes , i am.... and don't be sad, I am always here
for you... "

شاہویر نے بڑی خوبصورتی سے اسکے آنسو صاف کرتے اسکے گال پر
بوسہ دیا۔۔۔

جس پر وہ بچی کھکھلا اٹھی۔۔

Did you will my friend...?"

اس بچی نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے آنکھوں میں چمک لیے کہا۔۔

No, sorry.....;".

شاہویر نے ایک دم سے کہا جس پر اس بچی کا چہرہ اتر سا گیا۔۔

Am always make girlfriends.....!"

Can you be.....?"

اسنے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ سجائے شریر نگاہوں سے اس سے

سوال پوچھا۔۔۔

وہ بچی کھکھلا اٹھی۔۔۔

Yes Why not.....!".

اسنے مسکراتے ہوئے کہا اور اگلے ہی پل اپنے ہونٹ شاہویر بیگ کے

قاتل گڑھے پر رکھے۔۔۔

ZAINABRAJPOOT

ٹرین کیوں رکی۔۔۔۔۔؟" ابھی آدھے گھنٹے کا سفر طے ہوا تھا
جب ٹرین ایک جھٹکے سے رکی،،

ایزل کا دل ایک دم سے خوفزدہ ہوا۔۔ وہ خوفزدہ سے لہجے میں بڑبڑائی

۔۔۔

شش شاہ ویر۔۔۔۔۔!" ایزل نے فوراً سے آگے پیچھے ہوتی کھسر پھسر
سے تنگ آتے شاہ ویر کو پکارا۔۔ جب ایک دم سے ٹرین میں خوف و
حراس پھیلا۔۔۔

"Don't be move.....take your seats...

Everyone..... Hands up.....!"

رینجرز کی بھاری نفری میں تیز لہجے میں لوگوں کو حکم دیتا خمزہ تیزی سے
ایزل کی طرف بڑھاتا ایزل ایک دم سے خوفزدہ سی ساکت رہ گئی۔۔
اسکا وجود خمزہ کے پیچھے سے آتے شامیر رضا بیگ کو دیکھ سر دپڑ گیا۔۔

ایسے جیسے اسکے جسم سے جان نکل گئی ہو۔۔۔۔۔

حسین چہرے لٹھے کی مانند ذرد پڑا تھا۔۔

جب وہ سفید سوٹ میں ملبوس سوگوار سا شہزادہ اپنی نم مگر جنون سے
بھری نگاہوں سے اسکے وجود کو تکتا اسکے بے حد قریب آیا تھا

--

ٹرین میں ہر طرف سناٹا چھا چکا تھا۔۔

شامیر بیگ کی دہشت کے سبب ایزل جاوید اختر اپنا سانس تک روک چکی
تھی۔۔

جب بڑے ہی جارحانہ انداز میں شامیر بیگ نے اسکا نازک بازو دبو چا۔۔

اہہ۔۔۔۔۔ "ایزل کے منہ سے بے اختیار ایک چیخ سے نکلی تھی۔

کہا تھا ناں کہ بھاگنے کا سوچنا بھی مت،، پھر بھی وہی غلطی

"۔۔۔۔۔؟

اسکا چہرہ بالکل سپاٹ تھا آنکھوں میں ایک آگ سی جل رہی تھی، اس

کے ساتھ ایک درد آباد تھا جسے وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔

"ہہ ہاتھ تچ چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

ایزل نے بمشکل سے اپنا اٹکا ہوا سانس بحال کرتے رندھے سے لہجے میں
کہا تھا۔۔۔

مگر یہاں پرواہ کسے تھی۔۔

مجھے بھی ہوا تھا درد جب تم پانچ سال پہلے مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔ ان
پانچ سالوں میں ہر درد سے گزرا ہوں میں۔۔۔ تم تھوڑا سا درد نہیں
"برداشت کر پار ہی۔۔۔۔۔؟"

اسکے لہجے میں طنز تھا۔۔ ایزل سمجھ ناں پائی کہ وہ کیوں طنز کر رہا تھا اس پر
۔۔ کیا جو کچھ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ آئی تھی اسکے بعد بھی وہ اسکا یقین
! کرتی۔۔۔

چھوڑو میری مام کو۔۔۔۔۔

You bad Uncle....!"

بے حد اچانک سے شاہ ویر بیگ جو آوازیں سنتا و اثر و م سے نکلا تھا اب کسی شخص کو اپنی مام کو یوں پکڑا دیکھ اوپر سے ایزل کو روتا دیکھ وہ غصے سے پاگل ہوتا اس شخص کے پاس پہنچا اسکی پشت پر مکے جھڑنے لگا۔۔۔
شامیر بیگ کسی بچے کی آواز، اپنی پشت پر کسی کے نرم ہاتھوں کا لمس، لفظ مام۔۔۔۔۔!"اسکے ماتھے پر ایک ساتھ اڈتے ہزاروں بل ایزل کا لٹھے کی مانند سفید چہرہ دیکھ سمٹے تھے۔۔۔

ایزل کے بازو پر سے اسکی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی ایزل خوف سے مسلسل سر کو نفی میں ہلا رہی تھی۔

مگر شامیر بیگ دھڑکتے دل سے اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرتا جب مڑا۔۔۔

تو اسکی آنکھوں سے ایک دم سے جانے کتنے ہی آنسو بہے تھے۔۔۔

جسم بالکل ساکت سا ہو گیا۔۔۔ اسکی حسین لب کپکپانے لگے۔۔۔

وہ بے حس و حرکت کھڑا اس بچے کی مار کھا رہا تھا جو اسے مار نہیں پیار لگ رہا تھا۔۔۔

وہ جوان مرد گھٹنوں کے بل نیچے گرا۔۔۔۔۔

"!مسٹر ہینڈ سم آپ گندے ہو،، آپ نے میری مام کو ہرٹ کیا۔۔۔
شاہ ویر جو اچانک سے شامیر کے گھٹنوں کے بل بیٹھنے پر غصے سے اس کے
چہرے کو اپنے قریب سے دیکھتا بولا۔۔۔

وہیں شامیر نے بہتی بے بس نگاہوں سے اس بچے کو دیکھا۔۔۔ وہ خوبخو
اسکی کاپی تھا۔۔۔

۔"!اسکا ہم شکل۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ اسکا خون تھا اسکا بیٹا۔۔۔

پچھلی ملاقات کے جانے کتنے ہی حسن لمحات تھے جو شامیر بیگ کی
آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے۔۔۔

وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔

وہ زندگی میں آج دوسری بار رویا تھا ایک بار اپنے باپ کیلئے اور آج
۔۔۔۔۔ آج اپنے بیٹے کو پہلی بار اپنے سامنے دیکھ کر۔۔۔۔۔

اسکے سرخ و سفید ہاتھ کپکپائے تھے۔۔۔ اسنے دھڑکتے دل سے اپنی شور
مچاتی دھڑکنوں کے ساتھ اپنے بیٹے کو چھونا چاہا تھا۔۔۔۔ جب اسکے
آنسوں دیکھ شاہ ویر چونکا۔۔

"مسٹر ہینڈ سم وائے آریو وینگ ____؟

شاہ ویر نے چونکتے ہوئے اپنے ننھے ہاتھوں سے اسکے آنسوں صاف
کرتے، اسکے گال پر بوسہ دیا جیسا وہ ہر کسی کے ساتھ کرتا تھا۔۔۔
اور یہی وہ لمحہ تھا جب شامیر بیگ نے اپنے بیٹے کو اپنی بانہوں میں میچ لیا
۔۔

وہ بے آواز روتا رہا،،، اسکا رونادیکھ ٹرین میں موجود ہر شخص کی آنکھ
اشک بار ہوئی تھی۔۔۔

وہ مسلسل ایک ہی جملہ دہرا رہا تھا میرا بچہ، میرا بیٹا، میری جان۔۔۔۔۔
"میرا اپنا بیٹا، میرا خون۔۔۔۔۔"

خمرہ نے شرمندگی سے اپنی آنکھوں کو صاف کیا وہ جانتا تھا اس نے بہت غلط
کیا تھا شامیر سے شاہ ویر کا راز چھپا کر مگر۔۔۔۔۔ اگر وہ اسے بتا دیتا تو آج
"وہ رباب اور اسکی گینگ کو ختم ناں کر پاتے۔۔۔۔۔"

وہ جانتا تھا شاید اب اسکا شامیر سے بچ پانا ممکن نہیں تھا۔۔

مگر اب اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔۔ اب سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا
اب وہ خوشی خوشی اسکے ہاتھوں سے مر بھی سکتا تھا۔۔

"چچچ چھوڑو شامیر۔۔۔۔۔ یہ میرا بیٹا ہے تمہارا کچھ بھی نہیں لگتا۔۔۔۔۔"

ایزل جو ڈر سے کانپتی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔ شاہ ویر کے چھن جانے کے
خوف سے وہ آگے بڑھی۔۔

شاہ ویر کو اس سے چھیننے اسنے تیزی سے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔۔
ایسے جیسے وہ اسے کسی کو نہیں دے گی۔۔۔

۔ "ننن نہیں دوں گی یہ میرا بچہ ہے، تم اسے نہیں چھین سکتے۔۔۔۔۔"
وہ روتے ہوئے مسلسل یہی الفاظ دہرا رہی تھی۔۔

اسکے کان میں سور پونکھتے اسکی جان اپنے لفظوں سے نکالتے شامیر بیگ
نے اسکی گردن کی مخصوص رگ کو دبایا۔۔۔

جب وہ ایک دم سے بے جان ہوتی اسکی بانہوں میں لہرائی۔۔۔
جسے استحقاق سے بانہوں میں بھرتے شامیر نے شدت سے اسکے پیشانی کو
چوما۔۔۔

ایک نگاہ خود کو جانچتی نگاہوں سے دیکھتے اپنے شہزادے پر ڈالی۔۔۔
آپ سب کو تکلیف ہوئی جس کے لئے بے حد معذرت۔۔۔ اگر آج
یہاں ناں آتا تو شاید تا عمر پچھتا نا پڑتا۔۔۔۔۔ سوری گائز اینڈ پلیز پرے
"فارمی۔۔۔۔۔

ایزل کو بانہوں میں سمیٹے وہ ایک نگاہ ٹرین میں موجود مسافرین پر ڈالے
مسکراتے ہوئے مخصوص لہجے میں بولا اور آخر میں آنکھ ونک کی۔۔۔
جس پر ٹرین میں ہونٹنگ کے ساتھ ساتھ تالیوں میں اس نوجوان کو سراہا
گیا۔۔۔۔۔

جو آندھی کی طرح آیا تھا اور اب طوفان کی طرح اپنی امانت لیتا وہاں سے
غائب ہوا۔

ٹرین میں موجود ہر شخص کی زباں پر شامیر بیگ کا نام تھا۔

ZAINABRAJPOOT

اپنے چہرے پر کسی کا نرم گرم لمس محسوس کرتے وہ نیند کی کیفیت
میں بری طرح سے محلی، شفاف ماتھے پر بل نمایاں ہوئے،
جسے بغور دیکھتے شامیر نے اپنے دہکتے ہونٹ ایزل کی چھوٹی سی ناک پر
رکھے آنکھیں موند لی،

اسکا بھاری ہاتھ ایزل کی کمر کے گرد لپٹا، اسے خود میں بھینچے ہوئے تھا،
وہ دیوانہ وار اسکے چہرے کے نقوش کو محبت، جنونیت سے چھو رہا تھا،

اسکے بھاری ہاتھوں کی مضبوط گرفت کے سبب ایزل کا سانس رکنے لگا،
جس وجہ سے وہ بے چین ہوئی،

نیند میں خلل کے سبب اسے بھاری ہوئی پلکیں جھپکتے اپنی غذا لی آنکھیں
کھولی، تو شامیر بیگ کی وہی مخصوص جان لیوا خوشبو، اسکے حواسوں پر
چھائی تھی،

اسے آنکھیں پھیلانے سامنے دیکھنا چاہا مگر شامیر بیگ کا چہرہ اسکے چہرے
کے قریب نہیں، قریب تر تھا۔

وہ بڑی محویت سے اپنے لب ایزل کے رخسار پر رکھے، جانے کیسا سکون
انڈیل رہا تھا خود میں، کہ اسکے ہوش میں آنے کی خبر تک ناں ہو پائی تھی
"اسے۔۔۔۔۔؛

ایزل کا دماغ سیکنڈ کے بیسیوں حصے میں بیدار ہوا۔۔۔۔۔

اسنے دانت پر دانت جمائے اپنے ہاتھ شامیر کے سینے پر جمائے اور بھرپور
کوشش کرتے اسے خود سے الگ کرنا چاہا۔۔۔

جسکا خاصا فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ شامیر بیگ کا ایک ہاتھ اسکی گردن تو دوسرا ایزل کی کمر کے گرد حصار کی صورت لپٹا ہوا تھا۔۔۔

مگر ایزل کی مذمت کے سبب اب شامیر اس سے ذرا فاصلے پر ہوا تھا۔۔۔ ایزل کی سانسوں کی ردھم کو وہ بخوبی محسوس کر رہا تھا، جواب آنکھوں میں خوف و خدشات سمیٹے اسکی حسین نیلی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ شش شاہ ویر.....؛ "شامیر کی آنکھوں میں کچھ الگ سا تاثر تھا۔۔۔ جسے وہ ہر بار کی طرح پڑھ ناں سکی۔۔۔

مگر دل و دماغ کی طنابیں اپنے معصوم بچے پر جا اٹکی۔۔۔ "شش شاہ ویر کہاں ہے شامیر.....؟

ایزل کے سوال میں روعب نہیں ڈر چھپا تھا ایک انجانا سا ڈر جو چند ہی گھنٹوں میں اس کی سانسوں کے ساتھ ساتھ اسکے دماغ کو متاثر کرنے لگا تھا۔۔۔

شامیر ششش،،،،،،،، شاہ ویر۔۔۔۔۔ میرا بیٹا کہاں ہے.....؟"

ایزل کی کپکپاتی بے چینی میں گھلی آواز پر شامیر بیگ جیسے ہوش میں لوٹا

تھا۔

_____ ماتھے پر ایک ساتھ جانے کتنے ہی ناگوار بل نمایاں ہوئے

!! _____ شاہ ویر میرا بھی بیٹا ہے ایزل شامیر رضا بیگ

ایزل کی گردن کو ایک دم سے پیچھے سے دبوچتا وہ اسکے چہرے پر غصے سے دھاڑا تھا،

ایزل یکدم سے خوفزدہ سی ہوتے چیخی، جب مقابل خود پر جھکے اس ظالم کی گرم جھلسا دینے والی دکھتی سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہوئیں.....

پانچ سال گزار لیے تم نے۔۔۔ کیا ایک بار بھی تمہیں خیال نہیں آیا،
"کہ وہ میرا بھی بچہ ہے مجھے بتانا تک گنوارہ نہیں کیا تم نے۔۔۔۔۔
اسکا لہجہ لمحوں میں شکوہ کناں ہوا تھا۔۔

اسے لگا جیسے وہ اپنا کرب اپنا ہجر اس پر عیاں کرے گا، تو اس بے حس ظالم لڑکی کو اس پر رحم آجائے گا۔

کیا بتاتی تمہیں میں۔۔۔ کہ دیکھو شامیر بیگ،،، تمہارا خون مجھ میں پرورش پا رہا ہے،، تمہارے پاس آ کر اپنی آنکھوں سے دیکھتی کہ میرا شوہر کیسے کسی اور لڑکی کی بانہوں میں جھول رہا ہے۔۔۔ کیا لینے آتی تمہارے پاس،،، پھر سے کوئی نیا دکھ نئی تکلیف لینے آتی،،،

"

نم نگاہوں سے اپنی گردن کے گرد لیٹے اس ستمگر کے ہاتھ کو ہٹانے کی کوشش کرتے وہ بپھری شیرنی بنی دھاڑی تھی۔۔۔ کیا کچھ نہیں تھا اس کی آنکھوں میں،،، شکوہ احساس محرومی، نفرت اور

"کرب۔۔۔۔؛

جانتے ہو شامیر بیگ،،، ایک عورت کو کبھی بھی اتنا کمزور نہیں ہونا چاہیے کہ تم جیسے مرد اسے اپنا غلام سمجھ کر دل بہلاتے رہیں۔۔۔ ایک بات اپنے دماغ میں اچھے سے بٹھالو۔۔۔ ایزل جاوید اختر کوئی کمزور یا بے بس

لڑکی نہیں جو اپنا دفاع ناں کر سکے۔۔۔۔۔ تمہارے پاس مجھے دینے کو کچھ نہیں، سوائے دوہری اذیتوں کے۔۔۔

بہتر ہو گا کہ مجھے اور میرے بچے کو چپ چاپ جانے دو یہاں سے۔۔۔۔۔ میں اپنے بیٹے کے ساتھ بہت خوش ہوں اپنی زندگی میں۔۔۔۔۔!"

اور اب مجھے کسی کی بھی ضرورت نہیں، تمہارا کیا ہے تمہیں تو ویسے بھی کوئی دوسری ایزل مل جائے گی بہلاتے رہنا اپنا دل۔۔۔۔۔ اور خبردار "جو آئندہ اس طرح سے میرے قریب آئے تو۔۔۔۔۔"

ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ جھٹکے وہ بے رخی سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔ شامیر بالکل سپاٹ چہرے سے اس بے حس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو آج اسکے لیے بالکل ایک الگ انجان لڑکی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے بے بسی سے مسکرایا۔

ایزل ناچاہتے ہوئے بھی ٹھٹکی۔۔۔

نگاہیں اس شتمگر کی جانب اٹھی، تو جیسے پلٹنا بھول گئی تھیں۔

وہ حسین تھا مگر گزرے وقت نے اسکے حسن کو مزید نکھارا تھا۔

ایک عجب سی رونق تھی اسکے چہرے پر۔۔۔۔۔ جو اسے ممتاز کرتی
تھی۔۔ مگر کیوں؟ کس لئے۔۔ ایسا کیا خاص تھا اس میں۔۔۔۔۔!" وہ
"برائیوں میں گھرا شخص اس قدر حسین تھا مگر کیسے۔۔؛

جانے کتنے لمحے گزرے تھے، وہاں موجود خاموشی میں گہرے سانس
بھرتے وہ دونوں نفوس گہری سوچوں میں الجھے ہوئے تھے۔

تمہارا قصور نہیں ہے زندگی، قصور میرا ہے جو تم جیسی بے حس لڑکی پر
میں دل ہار بیٹھا۔

شامیر بیگ کی ایک نگاہ کو ترسنے والی لڑکیوں کو چھوڑا سنے تم جیسے ظالم
لڑکی کو چنا۔۔ جس نے مجھے ایڈیکٹ بنا کر کہی کانٹاں چھوڑا۔۔

مگر ایک بات یاد رکھنا۔۔۔۔۔ وقت بدلا ہے، حالات بدلے ہیں مگر شامیر
بیگ آج بھی اتنا ہی جنونی ہے تمہارے لئے جتنا پہلے دن سے تھا۔

تم سے دور رہنے کا تو سوال بھی سوال نہیں کر سکتا مجھ سے۔۔۔۔۔ کیونکہ
حلال بیوی ہو تم میری، بڑی کر لی موجِ مستی۔۔۔۔۔ ریڈی کر لو خود کو
کیونکہ آج کی رات عذاب ہو گی تمہارے لئے،، ان گزرے پانچ سالوں
کے ایک ایک لمحے کا سود سمیت حساب ناں لیا تو شامیر بیگ نام نہیں
"میرا۔۔۔۔۔"

ایزل کے جبرے کو اپنے ہاتھ میں دبوچے وہ اس قدر جنونیت بھرے
انداز میں بولا تھا کہ ایزل کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف سے سرسراہٹ سی
دوڑنے لگی۔۔

اسنے ایک دم سے شیریں سی دل جلانے والی مسکراہٹ پاس کی۔۔
جسے دیکھ ہر بار کی طرح آج بھی ایزل کو اس سے مزید نفرت ہوئی تھی
۔۔

لو یو ڈار لنگ سی یو سون۔۔۔۔۔ "اسکے ہونٹوں کو چھوتے وہ بے باکی سے
کہتا ایک دم سے اسے حصار سے آزاد کر تابیڈ سے اتر ا۔۔۔۔۔"

ایک بھر پور نگاہ سیاہ سوٹ میں ملبوس خود کو گھورتی اپنی بپھری شیرنی پر
ڈالے۔۔۔ وہ شاہانہ انداز سے چلتا صوفے کی جانب بڑھا۔ اپنا کورٹ
اٹھائے وہ فلائنگ کس اسکی جانب اچھالتا روم سے باہر نکلا۔

ZAINABRAJPOOT

"اوہ تو آپ میرے ڈیڈ کے ڈیڈ ہیں۔۔۔۔۔؛
وہ بڑے سے چاکلیٹ پیک میں اپنی چھوٹی سے انگلی گھسائے اطمینان سے
چاکلیٹ کھاتا اپنے سامنے نثار جاتی نگاہوں سے خود کو دیکھتے رضا بیگ سے
مخاطب ہوا۔

رضانے خوشی سے نہال جاتے اپنے جان کے ٹوٹے کو دیکھ ویل چئیر پر
بیٹھی تمینہ بیگم کو دیکھا۔۔۔

جو لڑتی نم نگاہوں سے اپنی شامیر کے خون کو دیکھ مسلسل روئے جارہی
تھیں۔۔۔

ایزل کے جانے کے ایک سال بعد ہی ایک کار ایکسیڈنٹ میں وہ دونوں
ٹانگوں سے معذور ہو گئی تھیں۔۔۔۔

دو سال کی معذوری سہنے کے بعد ان کے دل میں سب سے پہلا خیال
ایزل جاوید اختر کا ابھرا تھا جو انکے بدترین تشدد کا نشانہ بنی تھی۔۔۔
وہ بارہا شامیر سے کہتی رہی کہ وہ بس ایک بار انہیں ایزل سے ملا دے مگر
وہ ہر بار ٹالتا رہا۔۔۔ دو سال سے وہ وہیل چیئر کے علاوہ اب سٹک کی مدد
سے چلنے پھرنے لگی تھیں، جس میں زیادہ تر ہاتھ شامیر کی توجہ اور وقت کا
تھا۔۔

"ہاں میری جان میں آپ کے ڈیڈ کا ڈیڈ ہوں۔۔۔۔"

اپنی آنکھوں میں آتے آنسوؤں کو صاف کرتے وہ خوشی سے نہال ہوئے
اس بھورے شہزادے کو دیکھتے بولے۔۔۔

"تو پھر آپ کو اپنے بیٹے کو ایشاپیدا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔"

شاہ ویر کا دھیان چاکلیٹ میں تھا۔۔۔ کیونکہ آج کافی عرصے بعد اسے ایک ساتھ ڈھیروں چاکلیٹس ملی تھیں، وہ جانتا تھا ایزل جیسے ہی آئے گی وہ سب چھین لے گی۔ اسی لئے اسنے شرٹ کے اندر پانچ سے چھ عدد بڑی بڑی چاکلیٹس چھپائی تھیں۔۔۔

اور ایک سے وہ انصاف کرنے میں مگن تھا۔۔۔

"کیوں،،، کیسا پیدا کرنا چاہیے تھا۔۔۔؟"

رضابیگ نے الجھی نگاہوں سے اپنے پوتے کو دیکھ پوچھا۔۔۔

کیونکہ وہ میرے جیسے دکھتے ہیں، اور ان کو میرے جیسے دکھنا نہیں

چاہیے۔۔۔؛ شاہ ویر نے اپنی چھوٹی سی ناک سکوڑ کر کہا تو تمینہ بیگم

چھڑی کے سہارے چنیر سے اٹھ صوفے پر اسکے پاس بیٹھی۔۔۔

اسکے چاکلیٹ سے بھرے چہرے کے بوسے لیتی وہ اسے سینے سے لگائے

بے آواز رونے لگی۔۔۔

اچھا شاہ ویر،،، آپ کے ڈیڈ کو کیوں نہیں دکھنا چاہیے آپ کے

"جیسا۔۔۔۔۔"

تمینہ بیگم کے رونے سے وہ سہم گیا تھا جس پر رضانے انہیں اشارے سے خاموش ہونے کا کہا تو وہ سر ہلاتی آنسوؤں پونچھ اس سے دوبارہ سوال گو ہوئیں۔۔۔

ہاں کیونکہ ایسے تو مام میرے علاوہ ان سے بھی پیار کریں گی۔۔۔ اور شاہ
 "ویر کی مام بس اسے پیار کر سکتی ہیں۔ آپ کے بیٹے سے نہیں۔۔۔۔
 اسنے سراٹھائے تمینہ بیگم کو دیکھتے کافی سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔
 رضا اور تمینہ الجھن سے اسے دیکھتے رہے، اسے دیکھتے یہ یقین کرنا آسان
 تھا کہ وہ ایک چار سالہ بچہ ہے مگر اسکی باتیں سننے کے بعد یہ ماننا کافی مشکل
 ہو جاتا تھا۔۔

اور اب بھی وہ دونوں شامیر بیگ کے سپوت کے لاجک اور اسکی اتنی گہری سوچ پر حیرت زدہ سے اسے دیکھتے رہ گئے۔۔

جب پیچھے سے آتے شامیر کے لبوں پر یہ سنتے ہی ایک جاندار مسکان
بکھری۔۔۔۔

اسنے جھکتے اسے صوفے کے پیچھے سے ہی تمینہ بیگم کی گود سے اٹھایا۔۔ اور
اسے ہوا میں اچھالتے اپنے سامنے کیا۔۔۔

"اپس ڈیڈ۔۔۔ میری چاکلیٹس گر گئی۔۔۔"

شاہویر نے متفکر سے لہجے میں اپنی شرٹ سے نیچے گرتی چاکلیٹس کو دیکھتے
ہوئے کہا۔۔۔

اسکے لہجے میں اداسی کا عنصر جھلکا تھا۔۔

رضابیگ اور تمینہ بیگم خواب کی سی کیفیت میں اس حسین منظر کو دیکھ
رہے تھے۔

"ڈونٹ وری میری جان، ڈیڈ اور لادیں گے آپ کو۔۔۔"

شامیر نے ایک دم سے محبت بھرے لہجے میں کہتے اسکا چہرہ چوم ڈالا۔۔۔
جب اپنے معصوم رخسار پر شامیر بیگ کی بئیر ڈکی چبھن محسوس کرتا وہ
کھکھلا اٹھا۔۔۔

شامیر اسکی کھکھلاہٹ سنے اسکے ساتھ مسکرایا۔۔۔۔۔ اسے یو نہی چومتے
وہ بانہوں میں بھرے صوفے پر رضایگ اور تمینہ بیگم کے درمیان میں
بیٹھا۔۔

"ڈیڈ کیا اب ہم سچ میں یہیں رہیں گے۔۔۔ آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔
اسکے گود میں رخ شامیر کی جانب کیے بیٹھتا وہ کافی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا
اسکی نیلی آنکھوں میں ایک خاص سی چمک تھی۔۔
جیسے وہ شامیر کی ہاں کے انتظار میں ہو۔۔۔۔۔
شامیر نے نار جاتی نگاہوں سے اپنے جگر کے ٹکڑے کو دیکھا اور پھر بے
حد محبت سے اسکی آنکھوں پر بوسہ دیا۔۔
بالکل میری جان اب آپ یہی رہو گے اپنے ڈیڈ اور دادا دادی۔۔۔۔۔ کے
پاس۔۔۔۔۔"

شامیر نے اس ننھی سی جان کو سینے میں بھینچ لیا۔ ایک سکون کی ٹھنڈی
پھوار تھی جو اسکی رگ رگ میں اترتی جا رہی تھی۔۔۔

سوئٹزر لینڈ سے واپسی کے تمام سفر میں وہ اسے چومتا رہا تھا۔۔

اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ مگر ناتوا آنکھیں بھر رہی تھیں ناں ہی دل۔۔۔۔۔
وہ تو اپنی زندگی کو لینے گیا تھا اسے معلوم تھا کہ اسکا رب اسے اس تحفے سے
بھی نواز دے گا۔۔۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ آخر اسکی تڑپ کے بعد بھی اسکے رب نے اسے اتنے
سال کیوں آزمایا تھا کیونکہ وہ اسے اولاد جیسی دولت سے بھی نوازنے والا
تھا۔۔

اتنے دکھ سہنے کے بعد آج وہ دامن میں خوشیاں سمیٹے لوٹا تھا۔۔
"ڈیڈ۔۔۔۔۔ کین آئی کس یو.....؟

شاہ ویر نے بے حد اچانک سے پوچھا۔۔۔۔۔ جس پر ہال میں داخل ہوتے
روحان اور شہزہ بھی مسکرائے۔۔۔۔۔

"میری جان اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔؟

شامیر بیگ نے دھڑکتے دل سے اس معصوم شہزادے کو دیکھا کہا تھا مگر
اسکی نیلی سمندر سی گہری آنکھوں کے گوشے نم ہوئے تھے۔۔

وہ جانتا تھا اسکا بیٹا، اس احساس کو محسوس کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔

مگر وہ زبان سے نہیں کہے گا۔۔۔ جبھی اس نے تیزی سے کہتے اسکے بال
بکھیرے۔۔ جس پر وہ کھکھلاتا۔۔۔

شامیر کے گال میں ابھرتے ڈمپل پر لب رکھ گیا۔۔۔

ایک سکون تھا جو شامیر بیگ کے روم روم میں پیوست ہوتا ادھر طے

زخموں پر مرہم کی طرح جذب ہوتا گیا تھا۔۔۔

دیوار کے پیچھے چھپی ایزل نے جھٹ سے اس منظر کو دیکھے اپنی آنکھیں

پونجھی اس سے زیادہ اگر وہ دیکھ لیتی تو یہاں سے بھاگنے کا اسکا ارادہ یقیناً

ترک ہو جاتا۔۔۔

جبھی وہ اٹے قدموں سے روم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

ZINABRAJPOOT

”ایم سوری شامیر میں بتانا چاہتا تھا تجھے مگر..... چٹاخ؛ _____“

مگر کیا _____ تجھے لگا کہ یہ بات اتنی ضروری نہیں کہ شامیر بیگ کو
"بتائی جائے"،،

ایس ایم پیلس میں موجود شامیر کے پرائیوٹ آفس میں اس وقت ماحول
سخت گرم تھا۔

جہاں حمزہ لفظوں کے تانے بانے بنتا جب معذرت کرنے لگا تو آگے سے
اس پھرے شیر کے ہاتھ سے پڑتے بھاری تھپڑنے اسکی آنکھوں کے
سامنے اندھیرا سا کر دیا۔

شامیر نے تیزی سے جھپٹتے اسکے گریبان کو دبو چا۔۔۔۔
جو نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

صوفے پر بیٹھا روحان چائے کی چسکیوں میں یہ خوبصورت منظر انجوائے
کر رہا تھا۔۔

اسکا دکھ بے حد گہرا تھا اسکے جگری یار پچھلے آٹھ سال سے اسکے ساتھ دغا
کرتے آرہے تھے۔

اسی لیے وہ ناراضگی کو کمر کے پیچھے باندھے،،،، پری اور شرزہ کے ساتھ
وقت پر ایس ایم پیلس پہنچ آیا تھا،

اور اب وہ بہت مزے سے یہ دلچسپ لڑائی دیکھ رہا تھا۔
دیکھ شامیر تو بھی جانتا ہے کہ جس وقت ایزل تجھ سے دور گئی، حالات
کس قدر سنگین تھے،،،

اگر تو دوبارہ سے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کرتا تو ممکن تھا کہ تجھ سے
پہلے ایزل پر نظریں جمائے بیٹھے رباب کے ڈیلرز ایزل کو کڈنیپ کر لیتے،
"پھر ناں تو تم کچھ کر پاتے ناں ہی ہم۔۔۔۔۔"

شٹ اپ خمزہ۔۔۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے اسے کچھ بھی نہیں ہو
سکتا اور ناں ہی میں ہونے دیتا۔۔۔۔۔ دیکھا میرا بچہ۔۔۔۔۔ وہ ہچکچا
رہا ہے اپنے ہی گھر کی کسی بھی چیز کو چھونے سے۔۔۔۔۔ اسے لگتا ہے
کہ یہ سب کچھ صرف چند پل کیلئے ہے۔۔۔۔۔ اگر تم مجھے پہلے ہی شاہ ویر
کے متعلق آگاہ کر دیتے تو آج میرا بیٹا اس احساس کمتری کا شکار ناں
"ہوتا۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں غصے کی سرخی مزید بڑھی تھی۔

وہ پے درپے اسکے چہرے پر مکے جھڑتا اپنا غصہ نکال رہا تھا۔

"!بس کر دو شامیر، کیا اب جان لوگے میرے بچے کی۔۔۔۔۔"

دل پر ضبط کیے خاموش تماشائی بنے بیٹھے میجر شاویز ایک دم سے تڑپ اٹھے تھے۔

اپنی آنکھوں کے سامنے خمزہ کی دھلائی انہیں تڑپانے کو کافی تھی۔۔

آپ سے تو میں بات کر بھی نہیں رہا تو میجر صاحب چپ چاپ بیٹھ جائیں۔

ورنہ اس عمر میں اگر کوئی ہڈی ٹوٹ گئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں

.....گے!!!

اسنے غصے سے اپنی نیلی نگاہیں اٹھائے میجر شاویز کو دیکھ دانت پر دانت

جمائے ذرا سخت سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

میجر شاویز نے اس پاگل شخص کو غصے سے گھورتے خمزہ کے گریبان کے

گر دلیپٹا اس کا ہاتھ کھولا۔

اور پھر تیزی سے اسے سہارہ دیے وہ صوفے پر لے جاتے اسے بٹھاتے
شامیر کی طرف لپکے۔۔

بہت ہی کوئی منحوس گھڑی تھی میجر شامیر بیگ،،، جب میں نے اپنے بیٹے
کے کہنے پر تمہیں اس فورس اس مشن کے لئے سلیکیٹ کیا۔۔۔۔

چلیں اب احساس ہو گیا ناں آپ کو۔۔۔ مگر افسوس رہے گا کہ آپ کو
یہ احساس وقت گزرنے کے بعد ہوا ہے۔۔۔ اور اب سوائے پچھتانے
!___ کے کچھ کر بھی نہیں سکتے آپ

اپنا بھاری ہاتھ شاویز کے کاندھے پر رکھتے وہ دل جلانے والی مسکراہٹ
پاس کرتے پھر سے خمزہ کو گھورنے لگا۔۔

"سٹاپ اٹ میر___ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ پھر سے خمزہ کی درگت کرتا، میجر شاویز نے غصے
بھرے لہجے میں اسے وارننگ دی جس پر اسکی نیلی آنکھوں میں چمک
ابھری۔۔۔۔

اگر میرے بس میں ہو تو میں اپنی آنے والی نسل کو یہ ہدایت دیتا جاؤں گا
کہ دنیا میں۔ جس مرضی سے تعلق بناؤ مگر شامیر بیگ کے خاندان سے
کو سوں دور رہنا۔۔۔۔۔

تم دیکھنا شامیر یہ آخری غلطی ہے جو میرے بیٹے نے تم سے دوستی کر کے
کی ہے اب آئندہ تم یا تمہارا خاندان میرے خاندان سے کبھی نہیں جڑ
پائے گا۔۔۔

میجر شاویز کی پر عزم لہجے میں کہی گئی بات پر خمزہ کی جانب بڑھتا وہ ایک
دم سے رکا۔۔

روحان نے تجسس سے اس سارے منظر کو دیکھ چائے کا کپ میز پر دھرا
،، شامیر بیگ سے میجر شاویز کی خار سے وہ بخوبی واقف تھا۔۔۔

مگر اب ہر بار کی طرح اسے شامیر کی طرف سے کسی کرارے جواب کا
انتظار تھا۔۔۔

زیادہ دعوے مت کریں میجر،،،، کیا پتہ خدا نے آپ کا مستقبل، میرا
مطلب آپکے خاندان کا مستقبل میرے خاندان کے ساتھ پہلے سے جوڑ
رکھا ہو۔۔۔ پھر آپ کو یہ سب ہضم نہیں ہو پائے گا۔۔۔ تو بہتر ہے کہ
"! اتناڑیں جتنی پرواز ہو۔۔۔۔۔ یہ ناں ہو کہ منہ کے بل گریں۔۔۔
آنکھ ونک کرتے اسنے دل جلانے والے انداز میں معنی خیزی سے کہا
تھا۔۔۔

جس پر روحان کا امڈ تاقہقہ میجر شاوریز کو مزید آگ لگا گیا۔۔
میں دعویٰ نہیں کر رہا میں لکھ کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔ یہ بات _____"
میری آنے والی سات نسلیں بھی تم جیسے دوغلے خرانٹ شخص کے پاس
"نہیں بھٹکے گی۔۔

ڈیڈ _____!" شامیر کوئی جواب دیتا کہ اچانک سے شاہ ویر کی آواز
پر وہ سبھی چونکے تھے۔

خمرہ نے اپنی آنکھ پر تیزی سے ہاتھ رکھا اور فوراً سے سیدھا ہوتے
..... بیٹھا

ویر میری جان آپ یہاں کیسے آئے؟" چونکہ آفس کافی دور تھا اور پیلس کی آخری منزل پر ہونے کی وجہ سے وہاں جانا صرف لفٹ سے ممکن تھا۔ شامیر نے آگے بڑھتے اپنے چھوٹے شہزادے کو گود میں بھرتے فکر مندی سے پوچھا،

""! ڈیڈ لفٹ سے آیا،، اور کیسے آتا

شامیر کی گردن کے گرد اپنے دونوں ہاتھ لپیٹتے وہ کسی بڑے کی طرح بولا۔

تو میجر شاویز نے ترچھی نگاہوں سے اس چھوٹے سے سرخ و سفید رنگت والے شہزادے کو دیکھا۔

جو خوبخو اپنے باپ کی کاپی تھا۔

""ڈیڈ یہ بڑی مونچھوں والے انکل کون ہیں.....؟

نبلی آنکھوں میں تجسس سموئے شاہ ویر نے خود کو جانچتی نگاہوں سے دیکھتے میجر شاویز کی بابت پوچھا۔

تو کمرے میں ایک دم سے گہرہ سکوت چھا گیا۔۔
میجر شاویز کا ہاتھ بلا ارادہ اپنی مونچھوں پر گیا تھا۔۔
وہ سینہ پھیلائے مونچھوں کو ٹھیک کرتے وہاں سے واک آؤٹ کر گئے

جب کمرے کی فضا ایک دم سے شامیر، خمزہ اور روحان کے جاندار
قہقہوں سے گونج اٹھی۔۔۔

Dad , why are you laughing so much....?"

شاہ ویر نے ان تینوں پر ایک حیرت بھری نگاہ ڈالی، جب پیٹ پر ہاتھ
رکھے روحان آنکھیں پونچھتا اٹھا اور پھر تیزی سے شاہ ویر کے گالوں کو
چومنے لگا۔۔

اسکے بعد خمزہ نے بھی اسے ایسے ہی جی بھر کے لاڈ کیا تھا۔
ڈیڈ کے پرنس،،، وہ بڑی مونچھوں والے آپ کے دادا ہیں۔۔۔۔ اور
"___ آپ کے انکل خمزہ کے ڈیڈ

شاہ ویر کے چہرے پر بوسے دیتا شامیر اسے بار بار خود میں بھینچ رہا تھا۔۔
جبکہ شاہ ویر تو کچھ ہی گھنٹوں میں اپنے ڈیڈ اور اس گھر سے بے حد اٹیچ ہو
چکا تھا۔۔ اس کے چھوٹے سے چہرے پر سے خوشی ایسی چپکی تھی کہ جانے کا
نام نہیں لے رہی تھی۔

وہیں اس کے آنے کے بعد ایس ایم پیلس میں خوشیاں ایک بار پھر سے لوٹ
آئی تھیں۔۔

ZINABRAJPOOT

پورا دن گزر چکا تھا مگر ناں تو شاہ ویر، ایزل کے پاس بھٹکا تھا ناں ہی
شامیر۔۔۔۔ ملازمہ اسے کھانے کا کہہ کر جا چکی تھی، جس پر اس نے انتہائی
روکھے پن سے جواب دیا،
_ اور کھانے سے انکار کر دیا

"پوچھ سکتا ہوں،، کھانے سے کیوں انکار کیا تم نے،،،،؟"

دروازے کالا ک خود سے کھولتا، وہ کافی ہشاش بشاش سا اندر آیا تھا، ایک
نگاہ اپنی روٹھی بیگم پر ڈالے شامیر نے کھانے کی ٹرے، میز پر رکھی
اور پھر شاہ ویر کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

شاہ ویر نے فوراً سے سر اثبات میں ہلا دیا،
”!_____ مجھے نہیں کھانا تم چلے جج

وہ غصے سے بھری دھاڑتے ہوئے بولی، جب ایک دم سے گردن موڑنے
پر اسکی نگاہ شاہ ویر پر پڑی، تو وہ ایک دم سے چپ ہوتے رہ گئی،

مام کیا ہوا آپ ناراض ہو ڈیڈ سے۔۔۔۔۔۔،،، ڈیڈ نے مجھے بتایا کہ
انہوں نے آپ کو ہرٹ کیا ہے، دیٹس وائے آپ ان سے ناراض
”ہو،،،“

شاہ ویر تیزی سے ایزل کی جانب لپکا تھا۔ جسے وہ گود میں بھرتے سینے سے
لگا گئی،

”! نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے میری جان۔۔۔۔

ایزل نے ایک تیز نگاہ خود کو گھورتے شامیر پر ڈالے شاہ ویر سے کہا،
جو اسے ہی دیکھ رہا تھا،

"اگر آپ ناراض نہیں تو پھر آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہی،،،
اسنے نیلی آنکھوں میں حیرت سمیٹے ایزل کو دیکھ پوچھا،
جبکہ شامیر اپنے پار ٹنر کے شارپ ماسنڈ پر عیش عیش کراٹھا۔۔۔۔
"مجھے بھوک نہیں میری جان۔۔۔۔"

ایزل نے جلدی سے اپنے آپ کو نارمل کیا، چہرے پر خوشگوار سے
تاثرات سجائے، وہ شاہ ویر کو گود میں بھرتی بیڈ پر جا بیٹھی،
شامیر کو سرے سے اگنور کر رہی تھی، جس کا اندازہ شامیر بیگ کو کافی
اچھے سے ہو چکا تھا۔

آپ کی مام ناراض ہیں پار ٹنر،، اسی لئے تو کھانا بھی نہیں کھا رہی،، مگر کوئی
بات نہیں، دیکھو میں کھانا لایا ہوں، آج ہم تینوں ایک ساتھ ڈنر کریں
"،،،، گے"

کھانے کی ٹرے کو میز پر سے اٹھاتے وہ بیڈ کی جانب بڑھتا، شاہ ویر سے مخاطب ہوا تھا،

جبکہ اسکی بات پر ایزل کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے،،
وہ بیزارگی سے انگلیاں چٹخانے لگی۔۔

""یس ڈیڈ آج ہم ایک ساتھ کھانا کھائیں گے

شامیر جو نہی ایزل کے پاس بیٹھا، ایزل غیر محسوس انداز میں پیچھے کو سرکی،، مگر وہ بھی ڈھیٹ بنا اسکے ساتھ لگتا آرام سے بیٹھا، جب شاہ ویر چہکتے ہوئے بولا اور ایک دم سے ایزل کی گود سے اٹھتا وہ شامیر کی گود میں پورے استحقاق سے براجمان ہوا تھا،

ایزل ہکا بکاسی اپنے بیٹے کو دیکھتی رہ گئی،، جو اسے سرے سے ہی انور کرتا،، اپنے باپ کی گود میں بڑے استحقاق اور لاڈ سے بیٹھا تھا۔۔

ڈیڈ کی جان،، آپ کی اصل جگہ یہی ہے،، اپنے ڈیڈ کے پاس،، آج میں
"اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤں گا اپنی جان کو۔۔۔۔"

اسنے بریانی کی پلیٹ ہاتھ میں پکڑتے شاہ ویر کے گال پر بوسہ دیتے کہا تھا،

ڈیڈام اس سے بھی زیادہ ٹیسٹی بناتی ہیں،،، "بریانی کی بائٹ لینے کے بعد
شاہ ویر نے ایزل کی جانب دیکھتے کہا تو شامیر کو حیرت ہوئی،،
اچھا مجھے تو کبھی ایک گلاس پانی نہیں دیا آپ کی مام نے۔۔۔ اس حساب
"سے آپ بڑے لکی ہو

وہ اپنے ازلی انداز میں مسکراتا ہوا ٹونٹ کرنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔
زہرناں دے دوں۔۔۔۔!" دانت پر دانت جمائے وہ خاصے غصے سے
پہلوں بدلتے بولی،، مگر اسکی کہی بات شامیر بیگ سن چکا تھا،
جبھی لب دبائے اپنی مسکراہٹ روکی،،

دیکھ لو شاہ ویر آپ کی مام ناراض ہیں،،، اسی لیے تو میرے ہاتھ سے کھا
نہیں رہی،،، شامیر نے چہرے پر مظلومیت طاری کرتے شاہ ویر سے کہا،،
جس پر شاہ ویر نے ایزل کو دیکھا،،

جو کھا جانے والی نگاہوں سے شامیر کو گھورتی بے بسی سے اسکے ہاتھ سے
نوالہ لے گئی۔

"مام اب ہم یہی رہیں گے ناں ڈیڈ کے پاس۔۔۔۔۔"

شاہ ویر کی بات پر پانی کا گلاس اٹھاتے شامیر کا ہاتھ ایک پل کو تھا۔۔۔
دل جانے کیوں عجیب سے انداز میں دھڑکا تھا۔۔ اسنے نگاہیں اٹھائے اس
قاتل حسینہ کو دیکھا۔۔

جس کا چہرہ تاریک پڑا تھا۔۔

شاید وہ اس سوال کی توقع نہیں کر رہی تھی،،

شاہ ویر کتنی بار کہا ہے آپ سے۔۔۔۔ کہ کھاتے ہوئے بولتے نہیں،،
"جلدی سے کھانا فٹش کرو پھر آپ نے سونا بھی ہے۔۔۔۔۔"

ایزل بنا جواب دیے، اسے ہدایت دینے لگی، اسکی بات پر شامیر نے
گہری سانس فضا کے سپرد کرتے سر کو جھٹکا،،،
اور پھر سے شاہ ویر کو کھانا کھلانے لگا۔۔

مجھے کچھ کام ہے،،، شاہ ویر آج آپ مام کے پاس سو جاؤ، میں تھوڑی دیر
"بعد آؤں گا۔۔۔۔"

ملازمہ کے ہاتھ برتن واپس بھجواتے، وہ فریش ہوتا کپڑے چنچ کرتے
روم میں آیا،

جہاں شاہ ویر اسکے انتظار میں بیٹھا تھا۔۔

مگر ڈیڈ آپ نے کہا تھا کہ آپ آج میرے اور مام کے ساتھ سوئیں گے۔۔۔

اسکا معصوم چہرہ لمحوں میں اتر اٹھا۔۔ اپنے بیٹے کے چہرے پر مایوسی دیکھ
ایزل کا دل چاہا کہ ابھی کے ابھی شامیر بیگ کو جان سے مار دیتی۔
ان کی عادت ہے شاہ ویر،، ایسے جانے کی،، آپ سیڈ مت ہوں،، میں
"_____ ہوں ناں آپ کے پاس

شاہ ویر کے بال سہلاتے،،، وہ طنز کرتے لہجے میں بولی،
تو شامیر نے ایک بے بس نگاہ اس پر ڈالی،، تم سے تو میں آکربات کرتا
"ہوں،، جانم ویٹ اینڈ وایچ،،،،،

نیلی پر اسرار نگاہوں سے اسکے وجود کو گھورتا وہ معنی خیز سے بڑبڑاتا، شاہ
ویر کے گال پر بوسہ دیتے روم سے باہر نکلا۔۔

شاہ ویر کو اپنی بانہوں میں سمیٹے وہ دبے قدموں سے روم سے
،، نکلی،، رات کے گیارہ بج رہے تھے

اور ابھی تک شامیر واپس نہیں لوٹا تھا، ایزل کے پاس اس سے بہتر
، اور کوئی موقع ہو ہی نہیں سکتا تھا

جبھی وہ دبے قدموں سے خود پر ایک بڑی سی چادر لپیٹے، پیلس کے
، عقبی گیٹ کی جانب بڑھی تھی

اسکا سانس خوف سے تیز تیز چل رہا تھا، چہرہ پسینے سے تر تھا، مگر وہ
کسی بھی حال میں اس گھر سے اور شامیر بیگ سے بہت دور بھاگ
،، جانا چاہتی تھی

ابھی وہ کیٹ سے کافی دور تھی،، جب اپنے پیچھے اسے کسی کے
بھاری قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

"!،،،، ایزل نے رفتار مزید بڑھا دی،،،،، ایزل رک جاؤ
خمرہ کی آواز اور اپنے وجود پر پڑتی تیز روشنی کے سبب، ناچاہتے
_ ہوئے بھی اسے رکنا پڑا تھا
"کہاں جا رہی ہو.....؟

وہ چلتا اسکے سامنے آن رکا، چہرے پر سنجیدگی بھرے تاثرات
، سجائے وہ بالکل سپاٹ سے لہجے میں گویا ہوا تھا
، ایزل کے ساتھ روبرویہ اسکی پہلی ملاقات تھی
،، مگر ایزل اتنا جانتی تھی کہ وہ ایک اچھا انسان ہے
"،،، میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں بھائی پیچھے ہٹیں
اسنے لہجے کو حتی الامکان طور پر روکھا بنائے دو ٹوک سے انداز میں کہا
_ تھا

خمرہ نے ایک نگاہ اس معصوم پر ڈالی اور پھر بنا کچھ کہے، اسکی گود
،، میں موجود شاہ ویر کو اپنی بانہوں میں بھرا

شاہ ویر۔۔۔۔۔ مجھے واپس کریں میرا بچہ،، بھائی،، شاہ ویر

"

اسکی بات کا کوئی بھی جواب دینے کی بجائے،، خمرہ شاہ ویر کو اٹھائے پیلس کی اندورنی جانب بڑھا تھا۔

جس پر ایزل نے تیزی سے مذمت کرنا چاہی،، مگر وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا سیدھا پیلس کے اندر داخل ہوا۔۔

".....بھائی میرا بیٹا دیں مجھے، مجھے نہیں رہنا اس گھر میں ایزل تقریباً بھاگتی ہوئی اسکے پیچھے جا رہی تھی، جو بنا اسکی کسی بات پر کان دھرے، تیزی سے شامیر کے روم میں گیا۔
اب بے حد نرمی سے شاہ ویر کو بیڈ پر ڈالے، وہ اسپر کمفرٹر دینے لگا۔۔

جسے آگے بڑھتے ایزل نے غصے سے دبوچ لیا۔۔
خمرہ نے حیرت سے اس بھپری شیرنی کو دیکھا اور پھر ایک سرد سانس فضا کے سپرد خارج کرتے ایزل کی کلائی کو دبوچ لیا۔

!"_____ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں میرا بازو

خمرہ اسے گھسیٹتا اپنے ساتھ لیے روم سے نکل آیا تھا۔۔

ایزل کا احتجاج ابھی تک جاری تھی، جبکہ خمرہ بناسنے اسے ساتھ لیے،، لفٹ کی جانب بڑھا اور پھر تیزی سے لفٹ کا ڈور بند کر دیا

کہاں لے جا رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں، چھوڑیں
"مجھے۔۔۔۔۔۔ مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔

ایزل دروازے کو کھولنے کی کوشش کرتی چلائی تھی۔

ایزل جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں،،، شامیر ویسا نہیں
!۔ ہے جیسا وہ دکھتا ہے۔۔۔۔۔

خمرہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی، جس پر وہ غصے سے پلٹی نفرت
و تنفر سے اسے گھورنے لگی۔

اوہ۔۔۔۔۔۔ تو آپ بھی اپنے دوست کی طرف داری کرنے

،، آتے ہیں

میں اچھے سے جانتی ہوں شامیر بیگ کو۔۔۔۔۔ وہ کیسا انسان ہے۔
"مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں سننا۔۔۔"

، وہ دو ٹوک لہجے میں غصے سے کہتی رخ پلٹ کر کھڑی ہو گئی
جب خمرہ نے افسوس بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

سننا نہیں تو مت سنو،، میں کچھ دکھانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اس کے بعد تم
"خود فیصلہ کرنا کہ کون ٹھیک ہے اور کون غلط۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

خمرہ نے اب کی بار ہاتھ سینے پر لپیٹے چہرے پر ایک مسکراہٹ
سجائے کہا تھا۔۔

،، اس کے انداز میں اعتماد تھا جس پر ناچا پتے ہوئے بھی ایزل چونکی
خمرہ نے اپنا فون نکالا۔۔ اور پھر تیزی سے کچھ نکالتے موبائل اس کے
سامنے کیا۔۔۔۔۔ ایزل۔۔ نے حیرت ونا سمجھی سے اسکا فون تھاما

۔۔۔

تو ایک پل کو سامنے کا منظر دیکھ اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

وہ کوئی لائیو کاسٹ چل رہی تھی، جس میں میڈیا کے سوالوں کے جواب دینے والا وہ سربراہی کرسی پر فل یونیفارم میں ملبوس، میجر شامیر بیگ اپنی شاہانہ پرسنالٹی سے براجمان تھا۔۔۔
جس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تو چہرے پر ایک نور تھا۔۔۔

، اسکا نام سٹیج پر گونج دار آواز میں پکارا جا رہا تھا
جب وہ تالیوں کی گونج میں مسکراتے ہوئے اٹھا، اور اپنا میڈل وصولتے وہ مائیک کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اس بڑے سے ہال میں موجود ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسکے احترام میں تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

ایزل بے جان ہاتھوں سے موبائل فون تھا مے یہ انوکھا آنکھوں کو حیرا کرنے والا منظر دیکھ رہی تھی

جب وہ شاہانہ مرد تعوذ، تسمیہ اور پھر ثناء پڑھنے کے بعد سورۃ الرحمن کی پہلی آیات کی تلاوت اپنی خوبصورت آواز میں کر رہا تھا۔۔۔

ایزل کی آنکھیں بے یقینی سے بہنے لگی،، آنکھوں سے گرتے ان موتیوں کے سبب اسے اسکرین کا منظر دھندلا نظر آ رہا تھا۔۔۔ مگر شامیر بیگ کی خوبصورت آواز اسکے کانوں میں کسی میٹھے ساز کی طرح رس گھول رہی تھی۔

وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

اب اسکے رونے کی آواز قدرے بلند ہو رہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اسکے ہاتھ سے فون چھینتے خمزہ نے جلدی سے آف کر دیا اور پھر اسکے سر پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ رکھا۔۔

ایزل نے اپنی آنسوؤں بھری سرخ ڈوروں سے لبریز غزالی آنکھیں اٹھائے خمزہ کو دیکھا۔۔

"مجھے سب جاننا ہے۔۔۔"

کپکپاتی لرزتی آوازیں کہے گئے یہ چند الفاظ تھے جنہیں سننے کے بعد خمزہ کو کچھ راحت سی محسوس ہوئی۔

اسنے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔

اور پھر لفٹ کے رکنے پر وہ ایزل کو لیے سب سے آخری منزل
کے آخری کونے میں لے گیا، یہ جگہ کسی بھول بھلیاں کے جیسی تھی
، کوئی بھی پہلی بار آتا یقیناً وہ واپسی کا راستہ بھول جاتا کیونکہ، ہر
عمارت کے ہر کمرے کا دروازے اور باہر سے ہوا پینٹ ایک جیسا
تھا۔

ایزل پہلی بار ان سب چیزوں کو دیکھ رہی تھی
آؤ۔۔۔۔۔" مخصوص جگہ پہنچنے کے بعد خمرہ نے اسے اپنے ساتھ
آنے کا اشارہ کیا۔۔ ایزل جھنجھکی مگر پھر خود کو مضبوط بناتے وہ اندر
،،، داخل ہوئی

جہاں سامنے ہی وال پر لگی ایک بڑی سے فوٹو شامیر بیگ کی تھی،،،
جو اسکے یونیفارم میں لی گئی ایک حسین ترین تصویر تھی۔۔
،، یقیناً اس کمرے کا علم کسی اور کو نہیں تھا
شامیر نے فورس کب جوائن کی۔۔

اپنی آنکھ سے گرتے آنسو کو رگڑتے وہ مضبوط لہجے میں استفسار
،،، کرنے لگی

آج سے آٹھ سال پہلے....." خمرہ کے جواب پر ایزل کو
حیرت کا جھٹکا لگا وہ حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔۔
جو اسکے تاثرات پر ہنسا۔۔۔

"رباب کو جانتی ہو۔۔۔۔۔"

خمرہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو ایزل کی آنکھوں میں اس نام سے
مرچیں بھر گئی۔ اسنے دانت پیستے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔
رباب ایک بڑے گینگ کی آنر تھی، جو پاکستان سے لڑکیوں کو بیرون
ممالک میں بیچتی تھی، تمہارے تایا نے تمہارا سودا رباب کے
"آدمیوں سے کیا تھا۔۔۔۔۔"

کیا مطلب یہ سب رباب نے کروایا،، مگر شامیر کا ان سب سے کیا
"تعلق۔۔۔۔۔؟"

ایزل نے حیرت سے سوال کیا۔۔

دراصل شامیر اور میں اسی کیس کو سا لو کرنے کے لئے باہر گئے
تھے، پڑھائی کا بہانہ کر کے،، وہاں شامیر نے جان بوجھ کر رباب
سے دوستی بڑھائی تاکہ اس پر نظر رکھ پانا آسان ہو سکے۔۔

پھر انہی دنوں میں ہمیں معلوم ہوا کہ وہ کسی پاکستانی لڑکی کو بیچنے والی
ہے نا صرف بیچنے والی ہے بلکہ اسکی ڈیل ایک بہت بڑی پارٹی میں
، لاکھوں لوگوں کے درمیان ہوگی

یقیناً وہ لڑکی اگر رباب کے ہاتھ لگ جاتی تو اسکی زندگی جہنم بنانے
میں وہ کوئی کثرناں چھوڑتی۔۔۔

"وہ لڑکی کوئی اور نہیں تم تھی ایزل۔۔۔۔۔"

خمرہ نے اسکی پرانی تصویر جو کہ پرویز کی وجہ سے رباب تک پہنچی
تھی ایزل کے ہاتھ میں دیتے اسے یہ راز بتایا تو ایزل کا چہرہ فق سا پڑ
گیا۔۔

وہ حیرت و بے یقینی سے اپنی تصویر کو دیکھ رہی تھی جو کتنی سال
پرانی تھی۔

یہ تصویر شامیر کو رباب کے گھر کی تلاشی کے دوران ملی تھی۔۔

وہ اسے بڑے کاریگر طریقے سے چرا لایا تھا۔۔۔
اسکے بعد ہماری بات دُن ہوئی تھی، فورس کی انٹیلیجنس ایجنسی جن
کے انڈر میں شامیر اور ہماری پانچ آدمیوں کی ٹیم کام کر رہی تھی،۔۔
انہوں نے شامیر کو چنا،، کیونکہ اسکا کردار بالکل ایک ایسے لڑکے کا
تھا،، جس پر کسی کو بھی آسانی سے یقین ہو جاتا کہ یہ لڑکا،، لڑکی اٹھا
سکتا ہے۔۔۔

شامیر کا یہ کریکٹر جھوٹ تھا مگر کسی حد تک وہ اس شعبے سے جڑنے
سے پہلے ان کاموں کا ماہر رہا تھا۔۔
لڑکیوں سے اسکی دوستی اتنی ہی عام تھی، جتنی کہ کسی بھی امیر کبیر
لڑکے کی ہوتی، مگر جس وقت میرے کہنے پر اسنے آرمی جوائن کی، وہ
بدل گیا تھا۔۔

اسکے بدلنے میں سب سے بڑا ہاتھ، ہماری آرمی مینجمنٹ ہے۔۔
ایک آدمی سے سو گنا زیادہ ایک فوجی کی زندگی ٹُف ہوتی ہے۔۔
نماز فجر سے ایک گھنٹہ پہلے جا گئے سے لے کر نماز عشاء اور قرآن
پاک سے ایک خاص روابط ایک فوجی کو اپنے ملک کے ساتھ ساتھ

اپنے مذہب سے بھی قریب کرتی ہے ہماری آرمی منجمنٹ
-----"

شامیر کافی شارپ تھا۔۔ جس سبق کو یاد کرنے کے لئے سب
سارے لڑکے رات کو جاگتے تھے وہ ایک گھنٹے میں یاد کر کے سو جایا
کرتا تھا۔

اور پھر اسی طرح ایک روز کمرے میں اچانک سے کیپٹن آئے، ہم
سب کو پڑھتا اور شامیر کو سوتا دیکھ، انہوں نے روعب سے اسے
جھڑکتے اٹھایا۔۔

جس پر وہ کافی برے منہ بناتا اٹھا۔۔۔

کیپٹن سر نے اسے ڈانٹا کہ وہ سو رہا ہے اسے پڑھنا چاہیے۔۔
جس پر اسنے کہا کہ اسے سب تیار ہے۔۔۔ وہ بنا ڈرے ان کی
آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا، اسی وجہ سے کیپٹن نے اس سے نا صرف
وہ سبق بلکہ اس سے پچھلا بہت سا سبق اس سے سنا جسے وہ بنا رکے
طوطے کی طرح سناتا گیا۔۔۔

کیپٹن حیران ہوئے تھے۔۔ اور پھر اگلے ہی دن اسے ہمارے فوج
کے امام صاحب کے پاس چھوڑا گیا۔۔۔ جس وقت ہم سب
لڑکے اپنا کورس کا سبق پڑھا کرتے تھے وہ قرآن پاک کا سبق لیتا
تھا۔۔

پہلے پہل تو اسے خاصی چڑھوتی تھی۔۔
کیونکہ گھروالوں کی نظر میں ہم دونوں بیرون ملک جا چکے تھے پڑھنے
کیلئے، مگر شامیر نے میرے کہنے پر آرمی میں بنا کسی کو بتائے اپلائی کیا
۔

اور ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہم دونوں سیلکٹ ہوئے۔۔۔
شامیر کے گھر کا ماحول بہت لبرل رہا ہے۔۔ آرمی میں آنے سے
پہلے وہ نماز قرآن سے دور تھا۔۔

آہستہ آہستہ اسنے قرآن کو سمجھنا شروع کر دیا۔۔
اور پھر اپنی ٹریننگ میں ہی اسنے قرآن پاک کو حفظ بھی کیا۔۔ اور
باقاعدہ نماز کے ساتھ تہجد بھی پڑھتا رہا۔۔

اگر شامیر سچ میں آرمی میں گیا تھا تو وہاں سے آنے کے بعد اسنے
اپنے گھر والوں کو سچ کیوں نہیں بتایا۔۔۔
ایزل نے حیرت و تجسس سے خمرہ کو دیکھا۔۔
جو ایک ایک کرتے اسکے ساری الجھنیں دور کر رہا تھا۔۔
کیونکہ آرمی سے واپس آنے سے پہلے ہی ہمیں ہمارا مشن مل چکا تھا
۔۔

جس کے تحت شامیر کو اپنا کردار مزید خراب کرنا تھا۔۔
جس کے لیے اسے ایک سال کا عرصہ لگا۔۔
جگہ جگہ اپنی شہرت کو بناتے بالآخر کار وہ میڈیا کی وجہ سے کافی مشہور
ہوا تھا۔

اور پھر اسے رضا بیگ کی ایک بگڑی ہوئی اولاد کے نام سے جانا
جانے لگا۔۔۔ جو کہ ہم چاہتے تھے۔۔۔

مجھ سے شادی، وہ کڈنپنگ۔۔۔۔!" وہ مسلسل اس خوبرو مرد کی تصویر کو گھور رہی تھی کل تک جو شخص اسے اپنے برابر کہیں بھی نہیں نظر آتا تھا آج اپنا آپ اسکے سامنے چھوٹا دکھنے لگا تھا۔۔۔

شادی اور کڈنپنگ کا کوئی سین نہیں تھا۔۔۔ شامیر کا کام صرف تمہیں بچا کر ایک محفوظ مقام تک لے جانا تھا۔۔۔

مگر جانے کیوں اسنے تم سے شادی کر لی،، میں نے منع کیا تھا مگر اسنے

"!کہا کہ وہ ایڈکٹ ہو چکا ہے اب کوئی حل نہیں۔۔۔۔۔"

"تو پھر پانچ سال پہلے وہ رباب کے ساتھ،،،، وہ سب کیا تھا۔۔۔؟

اپنے آنسو صاف کرتے ایزل نے بند ہوتے دل سے گھبراہٹ سے

پوچھا۔۔۔

شامیر بیگ کا حسین چہرہ اسکی آنکھوں کے پردے پر بار بار لہرا تھا

--

وہ لب بھیج رہی تھی

اپنے آپ پر ضبط کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش تھی، جو وہ بخوبی

کر رہی تھی

تمہیں خود سے دور بھیجنے کے لئے، تاکہ وہ رباب کو اچھے سے ہینڈل کر سکے۔۔۔ صرف رباب ہی نہیں بلکہ اس کے بہت سے آدمی، تم پر نظر جمائے بیٹھے تھے۔۔

اگر شامیر تمہارے آگے پیچھے رہتا تو یقیناً وہ لوگ باسانی تم تک پہنچ جاتے۔۔۔

اسی لئے مجبوراً ہمیں یہ قدم اٹھانا پڑا۔۔۔۔

خمرہ نے ایک گہری سانس بھرتے روتی ہوئی ایزل کو دیکھا۔۔

جو شرمندگی کے زیر اثر سے جھکائے بے آواز رو رہی تھی۔

وہ دو قدم اٹھائے آگے بڑھا اور اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھا۔۔

مجھ سے یہ گنا ضرور ہوا ہے ایزل۔۔۔۔ کہ میں نے اس سے شاہ

ویر کی بابت چھپائے رکھا۔۔۔ کیونکہ ان پانچ سالوں میں وہ تم سے

غافل نہیں تھا۔۔

اس نے مجھ پر اعتماد کیا تھا اور میں نے اس سے شاہ ویر کی پیدائش کی بابت سچ چھپایا، کیونکہ اگر وہ شاہ ویر کی آمد کا جان لیتا تو اسے روک پانا بے حد مشکل تھا۔۔

"اور پھر اس سے پہلے دشمن تم تک پہنچ جاتے۔۔۔"

اسی لئے میں نے اسے شاہ ویر کی پیدائش کا نہیں بتایا، تم پلیز اس سے بدگمان مت ہو،،،،!" معاف کر دو اسے اگر اسکی کسی بھی

"،،،، حرکت سے تمہارا دل دُکھا ہے تو

، خمرہ بڑے رسان سے اسے سمجھا رہا تھا، جس کا سر چکرانے لگا تھا کہاں سوچا تھا اسنے،،،، کہ شامیر بیگ جسے وہ ایک عیاش اور زانی شخص سمجھتی آرہی تھی اسکا اصل اتنا پاک اور صاف ہوگا کہ اب اسے خود سے ہی شرمندگی ہونے لگی تھی۔۔

میں نے آپ کے ساتھ بہت برے طریقے سے بات کی،،، ایم

"!سوری بھائی ہو سکے تو چھوٹی بہن سمجھ کر معاف دیجیے گا۔۔۔"

سر جھکائے معذرت خواہ لہجے میں کہتی وہ بے انتہاء شرمندگی سے

۔ گویا ہوئی تھی

بہنیں بھائیوں سے معافی نہیں مانگتی۔۔۔

چلو اب میں نکلتا ہوں، تمہارے میاں نے تو مجھے بول رکھا تھا کہ جب تک وہ واپس ناں آجائے میں یہیں رہوں کیونکہ اسے ڈر تھا کہ تم پھر سے بھاگنے کی کوشش ناں کرو،، اب چونکہ تم کوشش بھی کر چکی

،، ہو

تو چلو اب تم بھی آرام کرو، میں بھی نکلتا ہوں کچھ ضروری کام ہیں

!-----

مسکراتے ہوئے ایزل سے مخاطب ہوا وہ ساتھ ہی اس روم سے باہر نکل گیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O

وہ تھکا ہارا رات کے قریب ایک بے گھر پہنچا تھا۔۔۔

خمرہ کا میسج اسے مل چکا تھا کہ اسے کسی ضروری کام سے نکلنا پڑا
تھا۔۔ جبھی وہ پارٹی میں ایکسکیوز کرتا وقت سے پہلے ہی لوٹ آیا تھا

--

رضابیگ اور تمینہ بیگم سے ملنے کا ارادہ ترک کرتے وہ کف لنکس
کھولتا مصروف سے انداز میں اپنے مخصوص روم کا ڈور ان لاک
،، کیے اندر آیا

اسکے سوچ کے مطابق کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔۔۔
اسنے سر کو تاسف سے جھٹکا اور پھر مڑتے اچھے سے ڈور کو اندر سے
لاک کیا۔۔

جب ایک دم سے وہ آندھی طوفان کی طرح بھپری اس پر جھپٹی

شامیر اس وقت اسی سفید سوٹ میں ملبوس تھا جو اسنے گھر سے نکلتے
وقت پہنا تھا۔۔۔

اب اسکا کالر اسکی ایک عددیوی بڑی دیدی دلیری سے تھامے اپنے
سرخ متورم نین کٹوروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔
شامیر کو حالات کی سنگینی کا احساس ہوا تو اسنے تیزی سے لائٹس آن
کیں۔۔۔۔۔

اب کمرے میں ڈم لائٹس اس کے کہنے پر خود سے ہی آن ہو چکیں تھیں۔
ہیے۔۔۔۔۔ جانم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔؟ کسی نے کچھ کہا
”کیا۔۔۔۔۔؟“

اسکی حسین غذالی پانی سے لبالب آنکھوں کو دیکھتا وہ دونوں ہاتھوں
کے پیالے میں ایزل کا چہرہ بھرے بے حد متفکر سے لہجے میں پوچھنے
لگا۔۔۔

اسکا کالرا بھی تک ایزل کے ہاتھ میں تھا۔۔
ایزل نے دانت پیستے اسے غصے سے چپھے دھکے دیا۔
جب وہ حیرت سے ماتھے پر بل ڈالے اس ظالم حسینہ کو دیکھنے لگا۔۔

تم ایک نمبر کے گھٹیا انسان ہو شامیر بیگ۔۔۔۔۔؛" وہ پھر سے
دندنا تے ہوئے اگے بڑھی اپنے نازک ہاتھ اسکے سینے پر مارتے
بھرائی ہوئی آوازیں بولی۔۔

"! میں جانتا ہوں یہ بات جانم۔۔۔۔۔ کچھ نیا بولو۔۔۔۔۔

وہ بڑی دل جمعی سے اسکے آنسوؤں پونچھتے نیلی شریر نگاہوں سے اس

نازک سی جان کو دیکھ معنی خیزی سے بولا۔۔

جب ایزل کا چہرہ ایک دم سے تپا۔۔

تم جھوٹ بولتے رہے مجھ سے۔۔۔۔ اپنا آپ چھپایا اتنے سالوں
 سے۔۔۔۔ اگر تم بتا دیتے تو کیا ہو جاتا شامیر۔۔۔۔۔
 وہ بے بسی سے بھگی پر شکوہ آواز میں بولی۔۔

تو شامیر کا دماغ ایک دم سے الجھا۔۔۔ اور پھر کڑی سے کڑی
جوڑتے وہ بہت جلد اسکی بات کے مطلب سے واقف ہو چکا
تھا۔۔

"اگر بتا دیتا تو کیا ہو جاتا۔۔۔؛

ایزل کے شفاف لال ہوتے رخسار کو انگلی کے پوروں سے سہلاتے
، شامیر نے اپنے دہکتے ہونٹ اس کے گال پر رکھے
۔ تو وہ اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچتی آنکھیں پٹ سے موند گئی

اگر تم پہلے بتا دیتے تو میں یوں پانچ سال تک اندر ہی اندر مرتی ناں
۔۔۔۔۔ اتنے سال تمہیں کوستی ناں۔۔۔۔۔ تمہاری بے وفائی پر
اپنے آپ کو سزا ناں دیتی۔۔۔ اتنے سالوں تک تم سے دور بنا کسی
سہارے کے ناں جیتی۔۔۔۔۔ تمہیں محسوس کرواتی وہ احساس
جب شاہ ویر کی موجودگی کا احساس تم سے دور جانے کے بعد ہوا تھا
۔۔۔

تمہیں بتاتی کہ تمہاری بانہوں کا حصار اس دنیا کا سب سے مضبوط
حصار ہے میرے لئے،،، تمہارا پاس ہونا مجھے ہر ڈر، ہر خوف سے
". دور رکھتا ہے۔۔۔

اسکی آواز بھرائی تو آواز حلق میں اٹکے تھے۔۔۔
شامیر نے اسے تیزی سے قریب کرتے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

ایزل کے بالوں کی بھینی بھینی مہک جو ہمیشہ کی طرح اسے مدہوش کر رہی تھی، ایک گہری سانس اسکی خوشبو میں لیتے شامیر نے اسکے کان میں گہری سرگوشی میں استفسار کیا۔۔

///

اوو اور رجب شاہ ویر میرے پاس آیا، جب میں اسے پہلی بار دیکھا
،، تو جانتے ہو میں کتنی دیر تک ساکت رہ گئی تھی،، کیونکہ وہ عکس
تھا تمہارا۔۔۔۔۔ اسے دیکھتے ہی مجھے تم یاد آئے تھے۔

اور مجھے لگا کہ جیسے میں غلط تھی، میں چاہے اسے تم سے دور لے گئی تھی۔۔ مگر وہ ہر طرح سے تمہارے پاس تھا۔۔

اسکی آنکھیں، ناک، کان، ہونٹ، اور وہ بد تمیز گرہے۔۔۔۔۔"

وہ روتے روتے ہنسی تو شامیر کے چہرے پر بھی غم سے ابھرتی
ایک پرکشش مسکراہٹ رقصاں ہوئی تھی۔۔۔

اسنے جب پہلی بار چلنا شروع کیا، جب وہ پہلی بار بولا۔۔۔۔۔ اسنے
لفظ ڈیڈ کہا تھا۔۔

اور اس دن میں نے بہت بدعائیں دی تمہیں۔۔۔۔۔ بہت روٹی
،،، تھی

مگر تم سے دور جانے کے بعد بھی کوئی ایک لمحہ ایسا نہیں رہا جب
تمہاری یاد سے غافل رہی ہوں۔۔۔۔۔
تم سے نفرت ہے یہی کہتی رہی۔۔۔۔۔ مگر کبھی کر نہیں پائی،،، تم دل
و دماغ میری روح میں رہے ہر وقت۔۔۔۔۔ تمہارا احساس
تھا۔۔۔ جو ان پانچ سالوں میں پانچ منٹ کے لئے بھی مجھ سے
"الگ نہیں ہو پایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ایزل نے ہاتھ اسکی گردن میں حائل کرتے اپنا چہرہ اس خوبرو مردکی
گردن میں چھپایا۔۔۔۔۔

سالوں کا دکھ تھا۔ احساس، تڑپ، شدت، محرومی، ناراضگی، کیا کچھ
نہیں تھا جو وہ بیاں کر رہی تھی۔۔۔

جانم اب کچھ زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔ تم چاہتی ہو کہ میں بھی
 "لڑکیوں کی طرح رونے لگوں۔۔۔"

ایزل کا موڈ بحال کرنے کو شامیر نے شریر سے لہجے میں معنی خیزی
سرگوشی کی۔۔۔

تو ایزل اسکی بات پر یکدم سے کھلکھلاتی۔۔۔۔۔

اسکی پرسوز ہنسی کی میٹھی سر کی طرح شامیر بیگ کے کانوں میں رس
_ گھولتی رہی

شامیر نے جھکتے اپنی متاعِ جاں کو بانہوں میں بھرا۔۔۔۔۔
 "میرا پارٹنر کہاں گیا۔۔۔"

حالی بید کو دیکھ اسنے حیرت و تشویش سے ایزل کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"وہ آج اپنے دادا دادی کے پاس سوئے گا۔۔۔"

ایزل نے کہتے ایک دم سے شرم سے لال ہوتا اپنا حسین چہرہ شامیر
کے سینے میں چھپایا۔۔۔

جب اسکی بات سمجھتے شامیر کا زور دار قہقہہ کمرے میں گونجا ماحول کو خوشگوا ری بخش گیا۔

"واہ جناب کیا کہنے آپ کے۔۔۔۔۔؛

وہ شیر سے لہجے میں گویا ہوا اور جھکتے ایزل کے نازک وجود کو بیڈ پر

طال

جانتی ہو ایزل۔۔۔۔ میں نے خدا سے جو مانگا میرے رب نے مجھے
وہ ہر چیز عطا کی۔

مگر تم۔۔۔۔۔ جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تمہارے شادی کے
جوڑے میں۔۔۔ مجھے لگا کہ میں اگر آج ہٹ گیا تو شاید پھر کبھی تمہیں
پاناں سکوں۔۔۔۔۔

تم محبت نہیں تھی،، تم ایڈیکشن تھی میری۔۔۔ چھ ماہ سے تم پر
نظر رکھتے رکھتے کب تمہارا ایڈکٹ ہوا میں خود بھی نہیں جانتا
"تھا۔۔۔۔۔ ہاں بس ایک ہی جنون تھا تمہیں پانے کا۔۔۔"

شامیر بیگ نے اپنے دہکتے لب اس پری وش کی شفاف
پیشانی پر رکھتے اسے آگاہ کیا جو حیرت سے اس حسین
شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔

"تم نے مجھ پر نظر بھی رکھی تھی۔۔؟"

ایزل کو لگا شاید اسے سننے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ مگر مقابل اپنے
بے حد قریب موجود اپنے شوہر کے چہرے پر بکھرتی کمینگی بھری
مسکراہٹ کو دیکھ اسکا شک یقین میں بدلا۔۔

افکورس جانم۔۔۔۔۔ تب سے،، جب سے تمہاری تصویر اس
"رباب ڈارلنگ کے پاس دیکھی تھی۔۔۔"

شامیر۔۔۔ "اسکے ڈارلنگ کہنے پر وہ غصے سے چیخی۔۔۔"

"!اپس سوری جانم کیا کروں عادت لگ گئی ہے۔۔"

وہ جان بوجھ کر اسے چھیڑنے کے انداز میں بولا۔۔ جب ایزل نے
ایک بار پھر سے اسے گریبان سے دبوچے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

"!اور کیا کرتے رہے ہو اسکے ساتھ۔۔۔"

ایزل کا چہرہ جلن کے مارے سرخ ہوا جا رہا تھا۔۔

اس چڑیل کا ذکر کرتے اسکا بس نہیں تھا کہ وہ ابھی رباب کو کچا کھا جاتی۔۔۔

"! زیادہ کچھ نہیں بس یہ والی کس کی ہے ایک دو بار بار۔۔۔۔۔"

شامیر نے ایزل کے ہونٹوں کو چھوتے صاف گوئی سے جواب دیا
جب وہ غصے سے لال بھبھوکا چہرے سے اسے گھورتی شامیر کو خوفزدہ
کر گئی۔۔۔

او کے چار پانچ۔۔۔۔۔ نہیں میرا مطلب کوئی دس سے پندرہ بار ہی
 "! کی تھی۔۔۔۔۔"

ایزل کے چہرے کے بھیانک تاثرات دیکھ وہ شریف بچوں کی طرح
سج بول گیا۔۔

جب ایزل ایک دم سے غصے کی زیادتی سے پھٹ پڑی۔۔۔

شامیر رر رر رر رر رر رر رر۔! "وہ غصے سے بھپری شیرنی بنی
دھاڑی تھی۔

جب اسکے ہونٹوں پر جھکتے شامیر نے اسکی آواز کے ساتھ ساتھ اسکے غصے کو بھی خود میں انڈیلنا شروع کیا۔۔۔

اپنی محبت، چاہت کے سنگ وہ اس نازک لڑکی کو گزشتہ پانچ سالوں
کے ہر غم، ہر دکھ، تکلیف سے دور اپنی پناہوں میں قید کرتا بہت دور
چلا گیا۔۔

جہاں ڈھیروں خوشیاں ان کی منتظر تھیں۔
وہیں دور بیٹھی قدرت گہرہ مسکرائی تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"!بیٹا وہ آپ کی فرینڈ ہے آپ کھیلا کرو اس سے۔۔۔۔۔
اپنے پانچ سالہ بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھتے اسنے شفقت بھرے لہجے
میں کہا تھا۔۔

جو روٹھ کر لان میں ایک جانب بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

وہ میری فرینڈ نہیں ہے پاپا۔۔۔۔۔ مجھے ممی نے بتایا ہے،، وہ ایک
"!گندی لڑکی ہے،، آئی ڈونٹ لائنک ہر۔۔۔۔۔۔۔

صائم کی سوچ پر اسکے پاس بیٹھا اسکا باپ ایک پل کو چونکا
۔۔۔ اسنے افسوس بھری نگاہ خود کو گھورتی اپنی بیوی پر ڈالی۔۔۔
،، بیٹا ایسا نہیں کہتے،، وریشے تو اللہ کا تحفہ ہے
"! اور اللہ کے تحفے کی قدر کرتے ہیں۔۔۔
اس آدمی نے اس بار پھر سے اپنے بچے کو پیار سے سمجھایا۔۔۔

جب اسکی بیوی تیزی سے چلتی اسکی طرف آتی۔۔۔
تمہیں وہ سو کالڈ ابنارمل بچی پسند ہے تو اپنی حد تک رکھو
اسے۔۔۔۔۔ میرے بیٹے کا ذہن خراب مت کرو۔۔۔۔۔
آئندہ سے یہ لڑکی مجھے گھر میں نظر نہیں آنی چاہیے ورنہ میں صمیم کے
ساتھ دوبارہ سے ڈیڈی کے پاس چلی جاؤں گی۔۔۔ اور ہاں یہ کھلونے
بھی اب نہیں چاہیے میرے بیٹے کو۔۔۔۔۔ جنہیں اس لڑکی نے
"چھوا ہے۔۔۔

صائم کے ہاتھ سے ٹیڈی بیئر چھینتے اسنے دور اچھالا تھا۔۔۔

کھڑکی کی اوٹ میں کھڑی وہ سنہری آنکھوں میں معصوم سی لڑکی نم
نگاہوں سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
اسنے ایک نگاہ زمین پر پڑے اس ٹیڈی بتیر کو دیکھا۔۔۔
جسے وہ غلطی سے چھو چکی تھی۔۔۔
اور پھر وہ تیزی سے بھاگتی اپنے کمرے میں بند ہوئی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

!"_____ سفینہ ولی کو بخار تھا تم نے بتایا نہیں مجھے
وہ ابھی آفس سے لوٹا تھا۔۔۔۔۔ اسکا چار سالہ بیٹا بخار میں پھنک
رہا تھا جبکہ سفینہ اس سے لاعلم بنی اپنے کمرے میں ہاتھ آنکھوں پر
رکھے لیٹی تھی۔۔۔۔
!"سفینہ میں تم سے ہوں۔۔۔۔۔
یصال نے قریب جاتے اسے بازو سے ہلایا۔۔۔ جب وہ ایک دم
سے پھٹ پڑی۔۔۔

ہاں تو ہو گیا ہو گا بخار،، کیا کروں میں۔۔۔۔ ڈاکٹر ہوں۔۔۔۔ یا
"! پھر آیا بنوں اس کیلئے۔۔۔۔۔"

اسکے لہجے میں نفرت وہ کراہیت تھی اپنے ہی معصوم بچے کیلئے
جسے محسوس کرتا یصال کرب سے آنکھیں میچ گیا۔۔

خدارا بس کرو سفینہ۔۔۔۔ وہ ہمارا بچہ ہے۔۔۔۔۔ میری جان
۔۔۔۔ پلیز مت دو خود کو اذیت..... وہ بہت معصوم

"! ہے۔۔۔۔۔ اسے ضرورت ہے تمہاری۔۔۔۔۔"

اسکا سرخ چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے یصال نے سو بار کے کہے
جملے دہرائے۔۔۔۔۔

جبکہ وہ یک ٹک اسے گھورتی رہی۔۔ تمہیں اسکی چاہ تھی،، تمہاری
مرضی سے وہ آیا اس دنیا میں۔۔۔۔۔۔ اور جب سے آیا، سب کچھ
کھا گیا۔۔ میرا سکون میری خوشیاں سب چھین لی اسنے۔۔ وہ میرا
"کچھ نہیں لگتا۔۔۔"

یصال کے ہاتھ جھٹکتی وہ بے حسی سے گویا ہوئی تو یصال کا وجود بے
جان سا ہو گیا۔۔

وہ ہر کوشش کر چکا تھا۔۔

ہر طرح سے اسے منا چکا تھا سمجھا چکا تھا۔ مگر وہ ماں ہوتے ہوئے
بھی ایک ہی بات پر اٹکی تھی۔

یصال مردہ قدموں سے اس ظالم عورت کے پاس سے اٹھا اپنے بیمار
بچے کی طرف بھاگا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ہر سوں پھیلے تاریک اندھیرے میں گھلتی صبح کی تازہ روشنی میں
درختوں کی اوٹ میں بیٹھے خوبصورت پرندے اپنے رب کی حمد و
ثناء میں مگن دنیا و مافیہا سے بے گانہ تھے۔

وہیں ایس ایم پیلس کے سب سے شاہانہ کمرے میں موجود وہ دو
نفوس جاتے نماز بچھائے آج زندگی میں پہلی بار ایک ساتھ نماز ادا
کر رہے تھے۔۔۔

اپنے مجازی خدا کی امامت میں نماز پڑھنے کے بعد وہ دو زانوں ہاتھ
دعا کی صورت پھیلانے بیٹھی تھی۔۔۔
کیا مانگتی کس کس دعا کا ذکر کرتی، سب کچھ تو بن مانگے ہی اسکے رب
نے اسے دے دیا تھا۔

اور اب جیسے اسکا شکر ادا کرتے وقت اس کی شکر گزار بندی کے
ہاتھ اسکی زبان لڑکھڑانے لگی تھی۔
آنکھوں سے گرتے آنسوؤں اسکے رب کی بے نیازی کو آشکار کر رہے
تھے۔۔۔

بے شک وہ خدا انسان سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ
کبھی بھی اپنے بندے کو اسکی استطاعت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔
اور آج یہ بات ایزل جاوید اختر پر بخوبی واضح ہو چکی تھی۔
دعا مانگنے کے بعد شامیر بیگ نے مڑتے اپنی متاعِ حیات کو دیکھا،
جس کی بھیگی آنکھیں دیکھ اسنے سرد سانس فضا کے سپرد کی اور جائے
نماز سمیٹے وہ اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔
"شامیر آپ سورہ الرحمن کی تلاوت سنائیں گے مجھے۔۔۔"

دعا مانگنے کے بعد اسنے جیسے ہی آنکھیں کھولی نگاہیں اپنے سامنے بیٹھے
 اس حسین شخص پر پڑی، جو اسکا ہمسفر اسکا کل جہاں بن چکا تھا۔
 ایزل کے لبوں سے بے ساختہ ہی یہ کلمات ادا ہوئے تھے گزشتہ
 شب اسکی سنی قرات اسکے کانوں میں گونجنے لگی تھی۔۔۔
 جبھی وہ چمکتی آنکھوں میں روشن دیے لیے ایک آس سے بولی۔۔
 شامیر بیگ کی نیلی آنکھوں میں ایک خوبصورت سا سایہ لہرایا اسنے
 عقیدت سے اپنی حیات کے سر پر لب رکھتے اسکا ہاتھ تھاما اور پھر
 اسے ساتھ لیے وہ بستر کی جانب بڑھا۔۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿اَلرَّحْمٰنُ﴾ ۱

وہ جو نہایت مہربان ہے۔

﴿عَلَّمَ الْقُرْآنَ﴾ ۲

اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔

﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ﴾ ۳

اسی نے انسان کو پیدا کیا۔

﴿عَلَّمَ الْبَيَانَ﴾ ۴

اسی نے اسکو بولنا سکھایا۔

﴿الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ﴾ ۵

سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔

﴿وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدْنَ﴾ ۶

اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔

﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ﴾ ۷

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزان عدل قائم کر دی۔

﴿أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ﴾ ۸

کہ اس میزان میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

﴿وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ﴾ ۹

اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو۔

﴿وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ﴾ ۱۰

اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔

﴿فِيهَا فَاكِهَةٌ وَاللَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ﴾ ۱۱

اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جنکے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔

﴿وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ﴾ ۱۴

اور اناج جسکے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول۔

﴿فَبَآئِيَ الْآءِ رَبِّكَ مَا تُكَذِّبُ﴾ ۱۳

تو اے گروہ جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

.....

ایزل دم سادھے اسکے حسین چہرے کو دیکھ رہی تھی، اسکی خوبصورت آواز بالکل ایسی تھی جیسے دل سے اترتی روح تک کو جلا،، بخش رہی ہو

وہ یک ٹک اپنے ہمسفر کو دیکھ اور سن رہی تھی اسکی آنکھوں کے گوشے نم تھے، اور دل اپنے رب کے حضور سجدہ ریز تھا۔۔

جس نے اسکے لیے ایک ایسے شخص کو چنا تھا جو نا صرف ایک اچھا انسان تھا بلکہ وہ حافظ قرآن تھا۔۔

نماز کی پابندی کرنے والا ایک سچا مسلمان۔۔۔۔۔

کیا ہوا میری آواز کیا اتنی بری ہے جو تم رونے لگی۔۔۔
چند آیات کی قرأت کرنے کے بعد شامیر بیگ نے جیسے ہی آنکھیں
کھولی، تو نگاہیں اپنی روتی ہوئی بیگم پر ٹہری

، اسنے بے چینی سے اسکے ہاتھ تھامے متفکر سے لہجے میں پوچھا
تو ایزل نے فوراً سے اپنے آنسو صاف کیے،، نہیں ایسی بات
،، نہیں

"میں بس سوچ رہی ہوں کہ اپنے خدا کا کیسے شکر ادا کروں۔۔۔۔
ایزل ہلکی سی مسکراہٹ سے کہتی شامیر بیگ کو مزید بے چین کر گئی

،،
"کس بات کا شکر۔۔۔۔۔؟

اسنے حیرت سے پوچھا۔

جانتے ہیں میں نے ہمیشہ ہر نماز کے بعد اپنے رب سے ایک بہتر
ہمسفر کی دعا مانگی تھی، اور یصال مجھے اپنے لئے بہتر شخص لگتا
تھا۔۔

وہ ایک لمحے کو رکی، مقابل بیٹھے اس حسین مرد کی آنکھوں میں جلن
کے تاثرات بالکل واضح تھے۔۔

،،،،، ایسے جیسے کسی دوسرے کا ذکر اسے ناگوار گزرا ہو
مگر میرے رب نے مجھ سے بہتر چھین کر تمہاری صورت میں مجھے
"بہترین سے نوازا ہے۔۔۔ تو پھر شکر تو بنتا ہے۔۔۔۔۔"

اسکے ہاتھوں پر ایزل کی نازک سی گرفت شدت بھری تھی۔
شامیر کی آنکھوں میں ایک مان ایک خوشی لہری تھی، دل جیسے بے
خودی سے دھڑکنے لگا تھا

،، آنکھوں میں حرارت سی ابھری تھی
جانتی ہو ایزل،، میں نے تمہیں خود سے نہیں چنا،،،،، میرے دل
میں یہ بات میرے رب نے ڈالی تھی

، میں نے تمہیں بہت بار اپنے ساتھ ایسے خوابوں میں دیکھا ہے

جن کی تعبیر میرے دل کی دھڑکنوں کو بڑھا دیتی ہیں۔۔۔ وہ ایک لمحے کو رکا۔۔

اسکی آنکھوں میں خوشی سے دیکھ رہا تھا۔

میں چاہتا ہوں کہ صرف اس دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی تم میرے ساتھ میری شریکِ حیات کے طور پر میرے ساتھ رہو۔۔۔" اور مجھے اپنے خدا پر یقین ہے کہ ان شاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔۔

میں نہیں جانتا میری مام کاری ایکشن کیسا ہو گا تمہارے ساتھ،،،، مگر ایک بات میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ وہ اپنے رویے پر کافی نادم رہی ہیں،

ان گزرے پانچ سالوں میں بہت بار مجھ سے کہتی رہی کہ وہ تم سے معافی مانگنا چاہتی ہیں، مگر یہ ممکن نہیں تھا ایزل،،،، شاید کچھ وقت لگے، سب بہتر ہونے میں۔۔۔ مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں، زندگی،،، کے ہر سفر میں مجھے اپنے ساتھ پاؤگی

ہر دکھ تکلیف میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ زندگی کی ہر سرد و گرم سے محفوظ رکھوں گا۔۔ جو وقت گزر گیا اسے تو نہیں بدل سکتا میں

مگر میں کوشش کروں گا کہ آئندہ تا عمر تمہیں کوئی دکھ، کوئی تکلیف ناں پہنچے۔۔۔

، اس کے لفظ لفظ میں سچ کی تاثیر تھی، ایک مان ایک عزت تھی جو ایزل کو اپنی ہی نظروں میں معتبر کر رہا تھا۔
اگر تم میرے ساتھ ہوئے تو مجھے دنیا کی سرد و گرم تو کیا کسی بھی
"! خسارے کا خوف نہیں۔۔۔"

ایزل نے چند لفظوں میں اپنے محافظ اپنے ہمسفر کا مان بڑھاتے سر
اس کے سینے پر رکھے آسودگی سے آنکھیں میچ لیں۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایک بار دیکھ لو ولی کو سفینہ،،، وہ خون ہے ہمارا،، جو کچھ بھی
"ہوا اس میں اسکا کوئی قصور نہیں ہے۔۔؟"

جائے نماز پر بیٹھی، وہ ہر روز کی طرح بے آواز رو رہی تھی،
دنیا والوں سے مانگ مانگ کر وہ تھک چکی تھی، اب اسکی واحد امید
،، اور یقین اسکا خدا تھا

جس سے وہ ہر روز اپنی بیٹی کی واپسی کی دعا مانگتی تھی
لی یصال،،،،، نور زندہ ہے، مجھے وہ خواب میں ملی تھی۔۔۔۔۔ یہاں
بب باہر لان میں اپنی دادی کے ساتھ کھیل رہی تھی،،، مم میں نے
اسے پکارا بھی۔۔۔ مم مگر وہ بھاگ گئی۔۔۔ صبح کے خواب سچے
ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ اپپ آپ دیکھتے گا مم میری بچی ٹھیک ہوگی،
! صحیح سلامت۔۔۔۔۔

آنسوؤں سے ترچہ لے، وہ رونے سے بھاری ہوئی آواز، متورم
بھگی سرخ نگاہوں سے اپنے پاس بیٹھے، یصال کو دیکھ خوشی اور دکھ
کی ملی جلی کیفیت سے بولی تھی۔

یصال نے ایک بے بس نگاہ اپنی ہمسفر اپنی شریک حیات پر ڈالی،
گزرے چھ ماہ میں وہ کیا سے کیا ہو گئی تھی۔

اپنے اجرے حالی ہاتھ پھیلانے وہ کسی پاگل کی طرح روتے ہوئے
بول رہی تھی۔

اسکی چلاہٹ میں ایک درد ایک کرب پنہاں تھا۔۔ وہ ماں تھی کیسے
بھول جاتی اتنی جلدی اپنی چھوٹی سی بچی کو۔۔۔ وہ بچی جس کے
آنے سے اسکی زندگی مکمل ہوتی تھی۔

بی یہ دیکھیں کتنی بد نصیب ماں ہوں میں۔۔۔۔۔،،،،، اللہ

ناراض ہیں ناں مجھ سے، اسی لئے چھین لیا مجھے سے نورے

کو۔۔۔۔۔ اپپ آپ بولیں اللہ کو، وہ میری نہیں سن

رہے۔۔۔۔۔ بس ایک بار ایک بار مجھے واپس کر دیں۔۔۔۔۔ میری

"بیٹی، میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔۔"

اب اسے اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔

وہ ولی ولی کو بھی پیار کروں گی۔۔۔ اپ اپ آپ پلیز مجھے لا

".....دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایسے

یصال کے سامنے ہاتھ جوڑے کہتی وہ اس وقت کوئی تڑپتی، ممتا کی

ماری بے بس عورت لگ رہی تھی۔

”جسے ناں اپنا ہوش رہا تھا ناں اپنی اولاد کا۔۔۔

یصال نے اپنے آپ پر ضبط کرتے اسے سینے میں بھینچے چپ
کروانے کی ایک ناکام سی کوشش کی تھی۔۔۔

نورے کو انکے گھر سے کڈنیپ کیا گیا تھا۔ اور یہ کام پرویز اختر کی
دشمنی کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔

ولی کے کہنے پر سفینہ نورے کو اکیلا چھوڑ ولی کے ساتھ مارکیٹ گئی
تھی، کیونکہ ولی نورے کو اپنے ساتھ برداشت نہیں کرتا تھا۔

وہ ہر چیز میں نورے سے آگے رہنے کی ضد رکھتا تھا مگر وہ معصوم یہ
نہیں جانتا تھا کہ اسکی ایک چھوٹی سی ضد کی وجہ سے اسکی بہن اس
سے اتنا دور چلی جائے گی۔۔۔

دروازے کی اوٹ میں چھپا وہ چار سالہ ولی یصال اختر سہمی نگاہوں
سے اپنی روتی ہوئی ماں کو دیکھ رہا تھا

وہ جانتا تھا اسکی ماما اس سے ناراض ہیں اور نورے اب اس سے
ناراض ہو کر کہیں دور چلی گئی ہے، اور اسی لئے اس کی ماما اُس
سے بھی ناراض ہیں۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی معصومیت میں کی ایک غلطی کے
سبب اسکی ماں ناصرف اسے بلکہ تا عمر کے لیے خود کو بھی سولی پر
لٹکانے والی تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"نہیں مجھے وہ اچھی نہیں لگی،،،؟

ارے کیوں اچھی نہیں لگی۔۔۔۔۔ کل تک تو آپ اسے گرل فرینڈ بنا
"جکے تھے۔۔

تمینہ بیگم نے اسکا خوبصورت چہرہ اپنے دوپٹے کے پلوں سے صاف
کرتے حیرت سے پوچھا۔۔

جو اس وقت بیڈ پر لیٹے رضا بیگ کے پیٹ کے اوپر بڑی دیدہ دلیری
سے بیٹھا تھا۔۔

ان کا موضوع گفتگو شامیر کی گرل فرینڈز تھیں اور پاکستان میں اسکی
پہلی گرل فرینڈ پری تھی۔

بابا آپ نہیں جانتے، وہ ایسے یوں فیس کوٹیرھا کیے بیٹھی رہتی
"۔۔۔۔۔

شاہ ویر نے رضا بیگ کو دیکھتے پری کی ایکٹنگ کرتے منہ کو ٹیڑھا کیے
انہیں بتایا۔۔

جس پر تمینہ بیگم اور رضا بیگ دونوں ہی ہکا بکا سے رہ گئے۔۔۔
اچھا اس میں کیا ہے یا۔۔۔ آج کل کی لڑکیاں ایسے ہی فیشن کیلتے
! کرتی ہیں۔۔۔

رضا بیگ نے اسے چل کرنے کو کہا۔۔۔
نو وہ ابھی چھوٹی ہے اور ناں آپ نے دیکھا اس نے پنک لب
.. اسٹک بھی لگاتی ہوئی تھی۔۔

شاہ ویر کو جتنی وہ موبائل فون میں کیوٹ دکھی تھی اب اس سے ملنے
کے بعد وہ اسے بالکل بھی نہیں اچھی لگی،، جبھی وہ اب گن گن کر
اپنی ناپسندیدگی کی وجہ بتا رہا تھا۔۔

"اوہ تو لب اسٹک کون لگاتا ہے۔۔۔۔۔ ویر؟

تمینہ بیگم نے اسے باتوں میں الجھائے دودھ کا آدھا گلاس دوبارہ سے
اسکے منہ سے لگایا۔۔

جس نے ناک چڑھائے اپنی بیوٹیفل لیڈی کو دیکھا اور پھر ان کا دل رکھنے کو وہ دو سے تین سپ لیتا، ان کے دو پٹے سے منہ صاف کرتا پھر سے پہلی پوزیشن میں بیٹھا۔۔۔

"ارے مام رومال سے صاف کریں اسکا منہ۔۔۔
شامیر بیگ جو سیدھا ان کے پاس آیا تھا اب شاہ ویر کی حرکت پر ناگواری سے کہا۔۔۔
کیونکہ یہ سہولت اسے کبھی نہیں ملی تھی۔۔۔

I Said her that.....!"

"! مگر وہ نہیں مانی۔۔۔
شاہ ویر نے اپنی نیلی نگاہوں میں چمک لئے گردن موڑے اپنے قریب بیٹھتے اپنے ڈیڈ کو دیکھ کہا۔۔۔
"اچھا چھوڑو کیا بات ہو رہی تھی۔۔۔
رضا کی نگاہیں خود پر ٹکی پاتے شامیر نے شرافت سے بات بدلی۔۔۔

کوئی بعید نہیں تھا وہ اپنے لاڈلے کی وجہ سے اس سے صبح ہی صبح
بحث چھیڑ لیتے۔۔۔۔

ڈیڈ کیا آپ کا پچاپ ہو گیا مام سے۔۔۔۔؟" شاہ ویر نے جواب
دینے کی بجائے شامیر سے سوال کیا۔۔۔
جس پر اسکے حسین چہرے پر دلکش مسکراہٹ بکھری۔
"۔! یس مائی لٹل پرنس ہو گیا پچاپ۔۔۔
شامیر نے جھکتے اسکے گالوں پر بوسہ دیتے خوشگوار سے لہجے میں کہا تو
تمینہ بیگم اور رضا نے سکون کا سانس لیا۔
میں جانتا تھا آپ کا پچاپ ہو جائے گا۔۔۔ بی کو زمام نے لب
اسٹک بھی لگائی تھی اور سوٹ بھی چینج کیا تھا۔۔۔ کیونکہ آپ ان
سے خفا ہو گئے تھے تو وہ آپ کو راضی کرنے کے لئے تیار ہوئیں
"۔! تھیں۔۔۔۔

شاہ ویر۔۔۔۔۔۔۔!" ایزل جو میڈ کے ساتھ بریک فاسٹ لے
روم میں ابھی داخل ہی ہوئی تھی شاہ ویر کی بات پر اسکا چہرہ شرم
سے لال انگارہ ہوا تھا۔۔

اسنے فوراً سے اپنے شیطان کو ٹوکا ورنہ کوئی بعید نہیں تھا وہ اور کیا کیا
کہتا۔۔

شامیر نے گردن موڑے اپنی لال پیلی ہوتی بیگم کو گہری دلچسپ
نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

"! ارے بیٹا آجاو۔۔۔۔۔۔ میڈ کر لیں گی تم یہاں آؤ۔۔۔۔۔۔
تمینہ بیگم نے ایزل کی خفت دیکھ جلدی سے اسے پیار سے پاس بلایا
۔۔۔

جو ہچکچاتے ہوئے انکے پاس جاتے بیٹھی۔۔۔
"!مام آپ کو برا لگا۔۔ سو سوری۔۔۔۔۔۔

شاہ ویر نے معصومیت سے ایزل کو دیکھ کہا تھا جو شاید اس سے
خفا ہو چکی تھی۔

میں تو بس بابا کو بتا رہا تھا کہ آپ مام ہیں ناں۔ آپ لپ اسٹک لگا سکتی ہیں۔۔۔ آپ نے مجھے بتایا تھا ناں کہ آپ اسی لئے لپ اسٹک نہیں لگاتی کیونکہ ڈیڈ پاس نہیں تھے اور ڈیڈ آئیں گے تو آپ لگایا کریں گی۔

ایزل کو وہ وقت یاد آیا جب وہ کچھ وقت پہلے شاہ ویر کی سکول میٹنگ میں جا رہی تھی تب شاہ ویر نے اسے بتایا تھا کہ اسکے سکول میں سبھی مام ریڈی ہو کر اور لپ اسٹک لگا کر آتی ہیں تو آپ بھی لگائیں۔۔۔۔۔ وہ کافی ضدی تھا جبکہ ایزل یہ سب افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔

اگر وہ ایک بار لگاتی تو وہ روز اسے تنگ کرتا اسی لئے اس سے جان چھڑانے کو اسنے یہی کہا تھا۔۔

کہ سب کی مام اپنے ہزبینڈ کیلئے لگاتی ہیں اور جب تمہارے ڈیڈ آئیں گے تب میں لگاؤں گی۔۔۔

ایزل کے ذہن کے پردے میں وہ منظر لہرایا۔ تو اسے پہلی بار اپنے بیٹے کے ذہن ہونے پر غصہ اور افسوس ہوا۔۔۔۔۔

دیکھیں بابا پری تو بچی ہے اس کی شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ تو
"اے نہیں لگانی چاہیے لپ اسٹک۔۔۔۔۔"

شاہ ویر بنا جانے کہ اسکے لاجک کی وجہ سے اسکی ماں کس قدر شرمندہ
ہوئی تھی، اب رضا بیگ کو اپنی پری کیلئے ناپسندیدگی بتا رہا تھا۔۔
"آپ کو تنگ تو نہیں کیا شاہ ویر نے۔۔۔۔۔"

شامیر اب شاہ ویر کو رضا بیگ کے پیٹ پر سے اٹھائے اپنی گود میں
بھرے لاڈ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ایزل کی خفت مٹانے کو وہ بات بدل گیا۔۔۔
نہیں یار کہاں تنگ کیا اسنے۔۔۔۔۔ بلکہ یوں کہو کہ سالوں کے بعد
"اچھی نیند آئی ہے۔۔۔۔۔"

رضا بیگ فوراً سے سیدھے ہوتے بیٹھے مسکراتے ہوئے بولے
تھے۔۔۔۔۔

کینسر جیسی بیماری سے نکلنے کے بعد بھی وہ اب کافی کمزور ہو چکے تھے
اوپر سے مسلسل شامیر کی پریشانی۔۔۔۔۔

مگر اب دو ہی دنوں میں وہ شامیر کو پہلے کی طرح ہشاش بشاش دکھ رہے تھے۔

شاہ ویر اور ایزل کی واپسی نے اسکے گھر اور اپنوں کے زندگی میں رونق بھر دی تھی۔۔۔۔

اپنے لاڈلے پر اسے جی بھر کر پیار آیا تھا۔۔۔

ایزل بیٹا ہو سکے تو معاف کر دینا مجھے۔۔۔۔۔ بہت خطائیں ہوئی ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔ جن کی سزا تو اس دنیا میں ہی مجھے اس معذوری کے سبب مل چکی ہے۔۔۔۔۔ جانتی ہوں بہت دل آزاری کی ہے تمہاری۔۔۔۔۔ مگر ماں سمجھ کر معاف کر دینا۔۔۔۔۔

تمینہ بیگم نے ہاتھ اسکے سر پر رکھتے ہوئے شائستہ سے لہجے میں کہا

اور پھر اسکے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی۔۔۔
آنٹی ایسے مت کریں۔۔۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی بھی شکوہ نہیں۔۔۔ آپ نے جو کیا وہ ایک ماں
ہونے کے ناطے صحیح تھا آپ یوں معافی مانگ کر مجھے شرمندہ مت
! کریں۔۔۔۔

ایزل نے بے ساختہ ان کے ہاتھ تھامے محبت سے کہا تو تمینہ بیگم
نے نم نگاہوں سے اپنے شوہر اور پھر اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔
اور پھر مسکراتے ہوئے اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔
خوشیاں مکمل ہوئی تھی، دلوں میں چھائے ایک دوسرے کے لئے
، نفرت کے بادل آج جھٹ چکے تھے
وہاں موجود ان سبھی نفوس کے چہروں پر حقیقی خوشی کی رمق
تھی۔۔۔

ایک ایسی چمک جو بامعنی تھی۔۔ زندہ دلوں کو روشن کرنے والی
۔۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر آپ بھی چلیں ہمارے ساتھ ،،،! "گاڑی سے اترنے سے
،، پہلے ایزل نے ایک بار پھر سے اسے مخاطب کیا تھا

جونک سک سائتار، آنکھوں پر سن گلاسز چڑھائے سنجیدگی سے
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

جانم تم اور ویر جا رہے ہو یہی کافی ہے، جاؤ جلدی سے ساسو ماں
اور چھوٹی سے ملو، میں تو ملتا ہی رہا ہوں، میں پھر کبھی جاؤں گا ان
"سے ملنے۔۔۔۔۔"

اسنے بیک سیٹ پر بیٹھے، اپنے شہزادے پر ایک نگاہ ڈالے محبت
سے کہا۔۔۔

اور پھر شاہ ویر کا دھیان باہر کی جانب دیکھ تیزی سے ایزل کے گال
پر بوسہ دیے وہ سیدھا ہوتے بیٹھا۔۔

ایزل یک دم سے اسکی حرکت پر جگہ سے اچھلی تھی
آنکھیں پھیلانے سرخ چہرے سے گردن موڑے اپنے لاڈلے کو دیکھا
جو بظاہر باہر کے نظاروں میں مگن تھا۔۔

"او کے میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔ شام۔۔۔۔۔"

ایزل نے پینتر ابدلا، اپنا نازک ہاتھ مقابل کے کندھے پر رکھے وہ نثار
جاتے لہجے میں مٹھاس سے گویا ہوتی۔۔۔

تو شامیر بیگ اسکے میٹھے لہجے پر جی جان سے نثار جاتا اسکی جانب فوری طور پر متوجہ ہوا۔۔۔

حکم جانِ شام۔۔!" شامیر نے گہری نگاہوں سے اسکے حسین
چہرے کو ازبر کرتے محبت سے کہا۔

"کیا میں آج رات امی اور ہنزہ کے پاس رک جاؤں۔؟"

ایزل نے معصومیت سے آنکھیں ٹمٹماتے بڑی آس سے سوال کیا

تھا جس پر شامیر بیگ کا موڈ لمحوں میں غارت ہوا۔۔

اسنے سرخ جوڑے میں ملبوس اپنی حسین بیوی کو نگاہوں کے حصار
میں رکھتے اسکے چہرے پر جھولتی لٹ کوکان کے پیچھے اڑسا۔۔
جانم دن گزارنے کی اجازت دے رہا ہوں یہی کافی ہونا چاہیے
تمہارے لئے۔۔۔۔۔ جب تک پانچ سالوں کا حساب پورا نہیں
ہو جاتا تم ایک رات کیا آؤ ہی رات کیلئے بھی کہی نہیں جا سکتی

!۔۔۔۔۔

اسنے جنون خیز سے لہجے میں اسکے قریب ہوتے سرگوشی نما آواز میں کہا تھا، ایزل کا منہ حیرت کے سبب کھلے کا کھلا رہ گیا۔

مگر یہ تو چیٹنگ ہے شامیر،۔۔۔!" ایزل احتجاجاً منمننائی تھی جس کا اثر مقابل کو بالکل بھی نہیں تھا۔

"مام چلیں مجھے نانو سے اور آنی سے ملنا ہے۔۔۔۔۔؛

شاہ ویر نے بے قراری سے کہتے ایزل کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

شام چھ بجے تک میں لینے آجاؤں گا شرافت سے باہر آجانا ورنہ پہلے تو چوری اٹھا کر لے گیا تھا اب کی بار سب کے سامنے اٹھا کر لے

"!جاؤں گا۔۔۔

ایزل کے بازو کو تھامے شامیر نے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچتے

وارنگ دیتے لہجے میں کہا۔۔۔

تو ایزل سرتاپہر سلگتی تلملا کے رہ گئی، وہ جانتی تھی شامیر بیگ کیلئے

ایسا کرنا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

جبھی پیر پختی وہ غصے و ناراضگی جتاتے گاڑی سے نکلتے شاہ ویر کو

بانہوں میں بھرے گیٹ کو عبور کر گئی۔

شامیر بیگ نے دور تک اسے گہری نگاہوں سے دیکھا اور پھر سر کو

تاسف سے نفی میں جھٹکتے اسنے گاڑی سٹارٹ کی۔

"ہنزہ جاؤ دیکھو بیٹا کون ہے دروازے پر.....؟
گھنٹی کی آواز پر نرگس بیگم نے چشمہ آنکھوں پر لگائے سامنے ایک
جانب صوفے پر بیٹھی ہنزہ کو مخاطب کیا۔
جو بکس کھولے پڑھنے میں مگن تھی۔۔
جی امی جاتی ہوں۔۔۔۔۔!" اسنے کتاب فولڈ کرتے رکھی اور سر پر
دوپٹہ اوڑھتے وہ باہر نکلی۔۔

"!جج_____؟" اپپ آپی۔۔۔۔۔۔
ہنزہ دروازے کے باہر کھڑی اپنی بہن کو دیکھ شاک کی سی کیفیت
،، میں بڑبڑاتی تھی
سیاہ آنکھوں میں ایک دم سے آنسوؤں تیرنے لگے۔ جب ایزل آگے
بڑھی اور ایک دم سے اسے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

آپی آپ آپ سچ میں ہوناں۔۔۔۔۔؛ "" ا اپنے گلے سے لگی ایزل
کے گرد اپنا مضبوط حصار باندھتے تقریباً رند ہی ہوئی سی آوازیں
، بولی تھی

اتنے سال گزر چکے تھے مگر ایزل نے مڑ کر دیکھا تک نہیں تھا۔
 نرگس بیگم کی حالت کے سبب شامیر نے بہت عرصہ پہلے ہی انہیں
 حقیقت بتادی تھی اور ساتھ میں یہ بھی کہ ایزل بالکل ٹھیک ہے اور
 وہ جلد اپنے مشن کے مکمل ہونے کے بعد اسے لائے گا ان کے

۔۔۔۔۔!پاس

بس اسی وجہ سے وہ دونوں ماں بیٹی سالوں سے اسکی واپسی کی راہ
، دیکھ رہی تھیں۔۔ اور اب جب وہ واپس لوٹ آتی تھی
تو ہنرہ کیلئے یقین کر پانا ہی مشکل ہو چکا تھا۔۔
کتنی بڑی ہو گئی ہو آپنی کی جان۔۔۔۔۔ بلکل اتنی سی تھی تم

؛۔۔۔۔۔"

ایزل نے روتی ہوئی خم نگاہوں سے اپنی بارہ سالہ بہن کو دیکھتے کہا تھا
جو اپنی آبی کی بات پر ہلکا سا ہنسی۔۔

ہنزہ بیٹا کون ہے۔۔۔؟" نرگس بیگم جو ہنزہ کے واپس ناں آنے پر متفکر سی باہر آئیں تھیں اب سامنے کھڑی ایزل اور اسکے چچھے چھپے ہوئے اس ننھے نیلی آنکھوں والے شہزادے کو دیکھ ان کا دل دھک سے رہ گیا۔۔

بھوڑی نگاہوں میں آنسوں جھلمل کرنے لگے۔۔۔ جب ایزل انکی آواز پر دھڑکتے دل سے نم نگاہوں سے انہیں دیکھتی انکی جانب بڑھی۔ تو نرگس بیگم نے ناراضگی جتاتے رخ پھیر لیا۔۔۔ اتنے سالوں سے وہ ان سے ہر رشتہ ہر تعلق توڑ کر اتنی دور جا بسی تھی، اب بھلا وہ ناراض بھی ناں ہوتی۔۔۔۔

معاف نہیں کریں گی اپنی بیٹی کو۔۔۔۔۔!" ایزل نے چچھے سے انہیں ہگ کرتے تھوڑی نرگس بیگم کے کندھے پر رکھے لاڈ سے کہا تو وہ ایک دم سے بے بس سی ہوتے اسکی جانب پلٹی۔۔۔ اور اپنی شہزادی کو سینے سے لگائے وہ کافی دیر تک روتی رہی

یہ بے بچہ۔۔۔۔۔؟" ان کی نگاہ خود کو دیکھتے شاہ ویر پر پڑی
۔ تو وہ دھڑکتے دل سے استفسار کرنے لگی۔۔

ان کا دل جو کہہ رہا تھا دماغ نفی کر رہا تھا۔
امی یہ شاہ ویر میرا بیٹا۔۔۔!" آنکھیں صاف کرتے وہ مسکراتے
ہوئے بولی اور شاہ ویر کی جانب جاتے ایزل نے اسکا ہاتھ تھامے
اسے نرگس بیگم کے قریب لایا۔۔

جو حیرت و بے یقینی سے اس شہزادے کو دیکھ رہی تھی۔
نانو۔۔۔۔۔!" شاہ ویر نے ایزل کی جانب دیکھا جس نے اسے سر
ہاں میں ہلاتے بولنے کا کہا۔۔۔
تو وہ ذرا گھبراتے ہوئے انہیں پکار اٹھا۔۔
نرگس بیگم نے بے یقینی سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا۔۔
اور پھر اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے اس شہزادے کو چھوا۔۔
جس کے سرخ ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمایاں تھی۔

میرا بچہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! "نرگس بیگم نے اسے بانہوں میں بھرتے
سینے میں بھینج لیا۔

جو دم سادھے انکے سینے سے لگا خاموش تھا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

امی کیسے ہوا یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تائی امی تو ٹھیک ٹھاک تھیں
"۔۔ پھر ایک دم اچانک سے کیا ہو گیا۔۔۔۔۔؟

وہ کافی دیر سے نرگس بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی۔

باتوں ہی باتوں میں یصال اور ذکیہ بیگم کے تذکرے پر انہوں نے
یصال کی بڑی بیٹی نورے اور ذکیہ بیگم کی وفات کا بتایا جسے سن ایزل
کافی افسردہ ہوئی تھی۔۔

بس بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہارے تایا کے کچھ دشمن تھے جنہوں نے اس
معصوم بچی کو اغوا کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔۔۔۔۔

ذکیہ اکیلی گھر پر تھیں۔۔۔ بہت کوشش کے باوجود بھی وہ نورے کو
ان غنڈوں سے نہیں بچا سکی۔۔۔

"اور بس ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وہ اسکے ایک دن بعد ہی چل بسی
امی بالکل اچھا نہیں ہوا یہ سب۔۔۔۔۔۔ سفینہ اور یصال کیسے رہ
! رہے ہونگے۔۔۔۔۔"

وہ خود ماں تھی۔۔ ایک ماں کی تڑپ تو وہ بخوبی جانتی تھی۔
وہ شاہ ویر کے بنادو منٹ نہیں گزار سکتی تھی اور یہاں تو سفینہ کی
بچی اسے تا عمر کیلئے چھوڑ کر جا چکی تھی۔
بیٹا مکافات عمل بہت بری چیز ہے۔۔

پرویز کے کتے گناہوں کی سزا اس معصوم بچی کو ملی۔ جس کا
افسوس تا عمر رہے گا مجھے۔۔۔۔۔ سفینہ چھ ماہ سے سنبھل نہیں رہی
۔۔۔۔۔ اور اسکا بیٹا بھی ہے ولی۔۔۔۔۔ یصال بہت کوشش کرتا
ہے اسے زندگی کی طرف لانے کی مگر وہ تو جیسے جینا ہی بھول گئی ہے
۔۔۔۔۔"

نرگس بیگم نے ایزل کو حالات کی سنگینی سے آگاہ کیا تو اسکا دل پل
بھریں بوجھل ہوا تھا۔۔

معصوم سی سفینہ اسکی آنکھوں کے پردے پر لہرائی۔۔۔ جسے وہ
بچپن سے جانتی تھی مگر تائی کی وجہ سے کبھی زیادہ بات چیت نہیں
ہو پائی تھی۔۔

۔"امی مجھے جانا ہے سفینہ سے ملنے آپ لے چلیں۔۔۔۔؛
جانے کس خیال کے تحت مگر ایزل نے بے قراری سے انہیں دیکھتے
ہوئے کہا تو نرگس بیگم نے بھی حامی بھر دی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

نورے کا بتایا امی نے۔۔۔۔۔۔ مجھے بے حد دکھ ہے تمہاری
"بیٹی کا۔۔۔۔۔ اللہ تم دونوں کو صبر دیں۔۔۔۔۔ آمین

،، کمرے کے خاموش ماحول میں کافی دیر بعد ایزل کی آواز گونجی
چائے کا کپ تھانے یصال نے ایک سرد سانس فضا کے سپرد
کرتے لب بھینج لئے
"شاید خدا کو یہی منظور تھا۔

، اسنے بے بس سے لہجے میں کہا

سفینہ کی طبعیت صبح سے ہی خراب تھی،، ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی

، یصال اسے ہاسپٹل سے واپس لایا تھا

نورے کے جانے کے بعد سے ہی اسکی ذہنی حالت ٹھیک نہیں رہی
تھی،

اور یصال اختر مسلسل چھ ماہ سے اس مشکل دور سے گزر رہا تھا۔
"یہ تمہارا بیٹا ہے ماشاء اللہ۔۔۔۔۔"

اسنے حتی الامکان طور پر نگاہیں چراتے ہوئے اس شہزادوں سے
دکھتے بچے کو دیکھ پوچھا۔۔

جسے دیکھتے ہی اسے سب سے پہلا خیال شامیر بیگ کا آیا تھا۔۔۔۔۔
وہی شکل و صورت، وہی ضد و جنون اسکے چہرے پر جھلک رہی
تھی۔۔

جو اسکے باپ کی شخصیت کا خاصہ تھی۔۔۔

"ہاں یہ میرا بیٹا ہے شاہ ویر۔۔۔۔۔"

شاہ ویر کی نیلی نگاہیں دیوار پر لگی تصویر پر تھی۔۔۔

جہاں ایک خوبصورت سی بچی ہاتھ میں تھامے بلی کے چھوٹے سے بچے سے لاڈ کر رہی تھی۔

اسکے خوبصورت ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور ایک خوبصورت سی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

سنہری بال اسکی کمر سے ذرا اوپر تک کھلے جھول رہے تھے۔
وہ شاید کسی باغ میں موجود تھی، جہاں آگے پیچھے سبزہ ہی سبزہ تھا۔۔۔ خوبصورت کالے رنگ کی فیری میں وہ بچی آسمان سے اتری کوئی حور دکھ رہی تھی۔

"!یہ ولی ہے۔۔۔"

ایزل دیکھ چکی تھی اپنے بیٹے کی اٹکی نگاہیں نورے کی تصویر پر۔۔۔
اور اسکے سامنے بیٹھا اس بچی کا باپ اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبھی اسنے بات بدلتے ہوئے یصال کے قریب بیٹھے اس دبلے پتلے لڑکے کو دیکھ پوچھا۔۔۔

جو حراساں نگاہوں سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہم ہاں یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔۔۔؛" یصال ایزل کی آواز پر چونکتے ہوئے
ہوش کی دنیا میں لوٹا۔۔۔

جب اسکا دھیان ہٹتے ہی ایزل نے فوری طور پر شاہ ویر کے چہرے
کو تھامے اسکی گردن سے گھمائے رخ موڑ دیا۔۔
جو ایک منٹ کے بعد پھر سے اسی تصویر کو یک ٹک گھورنے لگا
تھا۔۔

مطلب صاف تھا وہ ڈھیٹ باپ کا ڈھیٹ بیٹا اسے یہاں بھی بے
عزت کروانے والا تھا۔۔ نرگس بیگم تو ہاتھ ملتی اپنے ناتی کی
حرکتیں دیکھ خفت زدہ سی بیٹھی رہ گئی۔۔۔

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ چار سالہ معصوم بچہ تھا مگر یہ بھی سچ
تھا کہ اسکا آدھے گھنٹے سے مسلسل اس بے جان تصویر کو گھورنا کسی
بھی باپ کو طیش یا غصہ دلا سکتا تھا۔۔

"!شاہ ویر بیٹا ادھر آؤ نانو کے پاس۔۔۔۔۔"

نرگس بیگم نے صدقہ واری جاتے لہجے میں اپنی بانہیں پھیلانے
اسے اپنی جانب بلایا۔۔

جس پر اسنے ایک ناگوار نگاہ ان پر ڈالی مطلب صاف تھا کہ وہ اب
اسے ڈسٹرب مت کریں۔۔۔۔

"ویر جاؤ ناؤ کے پاس۔۔۔۔۔"

ایزل نے حلق تر کرتے اسے مخاطب کیا۔ جبکہ یصال اب پوری
طرح سے اسکی جانب متوجہ تھا۔۔

وہ آنکھیں چھوٹی کیے اب شاہ ویر بیگ کو جج کر رہا تھا ایسے جیسے وہ
کوئی چار سالہ بچہ نہیں کوئی نوجوان لڑکا اسکے سامنے بیٹھا اسکی بیٹی کو
گھورنے کی جرات کر رہا ہو۔۔

مام مجھے یہ پک بہت اچھی لگ رہی ہے کیا یہ میں لے سکتا ہوں
۔۔۔۔؟

اسنے گردن اٹھائے ایزل کے چہرے کو دیکھ سوال پوچھا۔۔

"نو یہ میری پرنسس کی ہے آپ نہیں لے سکتے۔۔۔۔"

اس سے پہلے ایزل جواب دیتی یصال کی کھر دری آواز میں کہے

جواب پر ایزل نے اپنی ماں کو سہمی نگاہوں سے دیکھا۔۔

جبکہ شاہ ویر کی نیلی آنکھوں میں ایک عجیب سے چمک ابھری۔۔۔

وہ خوبصورتی سے مسکرایا تو اسکے گال میں ابھرتے ڈمپل کو دیکھ
یصال نے دانت پیسے اپنے غصے پر ضبط کیا۔

اوکے آپ یہ رکھ لو اور اپنی پرنسس مجھے دے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"
شاہ ویر بیگ نے بڑے دل سے اسے یہ تصویر رکھنے کے ساتھ ساتھ
اپنا نادر مشورہ پیش کیا۔۔۔

جس پر ایزل کا سانس اٹکا۔۔۔

یصال نے سرخ نگاہوں سے اس دوفٹ کے بچے کو گھورا۔۔۔
جو اسکا ضبط ضرورت سے زیادہ آزما چکا تھا۔

یہ سچ تھا اسکی بیٹی اس دنیا میں نہیں رہی تھی مگر ایک سچ یہ بھی تھا کہ
نورے یصال اختر پر اسکے باپ کے سوا کوئی دوسرا حق نہیں رکھتا تھا
۔۔۔

اچھا ہم ہم چلتے ہیں یصال،، سفینہ کو سلام دینا میرا۔۔۔ اب ہم
نکلے ہیں۔۔۔؛

ایزل نے بے ساختہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے شاہ ویر کے ہاتھ کو
مضبوطی سے تھامے کہا تھا۔۔۔

اس وقت اسے اپنا واپس جانا ہی مناسب لگا تھا۔۔۔
شاہ ویر وہاں رکنے کی ضد کر رہا تھا مگر ایزل بنا اسکی سننے سے اسے گھسیٹتے
ہوئے اپنے ساتھ باہر کی جانب بڑھ ہی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"!____ ناراض کیوں ہو جانم،،،، بچہ ہے سوری کر تو رہا ہے
شاہ ویر کے اترے چہرے کو دیکھ شامیر نے اپنی غصے سے آگ بگولہ
ہوئی بیوی کو شانوں سے تھامے اسے پر سکون کرنا چاہا تھا۔
جو کہ ناممکن سی بات تھی۔

کیوں غصہ ناں ہوں میں____! آپ وہاں نہیں تھے شامیر،،،، یی
بچہ ہے آپ کو یہ بچہ لگتا ہے۔۔۔۔۔ حرکتیں دیکھیں
"!اسکی۔۔۔۔۔

کیا کر دیا ہے یار جو اس قدر غصے میں ہو۔۔۔۔۔
ایزل کا سرخ انگارہ ہوتے چہرے کو صاف دیکھ شامیر نے بالآخر
۔ بات پوچھ ہی لی تھی

جس کی وجہ سے ایزل اپنے لاڈلے بیٹے سے خفا سی واپس لوٹی تھی۔
یہ یصال کے سامنے بیٹھا بڑی دیدہ دلیری سے نورے کی تصویر کو
"_____ دیکھ رہا تھا شامیر

"کون نورے _____؟

ایک نگاہ بیڈ پر ہاتھ باندھے بیٹھے شاہ ویر بیگ پر ڈالے اسنے حیرت و
اچنبھے سے پوچھا۔۔

"شامیر نورے، یصال کی بیٹی، جو اب اس دنیا میں نہیں رہی۔۔۔۔
ایزل نے اب کی بار شامیر بیگ کو مڑتے دیکھ اسے بتایا جو سچ میں اس
خبر سے شاکڈ ہوا تھا۔۔

شاہ ویر کتنی بری بات ہے بیٹا، کسی کی بیٹی کو اسکے باپ کے سامنے
"! نہیں دیکھتے۔۔۔۔ چاہے وہ تصویر ہی کیوں ناں ہو۔۔۔۔

وہ واپس مڑا اپنے لاڈلے کو گود میں بھرتے اسنے پیار سے اسے سمجھایا
، ذہن میں کچھ سال پہلے کی، کی گئی اپنی حرکت ذہن کے پردوں پر
لہرائی،، جب اسنے بڑی دیدہ دلیری سے ایزل جاوید اختر کی تصویریں نا

صرف اسکے باپ کے سامنے دیکھی تھی بلکہ اسکی تعریف بھی بڑے
بے باک انداز میں کی تھی۔۔

"!ڈیڈ پھر کب دیکھنا چاہیے۔۔۔۔"

شاہ ویر کی آنکھوں میں چمک ابھری، اسنے معصومیت سے اپنے
باپ کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے نچلا ہونٹ بھجتے پوچھا۔۔

تو اسکے گال میں ابھرتے گڑھے مزید گہرے ہوئے تھے۔
"!اٹمنٹم۔۔۔۔۔ اکیلے میں دیکھنا بیسٹ آپشن ہے۔۔۔۔"

شامیر نے اسکے کان میں بڑی رازداری سے سرگوشی کی۔۔ جب
ایزل ایک دم سے آگے آئی۔۔

شاہ ویر میری جان، میں نے آپ کو پہلے بھی وارن کیا تھا کہ آپ
لڑکے ہو، اور آپ کو لڑکیوں سے دوستی نہیں کرنی،، ہمارے
مذہب میں یہ سب اچھا نہیں ہوتا۔۔۔

آپ کی سب دوستیں آپ کی بہنیں ہیں گرل فرینڈز نہیں بلاتے
۔۔۔!"

ایزل سمجھ چکی تھی وہ جتنا اسے پیار سے ڈیل کرے گی اتنا ہی وہ
اچھے سے سمجھے گا وگرنہ ضد کر کے اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہونے
والا تھا۔۔

اب بھی اسنے بے حد محبت سے اپنے شہزادے کے معصوم
چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے سمجھایا۔۔
جس کی نیلی آنکھوں میں عجیب سی کیفیت طاری ہوئی تھی
مام اگر سب کو بہن بنا لوں گا تو شادی کس سے کروں
"گا۔۔۔۔۔؟

چہرے پر متفکرانہ سے تاثرات سجائے وہ چار سالہ بچہ بڑی سنجیدگی
سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے سوال پر ایزل شامیر بیگ کی زبان جیسے تالو سے چپک گئی
،، تھی

اسے شک نہیں اب یقین ہو چکا تھا کہ اسکا بچہ ضرور ہاسپٹل میں کسی
دوسرے سے بدل چکا تھا۔۔

یہ میرا بچہ ہو ہی نہیں سکتا شامیر۔۔۔!" وہ بے یقینی سی کیفیت میں بڑبڑائی،۔ تو شاہ ویر نے نا سمجھی سے اپنے ڈیڈ کو دیکھا۔ جس کے چہرے پر بھی کچھ ملے جلے تاثرات تھے مگر وہ اپنے آپ کو چھپانے میں ماہر تھا اور اب بھی وہ ایسا ہی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

شاہ ویر آپ ایک کام کرو آپ بابا اور ماما (رضابیگ اور تمینہ بیگم) کے پاس جاؤ میں تھوڑی دیر میں آپ کو گھمانے لے جاتا ہوں۔۔۔۔۔"

شامیر نے اسکے دونوں گالوں پر بوسہ دیے اسے زمین پر اتارا جو
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے اب روم سے باہر نکل چکا تھا۔۔
"___ شش شامیری ___!" "ری لیکس رہو ایزل بات سنو میری
ایزل کی حالت بے قابو ہو چکی تھی وہ دن میں اسکی بہت سی ایسی
حرکتوں اور باتوں کو انور کر جاتی تھی مگر اب اسکا دماغ سوچ سوچ کر
مفلوج ہوا جا رہا تھا۔۔

ایک چار سالہ بچہ کیسے اتنی بڑی بڑی باتیں کر سکتا تھا۔۔
 "کیا تم نے کچھ اور ایسی باتیں نوٹ کی ہیں شاہ ویر میں۔۔۔؟"

شامیر نے اپنا ہاتھ ایزل کی کمر کے گرد حما تِل کیا اسے ساتھ لگائے وہ اپنے ساتھ لئے بیڈ پر بیٹھا اطمینان سے پوچھ رہا تھا کیونکہ جتنا وقت ، وہ ایزل کے ساتھ گزار چکا تھا

"! شاید ہی کسی کے ساتھ گزارا ہو۔۔۔"

ایزل نے دماغ پر زور ڈالے سوچنے کی کوشش کی کیونکہ بہت سے واقعات تھے ایسے مگر حیران کن واقعات بہت کم تھے۔۔

ہاں شامیر۔۔۔۔۔ کچھ عرصہ پہلے وہ گھر سے اچانک غائب ہو گیا
،، تھا، شاید وہ تین سال کا تھا

میں بہت پریشان ہوئی تھی بہت ڈھونڈا اسے۔۔۔۔۔ مگر پھر وہ مجھے میرے کیفے میں ملا، میری دوست نے مجھے فون کر کے بتایا۔۔۔۔۔ میں کافی حیران ہوئی تھی اس وقت، کیونکہ وہ چھوٹا تھا اور رات کے بارہ بجے وہ مجھے بستر پر ناں پاتے میرے کیفے پہنچ گیا۔
 "وہ بھی اکیلے۔۔۔۔۔"

اس منظر کو یاد کرتے ہی ایزل کے رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے۔
"اسکے علاوہ اور کچھ ایسا ہوا ہو۔۔۔۔؟

شامیر کو یہ بات عام لگی تھی۔۔ کیونکہ ایسی حرکتیں وہ خود بھی کرتا
! رہا تھا بچپن سے ہی۔۔۔۔

ہاں اسے کلاس کے سب بچوں کے پرنٹس کے نام، انکے ایڈریس
اور فون نمبر زبانی یاد ہیں۔۔۔؛ جب میں اسکی سکول میٹنگ میں گئی
تھی۔

وہاں مجھے اسکی پرنسپل نے ایک کاپی دی تھی۔۔۔ تاکہ ہم سب
پرنٹس اچھے تعلقات بنا سکیں۔

وہ کاپی میں نے گھر جاتے ہی رکھ دی تھی اور شاہ ویر نے وہ اٹھا
لی۔۔

اور جب میں نے دیکھا تو وہ نام کے ساتھ ساتھ سب کے نمبرز بول
رہا تھا۔۔

"ایک منٹ ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ پی جی میں ہے۔۔۔؟

شامیر نے حیرت سے پوچھا کیونکہ پی جی کلاس کا سٹوڈنٹ کسی کا نام
"کیسے اتنی آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔۔۔؟

..!"! نہیں وہ پی جی میں نہیں وہ ون میں ہے۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔ آریو سیرنٹس۔۔۔۔!"! بے ساختہ ہی اسکے منہ
سے یہ کلمات ادا ہوئے۔۔۔۔

ہاں اسنے دو سال میں ہی بولنا شروع کر دیا تھا اسکا تلفظ بہت اچھا
تھا تو میں اسے فارغ وقت میں پڑھاتی رہی اور حیرت کی بات تھی۔
وہ دوسرے بچوں کی طرح ضد نہیں کرتا تھا بلکہ آسانی سے سارا سبق
پڑھ لیتا تھا۔۔۔

اسی وجہ سے جب سکول میں اسکا ٹیسٹ ہوا تو پرنسپل نے اسے
ون لیول میں رکھا۔۔۔۔۔ "میں اسکا ٹیسٹ ہوا تو پرنسپل نے اسے
ہے کہ شاہ ویر کا آئی کیو لیول کافی ہائی ہے میں اسے کل لے جاؤں گا
!"! ٹیسٹ کیلئے،،، تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

شاہ ویر نے بچے تلے لفظوں میں کہا اور پھر ایزل کو سینے سے لگا لیا
۔۔۔ جو ابھی تک پریشان سی بیٹھی تھی۔۔۔۔

*****ایک ماہ بعد*****

ایک بار پھر سوچ لو شامیر یہاں ہم سب سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم کیوں یہ
"ملک چھوڑ کر جانا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

تم جانتے ہو اچھے سے یہاں سے جانا مجبوری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شاہ
ویر کے بہتری کیلئے مجھے اسے یو کے لے جانا ہو گا۔۔۔۔۔ اور ایزل،
اور موم ڈیڈ اسکے بغیر نہیں رہ سکتے۔۔۔ فکر مت کر چکر لگاتا رہوں گا

۔۔۔۔

سن گلاسز لگاتے اسنے مسکراتے ہوئے روحان کو ہگ کیا۔۔۔۔

"یار پری جاؤ بال واپس لاؤ۔۔۔

اسنے ناک چڑھائے لان کے پچھلے حصے کی جانب گرتی بال کو دیکھ کہا
تھا۔۔۔ ایک ماہ میں پری اور شاہ ویر کی اچھی دوستی ہو چکی تھی۔

نو وے ویر۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔! "پری نے اپنے بالوں کو چہرے
سے ہٹائے ضدی لہجے میں کہا تو وہ سرد سانس فضا کے سپرد کیے لان
کی جانب بڑھا۔۔۔

جیسے ہی وہ لان کی جانب بڑھا اسکی نگاہ کھرکی کی جانب اٹھی اسنے
حیرت سے آنکھیں پھیلانے اس منظر کو دیکھا۔۔۔
اور پھر بھاگتا ہوا ایزل کے پاس گیا۔۔۔

"!۔۔۔ مام وہ وہ۔۔۔۔۔ آپ چلیں میرے ساتھ
وہ ہانپتا ہوا ایزل کو کھینچتے ہوئے اس حصے کی جانب لایا۔۔۔
مام وہ دیکھیں نورے۔۔۔۔۔! "شاہ ویر نے کھرکی کی جانب
اشارہ کرتے کہا تو ایزل نے حیرت سے اس جانب دیکھا جہاں کوئی
بھی نہیں تھا۔

کہاں ہے شاہ ویر۔۔۔۔۔۔۔ آپ جب سے نانو کے گھر سے آئے
ہو آپ کو ہر جگہ وہی نظر آتی ہے۔۔۔۔۔ اب چپ چاپ چلو، ڈیڈ
"ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

ایزل نے اسے ڈانٹا اور پھر اسے خاموش کرواتے وہ شامیر کی
جانب بڑھی۔۔

جہاں وہ کھڑا ان دونوں ماں بیٹے کا انتظار کر رہا تھا۔۔
شاہ ویر خاموشی سے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا۔۔
خاموشی سے اپنے سرخ و سفید ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔
گاڑی جیسے ہی سٹارٹ ہوئی کسی خیال کے تحت اسنے سر نکالے چھ
مڑتے دیکھا۔۔۔

جہاں وہ سبز نگاہوں والی بچی، کھڑکی کی اوٹ میں چھپی اسے دیکھ رہی
تھی۔۔ اس کے سنہری بال ہوا کے دوش پر اڑ رہے تھے اور آنکھیں
"_____؟ ایک ان کہی کہانی بیاں کر رہی تھیں۔۔۔۔۔"

شاہ ویر بیگ کی نیلی آنکھوں میں حیرت سمٹی۔۔۔۔۔ وہ نگاہوں سے
اوجھل ہونے تک کھڑکی کے پار کھڑی اس بچی کو اس منظر کو دیکھتا
رہ گیا۔۔۔ جو اس کے ذہن کے پردوں پر کسی گہری یاد کی طرح چپک
کے رہ گیا تھا۔۔۔